سلسلۂ اشاعت خواتین دکن انسٹی ٹیوٹ نمبر (۳)

(کتب خانۂ آصفیہ)

اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد آندھراپردیش

کے

اردو مخطوطات

دوسری جلد

جسمیں

تجوید و علوم قرآن، تفسیر و ترجمۂ قرآن، حدیث، فقہ و عقاید
ادعیہ، پند و نصائح، مناظرہ و کلام، تصوف و اخلاق کے علاوہ
جلد اول کا تکملہ بھی کیا گیا ہے

مرتبہ

نصیر الدین ہاشمی

اشاعت اوّل

سنہ ۱۹۶۱ عیسوی م سنہ ۱۳۸۱ ہجری

مطبوعہ

مطبع اعجاز مشین پریس چھتہ بازار حیدرآباد

ملنے کے پتے

(۱) حبیب کمپنی۔ اسٹیشن روڈ۔ کٹہ منڈی حیدرآباد۔ اے پی
(۲) کتاب خانہ انجمن ترقی اردو۔ عابد روڈ حیدرآباد۔ اے پی
(۳) مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ پرنسس بلڈنگ۔ بمبئی ۳

قیمت مجلد . . . . دس روپیہ
غیر مجلد . . . . آٹھ روپیہ

حرفِ آغاز

کتب خانہ خواتین دکن (خواتین دکن لائبریری) ۱۹۴۳ء میں قائم ہوئی۔ اس سے نہ صرف خواتین حیدرآباد بلکہ حیدرآباد کے باہر کی خواتین و علم دوست اصحاب اور ریسرچ اسکالر بھی استفادہ کرتے ہیں۔

یہ کتب خانہ دراصل شری نصیرالدین ہاشمی کا ذاتی کتب خانہ تھا اس کو انھوں نے خواتین کے استفادہ کے لیے عام کر کے رجسٹر کرا دیا ہے۔ اس کتب خانہ کے ساتھ ادارہ تحقیقات (ریسرچ انسٹی ٹیوٹ) بھی ہے تاکہ تحقیقی مقالات شائع کئے جائیں۔

ادارہ تحقیقات کے ارکان انتظامی حسبِ ذیل خواتین ہیں:۔

(۱) مسز جہاں بانو نقوی ایم۔ اے (۲) مسز کمشوری روپ کرن ایم۔ اے۔ (۳) مس تمیزہ بانو کاؤس جی ایم۔ اے ایم ایڈ۔ (۴) مس سعید جہاں ایم۔ اے۔ ایم ایڈ۔ (۵) مسز برہان الدین۔ (۶) مسز روحی علی اصغر۔

اس ادارہ تحقیقات کا مقصد یہ ہے کہ خواتین کی قدیم اور جدید تحقیقات کو طبع کر کے منظرِ عام پر لایا جائے تاکہ اگر ایک طرف ہم اپنے قدما کے افکار و خیالات اور اسالیبِ بیان سے لطف اندوز ہوں تو دوسری طرف عصرِ حاضر کی قابل خواتین کے علمی کارنامے اور تحقیقی مقالے زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر علمی ذخیرہ میں اضافہ کا موجب بنیں۔ جامعات میں جو مقالے ڈاکٹریٹ کی ڈگری کے لیے منظور کئے جاتے ہیں وہ باوجود تحقیقی ہونے اور اہمیت رکھنے کے ان میں سے اکثر طبع ہو کر شائع نہیں ہوتے۔ ان کو طبع کر کے شائع کیا جائے تو ایک طرف اصحابِ علم و فن ان سے مستفید ہوں گے اور دوسری طرف مصنف و مؤلف کی محنت کا ثمرہ بھی ڈاکٹری کی ڈگری کے علاوہ مقالوں کی فروخت سے ملے گا۔

اس ادارہ کے کام کے آغاز کے لیے مرکزی حکومت ہند کے وزارت سائنٹیفک ریسرچ و کلچرل آفیرس سے کچھ رقمی امداد دو کتابوں کو شائع کرنے کے لیے اس شرط سے ملی کہ اسی قدر رقم ادارہ بھی صرف کرے چنانچہ اسی طرح اس وقت دو کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ میں ان اصحاب اور خواتین کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتی ہوں جنھوں نے ان کتابوں کے کئی کئی نسخے خرید کرنے کے لیے پیشگی رقمیں عنایت فرمائیں اور ہم کو اس قابل بنایا کہ حکومت کی شرائط کے مطابق یہ کتابیں چھاپ سکیں۔

جو کتابیں شائع کی گئی ہیں ان میں سے ایک مقالہ امتحان پی۔ ایچ۔ ڈی۔ جامعہ عثمانیہ کا منظورہ ہے جس کو شریف النساء بیگم نے فارسی کی ڈاکٹریٹ کے لیے پیش کیا تھا۔ یہ مقالہ ابوطالب کلیم کی حیات اور شاعری سے متعلق ہے۔

کلیم دربارِ عادل شاہی اور پھر شاہ جہان کے دربار کا مشہور شاعر اور ملک الشعراء تھا۔

دوسری کتاب جو دو جلدوں پر مشتمل ہے شری نصیر الدین ہاشمی کی مرتبہ وضاحتی فہرست اُردو مخطوطات کتب خانہ آصفیہ (اسٹیٹ سنٹرل لائبریری) ہے۔ محققین اور اصحاب علم کو کتب خانوں کے ذخیرے سے استفادہ کے لیے وضاحتی فہرست کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔

کسی زبان کی تاریخ کا اُصولی حیثیت سے مطالعہ کرنے کے لیے ضرورت ہے کہ سارا ادب پیشِ نظر رہے لیکن اُردو ادب سارے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ اس پر دسترس مشکل ہے اس لیے زبان اور ادب کی خدمت کے لیے یہ ضروری ہے کہ مفصل اور مکمل وضاحتی فہرستیں مرتب کر کے شائع کی جائیں۔ یہ چیزیں یورپ میں ایک سائنس کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔ حیدرآباد میں جامعہ عثمانیہ کے اُردو مخطوطات کی ایک مختصر فہرست شائع ہوئی اور انڈیا آفس کے دکنی قلمی کتابوں کی فہرست نصیر الدین صاحب ہاشمی نے "یورپ میں دکنی مخطوطات" کے نام سے شائع کی ہے اور پھر ادارہ ادبیات اُردو کی فہرست کی پانچ جلدیں ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ صاحب نے شائع فرمائی ہیں اور سالار جنگ کے کتب خانے کی اُردو مخطوطات کی فہرست بھی ہاشمی صاحب کی مُرتبہ شائع ہوگئی ہے اس کے علاوہ بمبئی کی جامعہ مسجد کے اُردو مخطوطات کی فہرست بھی پروفیسر سید نجیب اشرف صاحب ندوی کے زیرِ نگرانی شائع ہوئی ہے۔ اب اس فہرست سے اس قسم کے ذخیرے میں ایک اور کتاب کا اضافہ ہوگا جس کو ہاشمی صاحب نے نہایت کد و کاوش اور محنت سے مرتب کیا ہے۔

ادارہ کو توقع ہے کہ آئندہ مزید کتابیں شائع کی جائیں گی۔ ادارہ کی جانب سے میں فضیلت مآب شری ہمایون کبیر منسٹر سائنٹیفک ریسرچ و کلچرل آفیرس کا ادارہ کی امداد کے بابتہ شکریہ ادا کرتی ہوں اور حکومتِ آندھرا سے توقع کرتی ہوں کہ سالانہ امداد جاری کر کے ادارہ کے علمی کاموں کو ترقی دینے کا موجب بنے گی۔

(شریمتی) روڈا میستری

صدر خواتین دکن لائبریری و ریسرچ انسٹیٹیوٹ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اظہارِ واقعات

اسٹیٹ سنٹرل لائبریری (کتب خانہ آصفیہ) حیدرآباد آندھرا پردیش کے اردو قلمی کتابوں کی یہ دوسری جلد ہے، اس جلد میں "اسلامیات" اور تکملہ جلد اول کی (۶۱۲) کتابوں کا تذکرہ کیا گیا ہے، "اسلامیات" کے تحت حسبِ ذیل عنوانات مقرر کئے گئے ہیں:-

(۱) تجوید و علوم قرآن۔ (۲) تفسیر و ترجمہ قرآن۔ (۳) حدیث (۴) فقہ و عقائد۔ (۵) ادعیہ۔ (۶) پند و نصائح۔ (۷) مناظرہ و کلام۔ (۸) تصوف و اخلاق۔ دونوں جلدوں کے جملہ مخطوطات کی تعداد (۱۳۴۲) ہوتی ہے۔

واضح ہو کہ اُنیسویں صدی عیسوی میں اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرستیں مرتب کرنے کا آغاز ہوا، اور یہ کام انگریزوں کا رہینِ منت ہے، میجر اسٹوارٹ اور ڈاکٹر اسپرنگر نے ٹیپو سلطان اور شاہانِ اودھ کے ذخیرہ کی فہرستیں مرتب کیں، اس کے بعد بیسویں صدی عیسوی میں ڈاکٹر بلوم ہارٹ نے انڈیا آفس کے اردو مخطوطات کی کیٹلاگ مرتب کی، یہ تمام فہرستیں انگریزی میں مرتب ہوئی ہیں۔

۱۹۲۹ عیسوی میں پروفیسر عبدالقادر سروری نے جامعہ عثمانیہ کے (۶۷) اردو

قلمی کتابوں کی فہرست شائع کی گویا یہ اُردو مخطوطات کی اُردو میں پہلی وضاحتی فہرست ہے، اس کے بعد راقم کی کتاب "یورپ میں دکھنی مخطوطات" شائع ہوئی جس میں (۱۵۹) مخطوطات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور جو (۱۴۷) صفحات پر مشتمل ہے۔

پھر ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ ادارہ ادبیات اُردو کے عربی، فارسی، اور اُردو مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں شائع کرنے لگے، چنانچہ اب تک پانچ جلدیں منظرِ عام پر آگئی ہیں۔

پروفیسر سید نجیب اشرف صاحب ندوی نے کتب خانہ جامع مسجد بمبئی کے اُردو مخطوطات کی بھی وضاحتی فہرست شائع کی ہے، یہ سب فہرستیں مفید اور کار آمد ثابت ہوئی ہیں۔

پولیس ایکشن کے بعد حیدر آباد میں اُردو کی جو حالت ہوگئی تھی وہ اربابِ بصیرت سے پوشیدہ نہیں ہے، ایسے ناسازگار زمانے میں انجمن ترقی اُردو حیدر آباد نے حیدر آباد کے مشہور کتب خانوں کے اُردو مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں مرتب کرنے کا ارادہ کیا، انجمن کے پاس سرمایہ نہیں تھا، اس لیے کام کا معاوضہ ادا کرنے سے انجمن قاصر تھی خرچ سواری ادا کرنے کے معاوضہ پر مجھے یہ کام سپرد کیا گیا، میں نے اولاً کتب خانہ آصفیہ، پھر اسٹیٹ سنٹرل ریکارڈ آفس اور عجائب خانہ حیدر آباد؛ اور اس کے بعد کتب خانہ نواب سالار جنگ کے اُردو مخطوطات کی وضاحتی فہرستیں مرتب کر دیں، آخر الذکر فہرست نواب مہدی نواز جنگ بہادر سابق صدر نشین اسٹیٹ کمیٹی سالار جنگ کی توجہ اور دلچسپی کے باعث شائع ہوگئی، سنٹرل ریکارڈ آفس اور عجائب خانہ حیدر آباد دکن کی فہرستیں چونکہ مختصر تھیں اس لیے رسالہ نوائے ادب بمبئی میں شائع کر دی گئی ہیں۔

ان فہرستوں کے مخطوطات کی تعداد (۱۰۴۵) و (۴۳) اور (۱۴۷) ہے۔

اسٹیٹ سنٹرل لائبریری یعنی کتب خانہ آصفیہ کی جو فہرست میں نے ۱۹۵۰ء میں ترتیب دی تھی اس میں صرف (۸۸۲) مخطوطات کی تفصیل کی گئی تھی، انجمن ترقی اردو میں سرمایہ نہ ہونے سے اس کی اشاعت کی نوبت نہیں آئی۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم جب ۱۹۵۳ء میں حیدر آباد تشریف لائے تھے تو اس فہرست کے مسودہ کو دیکھ کر پسند فرمایا تھا، اور اس وقت کے سکریٹری تعلیمات حکومتِ حیدر آباد کو اس کی طباعت کے جانب توجہ دلائی تھی، اور تصفیہ یہ ہوا تھا کہ دو سو نسخوں کی قیمت حکومت پیشگی ادا کرے گی تاکہ فہرست طبع ہو جائے۔ مگر رقم کی سبیل نہ ہونے سے اب تک اس کے اشاعت کی نوبت نہیں آئی تھی۔

اب فضیلت مآب ہمایون کبیر صاحب منسٹر سائنٹفک ریسرچ و کلچرل آفیرس کے توجہ اور دلچسپی کے باعث مرکزی حکومت نے کتب خانہ خواتینِ دکن و ادارہ تحقیقات کو اس شرط سے امداد دی کہ اسی قدر رقم مزید فراہم کی جائے، چنانچہ اس امداد کے باعث اب دو جلدیں شائع ہوئی ہیں۔

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے بار اوّل صرف (۸۸۲) مخطوطات ہمدست ہوئے تھے اب دوبارہ نظرِ ثانی کے وقت مزید مخطوطات کا پتہ چلا، اس طرح اب ان کی تعداد (۱۳۴۲) ہو گئی ہے، ان کو دو جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے، تنقید اگرچہ فی نفسہٖ نہایت مفید ہوتی ہے اور اس کے اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں مگر بعض نقاد اس کو ذاتیات سے متعلق کر دیتے ہیں، جیسا کہ بعض اصحاب و خواتین نے کتب خانہ سالار جنگ کے فہرست کی تنقید میں کیا ہے،

مجھے ادیب ہونے کا دعویٰ ہے اور نہ نقاد، میں مورخ ہوں اور نہ محقق، البتہ مجھے اپنی مادری زبان اُردو سے محبت اور شغف ہے اسی شغف کے تحت میں گزشتہ چالیس سال سے اپنی استطاعت کے مطابق اُردو کی خدمت کر رہا ہوں، اس لیے مندرجہ صدر اصحاب کے کیٹلاگوں کے مطابق میرے کام کو جانچنا صحیح نہ ہوگا، مجھے اپنی تہی مائگی کا اعتراف ہے،

مجھے معلوم ہے اے ہاشمی کم مائیگی اپنی
مگر میں کچھ نہ کچھ لکھتا ہوں اُردو کی محبت میں

محققینِ اُردو ریسرچ اسکالروں کو اس امر کا علم نہیں تھا کہ اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد (کتب خانہ آصفیہ) میں کس قدر اُردو مخطوطات محفوظ ہیں اور وہ کن کن موضوعات سے متعلق ہیں، اب اس فہرست سے ان کو اپنے ریسرچ کے متعلق مخطوطات کا علم ہو سکتا ہے، جس سے کافی مدد ملے گی۔

آخر میں پھر مولوی حبیب الرحمٰن صاحب سکریٹری انجمن ترقی اُردو حیدرآباد اور سید جعفر علی صاحب بی۔ اے مہتمم کتب خانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مہربانی، اور دلچسپی سے اس کام کی تکمیل ہوئی ہے فقط

نصیر الدین ہاشمی

اکتوبر ۱۹۶۱ء
ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ
حیدرآباد ۔ اے پی

فہرستِ مضامین

نمبر	نام کتاب	کیفیت	صفحہ
۸۲	رسالہ فقہ		۹۱
۸۳	ترجمہ سراج المومنین		۹۱
۸۴	فقہ مبین		۹۲
۸۵	فقہ محفوظ خانی		۹۳
۸۶	رسالہ عقائد		۹۴
۸۷	راہِ نجات		۹۵
۸۸	احکام نساء		۹۶
۸۹	ثابت الاسلام		۹۶
۹۰	روضۃ الصالحین	(۲ نسخے)	۹۷تا۹۸
۹۱	نظام الاسلام		۹۹
۹۲	چار کرسی	(۲ نسخے)	۹۹تا۱۰۰
۹۳	سراج الایمان		۱۰۰
۹۴	ریاض النسوان		۱۰۱
۹۵	تکملہ ریاض النسوان		۱۰۲
۹۶	رسالہ حقیقت الصلوات		۱۰۳
۹۷	مصباح الصلواۃ		۱۰۳
۹۸	مجموع المسائل	(۲ نسخے)	۱۰۴
۹۹	رسالہ تجہیز و تکفین		۱۰۵
۱۰۰	مفتاح الایمان		۱۰۶
۱۰۱	عقائد صوفیا		۱۰۶
۱۰۲	رسالہ دستور الایمان		۱۰۷
۱۰۳	زاد الایمان		۱۰۷
۱۰۴	نور الایمان		۱۰۸
۱۰۵	نجات نامہ		۱۰۸
۱۰۶	ہدایت نامہ		۱۰۹
۱۰۷	شرف الایمان		۱۰۹
۱۰۸	نور الاسلام		۱۱۰
۱۰۹	تاج العقیدہ		۱۱۰
۱۱۰	تاج الفرائض		۱۱۱
۱۱۱	نور الہدایہ		۱۱۱
۱۱۲	شفاعت نامہ		۱۱۱
۱۱۳	دیدار نامہ		۱۱۲
۱۱۴	شفاعت نامہ		۱۱۲
۱۱۵	دیدار نامہ	دوسرا نسخہ	۱۱۲
۱۱۶	تاج العقیدہ		۱۱۳
۱۱۷	سراج العقائد	(۲ نسخے)	۱۱۳و۱۱۴
۱۱۸	رسالہ عقائد		۱۱۴
۱۱۹	سراج الفقہ		۱۱۵
	تاج النصائح	(۲ نسخے)	۱۱۵و۱۱۶
۱۲۰	نور الہدا	دوسرا نسخہ	۱۱۶
۱۲۱	مراۃ الاحکام		۱۱۶
۲۲۲	سراج الفقہ	دوسرا نسخہ	۱۱۷
۱۲۳	تاج الفرائض		۱۱۷
۱۲۴	ترجمہ مصباح الصلواۃ		۱۱۸
۱۲۵	کشف الخلاصہ	(۲ نسخے)	۱۱۹
۱۲۶	یادگار احمدی		۱۲۰
۱۲۷	علم الفرائض		۱۲۱
۱۲۸	مفتاح الجنۃ		۱۲۱
۱۲۹	وعظ نامہ	(۲ نسخے)	۱۲۲
۱۳۰	منافع القلوب		۱۲۳

۲۳۰ تصوف و اخلاق

نمبر	نام کتاب
۲۳۱	درالاسرار (۳ نسخے)
۲۳۲	جواہر اسرار اللہ (۲ نسخے)
۲۳۳	کلمۃ الحقایق (۳ نسخے)
۲۳۴	وصیت الہادی (۲ نسخے)
۲۳۵	سوک سہلا
۲۳۶	ارشاد نامہ (۲ نسخے)
۲۳۷	رسالہ اربعہ طریق
۲۳۸	کلمۃ الاسرار
۲۳۹	رسالہ وجودیہ
۲۴۰	رسالہ تصوف
۲۴۱	رموز الکاسبین (۲ نسخے)
۲۴۲	مراۃ حق نما (۲ نسخے)
۲۴۳	رسالۂ تصوف
۲۴۴	رسالۂ تصوف
۲۴۵	رسالۂ تصوف
۲۴۶	رسالۂ تصوف
۲۴۷	رسالۂ تصوف
۲۴۷	رسالہ علم موسیٰ
۲۴۸	ترجمہ رسالہ خواجہ بندہ نوازؒ
۲۴۹	رسالہ تصوف
۲۵۰	رسالہ تصوف
۲۵۱	معراج العارفین
۲۵۲	سوال جواب غوث الاعظم
۲۵۳	پنج تن (۲ نسخے)

۱۸۱	۲۵۴	ذکر نامہ	۲۰۰
۱۸۱ و ۱۸۲	۲۵۵	ترجمہ شمائل الاتقیا (۲ نسخے)	۲۰۱ تا ۲۰۲
۱۸۳ تا ۱۸۵	۲۵۶	رسالہ مشاہدہ	۲۰۳
۱۸۶ تا ۱۸۷	۲۵۷	رسالہ تصوف	۲۰۴
۱۸۷ تا ۱۸۸	۲۵۸	مراۃ السالکین	۲۰۴
۱۸۸	۲۵۹	مخزن السالکین	۲۰۵
۱۸۹	۲۶۰	رسالہ وجودیہ	۲۰۵
۱۹۰	۲۶۱	خلاصۃ الرویہ	۲۰۶
۱۹۰	۲۶۲	وجود العارفین	۲۰۷
۱۹۱	۲۶۳	رسالہ تصوف	۲۰۸
۱۹۲	۲۶۴	بشارت الانوار	۲۰۹
۱۹۲ و ۱۹۳	۲۶۵	رسالہ الف ب	۲۰۹
۱۹۴	۲۶۶	ترجمہ درالاسرار	۲۰۹
۱۹۵	۲۶۷	رسالہ تصوف	۲۱۰
۱۹۵	۲۶۸	چار پیر و چودہ خانوادہ (۲ نسخے)	۲۱۰ و ۲۱۱
۱۹۵	۲۶۹	کنز مخفی	۲۱۱
۱۹۶	۲۷۰	رسالہ وجود العارفین	۲۱۲
۱۹۶	۲۷۱	رسالہ تصوف در بیان نفس و روح	۲۱۲
۱۹۶	۲۷۲	تلاوت الوجود (۲ نسخے)	۲۱۳ و ۲۱۴
۱۹۷	۲۷۳	کشکول	۲۱۵
۱۹۷	۲۷۴	کتاب حسینی	۲۱۵
۱۹۸	۲۷۵	مرات السالکین	۲۱۶
۱۹۹	۲۷۶	ترجمہ کلمۃ الحق	۲۱۷
۱۹۹	۲۷۷	مراۃ الواصلین	۲۱۷
۱۹۹ و ۲۰۰	۲۷۸	نوری نامہ	۲۱۸

نمبر	نام	صفحہ
۴۷۸	ابوابِ ہدایت	۳۴۴
۴۷۹	گلزارِ دکن	۳۴۵
۴۸۰	سوال جواب تاریخ ہند	۳۴۵
۴۸۱	سیر محمودی	۳۴۶
۴۸۲	امیدِ شفاعت	۳۴۶
۴۸۳	**تکملہ سائنس**	۳۴۷
۴۸۴	رسالہ ماہیت ہوا	۳۴۷
۴۸۵	مجمع الفوائد	۳۴۷
۴۸۶	مجمع السماع	۳۴۸
۴۸۷	رسالہ علم جہوسی	۳۴۹
۴۸۸	**تکملہ عمرانیات**	۳۴۹
۴۸۹	تحقیقِ حق (۳ جلد)	۳۴۹
۴۹۰	فریاد	۳۵۱
۴۹۱	رسالہ کسب النبی	۳۵۱
۴۹۲	**تکملہ فلسفہ**	۳۵۲
۴۹۳	رسالہ عقل و معقول	۳۵۲
۴۹۴	تعزیرات مسلم	۳۵۳
۴۹۵	گنج الاسرار	
۴۹۶	منتخب نازاں	
۴۹۷	قاعدہ دریافت قمر	
۴۹۸	رسالہ فالنامہ	
۴۹۹	رسالہ تعبیر خواب	

نمبر	نام
۵۰۰	رسالہ رمل

لسانیات

لغت

نمبر	نام
۵۰۱	خالق باری
۵۰۲	تجنیس اللغات
۵۰۳	ترجمہ حدایق البلاغت
۵۰۴	قافیہ نما
۵۰۵	ترجمہ تلخیص المفتاح
۵۰۶	افادۂ تاریخ گوئی
۵۰۷	اتالیقِ فارسی
۵۰۸	گیت ہائے متفرق

۳۵۷

تکملہ تجوید

نمبر	نام
۵۰۹	شرح زینت القاری

تکملہ حدیث

نمبر	نام
۵۱۰	ترجمہ چہل حدیث

تکملہ ادعیہ

نمبر	نام
۵۱۱	رسالۂ ادعیہ

تکملہ فقہ و عقاید

نمبر	نام
۵۱۲	تنبیہ النساء
۵۱۳	چارکرسی

(۱) اسلامیات

(۱) تجوید و علوم قرآن۔

(۲) تفسیر و ترجمہ قرآن مجید۔

(۳) حدیث۔

(۴) ادعیہ۔

(۵) فقہ و عقاید۔

(۶) پند و نصائح۔

(۷) مناظرہ و کلام۔

(۸) تصوّف و اخلاق۔

(ز) اسلامیات

(۱) تجوید و علوم قرآن

(۱) قاعدہ قرآنی

نمبر (۸۸۵/جدید) سائز (۹×۷) صفحہ (۵۱) سطر (۱۳) خط نسخ ۔ مصنف عبدالعزیز تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ کتابت ۱۲۰۶ھ ۔

عبدالعزیز نام فقیر تخلص، عربی فارسی کے ساتھ پشتو زبان سے بھی واقف تھے، فن قرأت کے ماہر تسلیم کیے گئے تھے بیجاپور وطن تھا ۔

آغاز:-

فصل یو ہے بیان مخرج کا
جو ضرورت ہے قرآن کی سمج کا
پڑنا قرآن کا بغیر ادا
حرف مخرج بجز نہیں ہے روا
وعدہ حق تے عذاب کا آیا
حق میں اُس کی جو حق نہیں پایا

اس منظوم رسالہ میں قرآن پڑھنے کے قواعد لکھے گئے ہیں، یعنی صحیح مخرج، نون ساکن، تنوین، حرف حلقی، حرف، وقف، اختلافات قابل، بل، قل، ادغام وغیرہ عنوانات کے تحت تذکرہ کیا گیا ہے ۔

اختتام:-

شفقت سوں کیا فقیر بیاں
سب پٹھاناں کو دیں کیا ہے عیاں
جو عمل کر کرے گا ہم کوں دعا
نہ اد شرماوے ویں میں ہور دنیا
دنیا ہور دیں اپنا کر آباد
پڑ توں قرآں قاعدے سوں شاد
کیا عبدالعزیز دکھنی میں
جو لیویں قاعدہ سبھی اس میں

ترقیمہ:-

"تمت تمام ایں کتاب کہ در قرآں ... آدائی کہ حرف مخرج ازیں بخواند . . . . . کاتب الحروف شیخ علی ولد شیخ امام متوفی ۔ ساکن انکل کوٹ بتاریخ ہشتم ماہ ذیحجہ ۱۲۰۶ھ ۔"

اصل اردو کتاب کے بعد جملہ سات صفحے ہیں مزید تفصیل بطور ضمیمہ ہے مگر اس ضمیمہ کا بڑا حصہ فارسی میں ہے، یہ ضمیمہ ۱۲۱۷ھ

اضافہ کیا گیا ہے کاتب شیخ علی ہے۔

(۲) رسالہ فرائد در بیان فوائد

نمبر (تفسیر ۳۰ ۔ ۷) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۵۱) سطر (۱۱)
خط نستعلیق کاغذ ولایتی مصنف مولانا محمد باقر آگاہ
تاریخ تصنیف ۱۲۱۰ھ تاریخ کتابت ۱۳۱۲ھ
مصنف کے تفصیلی حالات جلد اول میں قلمبند کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز :-

"بعد حمد و نعت کے کہتا ہے محمد باقر شافعی قادری ویلوری کان اللہ لہٗ وختم بالصّٰلحٰت عملہ کے اس رسالے کا نام فرائد در فوائد ہے، ہر فائدہ اس کا دُر دانہ بے مول ہے اور خراج ملک معنی کا ہم قول ہے، ہندی زبان میں ہے کر کرا سے سرسری مجان بلکہ امعان نظر اور غور و فکر سے قدر اس کی پہچان۔"

اس رسالہ میں اوّلاً نثر میں ۶ صفحے کا دیباچہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اس رسالے میں ستائیس فائدے ہیں، اور ہر فائدہ یا فصل میں جن امور کی صراحت کی گئی ہے ان کو لکھا گیا ہے اس کے بعد نفس کتاب نظم میں ہے۔ چند عنوان جن کو فائدہ لکھا گیا ہے حسب ذیل ہیں۔

(۱) وحی کے اقسام (۲) کیفیت وحی (۳) تمام قرآن کا ایک مرتبہ آسمانِ اول پر نازل ہونا اور پھر بتدریج اس کا نازل ہونا۔ (۴) اس طرح کے نازل ہونے میں کیا حکمت تھی۔ (۵) مکی اور مدنی سوروں کا بیان (۶) قرآن کے اجزا اور اس کی سورتیں (۷) قرآن مجید اور سورتوں کا نام (۸) فاضل قرآن مجید (۹) بعض سورتوں کے فضائل (۱۰) قرآن اور بعض سورتوں کے خصایص۔

اس طرح جملہ امور قرآن کے متعلقات سے ہیں۔ نفس مضمون کا آغاز اول حمد و نعت ہے اس کے بعد پہلا فائدہ یا پہلی فصل شروع ہوتی ہے۔

پس از حمد خدا و نعت مختار
میں لکھتا ہوں فوائد کئی سن اے یار
تمھیں ہر فائدے کو اس کے جوڑا
کروں جو وصف میں اس کا ہے تھوڑا

اختتام اور تاریخ تصنیف :-

تھے بارا سو پہ جب دس اے گرامی
بہ شہر صوم پایا ہے تمامی
تمام ابیات اس کے جو ہیں سب رس
ہوے ہیں یکہزار و پانصد و دس
تصدق سے محمّد کے الٰہا
کر اس نسخے کتیں مقبول دلہا
حیات و موت کر ملت میں اوس کے
تو میرا حشر کر امّت میں اوس کے

ترقیمہ :-

تمام شد نسخہ متبرکہ ہذا بتاریخ ۱۷ شہر صفر المظفر ۱۳۱۲ھ بید عاصی پُر معاصی محمد یعقوب بمقام اللہ پور متصل رائے ویلور۔
جامعہ عثمانیہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے، اور کتب خانہ سالار جنگ میں بھی ایک نسخہ ہے۔

(۳) مختصر التجوید :-

نمبر (تجوید ۹۴) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲۶) سطر (۹)

خط نستعلیق خوشخط مُصنف قادر بخش۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۳۴۳ھ

مصنف نے بیان کیا ہے کہ اُنھوں نے قاری مصلح الدین صاحب پانی پتی سے علمِ تجوید حاصل کیا تھا اور موصوف نے ستر سال تک قرآن مجید کی شبانہ روز خدمت کی ہے اس سے موصوف کے تبحرِ علمی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔

آغاز :۔

" شکرِ بے نہایت اور تعریف بے شمار خاص اُس خدا پاک کتیں کہ قرآن مجید اور فرقانِ حمید اوپر ہمارے بھیجا اور ثناء بیحد اُس نعمت دینے والے کی تیئں کہ نعمت ایمان کی اور پہچان کی ہمارے تیئں دے پاک ہیں نام اُوس کے اور پاک ہیں بزرگیاں اُس کی "۔

علمِ تجوید کی یہ کتاب ہے جو دس باب میں منقسم ہے جس کی تفصیل حسبِ ذیل ہے ۔

(۱) اعوذ اور بسم اللہ کا بیان (۲) مخرجوں اور حرفوں کا بیان (۳) حرفوں کی صفتیں ۔ (۴) نون ساکن اور تنوین (۵) ادغام (۶) مد اور قصر (۷) کنایہ (۸) پر اور باریک ۔ (۹) وقف اور پھر آخر کلمہ (۱۰) قرأت سبعہ کے ناموں وغیرہ کا باب ۔

اختتام :۔

" بلکہ یہ خیال فرماویں کہ واسطے مبتدیوں کے بہت مفید ہوں گے اور اسی واسطے اس فقیر نے یہ مشقت اُٹھائی ہے کہ جو کمال نا فہم ہوگا ۔ اُس کو فائدہ بہت ہوگا واللہ المستعان وباللہ التوفیق "

خاتمہ کتاب پر ایک مہر ثبت ہے مگر حرف پڑھے نہیں جاتے ۔

(۴) مختصر التجوید دوسرا نسخہ

نمبر (تجوید ۱۰۷) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۲) سطر (۱۹ تا ۲۲)

خط شکستہ کتابت سنہ ۱۲۷۶ھ

آغاز :۔

" ثنا بے نہایت اور تعریف بے شمار خاص اُس خدا پاک کتیں "۔

اختتام :۔

" یہ خیال فرماویں کہ واسطے مبتدیوں کے ہے اور جو کوئی اس رسالہ سے فائدہ اٹھاوے یا اُس کو دیکھے فقیر کو بہ دعائے مغفرت ضرور یاد فرمائیں "۔

ترقیمہ :۔ کاتب الحروف حکیم محمد برکت اللہ دہلوی برائے استفادہ وافادہ . . . . در شاہدرہ بتاریخ بست وپنجم ذیقعدہ بروز چہار شنبہ تحریر نمود سنہ ۱۲۷۶ ہجری نبوی ۔

(۵) حرز الاصول والفروع

نمبر (تجوید ۱۱۱) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۹۲) سطر (۱۰)

خط نستعلیق مصنف محمد علی خاں ۔

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ

مصنف بہادر علی خاں کے فرزند تھے، جلال آباد ان کا اصلی وطن تھا مگر ان کے بزرگوں نے دہلی آکر سکونت کر لی اس لیے دہلوی مشہور ہو گئے ۔

مصنف نے بیان کیا ہے کہ ان کے ایک دوست عبدالرشید صاحب نے فن تجوید میں اُردو زبان میں ایک کتاب لکھنے کی فرمائش کی۔ اور اس کی تکمیل میں یہ کتاب مصنف نے قلمبند کی۔ اس کتاب سے مصنف کے علم تجوید کی قابلیت کا ثبوت ملتا ہے۔ قرأت سبعہ سے پوری طرح واقف تھے

آغاز:۔

"تحمیدات بے حد اور تمجیدات بعید تابت ہیں اس ذات بابرکات کو جو شرکت سے مبرا عیب سے معرا ظلم سے پاک نقصان سے بھی پاک احد، صمد، یکہ اکیلا ہے جس نے بھیجا واسطے ہمارے خاتم النبیین شفیع المذنبین رسولِ امین کو اور سراج ہدایت ان کے دستِ مبارک میں دیا"

یہ کتاب کئی ابواب پر منقسم ہے جس میں تجوید کے قواعد، اُصول اور فوائد کا بیان ہوا ہے اور قرأت سبعہ کا تفصیل سے ذکر ہے۔

اختتام:۔

"سوال من ھر قدنا پر وقف لازم اور سکتہ ہے۔ دونوں صفت کس طرح ادا کرے یعنی اگر وقف کرے تو سکتہ نہ ہوا اور سکتہ کرے تو وقف نہ ہوا اس واسطے کہ تعریف وقف کی یہ ہے کہ ٹھہرے اور دم بھی توڑے اور تعریف . . . . . . یہ نسخہ ناقص الآخر ہے۔

مصنف نے اپنے متعلق جو صراحت کی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

"بندہ گناہوں سے شرمندہ منتظر رحمت رحمان،
محمد علی خاں ابن بہادر علی خاں جلال آبادی دہلوی،
عفی اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ اخوان مومنین

اور مصداق مخلصین کے خدمت میں التماس کرتا ہے بعضے اخلاء یک رنگ اور احبا با فرہنگ خصوصاً مجی عبدالرشید دہلوی فاروقی نے فرمائش کی کہ جس طرح حدیث و تفسیر اور فقہ و اصول کے کتابیں ہیں علماء، راشدین اور فضلاء کاملین نے زبانِ اُردو میں صاف صاف بیان فرمائیں اس طرح تو بھی علم قرأت میں کوئی کتاب معتبر منضبط حاوی مبسوط قرأت سبعہ میں مفصل تصنیف کر۔"

(۶) حرز الاصول الفروع دوسرا نسخہ

نمبر، تجوید ۱۵۸، سائز (۱۲×۱۸)، صفحہ (۲۴۶)، سطر (۱۷)
خط نستعلیق

آغاز:۔

"تحمیدات بے حد اور تمجیدات بعید تابت ہیں اس ذات بابرکات کو جو سرکشی سے مبرا عیب سے معرا ظلم سے پاک نقصان سے پاک احد، صمد یکہ اکیلا ہے"

اختتام:۔

"علیٰ ہذا القیاس قرأت ابو عمرو اور ابن عامر اور عاصم اور حمزہ اور کسائی کو بھی اسی طرح ادا کرے ہکذا سمعنا من الاساتذ وعلیہ العمل واخذنا بہ اور ملا علی قاری نے شرح عین العلم میں لکھا ہے کہ قاری ہر روز بعد تلاوت قرأت کے یہ دعا پڑھا کرے اور امام نافع اس دعا کو فضائل قرأت میں لکھا ہے"

اس کے بعد ایک طویل عربی دعا ہے۔ دعا کے بعد ایک

فارسی عبارت درج ہے جس میں مولانا حافظ محمد علی خاں کی قابلیت کا ذکر ہے۔ اور اس کی صراحت کرنے والے کوئی صاحب قادر محی الدین عرف محمد غوث ہیں۔

قطعہ تاریخ طویل ہے۔ تاریخی شعر "مجمع تجوید کتاب کریم" ہے

(۷) رسالۂ تجوید

نمبر (۳۲۱/جدید) سائز (۷½×۵½) صفحہ (۲۶) سطر (۱۸)

خط نستعلیق مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:-

"جاننا چاہئے کہ حروف الف ب کے اٹھائیس ہیں تفصیل اس کی یہ ہے، ا، ب، ت، ث، ج، ح، خ، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، ل، م، ن، و، ھ، ي، لا، ء، خارج اس سے ہوئے داخل اس میں نہیں ہے۔"

اس رسالے میں قرآن پڑھنے کے قواعد لکھے گئے ہیں اور مثالیں بھی دی گئی ہیں۔

اختتام:-

"یا ق یا د، یا صلے آوے تو ضرور کے واسطے دم لینا۔ اگر اس محل پر سے گزر گئے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ باقی علیٰ ہذا القیاس"

(۸) رسالہ خواص سورۂ فاتحہ

نمبر تصوف (۹۱۰) سائز (۱۳×۷) صفحہ (۸) سطر (۱۵)

خط شکستہ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"سورۂ فاتحہ اس سورہ میں اللہ نے دعا کے طرح بتلانے اور اللہ بتلانے برابر کسی کا بتلایا نہیں ہوتا۔ اس واسطے یہ سورت بڑی بزرگی رکھتی ہے۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ اس میں سورۂ فاتحہ کے خواص وغیرہ لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اپنے نبی مختار اور ان کی اولاد اور اصحاب کبار کی عزت سے یہ دعا میری قبول فرما اور خاتمہ سب کا بخیر کر آمین۔"

(۹) رسالۂ مفید القاری

نمبر (انشا انشالات ۷) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۴)

سطر (۱۵) خط نستعلیق مصنف قادر خاں تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

قادر خاں ولد احمد خاں ارکاٹ کے متوطن تھے، وہ قاری شیخ یوسف مکی سے قرأت سیکھے تھے اور فن قرأت میں اچھی مہارت رکھتے تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ... الخ عاجز گناہ گار قادر خاں"

فرزند احمد خاں سرخ کا رہنے والا شہر محمد پور عرف ارکاٹ کا،
شاگرد قاری شیخ یوسف مکی رحمۃ اللہ علیہ کا اس رسالہ تجوید قرآن
شریف کتیں اور پر قرأت حفص کے رسالوں سے عربی اور فارسی
کے جمع کر کے واسطے طالبان اس علم کے جو یاتاں کہ ضروری
ہیں سو سب لکھ کر رسالہ مفید القاری نام رکھا۔"

اس رسالے میں قواعد تجوید کا ذکر ہے مثالیں دے کر
واضح کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"بیچ تسہیل کے نزدیک حفص کی تسہیل بیچ کلام اللہ کے
دو جا گا ہے، تسہیل اُسے کہتے ہیں کہ درمیان الف اور ہمزہ
کے پڑنا دوسرے ہمزہ پر تسہیل ہے مثال ءءعجمی ءءالذّٰ
کرین اس کے تمام کیفیت ادا کرنے پر موقوف ہے۔"

ترقیمہ:-

نوشتہ بماند سیہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا
امید۔ تمام شد۔

اس کا ایک نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں محفوظ ہے (ہاشمی؟)

(۱۰) مفید القاری دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۳۹۲ جدید) سائز (۷ ۱/۲ × ۴ ۱/۲ انچ) تعداد
صفحات (۲۳) تعداد سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ محمد وآلہٖ
وصحبہٖ ومن تبعہم اجمعین یہ عاجز گنہگار قادر خاں فرزند احمد خاں
سرخ کا رہنے والا شہر محمد پور عرف ارکاٹ کا شاگرد قاری شیخ
یوسف مکی رحمۃ اللہ علیہ کا اس رسالہ تجوید قرآن شریف کتیں
اور پر قرأت حفص کے رسالوں سے عربی اور فارسی کے جمع کر کے
واسطے طالبان اس علم کے جو یاتاں کہ ضروری ہیں سو سب لکھ کر رسالہ
مفید القاری نام رکھا۔"

اختتام:-

"الف اور ہمزہ کے پڑنا دوسری ہمزہ پر تسہیل ہے مثال
ءَ ءَعجمی ءَ ءَالذّٰکرین اوس کے ادا کرنے پر موقوف تمت
الرسالہ بعونہ وتعالیٰ۔"

ترقیمہ:-

(۱۱) رسالہ تجوید

نمبر کتاب (۳۲۱ جدید) سائز ۴ ۱/۲ × ۵ ۱/۲ انچ تعداد
صفحات (۸۷) تعداد سطور (۸) خط نستعلیق و نسخ خوشخط
نام مصنف ۔ ؟ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"حرف حلقی شش بود اے نور عین
حا و خا و ہا و ہمزہ عین و غین

"حرف حلق کے چھ ہے اے نور آنکھوں کے کون کون
سے ھ ء ع غ ح خ ۔ یہ چھ حرف جو حلق کے ہیں ان میں خوب ہے"

اس رسالے میں علم تجوید کے لحاظ سے حروف کے آواز کے مقام
کی تصحیح اور قواعد ادغام و تنوین وغیرہ کی تفصیل بیان کی گئی اور
اُس کی مثالیں قرآنی الفاظ سے دی گئی ہیں۔ اس میں مصنف اور

نام کتاب کا ذکر نہیں ہے یہ رسالہ آخر سے ناتمام ہے۔

اختتام:-

"اور نزدیک امام شافعی کے سجدہ بیچ اول کے ہے
ومن ایاتہ اللیل والنہار والشمس"

(۱۲) کلید قرآن

نمبر کتاب (۵۰۱ جدید) سائز (۱۱ × ۷ انچ) تعداد
صفحات (۱۱۴) تعداد سطور (۱۷) خط نستعلیق خوشخط
معمولی نام مصنف تفضل حسین تاریخ تصنیف
مابعد ۱۳۰۰ھ

آغاز:-

"نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ وہ ذات جس کی ابتدا ہے نہ انتہا
خالق مخلوقات ہے جس نے باوصف اس قدر شیون اور فنون
اور اس کے صور علمیہ اور اعیان ثانیہ میں مخزون اور موجود تھی
پردۂ غیب سے لاکر انسان کو بفحوائے الانسان سری و انا سرہ
کا مصدوق کر کے مقرب اپنی ذات کا بنایا۔"

اس کلید میں مطالب قرآنی کو اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ
جو سورہ جس عنوان سے متعلق ہے اس کے پارہ کا نمبر اور سورہ
کا نام اور رکوع کا نمبر لکھ دیا گیا ہے مثلاً توحید باری تعالیٰ عز و جل
کن کن پاروں اور سوروں میں ہے تفصیل دی گئی ہے پھر اس
کے بعد قرب حق اور نظام عالم اور محمد کے حق میں عیسیٰ کی پیشین گوئی
عبادت کا حکم و احکام ذکر ۔ ۔ ۔ ۔ وغیرہ وغیرہ
عنوانات ہیں اور اس کے تحت پاروں اور سوروں اور رکوع

کے نمبر بتلائے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اطاعت کرو خدا کی اور رسول کی اور حاکم وقت کی

پارہ ۵	سورۂ نساء	رکوع ۸
پارہ ۶	سورۂ مائدہ	رکوع اول

(۱۳) رسالہ تجوید روایت امام نافع

نمبر (تجوید شمائلات ۱۰) سائز (۱۰ × ۶) صفحہ (۲۳) سطر
(۱۵) خط نستعلیق مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہم دست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

" قواعد روایت امام نافع مدنی رحمۃ اللہ علیہ
امام نافع رحمۃ اللہ علیہ کے دو راوی، پہلے قالون،
دوسرے ورش۔ جو امام سے روایت کرتے ہیں ان کو راوی
کہتے ہیں اور جو راوی سے روایت کی جاتی ہے اس کو طرق
کہتے ہیں۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں امام نافع کے قواعد
تجوید کا بیان ہوا ہے۔

اختتام:-

"اور اگر یہ چار حروف بعد فتح یا ضمہ کے ہوں تو رہ گئی
امالہ ضعیف ہے جیسے تبارکہ اور بعض اہل الرائے نے ملہ
تانیث میں امالہ کیا ہے۔"

(۲) تفسیر و ترجمہ قرآن مجید

(۱۴) تفسیر سورۂ یوسف

نمبر (تفسیر ۷۴۶) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۱۷) سطر
(۱۲) خط نستعلیق و نسخ کاغذ دیسی مصنف نامعلوم
تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱ھ

اس تفسیر کے مصنف کا نام معلوم ہوا اور نہ حالات،
اس لیے کسی صراحت کا موقع نہیں ہے۔

آغاز:-

"وما ابری نفسی اور نہیں پاک کرتا ہوں میں
نفس کتیں بُرے یعنی نیں کہتا ہوں میں کہ نفس میرا میل
اور آرزوؤں سے پاک ہے۔ ان النفس لامارہ تحقیق
نفس میرا البتہ فرماں بردار ہے۔"

یہ سورہ یوسف . . . . . کی تفسیر ہے ہرگز زیادہ تر
لفظی معنی لکھے گئے ہیں سرخی سے آیت ہے اس کے بعد سیاہی
سے اس کے معنی اور تفسیر کی گئی ہے۔

اختتام:-

"حق اور باطل کتیں کتاب اور قرآن کے معنی ایک ہیں
لاکن اس کے جائے دو نام مذکور ہوے ہر یک نام ایک معنی
پر دلالت کرتا ہے اور قرآن کا لفظ جو اس جا ہے نکرہ واقع
ہوا ہے کہ الف لام سے یا اضافت سے تخصیص نیں پایا
اور معرفہ نیں ہوا واسطے تعظیم کے و قرآن مبین اور
قرآن ظاہر کئے ہیں۔"

ناقص الآخر ہے۔

(۱۵) تفسیر سورۂ مریم وغیرہ

نمبر تفسیر (۸۶۰) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۲۰۱) سطر
(۱۶ تا ۱۸) خط نسخ مصنف نامعلوم تاریخ
تصنیف مابعد سنہ ۱۱

اس تفسیر کے مصنف کا نام اور حالات کا کوئی پتہ نہیں چلا

آغاز:-

"کھیعص یہ حرفان مقطعہ ہیں اور اوس میں اشارے
ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی وحی ہے اور یہ حرفاں اللہ تعالیٰ کے
ناماں ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہٗ کا قول یہ ہے کہ دعا
ہے اور بعض کہتے ہیں سورۃ کا نام ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام ہیں۔"

اس میں حسب ذیل سورتوں کی تفسیر ہے۔
سورۂ مریم، سورۂ طٰہٰ، سورۂ یٰسین، سورۂ صافات
سورۂ ص، سورۂ زمر اور سورۂ عم۔ ان کے علاوہ چالیس
حدیث اور ان کا ترجمہ بھی شامل ہے جو سوروں کے حکمی
اور عملی خواص میں ہے۔ سرخی سے آیت لکھی گئی ہے اس کے

بعد سیاہی سے اس کے معنی ہیں زیادہ تر معنی ہیں بعض
جگہ تفصیل دی گئی ہے اس لیے یہ تفسیر سے موسوم کی گئی ہے

اختتام :-

" اور دین چھوڑ کر کفر کی بات پکڑے ہیں ولا الضالین
. . . بات نہ دیکھیں پیغمبر کا دین چھوڑ کر گمراہ ہیں آمین
دعا توں قبول کر یارب العالمین "

اس مخطوطہ میں تفسیر کے بعد چالیس حدیثیں ہیں جن کی
نفس حدیث میں صراحت کی گئی ہے۔

(۱۶) تفسیر پارۂ عم

نمبر تفسیر (۱۹۵) سائز (۹ × ۵) صفحہ (۳۵۸) سطر (۱۵)
خط ثلث مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۱۵۰ھ
اس تفسیر کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہو۔

آغاز :-

" سورۂ فاتحہ بسم اللہ سے شروع کرتا ہوں اس کتاب کتیں سا
ساتھ نام اللہ کے کہ سزاوار پرستش کا ہے الرحمٰن الرحیم بخشنے
ہارا مہربان الحمد للہ رب العالمین تمام تعریفاں ثابت ہیں
واسطے اللہ کے پرورش کرنے ہارا تمام عالم کا "

یہ پارۂ عم کی تفسیر ہے سرخی سے آیت لکھی گئی ہے اور اس
کے بعد لفظی معنی لکھے گئے ہیں اور بعض جگہ معنی کے بعد تفصیل کی
گئی ہے۔ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس ہے اسی طرح آخر یعنی سورۂ
عم یتساءلون پر ختم کیا گیا ہے اور خاتمہ پر چند شعر کی ایک
مثنوی ہے۔

اختتام :-

" جو شخص کہ سورۂ عم یتساءلون کتیں بعد نماز عصر کے پڑھے
تو خدا تعالیٰ اُس کی بینائی کتیں زندگی تک باقی رکھتا ہے "

(۱۷) تفسیر پارۂ عم دوسرا نسخہ

نمبر تفسیر (۸۴۳) سائز (۹ × ۶) صفحہ (۳۵۴) سطر (۱۵)
خط نستعلیق و نسخ۔ کتابت ۱۲۶۸ھ۔

آغاز :-

" بسم اللہ سے شروع کرتا ہوں اس کتاب کتیں ساتھ نام
اللہ کے کہ سزاوار پرستش کا ہے الرحمٰن الرحیم بخشنے ہارا مہربان
الحمد للہ رب العالمین تمام تعریفاں ثابت ہیں واسطے اللہ کے
پرورش کرنے ہارا تمام عالم کا "

اختتام :-

" جو شخص کہ سورۂ عم یتساءلون کتیں بعد نماز عصر کے پڑھا
تو خدا تعالیٰ اُس کے بینائی کتیں زندگی تک باقی رکھتا ہے "

ترقیمہ :-

" ایں جزء عم یتساءلون مع ترجمہ بتاریخ شانزدہم شہر
ربیع الثانی ۱۲۶۸ھ بروز شنبہ بوقت یک پاس روز برآمدہ
بہ پاس خاطر حضرت قطبی صاحب قبلہ مدظلہ العالی بخط ناقص
عاصی میر لطف علی تمام رسید۔

---

(۱۸) تفسیر پارۂ عم

نمبر تفسیر (۳۱۰) سائز (۹ × ۶) صفحہ (۱۳۷) سطر (۱۶ تا ۲۰) خط نسخ ۔ مصنف ۔ نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

اس تفسیر کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے ۔

آغاز :-

"جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے بیں آشکارا لوگوں کو دین اور اسلام کے طرف بلانے لگے اور قیامت کے دن کا خوف بتائے بعض کافر پیغمبری میں حضرت کی اور قرآن میں اختلاف کئے اور آپس میں پوچھنے لگے کہ یہ نیا دین اور قرآن کیا ہے کسی نے کہا شعر ہے کسی نے کہا سحر ہے ۔"

یہ پارۂ عم کی تفسیر ہے سورہ عَمَّ یَتَسَاءَلُون سے ابتدا کر کے سورہ ناس پر ختم کیا ہے، قرآن کی آیت سرخی سے لکھی ہے اور سیاہی سے لفظی معنی لکھ کر بعض مقامات پر مزید تفصیل کی گئی ہے۔ اس لیے تفسیر کے بجائے اس کو ترجمہ کہنا صحیح ہو سکتا ہے کیونکہ زیادہ تر صرف معنی پر اکتفا کیا گیا ہے ۔

اختتام :-

"سب مومنوں کو نفس اور شیطان کے دغا سے بچا دے اور آفت، ریا اور حسد سے محفوظ رکھے خصوصاً اس مؤلف کمترین کو سراپا ریا اور اور اذیت میں خلق کے گرفتار ہے اور حق تعالیٰ تمام اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ بخیر کرے آمین یا رب العالمین"۔

اس کے بعد ایک عربی دعا لکھی گئی ہے جو ایک صفحہ پر ہے مؤلف کا نام کہیں درج نہیں ہے ۔

اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے ۔

(۱۹) ترجمۃ القرآن

نمبر (تفسیر ۶۸۴) سائز (۱۳ × ۶) صفحہ (۳۴۰) سطر (۱۷)

خط نسخ و نستعلیق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف شاہ عبد القادر دہلوی ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۰۵ھ

حضرت شاہ عبد القادر صاحب مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز کے تیسرے فرزند تھے جو ۱۱۶۷ھ میں تولد ہوئے اور ۱۲۳۰ھ میں انتقال فرمایا، شاہ صاحب ایک قابل ترین بزرگ اور متقی و پرہیزگار شخص تھے، علوم ظاہر اور باطن سے آراستہ تھے۔ آپ نے مکمل قرآن شریف کا اردو میں ترجمہ فرمایا

شاہ عبد القادر فیض باطنی اور تصرف روحانی میں مشہور تھے آپ کے ترجمہ سے ہزاروں اشخاص نے استفادہ کیا ہے

شاہ صاحب کے حالات مختلف کتابوں میں موجود ہیں ۔

سیر المصنفین میں تفصیل سے آپ کا تذکرہ ہے (ص ۱۰۶) جلد اول

آغاز :-

"الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان گویا کی اپنی نام کر اور دل کو روشنی دی اپنی کلام کو اور اُمتِ میں کیا اپنے رسولِ مقبول کی، جو اشرف انبیا اور نبی الرحمت جس کی شفاعت سے امیدوار ہیں کہ پاویں دو جہاں کی نعمت"۔

یہ شاہ عبد القادر کا مشہور ترجمہ قرآن ہے یہ صرف ایک جزء ہے مکمل ترجمہ نہیں ہے۔

اختتام :-

"تو کہہ میں بھی ایک آدمی ہوں جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو کہ تمھارا صاحب ایک صاحب ہے پھر جس کو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو کرے کچھ کام نیک اور ساجھا نہ رکھے اپنی بندگی میں کسی کا۔ تمام شد"

ترقیمہ :-

"نصف تفسیر کلام است در زبانِ ہندی گفتہ حضرت مولوی صاحب قبلہ شاہ عبد القادر صاحب برادر حضرت مولوی صاحب قبلہ مولوی عبد العزیز صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بہ دستخط بندہ گنہگار خاک پائے درویشاں بلکہ نعل کفش الیشاں محمد شرف الدین چشتی تحریر یافت بتاریخ نہم شہر جمادی الاول سنہ ۱۲۲۴ھ در زماں محمد اکبر بادشاہ متع عمرہ سلطنت سنہ ۱۴ جلوس ہر کہ خواند بہ دعائے خیر یاد کند"

اب تک کئی مرتبہ اس کی اشاعت ہو چکی ہے۔

(۲۰) تفسیر وہابی جلد اول

نمبر (تفسیر ۵۲۸) سائز (۱۲ × ۹) صفحہ (۵۹۲) سطر (۱۳) خط نستعلیق نسخ۔ مصنف عبد الصمد تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۳۰ھ۔

مصنف کے باپ عبد الوہاب اور خطاب نواب شکوہ الملک نصیر الدولہ بہادر نصرت جنگ تھا جو محمد علی خاں والاجاہ کے بھائی تھے، مؤلف نے بیان کیا ہے کہ عربی اور فارسی میں بہت ساری تفسیریں ہیں لیکن دکھنی میں کم ہیں بلکہ نہیں ہیں اس لیے انھوں نے یہ تفسیر قلمبند کی ہے، ان کی تفسیر دیکھنے سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ عربی اور فارسی میں بڑی اچھی قابلیت رکھتے تھے، ارکاٹ کے شاہی خاندان سے متعلق ہونے کے باوجود انھوں نے جس طرح علمی قابلیت پیدا کی اور اردو کی خدمت فرمائی یہ ہر آئینہ قابل ستائش ہے، انھوں نے فارسی قصص انبیاء بھی اردو نثر میں ترجمہ کیا ہے، جس طرح یہ تفسیر ضخیم ہے اسی طرح قصص انبیاء بھی ضخیم کتاب ہے اس کا تذکرہ ہم نے "مدراس اردو" میں کر دیا ہے۔ صفحہ ۹۴

آغاز :-

"اللہ تعالیٰ بڑا صاحب ہے کہ تمام آسمان کا اور زمین کا اور فرشتوں کا اور بہشت کا اور دوزخ کا اور اُن میں کی چیزوں کا اور تمام عالم کا پیدا کرنے ہارا اوہی اللہ تعالیٰ ہے اور ایسا اللہ تعالیٰ ہے کہ فضل کرنے ہارا اور گناہوں کا بخشنے ہارا آخرت میں۔ اور پالنے ہارا اور دینے ہارا رزق کا مال کا اور ملک کا اور آبرو کا اور فتح کا بندوں کو اور دعا کا قبول کرنے ہارا دُنیا میں۔"

یہ قرآن شریف کی تفسیر ہے۔ ایک آیت لکھی گئی ہے اور اس کے بعد اس کے لفظی معنی لکھ کر پھر مزید توضیح اور صراحت کی گئی ہے، ضخیم تفسیر کو سہولت کے غرض سے چار جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ کتاب یعنی قرآن نازل کئے ہم تم پر اور تم اپنے دل کو۔"
دوسری جلد میں یہ جملہ پورا ہوا ہے۔

(۲۱) تفسیر وہابی جلد دوم

نمبر (تفسیر ۵۲۹) سائز (۱۶×۹) صفحہ (۶۰۸) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔

آغاز:-

"تنگ مت کرو احکام پہنچانے سے اور کافروں کے جھوٹ کہنے سے اور ڈراؤ تم کافروں کو اس کتاب سے اور نصیحت کرو مومنوں کو"

اختتام:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم محتاجوں سے چاہیے کہ ان کو دعا کرو اور ان سے نرم بات کرو اور وعدہ کرو، اور تفسیر والے۔"
اس جملہ کا تکملہ تیسری جلد میں ہوا ہے۔

(۲۲) تفسیر وہابی جلد سوم

نمبر (تفسیر ۵۳۰) سائز (۱۶×۹) صفحہ (۷۳۰) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔

آغاز:-

"لکھتے ہیں کہ تب سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سائل سے نرم بات کرتے اور وعدہ کرتے اور دعا کرتے۔"

اختتام:-

"ایک روز شمعون پیغمبر بادشاہ سے پوچھے کہ یہ دو شخص مدت سے قید میں ہیں سو کون ہیں۔ تب او بادشاہ کہا کہ دو شخص ہمارے دیوان کا پوجا مت کرو اپنے خدا کا پوجا کرو کہتے ہیں۔ جب شمعون پیغمبر کہے کہ ہمارے خدا ان کے سوائے دوسرا بھی خدا ہے کیا تم ان کو بلاؤ میں ان سے پوچھتا ہوں۔ بعد بادشاہ"
اس کا سلسلہ جلد ۴ میں ہوا ہے۔

(۲۳) تفسیر وہابی جلد چہارم

نمبر (تفسیر ۵۳۱) سائز (۱۶×۹) صفحہ (۷۲۳) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔

آغاز:-

"تاروشن اور ماروشن کو بولایا بعد وہ پیغمبر آن کر شمعون پیغمبر کو بادشاہ کے نزدیک بیٹھے ہوئے دیکھ کر بہوت خوش ہوئے بعد شمعونؑ اون پیغمبروں کو نہیں جانے سری کا پوچھے کہ تمھارا خدا کون ہے اور کیا کمال رکھتا ہے اور تم اس قوم کو کس کے طرف بولاتے ہیں۔"

اختتام:-

"اور میں شیطان کے بدی سے پناہ چہتا ہوں اور وہ ایسا شیطان ہے کہ آدمیوں کی خاطر میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ وہ شیطان جنات اور آدمیوں میں سے ہیں۔"

ترقیمہ :-

فی شہر جمادی الثانی یوم السبت من عشرین ہذا شہر
سنہ ثامنین وسبع بعد الالف من ہجرۃ النبوۃ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲۴) چراغ ابدی (چراغ ہدایت)

نمبر (تفسیر ۱۸۰) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۵۸۵) سطر (۱۰)
خط نستعلیق۔ کاغذ دیسی۔ مصنف شاہ عزیز اللہ
ہمرنگ تاریخ تصنیف ۱۲۲۱ھ۔ کتابت ۱۲۳۲ھ۔

ہمرنگ تخلص، شاہ عزیز اللہ نام اور اورنگ آباد وطن تھا
شاہ میر عالم الحسینی کے فرزند تھے قادری اور نقشبندی طریقہ میں
بیعت حاصل تھی۔ شاعر بھی تھے اور مفسر بھی، علمی قابلیت
نہایت عمدہ تھی ایک طرف شاعری کا بازار گرم رہتا تو دوسری طرف
ارشاد اور ہدایت کی مسند پر متمکن رہا کرتے۔

کئی کتابوں کے مصنف ہیں دیوان کے علاوہ ایک مثنوی
جو تصوف کے عنوان پر "دود دلیا" سے موسوم ہے، لکھی ہے
اس کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو کے کتب خانے میں موجود ہے

(ص ۶۳ جلد ۲)

آغاز :-

"بہترین تفسیر حمد الٰہی ہے اور خوشتر تقریر نعت رسالت
پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔ اما بعد بیت

عرض کرتا ہے دوست داروں سے
آشنایوں سے غم گساروں سے

زاویہ نشیں کوچہ گم نامی و بے استعداد طالب منصب وارستگی
و آزادی فقیر عزیز اللہ ابن میر عالم الحسینی القادری النقشبندی
اورنگ آبادی المخلص بہ ہمرنگ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ"۔

یہ سورۂ عم کی تفسیر ہے۔ مگر سورہ الحمد اللہ کو بھی شامل
کر لیا اور نفس مضمون کے پہلے فائدہ کے عنوانات کے تحت
بسم اللہ کے فضائل اور فوائد بیان کیے گئے ہیں۔

مصنف نے دیباچہ میں ظاہر کیا ہے کلام اللہ کی تفسیریں
عربی اور فارسی میں بے شمار ہیں اور بعض عزیزوں نے زبان
دکھنی ہندی آمیز میں تفسیریں آخر نے لکھی ہیں لیکن
یہ سب الفاظ دکھنی کے لطف زبان ہندی کا پورا نہیں پاتا
اس لیے مصنف نے اس کو اس وقت کے اورنگ آباد کی
زبان میں اس تفسیر کو قلمبند کیا ہے اور بعض فوائد دوسری معتبر
کتابوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں۔

"چراغ ابدی" تاریخ تصنیف بھی ہے جس سے ۱۲۲۱ھ اخذ
ہوتے ہیں۔

اختتام :-

"یہ تفسیر خوش تقریر تمام کی اور فکر قصیر کا اس فقیر کی پورا
کام اب خدا کرے کہ محبوب انام کے ہووے اور مرغوب خلق
عام۔ قطعہ

محنت اور کوشش بسیار ستی اے ہمرنگ
جب یہ تفسیر تمام ہوئی بعون صمدی
نام میں چاہا رکھوں ایسا کہ نکلے تاریخ
فکر کر دل نے او ٹھا بول چراغ ابدی

ترقیمہ :-

بتاریخ چہار دہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۳۲ھ روز شنبہ

بیشتر از نماز ظہر بخط غلام احمد با تمام رسید۔

ہندسہ نویسی کتاب ہذا بتاریخ ۲۱ ربیع الثانی ۱۲۳۵ھ

اس کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ اور ادارہ ادبیات میں موجود ہیں۔

(۲۵) چراغ ابدی دوسرا نسخہ

نمبر (تفسیر ۱۸۱) سائز (۱۲×۹) صفحہ (۳۸۸) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ کتابت ۱۲۴۳ھ۔

آغاز:-

"فائدہ نماز میں بسم اللہ مخفی کہنا اور سورۂ فاتحہ کی ہر رکعت میں سنت ہے، نزدیک اکثر کے جوں مذہب کے مشائخ ہیں اور مختار یہی ہیں اور کافی میں لائے ہیں کہ در قول ابو یوسف اور محمد رحمہما اللہ کا ہے اور امام اعظم رحمتہ اللہ سے بھی روایت ہے۔"

اختتام:-

"اب خدا کرے کہ محبوب انام کے ہووے اور مرغوب خاص اور عام کے۔ قطعہ

محنت اور کوشش بسیار ستی اے ہمرنگ
جب یہ تفسیر تمام ہوئی بعون صمدی
نام میں چاہا رکھوں ایسا کہ نکلے تاریخ
فکر کر دل نے اوٹھا بول چراغ ابدی

والحمد للہ الصلوات والصلوات والسلام

خاتمہ:-

تمت تمام شد کار من نظام شد بتاریخ چہار دہم ربیع الثانی ۱۲۴۳ھ

نبوی در مقام حیدر آباد۔ کاتب نے سہو کتابت کا سنہ ۱۱۴۲ھ لکھا جو غلط ہے۔

اس نسخہ میں دیباچہ کے علاوہ نفس مضمون کے جملہ صفحات نہیں ہیں۔ اگرچہ کتاب بسم اللہ کے ساتھ شروع ہوئی ہے۔

(۲۶) چراغ ابدی تیسرا نسخہ

نمبر (تفسیر ۶۷۹) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۳۵۶) سطر (۲۰)

خط نستعلیق۔ مصنف عزیز اللہ ہمرنگ تاریخ تصنیف ۱۲۲۱ھ کتابت ۱۲۴۶ھ۔

آغاز:-

"بہترین تفسیر حمد الہی ہے اور خوش ترین تقریر نعت رسالت پناہی"

خاتمہ:-

نام میں چاہا رکھوں ایسا کہ نکلے تاریخ
فکر کر دل نے اوٹھا بول چراغ ابدی

خاتمہ:-

"الحمد للہ ہذا الکتاب اعنی تفسیر جزآخر عم یتساءلون بزبان ہندی من تصنیف حضرت شاہ عزیز اللہ بید فقیر حقیر۔۔۔۔ محمد وجیہ الدین ابن محمد امین عرف خاں صاحب متوطن بی پری پرگنہ تیموری سرکار ناندیڑ صوبہ محمد آباد بیدر بتاریخ در بست دویم شہر شوال ۱۲۴۶ھ روز چہار شنبہ وقت اشراق بہ اختتام رسید۔

یہ بھی صراحت ہے کہ یہ حیدر آباد میں مولوی سید محمد صاحب عرف سیدن صاحب کے مکان میں لکھی گئی ہے۔

(۲۷) تفسیر سورۂ بنی اسرائیل و کہف

نمبر (تفسیر ۲۵۸) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۶۸) سطر (۱۷)

خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم

تاریخ مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"سُبْحَانَ الَّذِی پاکی و بے عیبی ہے اوس کنتیں کہ واسطے کرامت کے اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لے گیا بندہ کنتیں اپنے جو محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم لَیْلاً ایک رات یعنی بیچ بعضے شب سے مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام سے کہ محیط سات حرم کعبہ کے ہے یا گھر سے ام ہانی کے جو دختر ابی طالب کے ہیں ... محترمہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کس واسطے کہ مکہ اور حریم مکہ تمام مسجد ہے۔"

یہ سورۂ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی تفسیر ہے سرخی سے قرآن کی آیت لکھی گئی ہے اور اس کے بعد لفظی معنی لکھے گئے ہیں بعض جگہ تفصیل بھی ہے۔

اختتام:-

"نافع اور ابن عامر اور یعقوب اور ابوبکر نکرا کنتیں سات ضمتین کے نکرا پڑھتے ہیں اور دوسرے قاریاں سات سکون کاف کے نکرا تلاوت کرتے ہیں۔"

(۲۸) تفسیر سورۂ فاتحہ

نمبر (تفسیر ۸۷۲) سائز (۹×۶) صفحہ (۵۰) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف سید احمد۔

تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۳۶ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز

"الٰہی شکر تیرے احسان کا کہ تو نے ہمارے دل کو روشن اور زبان کو گویا کیا اور ایسے نبی مقبول کو خلق اللہ کی ہدایت کے واسطے بھیجا کہ جس کی ادنی شفاعت سے دونوں جہان کی نعمت پاویں اور اس کی رہنمائی سے عرفان کی لذت اٹھاویں۔"

یہ سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے اس میں تفصیل کے ساتھ سورۂ فاتحہ کے فوائد وغیرہ لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"ولا الضالین اور نہ گمراہ یعنی کافر، ہرچند اُن سے بھی کبھی کوئی کام اللہ کی رضامندی کا ہو جاوے پر اُن کی راہ بھی ہرگز نہیں مانگنا ان کے نصیب وہ رضامندی نہیں کہ جو آخرت میں فائدہ دے۔"

ترقیمہ:-

"الحمد للہ کہ تفسیر الحمد اللہ کی ہندی زبان میں جو حضرت رئیس المومنین امام العارفین سید المسلمین قدوۃ السالکین پیر مرشد حضرت سید احمد صاحب نے نفع پہنچانے ہم کو اور سب مسلمان بھائیوں کو ان کی بقا سے اور اللہ کرے فیض و ارشاد ان کا آپ اپنی زبان فیض ہدایت سے ترجمان فرما کے جامع علوم ظاہری و باطنی جناب مولوی عبدالحی صاحب ام فیضہ سے تحریر

کروائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جمادی الآخر بائیسویں تاریخ ۱۲۳۶ھ میں طبع ہوا۔

۱۲۸۰ھ میں اس تفسیر کے طبع ہونے کا تذکرہ آخر پر کیا گیا ہے اگرچہ سنہ کسی قدر غلط لکھا گیا ہے طباعت کی تصحیح مولوی محمد علی صاحب نے کی ہے اور سید علی صاحب کے مطبع میں طبع ہونے کا ذکر ہے ۔

(۲۹) تفسیر فوائد بدیہیہ (ثلث اول) جلد اول

نمبر تفسیر (۱۳۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۱۲۳) سطر (۱۵) خط نسخ و نستعلیق ۔ مصنف سید بابا قادری تاریخ تصنیف ۱۲۳۲ھ ۔

اس تفسیر کے دو نام ہیں یعنی فوائد بدیہیہ اور تفسیر تنزیل ۔

سید بابا قادری کے والد کا نام شاہ محمد یوسف قادری اور دادا سید شاہ محمد تھے ۔ مصنف حیدرآباد کے متوطن ایک بلند پایہ عالم تھے کئی کتابوں کے مؤلف ہیں، تفسیر کے علاوہ شمائل النبی کا بھی ترجمہ کیا ہے، اس تفسیر اپنے چند دوستوں، مثلاً سید لعل شاہ، سید قلندر بخش متوطن سرہند مرزا محمد بیگ، میاں محمد علی وغیرہ کے اصرار سے اس تفسیر کو مرتب کیا ہے ۔ یہ تفسیر آصفی خاندان کے تیسرے حکمران نواب سکندر جاہ کے عہد میں تالیف کی گئی ہے ۔ آصفجاہ ثالث کی بہن نیر النسا بیگم کو سید بابا قادری سے اخلاص تھا اور وہ اُن کی معتقد تھیں ۔ بیگم صاحبہ کی فرمائش سے کئی کتابیں سید بابا قادری نے قلمبند کی ہیں ۔

آغاز :-

اولاً ایک طویل عربی دیباچہ ہے اس کے بعد ۔

" اما بعد فیقول الفقیر الحقیر بلا بضاعت سید بابا القادری الحیدرآبادی بن سیدی و مرشدی و علامۃ العصر الجامع بین علوم الظاہر والباطن وصاحب التصانیف فی المعقول والمنقول والتصوف سید شاہ محمد یوسف القادری بن سید شاہ محمد ۔"

اس تفسیر میں اولاً قرآن مجید کی ایک آیت نسخ میں لکھ کر اس کے بعد اس کے معنی لکھے گئے ہیں، پھر تفسیر کی گئی ہے ۔

اختتام :-

" مفتریات بنا کر نزدیکے اپنے یعنی تمہارا کمال یہ ہے کہ محمد صلعم قرآن اپنی دل سے بناتے ہیں انغوم ثم فصحائے ۔"

اس عبارت پر پہلی جلد ختم ہوتی ہے، عبارت کا سلسلہ دوسری جلد میں ملتا ہے ۔

اس تفسیر کا ایک نسخہ نواب سالار جنگ کے کتب خانہ میں موجود ہے ۔

یہ تفسیر اگرچہ آصفجاہ ثالث کے عہد میں شروع ہوئی ہے لیکن اس کا اختتام آصفجاہ رابع ناصر الدولہ کے عہد میں ہوا ہے ۔

یہ تفسیر طبع نہیں ہوئی ہے ۔

(۳۰) فوائد بدیہیہ جلد دوم

نمبر تفسیر (۱۴۰) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۰۱۲) سطر (۱۵) خط نسخ و نستعلیق ۔ مصنف سید بابا القادری تاریخ تصنیف ۱۲۳۲ھ ۔ کتابت

آغاز

" عرب ہو تو بھی انشاء آرائی پر قادر ہو مانند اس کلام کے

بتاؤ اور قصہ اور اخبار سے تم واقف ہو اور شاعری پر بھی قادر ہو"

یہ تفسیر کا ثلث دوم ہے جو دوسری جلد میں مجلد کی گئی ہے۔

اختتام :-

"حاصل کلام اوس عورت کتیں حمل ہوا تھا بعد نو مہینہ کے فرزند اوس کتیں تولد ہوا پس وہ عورت بدنامی خلق سے خوف کی اور بچہ کتیں لے کر مسجد میں آئی اُس وقت حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ احباب رسول اللہ سے احکام شرع کے"

اس عبارت کا تسلسل جلد سوم میں ہے۔

(۳۱) فوائد بدیہیہ ثلث سوم

نمبر (تفسیر ۱۴۱) سائز (۹۶ × ۵) صفحہ (۲۳۰) خط نسخ نستعلیق۔ مصنف سید بابا القادری تاریخ تصنیف ۱۲۴۰ھ کتابت ۱۲۸۱ھ۔

آغاز :-

"بیٹیوں کی اپنی طرف کرتے ہیں پس خدا تعالیٰ فرمایا ہے اماتخذ مما یخلق "آیا پکڑا ہے خدا تعالیٰ واسطے اپنے"

اس جلد میں ابتدائی ایک یا کئی صفحے نہیں ہیں کیونکہ دوسری جلد میں جو خاتمہ ہوا ہے اس کا سلسلہ نہیں ملتا۔ پہلا لفظ "ہو یا" ہونا چاہیے تھا۔

اختتام :-

"ظاہر کے پانچ حواس باصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ لامسہ، اور باطن کے بھی پانچ حواس ہیں اور دین بھی پانچ فرضوں پر تمام ہوا۔ اول کلمہ توحید اور نماز اور روزہ اور حج اور زکواۃ اور خدا تعالیٰ نمازاں بھی پانچ فرض کیا صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور تصنیف بھی پانچ سال میں تمام ہوئی اس واسطے ۱۲۴۰ھ میں شروع ہوئی اور آخر ۱۲۴۷ھ میں تمام ہوئی دو سال کامل ناغہ ہوئی ہے۔"

ترقیمہ :-

مصنف تفسیر تنزیل سید بابا شاہ قادری کاتب الحروف فقیر حقیر اضعف العباد اللہ محمد رجب ولد محمد اللہ ولد محی الدین روز سہ شنبہ در ماہ رجب المرجب ۱۲۸۱ھ

(۳۲) تفسیر التنزیل (جلد چہارم)

نمبر (جدید ۶۲) سائز (۱۵ × ۱۰) صفحہ (۶۲۴) سطر (۱۹) خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا صاحب تاریخ تصنیف ۱۲۴۰ھ کتابت ۱۲۸۱ھ

آغاز

"روتے ہوئے چلے گئے ابن عمر اور حضرت عباس اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اُن لوگوں کتیں توشہ اور سواریاں دے کر اپنے ساتھ لے گئے پس خدائے تعالیٰ فرمایا کہ اگر اس طور سے سزائیں نہ آدیں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں ہے۔"

یہ جز ثانی کی تفسیر ہے پہلے صفحہ پر حسب ذیل عبارت درج ہے۔

تفسیر التنزیل مصنف سید بابا صاحب قادری

معاونین :- حاجی میاں محمد علی صاحب۔ محمد عبد الغفور صاحب

محمد مسافر صاحب خوشنویس، محمد واحد علی صاحب خوشنویس۔
تاریخ ابتدائے تصنیف ۱۲۴۲ھ تاریخ تکمیل ۲۵ ذیقعدہ ۱۲۴۷ھ
درمیان میں دو سال کام بند رہا یعنی پانچ سال میں تکمیل ہوئی
یہ عہد حکومت نواب ناصر الدولہ بہادر حیدرآباد۔

اختتام :-

" روایت ہے کہ انصار میں سے ایک جوان تھا کہ ہمیشہ
رسول خدا کے ساتھ جماعت کے نماز پڑھتا اور کوئی قسم کا فحش
نہیں چھوڑتا تھا جس وقت لوگوں نے یہ کیفیت رسول خدا صلعم
کے روبرو عرض کئے "

(۳۳) تفسیر التنزیل (جلد پنجم)

نمبر (جدید ۶۷) سائز (۱۵×۱۰) صفحہ (۶۱۸) سطر (۱۹)
خط نسخ و نستعلیق۔

آغاز :-

" تو حضرت نے فرمائے کہ قریب ہے کہ وہ نماز اس شخص کو تیں
فاحش سے باز رکھے گی، تھوڑے زمانے کے بعد وہ شخص فاحش
سے توبہ کیا اور زہاد صحابہ میں ہوا "
یہ ثلث آخر کی تفسیر ہے۔ سورہ ناس پر ختم ہوجاتی ہے۔

اختتام :-

" ظاہر کے حواس پانچ باباصرہ، سامعہ، شامہ، ذائقہ
لامسہ اور باطن کے حواس بھی پانچ ہیں اور دین بھی پانچ فرضوں
پر تمام ہوا، اور کلمہ توحید اور نماز اور روزہ اور حج اور زکٰوۃ
اور خدا تعالیٰ نماز ان بھی پانچ فرض کیا، صبح، ظہر، عصر، مغرب،
عشاء خدا تعالیٰ جب کہ اس سورۃ کو تیں پانچ ناس پر تمام کیا
اس طرح اس تفسیر تنزیل کو بھی پانچ شخصوں نے تمام کی۔
اول۔ فقیر مصنف سید بابا قادری دوئم حاجی میاں محمد علی۔
سوئم محمد عبد الغفور خاں یہ دونوں شخص اس امر میں نہایت
کوشش رکھے تھے، چہارم محمد مسافر جوان صالح اور لائق اور
خوش مزاج اور خوش نویس اور پنجم محمد واحد علی کہ یہ دونوں شخص
تصنیف کے لکھنے والے تھے کہ خدا تعالیٰ ان دو شخصوں کے لکھنے
سے تفسیر تمام کروایا۔ خدا تعالیٰ قرآن شریف کے تیں حرف ب
سے شروع کیا اور ختم قرآن شریف کا حرف سین پر ہوا ان
دو حرفوں کو تیں مرکب کرو تو بس اس کا حاصل ہوتا ہے یعنی
ان دونوں حرفوں کے جمع میں جو تمام قرآن شریف ہے بس کرتا
ہے تیرے تیں "
ترقیمہ: تمام شد تفسیر تنزیل بتاریخ بست و پنجم شہر ذیقعدہ سنہ
ایک ہزار دو صد چہل و ہفت در عہد ناصر الملۃ والدین نواب
ناصر الدولہ بہادر ادام اللہ ملکہ و اقبالہ و حفظہ اللہ الحافظ الحقیقی
وعن الآفات والاعداء۔

(۳۴) تفسیر پارہ عم یتساءلون

نمبر (تفسیر ۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱۲) سطر (۱۳)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف مولانا
شجاع الدین تاریخ تصنیف ۱۲۴۷ھ تاریخ کتابت ۱۲۵۶ھ۔
مولوی حافظ شجاع الدین کے اجداد اکبری عہد میں ہندوستان
آئے تھے آپ کے والد مولانا میر کریم اللہ نے برہان پور آکر اقامت
کرلی، یہاں کے سادات کے ایک خاندان شاہ ہاشم قدس اللہ سرہٗ

کی اولاد میں بیاہ کیا۔ میر شجاع الدین ۱۱۷۸ھ میں یہاں تولد ہوئے ایک سال کے بعد ہی والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔

مولوی شجاع الدین نے برہان پور میں اقامت کی اور اس زمانے کے مشاہیر علماء سے علم کی تکمیل کی ان دنوں برہان پور میں اچھے اچھے قابل علماء جمع ہو گئے تھے، تعلیم سے فارغ ہو کر حج و زیارت کے لیے تشریف لے گئے اور ۱۲۱۱ھ میں حیدر آباد آکر اقامت کر لی، حضرت شاہ رفیع الدین قندھاری سے بیعت تھی اور موصوف نے خلافت بھی دی تھی مولوی شجاع الدین نے وہاں جامع مسجد میں اقامت فرمائی اور طلبہ کو درس دینے لگے جب آپ کا شہرہ ہوا تو حیدر آباد کے اُمراء بھی حاضر ہونے لگے، جامع مسجد کے حجرے طلبہ کے لیے درست کیے گئے ۱۲۴۵ھ کے بعد بھی یہ مدرسہ موجود تھا، مولانا نہ صرف درس دیا کرتے بلکہ صاحب تصنیف بھی تھے آپ کی کئی کتابیں مشہور ہیں، ۱۲۵۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا، مناقب شجاعیہ میں آپ کے مفصل حالات موجود ہیں، "تذکرہ اولیاء دکن" عبد الجبار ملکاپوری میں بھی آپ کا ذکر ہے۔

آغاز:-

"جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آشکارا لوگوں کو اسلام کی طرف بلانے لگے سب کافر تعجب سے آپس میں پوچھنے لگے کہ یہ نیا دین اور قرآن کیا ہے، کسی نے کہا شعر ہے کسی نے کہا سحر ہے کسی نے کہا اگلے قصے ہیں، حق تعالیٰ نے اُن کے حال سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خبردار کیا کہ عمّ یتساءلون، کس چیز سے آپس میں ایک کو ایک پوچھتے ہیں کافر پھر آپ ہی فرمایا۔"

یہ جیسا کہ نام سے واضح ہے پارہ عمّ کی تفسیر ہے، زیادہ تر لفظی معنی ہیں اس کے ساتھ بعض جگہ تفصیلی صراحت کی گئی ہے سورہ عمّ یتساءلون سے شروع کر کے سورہ ناس تک خاتمہ کیا ہے۔

اختتام:-

"وہ شیطان میں حق تعالیٰ سب مومنوں کو شیطانوں کے وسوسوں سے اپنی پناہ میں رکھیے بحق محمد و آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ وسلم تسلیماً۔ تفسیر حسینی میں لکھے ہیں کہ حق تعالیٰ نے قرآن شریف کو شروع کیا ب سے اور ختم کیا سین پر یعنی بس ہے مومنو کو جو کچھ کہ اس میں ہے۔ بتاریخ سلخ ماہ رجب المرجب ۱۲۴۷ھ تمام شد۔"

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد تفسیر حضرت مولانا میر شجاع الدین بتاریخ ہشتم محرم الحرام ۱۲۵۶ھ روز چہارشنبہ یک پاس روز بر آمدہ بود تحریر یافت بخط فقیر حقیر شیخ محمد عرف کالے خاں ساکن بلدہ فرخندہ بنیاد برائے خود قلمی نمود۔"

(۳۵) تفسیر سورۂ فاتحہ

نمبر مجامع (۸۳) سائز (۶ × ۹) صفحہ (۴۲) سطر (۲۲)

خط شکستہ۔ مصنف اکرام الدین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۲ھ کتابت ۱۳۱۱ھ۔

مولوی اکرام الدین حیدر آباد کے صاحب علم و فضل تھے، درس و تدریس کا سلسلہ جاری تھا۔ اپنے دوست میر حسین علی اور دیگر مسلمانوں کی خواہش پر اس تفسیر کو لکھنے کی صراحت کی ہے۔

آغاز:-

"سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں کہ اپنے محض کرم سے

ہم کو شرک اور کفر سے بچایا، اور قرآن شریف اپنے فضل و کرم سے آسان کر کے ہم کو سکھایا اور ہزاروں درود اور سلام اس کے رسول پاک کو کہ ان کی زبان فیض ترجمان سے اپنے احکام ہدایت انتظام کو سنایا۔"

یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔

اختتام:۔

"اور قرآن شریف کے معنی ہم سب کو سمجھاوے اور شرک سے اور بدعت سے باز رکھے، اور اپنے بندوں کے گروہ میں ہم کو داخل کرے، اول سلف کے طریقے کی ہم کو راہ دکھاوے، آمین آمین۔"

(۳۶) تفسیر غوثی

نمبر تفسیر (۵۴۱) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۳۴) سطر (۱۳) خط ثلث و نسخ۔ مصنف غوثی۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

مصنف کے حالات پہلی جلد میں درج ہیں، ریاض غوثیہ میں آپ کے تصنیف کا تذکرہ ہو چکا ہے، علمی قابلیت کا ثبوت اس تفسیر سے بخوبی ملتا ہے۔

آغاز:۔

"عم یتساءلون" اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو قرآن کے حکم ظاہر کرنے لگے، اور حشر کے روز سے ڈرانے لگے تب کافران مسلمانوں سے پوچھے کہ یہ بات تحقیق ہے، تب یہ آیت نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ کافراں کیا سوال کرتے ہیں۔"

یہ صرف پارہ عم کی تفسیر ہے سورہ عم یتساءلون سے شروع کر کے سورہ فاتحہ پر ختم کیا گیا ہے۔ سرخی سے قرآن کی آیت لکھی گئی ہے اور اس کے بعد لفظی معنی اور کسی قدر صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:۔ رباعی۔

بعزت حضرت سبع المثانی — کہ قرآن عظیم ہے حسن بیانی
تو کر مقبول غوثی کوں الٰہی — عتیق اللہ کر ہر دو جہانی

(۳۷) ریاض دلکشا (تفسیر سورہ یوسف منظوم)

نمبر تفسیر (۲۸۷) سائز (۸×۱۳) صفحہ (۲۹۲) سطر دو دو کالم فی کالم ۳۰ شعر۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ۱۲۸۱ھ۔ کتابت ۱۲۸۱ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے، صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ وہ امامیہ مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔

آغاز:۔

لکھوں حمد و ثنائے رب اکبر — قلم کا کلک قدرت ہو جو یاور
ادائے حمد ہووے ... سچا — گرہ دل کے نہ ہو عقد ثریا
ہے ارفع کنگرہ ایوان درگاہ — کمند فکر کا ہے ہاتھ کوتاہ

یہ سورہ یوسف کی تفسیر ہے جو بہ لحاظ روایات مذہب امامیہ نظم کی گئی ہے۔ مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت اس کے بعد منقبت حضرت علیؓ، سبب تالیف کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔

سبب تالیف یہ بتایا گیا ہے لوگوں میں خواہ وہ خاص ہوں یا عام قصے سننے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ اس لیے اس قصے کو جو احسن القصص کہا گیا ہے نظم کر کے دلکشا نام رکھا گیا ہے۔

الٰہی ہو بخیر انجام اس کا — ریاض دلکشا ہے نام اس کا

اس مثنوی کو منظوم کرنے کا یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے، سورہ کی ایک آیت لکھی ہے اس کے بعد اس کے تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے اور پھر درمیان میں عنوان بھی قائم کیے ہیں جن کو سرخی سے لکھا گیا ہے۔

مثلاً زلیخا کے سرزنش کرنے کا عنوان قرار دے کر یہ آیت لکھی ہے۔

"قالت فذلکن الذی لمتننی فیہ" اس کے بعد اس کی تفسیر

زلیخا کو نظر آیا جو فی الحال — زنان مصر کا یہ طرفہ احوال
زراہِ سرزنش اون سے کہا یہ — کہ جس تقریر کا تھا مدعا یہ
یہ بندہ ہے وہ کنعانی کہ جس سے — محبت میں ملامت مجکو کرتے تھے
ابھی تمیز نہیں بالکل کھلا ہے — جمال و حسن جو اوس ماہ کا ہے
نہیں تو سرزنش سے دور رکتیں — مجھے اس سے سوا معذور رکتیں
سخن کرتی تھی گمان سے زلیخا — نہ ان میں تھا کسی کو ہوش اصلا
حواس و ہوش سے تھا وہاں کنارا — جواب اوس کا جو دیں تھا کس کو یارا
تو یہ کہہ کر انہیں اوس دم پکارا — کہ حیرت سے ہے کیا عالم تمہارا
کرو وا چشم کو سر کو اٹھاؤ — تم اب اے بے خودو اپنی میں آؤ

خاتمہ اور تاریخ تصنیف:-

کرے لکھنے کا جو اس کے سرانجام
بخیر اوس کا تو اے خالق کر انجام
کیا تاریخ کا موزوں ارادہ
کہ یہ صفحہ رہے اس سے نہ سادہ
ہوا لے جہد سالی ختم تحریر
جو لکھی سورۂ یوسف کی تفسیر
۱۲۸۱

(۳۸) تفسیر سورۂ فاتحہ و پارۂ عم

نمبر کتاب (۳۶۴۰ جدید) سائز (۶½×۴½ انچ) تعداد صفحات (۱۸۰) تعداد سطور (۱۳، ۱۲) خط طبعی نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"الحمد للہ جو یک سرا ثنا سزاوار ازل ہوں۔۔۔۔ الخ۔"

نوٹ:- پہلا صفحہ چاک ہونے سے ناقص ہے۔

اس میں سورۂ فاتحہ اور پارہ عم کے تمام سوروں کی تفسیر مثل ترجمہ کے ہے۔ آخر میں سورۂ اخلاص تک ہے۔ اس کے بعد ناتمام ہے۔

اختتام:-

لہ اوس کے تئیں کفواً برابر کیا احدٌ کوئی یک جو اوس یک ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ناقص الآخر۔

(۳۹) تفسیر بعض سورہائے قرآن مجید

نمبر کتاب (۲۷۰۶ جدید) سائز (۱۲×۷½ انچ) تعداد صفحات (۱۸۸) تعداد سطور (۱۷) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

ناقص الاول۔

آغاز:-

"بعضے عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کہتے ہیں اور بعضے اللہ کا فرزند کہتے ہیں اور بعضے تین خدا کہتے ہیں۔ اور ان کے واسطے دوزخ ہے جب او لوگ قیامت کے روز دیکھیں گے حقیقت معلوم ہوگی۔"

اس تفسیر میں حسب ذیل سورہائے قرآن مجید کی تفسیر ہے۔ طٰہٰ۔ مریم۔ انبیا۔ سورۃ الحج۔ سورہ المومنون۔ سورہ تکویر تا سورۃ الناس۔

اختتام :-

"اور او شیطان جنات کے دل میں بھی وسواس ڈالتا ہے اور آدمیوں کے دل میں بھی وسواس ڈالتا ہے۔"

(۴۰) تفسیر بعض سورہ ہائے قرآن مجید

نمبر کتاب (۲۷۰۵ جدید) سائز (۹×۵ ½ انچ) تعداد صفحات (۳۱۸) تعداد سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق نام مصنف ۔ ؟ ۔ تاریخ تصنیف تقریباً ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"روایت ہے کہ یکروز اوس ابن صامتؓ کہ یہ بھائی عبادہ ابن صامت کے ہیں اپنے عورت کے دیکھے کہ نماز پڑتی تھی نام اوس کا خولہ بنتِ ثعلبہ ہے اور وہ بہوت خوبصورت تھی پس اوس ابن صامت اوس کے تیں واسطے خلوت کے طلب کئے۔"

اس میں مختلف سورہ ہائے قرآن مجید کی تفسیر بہ زبان دکھنی نثر میں کی گئی ہے۔ ابتداء قد سمع اللہ سے ہے اور آخر میں سورہ الناس کی تفسیر ناتمام ہے۔

اس میں مفسر کا نام اور کتاب کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

"رسول اللہ کے سر کے بال اور اون کے کنگھی کے کتنی ایک دندانی لئے اور حضرتؐ کی نام سے ایک رسی پر سحر کر کر کویں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" (ناقص الآخر)

(۴۱) تفسیر مرتضوی

نمبر کتاب (۲۳۲۳ جدید) سائز (۹×۶ ½ انچ) تعداد صفحات (۲۴۶) تعداد سطور (۱۲-۱۳-۱۷) خط نسخ و نستعلیق طبعی ۔ نام مصنف شاہ غلام مرتضی متخلص بہ جنون ابن سید شاہ محمد تیمور الہ آبادی۔

تاریخ تصنیف ۱۲۵۰ھ

حالات مصنف :-

شاہ غلام مرتضی نام اور جنون تخلص، سہسرام کے متوطن تھے مگر الہ آباد میں مقیم ہو گئے، ان کے اُستاد کا نام "برکت" ملتا ہے، ممکن ہے برکت اللہ یا برکت علی نام ہو، یہ شاعری کے اُستاد نہیں تھے، بلکہ علوم متعرفہ کے اُستاد تھے۔

آغاز :-

"از جناب حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ مرویست کہ روزے حضرت رسولؐ در مسجد مدینہ منورہ فضیلت بسم اللہ بطریق وعظ ارشاد می فرمودند۔

اپنے مسجد میں مدینہ کے رسولؐ
وعظ کہتے تھے باصحاب عقول
ہر طرف تھے اون کے اصحاب کرام
جس طرح تاروں میں ہو ماہ تمام
خواجۂ عالم شہِ ہر دو جہاں
فضل بسم اللہ کرتے تھے عیاں

یہ سورہ فاتحہ اور پارہ عم کی منظوم تفسیر ہے۔ ابتدا میں

فضیلت بسم اللہ کی نسبت آنحضرت صلعم کے وعظ و ارشاد مبارک کا ذکر ہے۔ بعد ازاں سورۂ فاتحہ کی تفسیر کا آغاز یوں ہوتا ہے۔

جس قدر عالم میں ہے مدح وثنا
سو وہ سب مخصوص ہے بہر خدا

اس تفسیر میں سورۂ فاتحہ و پارۂ عم کے ایک ایک جملہ کو لکھ کر اس کی تفسیر منظوم کی ہے۔ آخر میں "دربیان خاتمہ کتاب مفسر نے اپنا نام اس شعر میں ظاہر کیا ہے۔

اور غلام مرتضیٰ میرا ہے نام
میں غلامی میں رہوں حاضر مدام

خاتمہ کتاب میں "تفسیر مرتضوی" نام لکھا ہے۔ دربیان میں یا دیباچہ میں تفسیر کا نام نہیں ہے۔

اختتام:-

گر کرے تو یک دو وصف شہ رقم
ہو یہ دفتر بار حمل بہ اشتر نہ کم
پس درودِ مصطفیٰؐ پر کر تمام
بھیج اہلِ بیتؓ پر اُس کے سلام

ترقیمہ:-

تمت تمام شد تفسیر مرتضوی فقیر شاہ غلام مرتضیٰ متخلص جنون بن عارف کامل جامع علوم عقلی و نقلی حضرت سید شاہ محمد تیمور الہ آبادی قدس اللہ سرہ العزیز با تمام رسیدہ۔

اس مخطوطہ کا ایک نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔

(۴۲) تفسیر بعض سورہائے قرآن مجید

نمبر کتاب (۲۳۲۲ جدید) سائز (۷ ۳/۴ × ۵ انچ) تعداد صفحات (۸۷۴) تعداد سطور (۱۱) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ۔۔۔؟۔۔۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پاک ذات ہے جو لے گیا اپنے بندے کو اُس رات ادب والی"

اس میں حسب ذیل سورہ ہائے قرآنی کی تفسیر ہے:-
سورۂ بنی اسرائیل[۱]۔ سورۃ الکہف[۲]۔ سورہ مریم[۳]۔ سورۃ الانبیاء[۴]۔ سورۃ الحج[۵]۔ سورۃ النور[۶]۔ سورۃ الشعراء[۷]۔ سورۃ النمل[۸]۔ سورۂ عنکبوت[۹]۔ سورۃ الروم[۱۰]۔ سورۃ لقمان[۱۱]۔ سورہ سجدہ[۱۲]۔ سورۃ الاحزاب[۱۳]۔ سورہ سبا[۱۴]۔۔۔ ناتمام۔

معلوم ہوتا ہے کہ یہ کسی کامل تفسیر کا ایک حصہ ہے۔ مفسر کے نام وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔

اختتام:-

تمہارے شریک ٹھیرانے سے اور کوئی نہ بتاوے گا تجکو۔ ناقص الآخر۔

(۴۳) تفسیر سورہ یوسف

نمبر کتاب (۲۳۸ جدید) سائز (۱۰ ۱/۴ × ۶ ۳/۴ انچ) تعداد صفحات

(۴۳) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق ۔

مصنف اشرف ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۹۰ھ

تاریخ کتابت ۱۲۹۱ھ از دست آلِ جعفر ۔

حالاتِ مصنف کا کچھ پتہ نہیں چلا ۔

آغاز :-

لکھوں پہلے توحید جان آفریں — قلم کی طرح خاک پر رکھ جبیں
دکھا جس نے نقشِ نگار قدم — بتایا ہے گلگشت لوح و قلم

اس کے بعد نعت حضرت رسالت پناہ صلعم کے سلسلے میں مصنف نے اپنا تخلص اشرف بتایا ہے، شعر یہ ہے ۔

نہ اشرف کسی میں ہے تاب ثنا — ہے ذات نبی آفتاب ثنا
درود اُس پہ اور آل پر ہے تمام — پڑھوں ہو شفاعت کا امید وام

احوالِ تالیف کتاب میں یہ ظاہر کیا گیا ہے ۔ اشعارِ ذیل پیش ہیں :-

عجب قصہ یوسف کا ہے دل پذیر
یہ قرآں میں سورت ہے اک بے نظیر
بنی اس کی تفسیر عربی تمام
ہے مقرون بنور صداقت کلام
وہ تصنیف اُس ذاتِ عالی سے ہے
امام محمد غزالی سے ہے

اس سے ظاہر ہوا کہ امام غزالیؒ کی عربی تفسیر کا یہ اردو منظوم ترجمہ کیا گیا ہے ۔

اختتام :-

مرے دست میں نے لکھی سب کتاب — نہ کچھ فکر اور غور کا تھا حساب
خدا اور محمد کا لیتا ہوں نام — بر آوے مرے دل کے مقصد تمام
بآل و باصحاب عالی کرام — علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام

ترقیمہ :-

سن یکہزار و دو صد و نود یکم — چو ہجری نبی بود اے نیک منظر
کتاب مہذب کہ تفسیر بود — بحسن اتمام یافت ز آل جعفر

الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ اما بعد معلوم باد کہ ۔ ۔ ۔ از دست کمترین عقدہ گزیں ۔ ۔ ۔ ۔ شہر ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ ۔ ۔ ۔ ۔
اتمام گشت از دست آل جعفر فی ۱۲۹۱ھ ۔

آخر صفحہ پر دو مہریں "بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ" ثبت ہیں ۔

(۴۴) ترجمہ قرآن مجید

نمبر (۸۵۲ جدید) سائز (۸½ × ۷ انچ) تعداد صفحات (۱۱۳۱) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق ۔ نام مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ

حالات مصنف کا پتہ نہیں چلا ۔

آغاز :-

"جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآنِ مجید کو قرأت کے لیے ہاتھ میں اُٹھائے اور قرأت سے پہلے یہ دعا پڑھے الخ

یہ قرآن مجید کا اُردو ترجمہ ہے ۔ ہر پارہ کا ترجمہ علٰحدہ علٰحدہ کاپی میں لکھا گیا ہے ۔

پہلے فہرست سورہ و مضامین قرآن وغیرہ ہے اس کے بعد

ترجمہ شروع ہوتا ہے۔ ہر پارہ کے ترجمہ کے صفحات علیحدہ علیحدہ دیئے گئے ہیں۔ اس لیے سب کو میزان کر کے تعداد صفحات (۱۱۳۱) لکھی گئی ہے۔ یہ صرف ترجمہ ہے اس میں قرآنی آیات نہیں ہیں۔

مترجم کا نام نہیں ہے۔ آخر میں دعائے ختم قرآن وغیرہ کا صرف ترجمہ ہے۔

اختتام:-

اور خود ان پر اور ان کی پاک و پاکیزہ اولاد پر سلام ہو اور خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ تمت

(۳) حدیث

(۴۵) ترجمہ مرغوب القلوب

نمبر (حدیث ۶۱۲) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۴۱) سطر (۱۵) خط نسخ۔ مصنف۔ ؟ تاریخ تصنیف قبل ۱۱۰۰ھ

مترجم کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

"کل امر ذی بال لم یبدا بہ بسم اللہ"

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہے جکچھ کام کرے گا کوئی خدا کا ناؤں نا لے کو تو او کام پائمال ہوے گا۔ الحمد للہ رب العالمین سراناں، نوازنا خدا کوں بہت کر او بالنہار اہے عالم کا۔"

اس میں چند مختلف احادیث جمع کئے گئے ہیں اول عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اور پھر اسی خط میں اس کا دکھنی ترجمہ لکھا گیا ہے، کتاب کو چند ابواب میں تقسیم کر کے احادیث اور قولہ تعالیٰ کے صراحت کے ساتھ قرآنی آیات اور حدیثیں لکھی گئی ہے، ابواب کی صراحت یہ ہے:-

(۱) توبہ (۲) نفس، دل روح (۳) وضو (۴) ترک دنیا۔ (۵) تجرید اور تفرید (۶) خودی کی شناخت (۷) عشق (۸) معشوق (۹) فنا و بقا (۱۰) سفر۔

اختتام:-

"اگر کوئی عارف اچھے اس میں تو قرآن کے تیس سپارے ہور یک سو چودہ سورتاں اس میں تمام ہے۔"

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد مرغوب القلوب کاتب الحقیر الفقیر نصیر الدین محمد خادم درویش محمد بتاریخ ماہ جمادی الثانی ششم تمام شد روز شنبہ۔"

(۴۶) چہل حدیث

نمبر تفسیر (۸۶۰) سائز (۸×۱۰) صفحہ (۴۸) سطر (۱۵) خط نسخ۔ جامع۔ ؟ تاریخ مابعد ۱۱۰۰ھ

جامع کا نام معلوم نہیں ہوا۔

آغاز:-

"بسم اللہ شروع کرتا ہوں میں یو نام خدا کے ناؤں سوں مت سوں یو سزاوار ہے عبادت کا ہور ب کمالیت صفتاں کا الرحمٰن جو او بہوت تجہ پہ مہربان ہے کہ او رزق دیتا ہے سب عالم کوں ہور مومناں کوں ہور کافراں کوں دنیا میں الرحیم کہ او مہربان ہے مسلمان پر قیامت کے لیے دین بخشتا مسلماناں کوں نا بخشتا کافراں کو۔"

اس رسالہ میں چالیس مختلف نوعیت کے احادیث جمع کیے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اور ابوبکرؓ، عمرؓ جو کہنے ہارے اور عثمانؓ علی شاہدی بولینگانے ہارے اور پل صراط کے رہا پر جانیکوں نماز ساتھ ہے اور جنت کے لیے نماز ہے۔"

ترقیمہ:-

تمت تمام بحق محمد علیہ السلام

(۴۷) ترجمہ چہل حدیث

نمبر حدیث ۵۹۸) سائز (۷×۴) صفحہ (۱۲۶) سطر (۸)

خط نسخ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ابتدا ۱۱ھ

مترجم کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"تمام شکر سزاوار اللہ تعالیٰ کتیں او رزق دیتا ہے تمام عالم کوں ہور عافیت کی خوبیاں پرہیزگاروں کوں درود ہور سلام اوپر رسولؐ کے اچھیو او صاحب نام ان کا محمدؐ ہور ان کی آل اوپر ان کے اصحاباں کے اوپر ہور سارے مسلماناں کے اوپر جیکوئی پڑھے گا جیکوئی یاد رہے گا چالیس حدیث کوں میری امت کا ناؤں رکھے گا اللہ تعالیٰ بیچ آسمان کے ولی کرکر۔"

اس کتاب میں سیاہی سے چالیس حدیثیں عربی زبان میں لکھی گئی ہیں اور ان کے نیچے سرخی سے اردو ترجمہ کیا گیا ہے حدیثیں مختلف نوع کی ہیں۔

اختتام:-

"ہور وزن ہے نماز بیچ ترازو کے ہور نماز لے جاتی ہے
.... رہے احسانیت اوپر صراط کے ہور نماز کے لیے ہے بہشت کے۔"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۴۸) رسالہ حدیث

نمبر حدیث شاملات ۵۹) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۵) سطر (۱۴)

خط نسخ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱ھ

آغاز:-

"بیان کرتے ہیں سجدے کا

کہ سجدے دو وضع کے ہیں، یک سجدہ بندگی کا ہے ہور یک سجدۂ تحیت کا ہے یعنی سلام ایسا ہے تعظیم کے بدل از ہر یک سکون علاحدہ حکم ہے ہور اس کی وزا بیان کرتے ہیں قرآن کی

آیتاں سوں۔"

اس رسالہ میں چند احادیث مختلف نوع درج ہیں۔

اختتام :-

"پیراں ہور ولیاں اسی نور کے پیدا ہیں یوں سمجھو کہ کالا اُجلا کالا اجلی ہیں اجلا اجلا کالی سوں الایک رنگ بالالاں"

اس کے بعد ایک صفحہ فاتحہ سید محمد حسینی گیسو دراز درج ہے۔ اس کے بعد دو غزلیں ہیں۔ پہلا اور آخر شعر درج ہے۔

خدا سوں توں جو پیدا ہے دیا ہے او تجے بھاتا
کھیا توں تک جو میں دیوں سو دھر میں آج ہوتا

بہتر انصاف یاراں میں پیا کون کچ کا کچ کہتے
کریا اس بدل ہاراں کو اہے کچ دیا جاتا

جیکچ ہے سو خدا سو ہے سہس بیاں کچ پیرا بھاتا
جو او منگتا ہے کرنے کوں وہی دل میں ہے آتا
عجب ہے یوچ ان کا سو سمجھتا نہیں کس کوں کچ
نکو کہ شاہد ہاں توں نکوئی اس راز کون پاتا

(۴۹) صراط مستقیم

نمبر (حدیث ۱۵۴۴) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۳۰) سطر (۱۵) خط نستعلیق .... مصنف شاہ محمد

تاریخ تصنیف قبل ۱۱۵۰ھ کتابت ۱۱۹۹ھ

دکن میں شاہ محمد نام ایک سے زیادہ مصنف گزرے ہیں، ایک تو وہ ہیں جو "نور دیا" سے مخاطب ہیں، اور دوسرے وہ ہیں جو شاہ محمد خلیفہ سے موسوم ہیں، ان دونوں کا زمانہ اوائل ۱۱۵۰ھ ہے، ان کے بعد دوسرے شاہ محمد ہیں، مگر افسوس ہے ان کے متعلق بھی کوئی تفصیلی معلومات ہمیں نہیں ہیں اور نہ ان کی کتاب سے کچھ روشنی پڑتی ہے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

این رسالہ ایست مسمیٰ بہ صراط مستقیم بوجہ کہ مرید حقیقی نے ارادت کاملہ سے اپنے تاثیر سے قہر کے اور لطف کے ہر عضو آدمی کے وجود کا کیا از روے ظاہر کے اور کیا از روے باطن کے دیاتم سے اور مکاید سے اور صغائر سے اور کبائر سے تغیر کیا ہے۔"

اس میں مختلف نوع احادیث اور بعض قرآنی آیات جمع کئے گئے ہیں، اور جو انسان کو صراط مستقیم پر چلنے اور اخلاق پاکیزہ اور اعمال حسنہ کی ترغیب دیتے ہیں۔

اختتام :-

کہے اس دل شمع کوں حدیث ہور دلیل سات ...
جب تک زمین سات فلک رہے مدام
شفاعت منگو تم نبی کن پرے جب دام

... مرتب کیا ہوں ... بسوں رسالہ تمام ...

ترقیمہ :-

بتاریخ بست و یکم محرم ۱۱۹۹ھ رقم اضعف العباد بشیر بیگ"

(۵۰) ترجمہ مشکوات جلد دوم

نمبر (حدیث ۷۶۵) سائز (۹×۱۶) صفحہ (۹۹۹)
سطر (۲۵) خط نسخ و نستعلیق۔ مترجم نامعلوم۔
تاریخ ترجمہ مابعد ۱۱۵۰ھ کتابت ۱۲۷۸ھ۔
مترجم کا نام اور حالات کی ہمیں خبر نہیں ہے۔

آغاز:-

"رکن اول کسب کرنا اور حلال کھانے کے بیان میں ہے اس میں بیس باب اور سات فصل ہیں اور تین سو نو حدیث ہیں، باب اول اس میں تین فصل اور تیس پر ایک حدیث ہے، فصل اول اس میں گیارہ حدیث ہیں۔ حدیث مقدام بن معدی کربؓ سیں نقل ہے قال رسول اللہؐ"
مشکوت جو حدیث کی مشہور کتاب ہے اس کا ترجمہ ہے اولاً عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اس کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔
یہ دوسری جلد ہے۔

اختتام:-

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ اُمّت سب اُمّتاں سیں نیک چُن کر نکالیا یعنی ستر اُمّت میں سیں پیغمبر صلی اللہ علیہ و سلم کی اُمّت اللہ تعالیٰ چُن کر نکالیا۔ یہ حدیث ترمذی، ابن ماجہ اور دارمی سیں پوہنچے۔"

ترقیمہ:-

رب کے فضل سیں یہ کتاب مشکات شریف کی دکھنی شرح کا لکھنا آج کے روز یکشنبہ کا او تاریخ ستاد میسویں رجب المرجب سن بارہ سو اٹھتر ہجری کو بخیریت اختتام پایا۔
اس کتاب پر ایک مہر محمد ابو سعید خاں تہور جنگ ۱۲۷۶ھ ثبت ہے۔

(۵۱) ترجمہ حصن الحصین

نمبر (ادعیہ ۱۳۳) سائز (۸×۱۲) صفحہ (۲۳۸)
سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف غلام نبی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۵ھ

مترجم شاہ غلام سرور صاحب کے فرزند تھے، اپنے وقت کے عالم متبحر اور فاضل اجل تھے۔ ساتھ ساتھ تصوف اور عرفان میں دخل تھا، ماہ ربیع الاول اور ربیع الثانی، رمضان اور محرم میں وعظ فرماتے، صدہا آدمیوں کا مجمع ہوتا تھا مستورات بھی پردہ میں آپ کا وعظ سنتی تھیں۔ مکہ مسجد کے خطیب تھے یہ خدمت آپ کو اپنے باپ کے بعد ملی تھی۔ مورخوں نے آپ کے بہترین اخلاق اور عمدہ سیرت کی ستایش کی ہے۔ دینی کاموں میں جان و مال سے حاضر ہو جاتے تھے، امیر اور غریب کے ساتھ حُسن سلوک فرماتے ۱۲۵۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ پودلے صاحب کی کھڑکی کے باہر مدفون ہیں غرض دراز تک مکہ مسجد کی خطیبی آپ کے خاندان میں رہی۔ غلام نبی صاحب کو اپنے باپ سے بیعت بھی حاصل تھی اور خلافت بھی تھی۔

آغاز:-

سرنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع جس سے پایا کلام کریم

وہ موصوف ہے باصفات کمال

منزہ ہے از سمت نقص و زوال

ہے روزی رساں دار دنیا میں وہ

جمیع مومناں کافراں کوئی ہو

اس مثنوی میں بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ کے مختلف فوائد وغیرہ لکھے گئے ہیں، مثنوی میں اوّل حمد ہے، پھر نعت پھر علیحدہ علیحدہ خلفائے راشدین کی منقبت اس کے بعد حضرت امام حسنؓ و حسینؓ کی ستائش پھر سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی مدح اس کے بعد اپنے 'مرشد' اور باپ سید غلام سرور صاحب مرحوم خطیب مکہ مسجد کی مدح ہے اس کے بعد سبب تالیف کا عنوان ہے، پھر مناجات کر کے نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔ سبب تالیف میں یہ واضح کیا ہے کہ ایک رات ماہ رمضان جبکہ چودھویں رات تھی اور شب قدر کے آثار پائے جاتے تھے۔ لوگوں نے ان سے مختلف سوالات کئے، کسی نے بسم اللہ کے متعلق استفسار کیا، کسی نے سورۂ فاتحہ کے متعلق دریافت کیا۔ کسی نے روز محشر کا حال پوچھا۔ کسی نے شفاعت رسولؐ کے متعلق دریافت کیا، کسی نے والدین کی خدمت کے متعلق سوال کیا کسی نے انبیا کا حال دریافت کیا۔ اس لیے انھوں نے ان سب کے جوابات کے لیے یہ مثنوی قلمبند کر دی۔

اختتام:-

کماں کرم سے اے جل وعلا

کہ رحمت کی خلعت مجھے ہو عطا

نہ ہووے کسی وقت میں مجھ سے دور

وہ پوشاک سے آؤں میں یا غفور

کروں فخر سارے بزرگوں میں جا

مجھے شاہ نے یہ عنایت کیا

ناقص الآخر مثنوی معلوم ہوتی ہے، اشعار صدر کے بعد کوئی اور شعر نہیں ہے۔

نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں اس کا ایک نسخہ ہے اس مثنوی کے اور دو نسخے اسی کتب خانہ میں ہیں مگر ان کے اشعار کم و زیادہ ہیں۔

(۵۲) ترجمہ حصن الحصین دوسرا نسخہ

نمبر (مثنوی ۸۴) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۰۱) سطر (۱۷)
خط نستعلیق معمولی۔

ابتداء:-

پہلے صفحہ پر ایک عربی عبارت ہے دوسرے صفحہ سے بسم اللہ

سرنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع جس سے پایا کلام کریم

وہ موصوف ہے باصفات کمال

منزہ ہے از سمت نقص و زوال

ہے روزی رساں دار دنیا میں وہ

جمیع مومناں کا قراں کوئی ہو

خاتمہ :-

نہ ناخن کریں کم نہ ہو کم کریں
نہ شانہ کریں سر محاسن سنیں
کفن کے سب احکام سن لیجئے
یہ مردوں کو مسنون ہے دیکھئے
تمت تمام شد

(۵۳) ترجمہ حصن الحصین تیسیر النسخہ

نمبر (مثنوی ۳۲۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۳۰) سطر (۱۰)
خط نستعلیق۔

مصنف مکہ مسجد کے خطیب تھے، اپنے وقت کے عالم متبحر اور حافظ قرآن تھے، شاعری سے بھی رغبت تھی۔ درس و تدریس کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

آغاز :-

سرنامہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شروع جس سے پایا کلام کریم
وہ موصوف ہے با صفات کمال
منزہ ہے از سمت نقص و زوال
وہی روزی رساں دار دنیا میں وہ
جمیع مومناں کا قراں کوئی ہو

اختتام :-

اگر یہ بھی نا ہو سکے تج سے راز
عدد یازدہ بعد خمسہ نماز
پڑھا کر سبھی ہوے حاصل مراد
ہو مقبول درگاہ رب العباد

ترقیمہ :-

تمت بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی ۱۲۷۶ھ

(۵۴) ترجمہ زواجر موسومہ ترجمہ آدم

نمبر (حدیث ۱۴۶۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۵۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف شیخ آدم تاریخ
تصنیف قبل ۱۲۱۵ھ۔ ناظم الکتب

ارکاٹ کے رئیس نواب عمدۃ الامراء (۱۲۰۱ھ تا ۱۲۱۶ھ) کے زمانہ میں ایک قابل شخص شیخ آدم تھے، جو عمدۃ الامراء کے اُستادوں میں شامل تھے یہ اپنے قابل شاگرد کی فرمایش پر "زواجر" جو عربی میں حدیث کی مشہور کتاب ہے اس کا ترجمہ اُردو میں کیا ہے۔ مصنف کے متعلق تفصیلی حالات کی ہمیں اطلاع نہیں ہے۔

مترجم نے بیان کردیا ہے اس کو محمد علی حسین خان ظفر جنگ معین الدولہ امیر الملک عمدۃ الامراء، فرزند والاجاہ کی خواہش پر عربی سے ترجمہ کیا گیا ہے۔

آغاز :-

"جمیع حمد و ثنا خدا کتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے اور عصیان کے کوہ کتیں عاصی کی عذر و حیا کے ٹاکے سیں اوکھاڑ دیا ہے، جل جلالہ و عظم شانہ"۔

یہ عربی حدیث کی کتاب زواجر کا اُردو ترجمہ ہے مختلف النوع حدیثیں اس میں شامل ہیں۔ کتاب کے ترجمہ کے متعلق مترجم کی صراحت قابلِ ملاحظہ ہے جو حسبِ ذیل ہے۔

"بعدہ جان توں جو مردمک دیدہ دولت و اقبال نور البصر جاہ و جلال امیر کبیر در امارت بے نظیر نواب امیر الملک معین الدولہ محمد علی حسین خاں بہادر ظفر جنگ یعنی ثمرۃ فواد قرت العین معین شاہاں مادیٔ سلطنت پناہاں جناب امیر الہند والا جاہ نواب عمدۃ الامراء سایہ خلد اللہ ملکہما ادام اللہ سلطنتہما بطولِ حیاتہما زواجر کی کتاب جو حدیث شریف میں ابن حجر ہتیمی ہے اس عاصی سیں یعنی شیخ آدم سیں قرأت کرتا تھا اوس کی کثیر الفوائد پر نظر کر کر فرمایا اگر اس کا ترجمہ صاف ہندی میں ہووے تو سب کو خصوص عورتاں اور اُمتیاں کو بہوت فائدہ بخشے گا۔ اور گناہاں سیں توبہ کریں گے اس واسطے یہ عاصی اس کو ترجمہ کیا۔" ناقص الآخر

اختتام:-

"اوس وقت لوط علیہ السلام بہوت گھابڑے ہوے اوس وقت ملائک لوط علیہ السلام کو گھابڑے جب دیکھے کہے اے لوط ہم فرشتے ہیں۔" اس کے بعد کے اوراق نہیں ہیں۔

ہمارے خاندانی کتب خانے میں بھی اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۵۵) ترجمہ آدم فی الحدیث دوسرا نسخہ

نمبر (حدیث ۱۵۴۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۵۱) سطر (۱۱) خط نستعلیق،

آغاز:-

"جمیع حمد و ثنا خدا کتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے۔"

بارہ باب میں یہ کتاب منقسم ہے ان کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(۱) نماز کی سستی نماز سے غفلت کرنے اور نماز کا ثواب و فضیلت۔ (۲) ماں باپ کے حقوق (۳) زنا (۴) لواطت اور چپٹی۔ (۵) حقوق شوہر (۶) حقوق بی بی (۷) خود کشی (۸) زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب (۹) سود کی حرمت (۱۰) شراب نوشی (۱۱) رونا پلانا (۱۲) گناہ کبائر۔

اختتام:-

"سماعت شہنائی اور بانسلی اور جوگی اس قسم سیں ہووے بجانا اور اس کا سُننا سب حرام ہے اور سخت حرام ہے۔"

ترقیمہ:-

کاتب الحروف حقیر فقیر محمد رضا خاں۔

(۵۶) ترجمہ زواجر موسومہ ترجمہ آدم تیسرا نسخہ

نمبر (مواعظ ۱۶۵) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۰۲) سطر (۱۵) خط نستعلیق و نسخ۔

آغاز:-

"جمیع حمد و ثنا خدا کتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے۔"

اختتام :-

"عقائد والوں کے نزدیک صحیح یہ بات ہے جو انسان قبر کی عذاب اور سوال کے تیں تحقیق کر کر اقرار کرتا اور اوس کی کیفیت کو خدا کی علم پر سونپ دینا الحمد اللہ علی توفیق المتام"

ترقیمہ :-

"تمت الکتاب بعون عنایت حضرت ملک الوہاب یعنی ترجمہ آدم فی الحدیث کاتب الحروف عاجز و معاصی خاکپائے اہل دین محمد برہان الدین پسر محمد اعظم بتاریخ دہم جمادی الثانی ۱۲۵۱ھ روز پنجشنبہ انصرام یافت۔ پہلا صفحہ مطلا ہے اور اس کا حاشیہ بھی بیلدار ہے۔

(۵۷) ترجمہ آدم فی الحدیث چوتھا نسخہ

نمبر کتاب (۱۹۷۷ جدید) سائز (۸×۶ انچ) تعداد صفحات (۳۲۲) تعداد سطور (۱۳) خط نسخ معمولی۔ تاریخ کتابت ۱۲۴۶ھ

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین۔ . . . جمیع حمد و ثنا خدا کتیں سزاوار ہے"

اختتام :-

"اور بانسلی اور جو کہ اس قسم سے ہووے بجانا اور اوسکو سننا۔ تمت ترجمہ الکتاب بعون المعین المتعال جل جلالہ . . .

. . . و علی صحبہ الفائقین بالعلم والنوال۔

ترقیمہ :-

تمام شد ۲۹ جمادی الاول ۱۲۴۲ھ۔

(۵۸) ترجمہ آدم فی الحدیث پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۱۲۲۷ جدید) سائز (۹ ½ × ۶ انچ) تعداد صفحات (۱۹۰) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط تاریخ کتابت ۱۲۵۵ھ

آغاز :-

جمیع حمد و ثنا خدا کتیں سزاوار ہے جو گناہ کے زہر کتیں توبہ کا زہر مہرہ بخشا ہے . . . . "

معلوم ہوتا ہے کہ مترجم موصوف نے ایک ترجمہ نظم میں اور ایک نثر میں کیا ہے۔

اختتام :-

"اور حضرت امام شافعیؒ کی والدہ مکرمہ امام محمد حضرت امام اعظم کی شاگرد کی نکاح میں آئے فضل سے اللہ جل جلالہ کے اور احسان سے اوس کے ترجمہ زواجر کا دکھنی زبان سے اتمام ہوا تمت تمام۔"

ترقیمہ :-

"ہذا الکتاب مستطاب بتاریخ یازدہم صفر المظفر ۱۲۵۵ھ ہجری روز جمعہ بعد دوپہر دو گھڑی روز از تحریر بانجام رسید۔"

شروع صفحہ پر ایک مہر "خیر النسا" کی ہے اور آغاز کتاب پر مالک خیر النساء لکھا ہے" جو مدراس کے شاہی خاندان کی ایک

خاتون تھیں۔

(۵۹) چہل حدیث

نمبر (حنفی فقہ ۹۴۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۳)
سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف
نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۲۶ھ کتابت سنہ ۱۲۶۱ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ .... عربی حدیث
یعنی فرمائے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جو کوئی چالیس احادیث
میری امت سے یاد کئے، تو آسمان میں نام اوس کا ولی بولیں گے
زمین میں یو فقہ کا عالم بولیں گے، محشر میں اس کو صالح لوگوں
کے ساتھ ملا دیویں گے۔"
اس رسالہ میں مختلف نوعیت کے چالیس احادیث درج
کی گئی ہیں۔

اختتام:-

اگر کوئی ساتھ صالح لوگوں کے بیٹھے گا تو زیادہ کرے گا اللہ
تعالیٰ بیچ طاعت کے اگر کوئی ساتھ علماء کے بیٹھے گا تو زیادہ کرے گا
علم اور ورع کیتیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ:-

بعون الملک الوہاب بتاریخ بست وچہارم ذیحجہ سنہ ۱۲۶۱ھ ہجری
نبوی۔ دو مہریں بھی ثبت ہیں مگر نام پڑھا نہیں جاتا۔

(۶۰) سراج النبوۃ شرح شمائل سندی حصہ اول ربع اول

نمبر (حدیث ۳۲۶) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۵۳۸) سطر (۱۷)
خط نستعلیق و نسخ مصنف سید بابا القادری تاریخ ترجمہ ۱۲۵۶ھ

سید بابا القادری حیدر آباد کے متوطن تھے جن کا تذکرہ سلسلہ
تفسیر کر دیا گیا ہے۔ سید بابا نے تفسیر تنزیل کا بھی ترجمہ کیا ہے جس کا
ذکر ہو چکا ہے۔ اُنھوں نے لکھا ہے کہ اس قسم کے علوم دینی کی طرف
بہت کم توجہ کی جاتی ہے جو لوگ اس کی جانب توجہ کرتے ہیں
وہ بسا غنیمت ہیں مترجم نے اس امر کی صراحت کی ہے کہ اس
کتاب کے ترجمہ کرنے کی ترغیب دو دوستوں نے دی ایک محمد علی صاحب
دوسرے منیر النساء بیگم تھیں، ثانی الذکر کے متعلق مترجم نے صراحت
کی ہے وہ نظام الدولہ رئیس دکن کی بیٹی ہیں، جو ہمیشہ خدا کی
عبادت میں مصروف رہا کرتی ہیں اور فقیر اور اہل باطن کی صحبت
کو غنیمت خیال کرتی ہیں، موصوفہ نے کئی مرتبہ مترجم کو ترغیب
دلائی کہ احادیث نبی کا ترجمہ کیا جائے اس ترغیب کے باعث
یہ ترجمہ کیا گیا ہے۔

اولاً فارسی دیباچہ ہے اس میں اس کتاب کو ترجمہ کرنے
کی وجہ بیان کی گئی ہے جس کی صراحت سطور بالا میں کر دی گئی ہے
تقریباً ۲ صفحہ کے اس فارسی دیباچہ کے بعد کتاب بسم اللہ کے ساتھ
آغاز کی گئی ہے۔

آغاز اول دیباچہ:-

"الحمد للہ الذی الخ اما بعد احقر العباد والمحتاج الی رب العباد
سید بابا القادری الحیدر آبادی ابن حضرت سید شاہ محمد یوسف
القادری عفر اللہ ذنوبہ ...... چنیں گوید کہ بس از تالیف

تعبیر تنزیل بزبان ہندی خواست کہ بعضے احادیث نبوی را
بزبان ہندی ترجمہ کند۔"

آغاز ثانی نفس مضمون :-

"شروع کرتا ہوں میں اس کتاب کتیں نام سے اللہ
کے کہ مہربان ہے بندوں پر عام کہ مسلمان اور کافروں کو
رزق دیتا ہے دنیا میں ایسا اللہ کہ رحیم یعنی مہربان ہے۔ خاص
آخرت میں کہ مومنین کو بخشے گا۔ سوائے کافروں کے۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ شمائل نبوی کا ترجمہ ہے جو
چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ ان کو ضخامت کے لحاظ سے علٰحدہ
علٰحدہ جلدوں میں مجلد کیا گیا ہے، چنانچہ پہلی جلد کی آخری
عبارت کا سلسلہ دوسری جلد کے آغاز کی عبارت سے ملتا ہے۔
اولاً اصل حدیث عربی زبان میں لکھی گئی ہے اس کے بعد
اس کا ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ موت الفجاء اخذۃ
آسف وغضب ، مرنا یکایک :"

(۶۱) سراج النبوہ شرح شمائل ترمذی جلد دوم ربیع ثانی

نمبر (حدیث ۳۳) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۳۰۸) سطر (۱۷)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا
القادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ

آغاز :-

"پکڑنا ہے عذاب اور غضب کا۔ ان دونوں حدیثوں میں تطبیق
یہ ہے کہ موت یکایک صالحین اور نیکوں کے واسطے راحت ہے
اور بدوں کے واسطے نشان عذاب اور غضب کا ہے۔"
یہ دوسری جلد ہے جو ربیع دوم کے نام سے مرتب ہوتی ہے

اختتام :-

اور ایک جنگل میں چکی دیکھا کہ دوزخیوں کتیں اس چکی میں
پیستے ہیں جیسا کہ آٹا چکی میں پیسا جاتا ہے اور اس جنگل میں
بہت کتے دیکھا میں تمام سیاہ رنگ مانند بختی اونٹ کے اور
لانڈگے دیکھا میں۔"

(۶۲) سراج النبوہ شرح شمائل ترمذی جلد سوم ربیع سوم

نمبر (حدیث ۳۲۸) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۲۴۰) سطر (۱۷)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا
القادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ
ناقص الاول۔

آغاز :-

"مانند گائے اور بیل کے پس دوزخیوں کتیں ان سے
عذاب کرتے ہیں، جبرئیلؑ سے ان کا حال پوچھا میں کہے جبرئیلؑ
نے دو درخت جو ہیں سینڈ کے ہیں اور وہ چکی اور کتے اور
لانڈگے واسطے زیادتی عذاب گناہ گاران کے۔ اگر اس شدت
عذاب کا حال تمام عالم قیامت تک بیان کرے تو بیان نہ ہوسکے گا۔"
یہ تیسری جلد اصل کتاب کے تیسرے ربیع کا ترجمہ ہے۔

اختتام :-

"روایت میں ہے کہ فرمائے حضرت نے کوئی مرد صالح ہے کہ

آج کی رات کو ہوشیاری سے گزارے اور صبح کے وقت ہمارے تئیں ہوشیار کرے تاہم نماز ادا کریں۔ بلالؓ نے کہے یا رسول اللہ میں اس خدمت پر قائم رہتا ہوں۔ پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جماعت صحابہؓ کی"۔

(۶۳) سراج النبوۃ شرح شمائل ترمذی جلد چہارم ربع چہارم

نمبر (حدیث ۳۲۹) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۳۸۶) سطر (۱۷)

خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید بابا القادری

تاریخ تصنیف ۱۲۶۶ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ

آغاز:۔

"حضرت کے ساتھ موافقت کر کر سو رہے، ابوبکر صدیقؓ نے کہے کہ اے بلالؓ اپنی آنکھوں کتیں نیند سے نگاہ رکھ پس بلالؓ نماز میں مشغول ہوے جس قدر ہو سکا نماز ادا کئے بعد اس کے اپنی اونٹ کی کاٹھی سے تکیہ کئے اور آنکھ بند کئے"۔

یہ چوتھی جلد کتاب ربع آخر کا ترجمہ ہے۔ اس جلد میں پوری کتاب مکمل ہو گئی ہے چنانچہ صفحات کا نشان بھی ۱ سے آخر تک ایک ہی باقی رکھا گیا ہے۔

اختتام:۔

"رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے اور جو شخص کہ رسول اللہ پر بہتان کرے وہ داخل جہنم ہووے گا۔ نعوذ باللہ منہا"۔

ترقیمہ:۔

"الحمد للہ کہ رمضان شریف میں سترھویں تاریخ یکشنبہ کے روز ۱۲۶۶ھ میں شمائل ترمذی کی شرح کرنے سے فراغت ہوئی خدا تعالیٰ اپنے فضل سے بہ طفیل محمد رسول اللہ صلعم کے اس کتاب سراج النبوۃ کو قبول کرے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بدست احقر العباد محمد عبد الرزاق بتاریخ ہفدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۶۶ھ بروز یکشنبہ باتمام رسید۔

(۶۴) صبح کا ستارا (ترجمہ رسائل امام غزالی)

نمبر (حدیث ۱۲۶۲) سائز (۹½×۷) صفحہ (۸۳) سطر (۱۷)

خط شکستہ۔ مصنف عباس بن ناصر علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۹ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوے۔

آغاز:۔

"حمد اوس خدا کو جو عالم کا پروردگار ہے اور درود و سلام اس نبی پر جو سب نبیوں کا سردار ہے، بعد ازاں عباس بن ناصر علی المورخ بن فضل اللہ العلامہ الجاجموی غفر اللہ لہم کہتا ہے کہ سنہ بارہ سو انچاس ہجری میں جب میرے بھائی قاسم علی نے کہ نہایت سخی و شجاع و مجاہد تھا اور میری والدہ نے انتقال کیا"۔

یہ کتاب امام غزالیؒ کے ایک عربی رسالہ کا جو موت کے متعلق لکھا ہے اردو ترجمہ ہے، اس میں چند باب ہیں۔ تفصیلی ابواب یہ ہیں:۔

(۱) نور محمدؐ (۲) آدمؑ کی پیدائش (۳) فرشتوں کی پیدائش۔ (۴) موت کی پیدائش (۵) موت کس طرح روح کو نہیں ہے (۶) پیغمبروں کی روح (۷) مومنوں کی روح (۸) فریب شیطان کا بیان (۹) مرنے کے بعد کی آواز (۱۰) زمین اور قبر کی آواز

میت کی سختی وغیرہم۔

اختتام :-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ نہ کہہ خدائے جل وعلا ہم کو اور سب مسلمانوں کو شرک سے بچاوے کیونکہ یہ نہیں معاف ہوتا اور اس کے سوا سب معاف ہو جاتا ہے قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء"

اس کتاب پر تین بڑی مہریں ثبت ہیں مگر کسی میں بھی حروف پڑھے نہیں جاتے۔

کتاب کے آغاز میں ۵۵ شعر کی ایک مثنوی بھی ہے جس کو جہاد نامہ سے موسوم کیا ہے۔ اس کے آغاز اور اختتام کے اشعار یہ ہیں:-

آغاز :-

بعد تحمید خدا نعت رسول اکرمؐ
یہ رسالہ ہے جہادی کہ یہ لکھتا ہے قلم

ہند کو اس طرح ۔ ۔ ۔ ۔ سے کردے اے شاہ
کہ نہ آوے کوئی آواز جز اللہ اللہ

(۶۵) مقامات شاکرین

نمبر (حدیث ۹۰۷) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۵۳۴) سطر (۱۴) خط شکستہ۔ مصنف ابو الخیر محمد عبد الشاکر۔ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۰۵ھ ......

مصنف کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل نہیں ہوئے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے ان کے والد کا نام محمد عبد القادر تھا۔ دکن کے باشندے تھے۔ علمی قابلیت اچھی تھی، عربی سے بخوبی واقف تھے۔

آغاز :-

عربی دعاء کے بعد۔

"بعد حمد اور صلواۃ کے فقیر حقیر غریق بحر عصیان الراجی بفضل اللہ تعالیٰ ابو الخیر محمد عبد الشاکر ابن محمد عبد القادر کان اللہ لہ ولوالدیہ اپنے نفس سرکش کو خطاب کرتا ہے کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ وعم نوالہ انسان کو اشرف مخلوقات پیدا کیا۔ اور اس کو انواع واقسام کی نعمتوں سے سرفراز وممتاز فرمایا ہے۔"

یہ حدیث کی کتاب ہے اس کو تیس باب میں تقسیم کیا گیا ہے اور یہ ابواب اخلاق، تصوف کے مختلف عنوان پر مشتمل ہیں بعض ابواب کے عنوان یہ ہیں۔

شکر الٰہی، شرک، علم، سماع، وعظ، عقوبات، چغل گوئی، کلمہ طیب، نماز تہجد، سفارش، شرم گاہ، لواطت، قوت مدرکہ، غضب وغصہ، حج، عیادت مریض وغیرہ، ان ابواب کے تحت مختلف حکایتیں بھی بیان کی گئی ہیں۔

اختتام :-

"بخش دے اے رب تو اپنے حبیب ومحبوب کو میری بخشش سے خوشنود ومسرور فرما اور دشمن کو تیرے غمگین وذلیل فرما"۔ اللھم اعتق رقابنا (ایک طویل عربی دعا ہے)۔

(۶۶) منافع سارہ

نمبر (حدیث ۱۴۶۷) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۴۸۹)
سطر (۱۳) خط شکستہ ۔ مصنف نامعلوم تاریخ
تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہے۔

آغاز :-

"الحمد للہ الواحد الاحد الخ تقریباً تین صفحے عربی تمہید ہے
اس کے بعد
"پوشیدہ نہ رہے کہ اس رسالے میں چند اعمال و ادعیہ
لکھے جاتے ہیں جو بہت سہل بلکہ اسہل ہیں اور حیلے ہیں
رحمت لامتناہی الٰہی کے تا مشوق و مجدد ہوں واسطے عامل
عامل کے اور متنبہ و محرک رہیں واسطے تارک غافل کے۔"
اس کتاب میں حدیث کی روشنی میں چند ادعیہ وغیرہ
کی صراحت کی گئی ہے خصوصیت سے ائمہ معصومین کے روایتی
احادیث درج کیے گئے۔

اختتام :-

"وبس اگر کوئی شخص کہے کہ میں رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں باوجودیکہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب امیر علیہ السلام اور پیروی
جناب رسول مقبول صلعم۔"
ناقص الآخر ہے۔

(۶۷) رسالہ در بیان سلام

نمبر کتاب (شامل ۱۰۵۶ جدید) سائز (۸×۶½ انچ)
تعداد صفحات (۳۰) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق
نام مصنف واصف ۔ تاریخ تصنیف ربیع الاول ۱۲۷۳ھ
۔ تاریخ کتابت ۱۲۷۳ھ

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین ..... ناظرین پر روشن ہو کہ
یہ رسالہ مختصر سلام کے بیان میں حدیث شریف سے لکھا گیا تا
واصف گنہ گار صفحہ روزگار پر رہے اور صاحبانِ کرم اس کو
دعائے خیر سے یاد کریں۔" ماہ ربیع الاول ۱۲۷۳ھ میں حیدرآباد
دکن میں اس رسالے کو لکھا واللہ الموفق والمعین۔"
یہ رسالہ ایک باب اور چند فصول اور اقسام پر مشتمل
ہے۔ یہ اپنے موضوع کا خاص رسالہ ہے۔ اس میں سلام سے
متعلق احادیث و آیاتِ قرآنی سے بحث کی گئی ہے۔

اختتام :-

"اور اب کا عمل کما ینبغی اس کلام پر ہوا بیت
آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا"

ترقیمہ :-

بتاریخ بست و یکم ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۳ھ بخط زشت بندہ
خاکسار امیر احمد علی بروز دوشنبہ بوقت صبح باتمام رسانید۔

(۶۸) مرات العارفین

نمبر کتاب (۵۶۰۱ جدید) سائز (۸×۶ ½ انچ) تعداد صفحات (۴۳) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔
نام مصنف غالب سلطان حسینی مرید شریف سلطان حسینی
تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ۱۲۷۳ھ۔

آغاز:-

"حدیث قدسی۔ کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق یعنی او سلطان گنج مخفی کا اپس میں مست بے خود تھا۔ اور زمین و آسمان عرش و کرسی لوح و قلم کچھ نہ تھا۔"

اس رسالے میں تصوف اور صوفیوں اور اولیاء اللہ سے متعلق احادیث شریف اور اولیاء اللہ کے اقوال جمع کئے گئے ہیں۔

یہ کتاب مجموعہ کے طور پر ہے جس میں دوسرے رسائل بھی مجلد ہیں۔

اختتام:-

"فقیر و حقیر غالب سلطان حسینی نے لکھا ہے اس واسطے کہ نام باقی رہے یہ رسالہ تمامیت کو پہنچایا۔ باللہ التوفیق۔ تمت تمام شد . . . ."

چوں بنگرم در آئینہ عکس جمال خویش
گردد ہمہ جہاں بہ حقیقت منصورم

(۶۹) ثمرۃ الہدایات (ترجمہ غرفۃ المعجزات)

نمبر (حدیث ۱۱۰) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۶۱) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد منصور علی نقوی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۲۱ھ کتابت ۱۳۲۱ھ

مصنف شکارپور ضلع بلند شہر کے متوطن تھے، عربی اور فارسی قابلیت مسلمہ تھی حیدر آباد میں قیام کرلیا تھا۔ افضل الانساب بھی ان کی تصنیف ہے۔ سید علی شوشتری شاد الملک نے اس کتاب پر صحیح ترجمہ کی تصدیق درج کی ہے، ان کے والد کا نام سید زین العابدین نقوی تھا۔

دیباچہ کا آغاز:-

"بعد حمد و نعت کے عرض کرتا ہے عبد حقیر فقیر ہیچمدان سراپا تقصیر عاصی مذنب محمد منصور علی بن السید زین العابدین النقوی البخاری شکارپوری خدمت ارباب اولوالالباب میں کہ بتاریخ غرہ صفر ۱۳۲۱ھ ۱۹۰۳ء بمقام بلدہ حیدر آباد دکن۔"

نفس مضمون کا آغاز:-

"الحمد للہ الخ اما بعد کہتا ہے احقر الجانی محمد علی الحسینی میں نے دو غرفہ بحرین لکھے ہیں، ایک بحر المعجزات دوسرا بحر الفضائل"

یہ کتاب سید محمد علی الحسینی کی کتاب ثقات اہل سنت کا ترجمہ ہے جو غرفۃ المعجزات سے موسوم ہے، اس میں آنحضرت صلعم کے معجزات کا تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام:-

"اور بر تقدیر تشدید نون کے مشتمل ہے جمیع ائمہ معصومین کو

اور دونوں تقدیروں میں مقصود حاصل ہے اس باب سے۔"

ترقیمہ:-

مترجم وکاتب این اوراق خاکسار عاصی پر معاصی محمد منصور علی بخاری النقوی عفر اللہ لہ مؤلف کتاب نظام الانسان در ۱۳۲۱ھ م ۱۹۰۳ء۔

(۷۰) تقریر البخاری

نمبر (حدیث ۱۴۳۳) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۳۵۰)
سطر (۱۴) مصنف مولانا محمود حسن دیوبندی
تاریخ تصنیف ۱۳۳۳ھ۔

وہ کون ہے جو مولانا محمود حسن دیوبندی کے حالات اور زہد و تقوی سے واقف نہ ہو، مولانا نے بیسویں صدی میں جو نام آوری حاصل کی ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ قید فرنگ کی سختیاں جھیلیں مگر اپنی قائم کردہ رائے سے نہیں ہٹے۔ کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ نہ صرف مدرسہ دیوبند کو بلکہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو آپ کی ذات پر فخر تھا ۱۳۵۰ھ کے بعد آپ کا انتقال ہوا۔

آغاز:-

"ہذا الوحی۔ اس بات کو بیان کرتے ہیں کہ کیفیت وحی کی کیا تھی اور کیفیت بھی ابتدائی کی کہ کس طرح ابتدا ہوئی الخ بخاری کا طرز ہے کہ کسی ترجمہ کے لیے جو صحابی کا قول یا آیت ہوتی ہے تو بیان کر دیتے ہیں کبھی اس لیے کہ اس میں کچھ تفصیل ہوتی ہے، اور حدیث کے باب میں کس قسم کا اجمال تھا۔"

اس کتاب میں سید محمد الشبیر عبید اللہ حسینی دیوبندی نے اپنے اُستاذ مولانا محمود حسن صاحب سے جو تقریریں احادیث صحاح کے متعلق سُنی ہیں اُن کو ضبط تحریر کیلئے، احادیث کے متعلق جو معنی، یا تاویل و تطبیق و توجیہ و تحقیق مولانا نے فرمائی اس کو قلمبند کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"ابواب القرآن وافعال عباد سے یہ مناسب ہے کہ یہ قائم ہوگی وزن اعمال کے لیے اور اس میں قرأت قرآن و دیگر اذکار ہیں انھیں کے منجلہ ہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ۔"

ترقیمہ:-

وانا العبد الفقیر سید محمد الشبیر عبید اللہ حسینی فارغ التحصیل دارالعلوم دیوبند۔

(۷۱) حقوق مرد

نمبر کتاب (۱۳۱۶ جدید) سائز (۴، ۳ × ۶ انچ) تعداد صفحات (۵۶) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔
نام مصنف شاہ عبدالحی۔ تاریخ تصنیف ×۔
مصنف کے متعلق کوئی حالات معلوم نہیں ہوئے۔
ناقص الاول ہے۔

آغاز:-

تو کرتا حکم میں سب عورتوں کو
کریں سجدہ وہ اپنے شوہروں کو

ہو صلوٰۃ و سلام ربِ معبود

نبیؐ پر تا قیامت غیر معدود

بھی اس کے آل اور اصحاب اوپر

بھی اس کے دین کے احباب اوپر

اس مختصر منظومہ میں مرد کے حقوق عورتوں پر کیا کیا ہیں اس کی نسبت احادیث و فقہ وغیرہ کے مسائل کو دکھنی زبان میں منظوم کیا ہے۔ ابتدائی اوراق ناقص ہیں اس لیے مصنّف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ ابتدا میں کسی صاحب نے مؤلفہ شاہ عبدالحیٔ نام لکھا ہے۔

مؤلفِ موصوف کا ایک دوسرا رسالہ حقوق الزوجین کے نام سے ۱۳۱۵ جدید پر ہے۔ اس سے یقین ہوتا ہے کہ یہ رسالہ بھی اُن ہی کا مؤلفہ ہے۔

اختتام :-

کیا پہلا رسالہ حسن انجام
بھی ہے دوسرے کا اب آغاز ارقام

ہوے اُس سے حقوق مرد معلوم
حقوق عورت کے اب ہوے ہیں منظوم

یہ نسخے کے تمام ابیات مسعود
ہوے ہیں بیان سو اکیس معدود

شہادت پر مرا انجام کیجے
مرے جرم و خطائیں بخش دیجے

بھی ہر دم بھیجے صلوٰۃ و تسلیم
نبیؐ پر آل و یاراں پر بہ تکریم

تمت تمام شد

(۷۲) حقوق الزوجین

نمبر کتاب (۱۳۱۵ جدید) سائز (۴/۳ ۴ × ۶ انچ) تعداد صفحات (۲۰) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔
نام مصنف۔ شاہ عبدالحیٔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۷۴ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۸۱

مصنف کے حالات معلوم نہیں ہوے۔

آغاز :-

ہے لایق حمد کے وہ ربِ عزّت

مبرّا جو ہے از فرزند و عورت

دیا پن جفت اپنے بندگوں کو

ہوں مونس عورتیں تا شوہروں کو

کیا ہے ان کتیں مردوں کی منقاد

کیا دُنیا میں جاری ان سے اولاد

اس میں عورتوں اور مردوں کے حقوق کو مستند کتبِ احادیث سے اخذ کر کے دکھنی زبان میں نظم کیا گیا ہے۔ آخر میں دو شعرا نے تاریخ تالیف میں نظمیں لکھی ہیں۔ ایک عبدالحفیظ۔ آرام۔ دوسرے عبدالحق متخلص بہ عقیق۔

اختتام :-

ہزار و دو صد و ہفتاد پر چار

برس ہجرت سے جب گذرے تھے اے یار

بنے ہیں تب یہ ہر دو نسخہ خوب

کرے حق مومنوں کے اُن کو مرغوب

بیُمنِ فاطمہؓ خاتونِ جنّت

بیُمنِ مرتضےٰؓ شاہِ ولایت

ترقیمہ :-

بروز شنبہ ماہ ذی الحجہ بتاریخ پنجم سنہ ۱۲۸۱ ہجری ... در موضع مانگاٹ از دست خواجہ حسین تمام شد ... برائے عبداللہ برخورداران تمام شد۔

(٧٣) ترجمہ چہل حدیث

نمبر (٢٣٦٣ جدید) سائز (٩×٦) صفحہ (٢٨) سطور (١٠ تا ١٣) خط نستعلیق۔ مصنف لامع۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ١٢٠٠ھ

مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا، صرف لامع تخلص معلوم ہوتا ہے۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ کمال اللہ مصنف کے مرشد تھے۔

آغاز:-

حمد لکھنے میں جب قلم کو لیا	ایسی تقریر دل سیں میں کیا
یو کہ ذاتِ خدا کی ہے تعریف	حضرتِ مصطفٰے کی ہے تعریف
نور اللہ کا ہے نورِ نبیؐ	ہے ظہورِ خدا ظہورِ نبیؐ

اس منظوم رسالے میں چند حدیثوں کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ آخر پر سلام ہے۔

اختتام:-

السلام اے محمد محمود	السلام اے جہان کے مسعود
السلام اے وکیل اللہ کے	السلام اے خلیل اللہ کے

ترقیمہ:-

ایں کتاب ملک فدا علی۔

تخلص کا شعر

کھینچ لے اپنی زبان اے لامع
اس سے آگے نہ کر بیاں لامع

---

(٤) ادعیہ

(٧٤) ترجمہ دلائل الخیرات

نمبر کتاب (٨٦ جدید) سائز (٧½×٥ انچ) تعداد صفحات (٢٣٠) تعداد سطور (١٢) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔

مترجم × ترجمہ، تاریخ کتابت شعبان المعظم سنہ ١٢٧٩ھ

مترجم کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

اور درود بھیج خدا ہمارے سردار پر اور مولا ہمارے پر جو محمد ہیں اور اوپر آل اوس کے اور اصحابوں اوس کے اور سلام الخ

اصل کتاب دلائل الخیرات بزبان عربی شیخ ابو عبداللہ سلیمان الجزولی الشافعی کی تصنیف ہے جو طبع ہو چکی ہے۔ اس کا کسی صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا۔ اور اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ اس نسخے میں اصل عربی عبارت کے نیچے بین السطور اردو ترجمہ درج ہے۔ اور حواشی پر اردو میں فوائد تحریر ہیں۔

اختتام:-

فِیْ زُمْرَۃِ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِفَضْلِکَ یَا رَحْمٰنُ۔

درمیان تو نے نبیوں کے اور سچوں کے روز قیامت کے ساتھ

فضل اپنے اے بخشنے والا مومنوں کا۔"

ترجمہ :-

تمت ہذا الکتاب دلائل الخیرات بید احقر عباد اللہ الصمد احمد معروف ابامیاں ابن مرحوم ۔ محمد یوسف ساکن ولایت کچھ .... ۱۲۷۵ھ ہجریہ .... آمین بحرمت سید المرسلین ۔

(۷۵) مجموعہ عملیات وادعیہ ونقوش وغیرہ

نمبر کتاب (۴۷، ۳۹ جدید) سائز (۱۲×۷ ½ انچ) تعداد صفحات (۳۸۸) تعداد سطور (۱۹-۲۰-۲۱ ومختلف) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف ۔ حافظ احمد علی چشتی النظامی الحافظی ۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۷ھ ۔ تاریخ

آغاز :-

"الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ وحبیبہ ونبیہ سیدنا محمدن المصطفیٰ سید العالمین وامام المرسلین اختصاص یافتہ بہ لقب وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین الخ ۔

مصنف نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ وہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۱۶ھ میں بعض مفسدین واشرار کے بدنام کرنے اور ناکردہ افعال سے منسوب ومشتہر کرنے سے سخت قید میں مبتلا ہو گیا تھا ۔ ان ایام میں اعمال واوراد سے مشغلہ رہتا تھا چنانچہ جس قدر تعویذات یا عملیات اجازتاً پہنچے تھے اکثر ان میں سے تجربہ میں آئے بنظر نفع عام اس مجموعہ میں قلم کیا ۔ اس کتاب میں ابتداءً عملیات اور تعویذات وغیرہ میں اور بعد ازاں سورہ ہائے قرآن کے خواص اور ان کے پڑھنے کے طریقے وغیرہ بیان کئے گئے ہیں ۔ درمیان میں اکثر اوراق سادہ ہیں ۔

اختتام :-

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ سے آخر سورۃ تک ۔

یہ مصنف کا اصلی نسخہ ہے ۔

(۷۶) رسالۂ ادعیہ

نمبر کتاب (۵۹، ۳ جدید) سائز (۵×۳ ½ انچ) تعداد صفحات (۳۴) تعداد سطور (۶) خط نسخ ونستعلیق خوشخط ۔ نام مصنف × تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت × ...

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ یہ اسناد دعاء کافی المہمات کے ہے ۔ یہ دعا جبرئیل علیہ السلام لائے ۔ اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے، کہ یا محمدؐ جو شخص مرد یا عورت تمام عمر میں ایک بار یہ دعا پڑھے گا حشر کے روز اس کا چہرہ مانند چودھویں رات کے چاند سا ہوگا ۔"

اس میں پہلے دعائے کافی المہمات کے اسناد اردو میں تحریر ہیں اس کے بعد اصل دعا عربی ہے ۔ اس کے بعد اسناد دعائے تاجنامہ پیغمبر صلعم فارسی زبان میں اور اصل دعا عربی میں تحریر ہے ۔

اختتام :-

وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

تمت مع الخیر دعائی تاجنامہ۔

(۷۷) رسالۂ ادعیہ

نمبر کتاب (۳۴۹۰ جدید) سائز (۱۲ × ۷ ۳/۴ انچ) تعداد صفحات (۱۰) تعداد سطور (۱۳) خط نسخ خوشخط نام مصنّف × تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ×

حالاتِ مصنف:-

مصنف کے متعلق کچھ معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محرم کی دسویں تاریخ کے پہر دن چڑھے بعد چار رکعت نماز یک سلام سوں پڑھنا۔ ہر رکعت میں قل ہو اللہ پندرہ بار پڑھنا عبادت ایک سو سات برس کیے تیوں ہوے گا۔"

اس مختصر رسالہ میں بارہ مہینے کے خاص خاص ایام میں بعض آیات قرآنی پڑھنے کے فضائل و ثواب بیان کئے گئے ہیں۔

اس کے ساتھ ایک مثنوی بھی منسلک ہے جو قصّہ ملکہ زہرہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ منظوم قصّہ بزبان دکھنی ہے مؤلف کا تخلص محمود ہے۔ اس مثنوی کے نسخے پہلے تحریر میں آچکے ہیں۔ لہٰذا اس مثنوی کا علٰحدہ ذکر کیا گیا ہے۔

خاتمہ:-

"ہو رحیاتی میں جاگا اپنا دیکھے گا۔ تمت تمام شد۔"

(۷۸) رسالۂ ادعیہ

نمبر (۳۶۶۱ جدید) سائز (۹ × ۵) صفحہ (۱۴) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنّف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوے۔ ناقص الاوّل اور ناقص الآخر۔

آغاز:-

"... ہے کہ جس کے امر کے مسخر سب نجوم ورمل و جبال و زمین ... کا بے حد احسان ہے، جس کا وجود باعث ایجاد عالم ہے ... اس وقت میرے دل و دماغ میں بجز اقسام تفکرات کے کچھ نہیں۔"

اس رسالہ میں مختلف عملیات کے لیے دعائیں وغیرہ درج ہیں۔ جلالی اور جمالی عملیات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"فقیہ احمد مازنی کو بخار آیا اُنھوں نے اپنے اُستاد حضرت عمر بن سعید سے عرض کیا، حضرت نے تعویذ لکھ دیا اور کہا باندھ، تعویذ نہ کھولنا، بخار فقیہ مذکور کا فوراً دفع ہوا فقیہ فرماتے ہیں کہ میں تعویذ کو کھولا تو اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ اس کے بعد کوئی عبارت نہیں ہے"

(۷۹) رسالہ دربیان وباء و طاعون

نمبر کتاب (۲۷۹ جدید) سائز (۷ ۳/۴ × ۱۶ انچ) تعداد صفحات (۱۹)

تعداد سطور (۱۴-۱۳) خط طبعی نستعلیق ۔ نام مصنف × تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ۲۳ محرم سنہ ۱۲۸۰ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"طبّ نبوی میں لکھا ہوا وبا کا احوال ۔ علاج وبا کے دفع کرنے کا ۔ بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ فرمائے رسول خدا نے کہ طاعون ایک عذاب ہے ۔"

یہ مختصر رسالہ وبا و طاعون کے اسباب و علاج سے متعلق ہے اور اس بارے میں جو احادیث وارد ہوئے ہیں اُن کا ذکر کیا گیا ہے ۔ پہلے نثر میں بیان ہے اس کے بعد احادیث اور فوائد وغیرہ نظم میں ہیں، بعد ازاں تعویذات و ادعیۂ دافع وبا مکتوب ہیں ۔

اختتام :-

"... اصرف عنا قہر القحط والوباء ادوب درچوب و چوب درکوب وکوب درکوہ ۔

ترقیمہ :-

تحریر فی التاریخ شہر محرم الحرام بست و یکم سنہ ۱۲۸۰ ہجری ۔

(۸۰) کتاب عملیات و تیرنجات

نمبر کتاب (۶۲ ، جدید) سائز ۱/۲-۱۲×۸ انچ تعداد صفحات (۲۵۳)

تعداد سطور (۲۲ و مختلف) خط طبعی ۔ نام مصنف محمد ابراہیم عامل ۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۳۴۰ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے ۔

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ سبحان اللہ کیا صانع ہے کہ جس نے ایک مُٹھی خاک سے کیا کیا صورتیں اور مٹی کی مورتیں پیدا کیں، دو رنگ کے ایک گورا ایک کالا اور یہی ناک، کان، ہاتھ پاؤں سب کو دیئے ہیں ۔"

یہ کتاب بھی مثل کتاب عملیات نمبر ۶۱ کے ایک مجموعہ عملیات و طلسمات و تعویذات وغیرہ ہے اس میں بھی ابتدا میں فہرست مضامین اور بعد ازاں ایک مختصر سا دیباچہ ہے جس میں مؤلف تحریر کرتے ہیں کہ "منشا اس تالیف کا یہ ہے کہ چند عملیات ضروری برائے دفع آسیب وغیرہ برائے فیضِ عام لکھوں لہذا ۱۲ فروردی سنہ ۱۳۳۱ ف م ۱۵ جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۰ھ سے اس کتاب عملیات کا آغاز کیا ۔

اختتام :-

فوراً حسب ذیل نقش اپنے بائیں ہاتھ کے پہنچے پر باندھو بفضل خدا بواسیر جاتی رہے گی ۔

٧٨٦

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

(۸۱) کتاب عملیات

نمبر کتاب (۶۱) جدید) سائز (۱۲½×۸ انچ) تعداد صفحات (۳۴۱) تعداد سطور (۲۲ و مختلف) خط طبعی معمولی

نام مصنف × تاریخ تصنیف × تاریخ کتابت ×

آغاز :-

"ہمیشہ ضروریات کے لیے عمل حسب ذیل حفظ کرلو . . . . بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - اللہ اکبر اللہ اکبر . . . . الخ

کسی شوقین نے عملیات و طلسمات و تعویذات مع ترکیب فوائد وغیرہ جمع کئے ہیں - مرتب کا نام نہیں ہے - ابتدا میں فہرست مضامین ہے - بعد ازاں عملیات آغاز ہیں -

اختتام :-

"ہمہ اقسام کے کام پر یہ مفید ہے - نمرود - فرعون شداد ہامان - قارون - ابلیس - منافق -

نوٹ :- یہ بھی جس کو آسیب ہو لکھ کر ناک میں دھواں دیا جاوے - تخمیناً ۵ یا ۶ یوم روزانہ - قلیتہ -

(۵) فقہ و عقائد

(۸۲) احکام الصلوٰۃ (نثر)

نمبر (فقہ حنفی - ۴۲) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۰۴) سطر (۱۱) خط نسخ - مصنف مولانا عبداللہ - تاریخ تصنیف ۱۰۳۲ھ

مولانا عبداللہ کے متعلق ہمیں تفصیل حاصل نہیں ہوئی، صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ آپ قطب شاہی عہد کے مصنف میں شاعر بھی تھے، کچھ کلام ہمدست ہوا ہے اس زمانے میں عام طور سے دکھنی شاعری کا دور دورہ تھا، نثر کی جانب کوئی توجہ نہیں کرتا تھا، آپ نے نثر میں احکام الصلوٰۃ کے نام سے ایک کتاب قلمبند کردی اگرچہ نام کے لحاظ سے یہ صرف نماز کے متعلق معلوم ہوتی ہے، مگر درحقیقت مختصر فقہ حنفی ہے، دکن میں اردو میں ہم نے اس کا ذکر کردیا ہے -

آغاز :-

"اول کلمہ طیب پہلا کلمہ بولتا ہوں میں - پاکی کا - کاہے کی پاکی ایمان کی کفرتی - شرکتی - لا الہ الا اللہ نیں کوئی معبود برحق الا اللہ مگر اللہ تعالیٰ معبود برحق ہے - محمد رسول اللہ محمد رسول خدا کے برحق ہے - دویم کلمہ شہادت - دوسرا کلمہ بولتا ہوں میں شہادت کا یعنی گواہی دیتا ہوں اس خدائے تعالیٰ کی یک پنے پر ہے "

یہ کتاب حنفی فقہ پر مشتمل ہے - اگرچہ احکام الصلوٰۃ نام ہے مگر نماز کے ساتھ روزہ، زکواۃ، حج کا بیان بھی ہے - البتہ نماز کے مسائل زیادہ لکھے گئے ہیں -

اختتام :-

"اگر کوئی روزہ دار قصد سوں جان بوجھ کر کھاوے گا پیوے گا یا صحبت کرے گا بولتے ہیں کہ یک روزہ واسطے دو مہینے کے روزہ بھی رکھنا یا بردہ آزاد کرنا یا تین بیس مسلمان کوں کھانا کھلانا اسی قضا ہور کفارت بولتے ہیں"

واللہ اعلم الصواب ۔"

(۸۳) تحفۃ النصائح

نمبر ہو اعظ (۱، ۵۷) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۶۰) سطر (۱۹) حاشیہ (۹) خط ثلث ۔ مصنف رازی

تاریخ تصنیف ۱۰۴۵ھ

رازی کے صحیح نام کی توثیق نہیں ہوئی، ممکن ہے قطب الدین نام ہو، کیونکہ بعض اشعار میں قطب رازی آیا ہے، بعض اصحاب نے رازی کو عادل شاہی شعراء میں شامل کیا ہے، مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے، بلکہ میں قطب شاہی شعراء میں شامل کرتا ہوں، رازی کے مرشد شاہ ابوالحسن تھے، جن کے ایماء پر اس نے تحفۃ النصائح کا (جو فارسی میں اور شاہ راجو کی تصنیف تھی) ترجمہ کیا ہے، شاہ راجو بھی گولکنڈہ میں تھے ۔

شاہ ابوالحسن جو خاموش کے لقب سے موسوم تھے اور ۱۰۴۵ھ میں بقید حیات تھے اور گولکنڈہ سے تعلق رکھتے ہیں شاہ ابوالحسن خاموش کا تذکرہ عبدالجبار ملکاپوری نے تذکرۂ اولیائے دکن میں کیا ہے (جلد اول ص ۹۴)

افسوس ہے رازی کے حالات نہیں ملتے اور ان کی یہ مثنوی بھی روشنی نہیں ڈالتی ۔ معلوم ہوتا ہے یہ کتاب دکن میں خاصی مقبول تھی کیونکہ اس کے متعدد قلمی نسخوں کا پتہ چلا ہے ۔ بعض نسخوں میں رازی کے بجائے "راضی" تخلص درج ہے، مگر یہ صحیح نہیں ہے بلکہ تخلص "رازی" صحیح ہے ۔

آغاز :۔

بولوں صفت میں بے گنت — اس خالق جن و بشر
ز دھار کر آسماں رکھا — تارے سورج چندا قمر
دیتا بزرگی عرش کوں — پنکھے اوڑاے یک پانی تی

اس مثنوی میں اول حمد و نعت ہے اس کے بعد شیخ الاسلام محمود کی مدح ہے، پھر شاہ راجہ کی توصیف ہے اس کے بعد اس کو چند عنوان پر منقسم کیا ہے بعض ابواب درج ذیل ہیں :۔

(۱) توحید باری تعالیٰ (۲) ایمان و عقائد (۳) عقائد اسلام (۴) فضیلت علم (۵) نماز (۶) روزہ (۷) فضیلت تلاوت قرآن مجید (۸) کسب و قناعت (۹) نکاح (۱۰) آداب کھانا (۱۱) آداب پانی (۱۲) آداب لباس (۱۳) سود (۱۴) بادشاہ کی صحبت (۱۵) حسد (۱۶) قرض (۱۷) توبہ (۱۸) صبر ۔ اس طرح سے ۴۵ عنوان ہیں ۔ دراصل یہ فارسی تحفۃ النصائح کا جو شاہ راجہ حسینی کی تصنیف ہے ترجمہ ہے ۔

فارسی سے ترجمہ کرنے، مصنف کا تخلص، سبب ترجمہ کے اشعار حسب ذیل ہیں :۔

تحفہ اصل ہے فارسی — ترجمہ سب دکھنی ہوا
صاحب سو دنیا دین کے — شاہ بوالحسن فرمائے پر
بندیاں میں سب کمتر ہے — راضی تخلص قطب کا
تحفہ کیا دکھنی زبان — شاہ کی رضا لے سیس دھر

اختتام :۔ جس میں تاریخ تصنیف کا شعر بھی ہے ۔

بندہ تو سب پر عیب ہے — جو شاہ بخشے عیب سوں

بندہ نوازی شاہ سوں   او عیب ہو سب پاک تر
ہجرت تھے دس سو سال ہے   چالیس پر بھی پانچ تھے
تب یو مرتب سب ہوا   تحفہ سو دکھنی نامور

یہ کتاب شائع نہیں ہوئی کتب خانہ دفتر ریکارڈ (ڈائرکٹری) میں ایک نسخہ ہے اور ادارہ ادبیات اُردو میں بھی ایک نسخہ ہے (زور صفحہ ۳۵) نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں ایک نسخہ ہے۔ جامعہ عثمانیہ میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

(۸۴) ترجمہ تحفۃ النصائح دُوسرا نسخہ

نمبر مواعظ ۵۸۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۲۳) سطر (۱۳) خط ثلث

ناقص الآخر ہے۔

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت   اس خالق جن و بشر
نردھار کر اسماں رکھا   تارے سُورج چندا قمر
دی یوں بزرگی عرش کوں   پنکھے اوڑے یک پاے تے

اختتام:-

پاکاں اسے مقبول کر   راکھیں سو تنیتں پر
الفت یتی دے خلق کوں   جو اس . . . کچھ ناں لنکیں
دیکھیں اسے جن آدمیں   راکھیں اپس تعویذ کر

اس کے بعد مناجات اور خاتمہ کے (۲۸) شعر اس نسخے میں درج نہیں ہیں۔

(۸۵) تحفۂ رازی تیسرا نسخہ

نمبر (مجامع ۱۷۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۶۶) سطر (۱۴) خط نستعلیق۔ کتابت ۱۲۷۳ھ . . . .

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت اس خالق جن و بشر
نردھار کر آسمان رکھیا سُورج ستارے ہور چند قمر
دیتا بزرگی عرش کوں اڑلے یک پاے تھے
جو برق برساں چار سو ان پر بزاں پایہ دگر

اشعار کی تعداد مصنف کا تخلص اور سنہ تصنیف

بیتاں کہیا سب سات سو بھی چار بیس ہور چھ ادک
چالیس پر سے پانچ ہے باباں توں گن لے گیان دھر
سب سات سو پانچ ہور نود ہجرت نبیؐ کے سال تھے
دسواں ربیع آخر اتھا وقتے ضحیٰ دن تھا قمر
تحفہ ہے اصل یہ فارسی سب ترجمہ دکنی کیا
صاحب سو دنیا دیں کے شاہ بو الحسن فرمائے پر
بندیاں سب کمتر ہو ہے رازی تخلص قطب کا
تحفہ کہا دکھنی زباں شہ کے رضا لے سیس دھر
. . . . سو سال چالیس بر سے پانچ
تب یو مرتب سب ہوا تحفہ سو دکھنی نامور
شاہ بو الحسن ہے بندہ یک کاتب مرا بجی معتقد
امید دھر تحفہ لکھا شافع ہوئی روزے حشر

ترقیمہ:-

ایں کاتب سید یٰسین حسینی القادری در سنہ ۱۲۷۳ھ

(۸۶) تحفہ چوتھا نسخہ

نمبر (شاملات ۴۶) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۱۳۹) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت اُس خالق جن و بشر
نر دھار کر اسمان سُورج ستارے ہور چندر
دی یوں بزرگی عرش کوں بنکھی اڈیک پرے یہ تھے
جوں بیس برساں چار سوان پری بز آں پا بہ دگر
جنت پہ پیدا کیا یہاد رازی یوں مری
ساتوں طبق اسمان زمیں تس پس جوں قبہ سپر

اس نسخے سے مصنف کا نام "رازی" واضح ہوتا ہے اور تحفہ فارسی سے شاہ ابوالحسن کے حکم سے ترجمہ کرنے کی صراحت ہے۔

تحفہ اصل یہ فارسی سب ترجمہ دکھنی ہوا
صاحب سو دنیا دیں کی شاہ بوالحسن فرمانے پر
بندیاں میں سب کمترا ہے رازی تخلص قطب کا
تحفہ کہا دکھنی زبان شہ کی رضا لے سیس دھر

اختتام:-

ہجرۃ نبی دس سو سال ہور چالیس پرتے پانچ تھے
تب یہ مرتب سب ہوا تحفہ سو دکھنی نام در
شاہ بوالحسن کا بندہ یک کاتب مرا نجی معتقد
امید دھر تحفہ لکھیا شافع ہو دھن روز حشر

ترقیمہ:-

تمت تمام شد ایں کتاب تحفہ در ماہ جمادی الاول روز دوشنبہ کاتب الحروف محمد قاسم۔
ایں کتاب نقل شد تاریخ ۲۴ شعبان از رقمہ کاتب حافظ محمد احمد۔ . . . .

(۸۷) تحفہ پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۲۲۰۸ جدید) سائز (۸ × ۵½ انچ) تعداد صفحات (۱۲۸) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق . . .

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت اُس خالق جن و بشر
نر دھار کر اسمان رکھیا چندا سورج تارے قمر

اختتام:-

ہجرت سوں دس سو سال ہور + چالیس پر بھی پانچ تھے
تب یو مرتب ہوا سب ہوا + تحفہ سو دکھنی نامور

ہر کہ خواند دعا طمع دارم + زانکہ من بندۂ گنہگارم

(۸۸) تحفہ چھٹا نسخہ

نمبر کتاب (۱۰۱۸ جدید) سائز ۷½ × ۵½ انچ) تعداد صفحات (۹۸) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی۔ . . . .

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت + اس خالق جن و بشر

نردھار کر اسمان رکھیا + تارے سورج چندر قمر

اس میں پہلے حمد و نعت ہے بعد ازاں شیخ محمود نصیر الحق والدین کی مدح ہے۔ اس میں جو ابواب کے عنوانات ہیں وہ پند و نصائح و اخلاق و عقاید سے متعلق ہیں۔

بولے بھی یوں یوسف گدا + پند میں کیتاں باتاں بھلی

تحفہ اصل یو فارسی + سب ترجمہ دکھنی کیا

صاحب سو دنیا دین کے + شہ بوالحسن فرمائے پر

بندیاں میں سب کمتر بندا + رازی تخلص قطب کا

تحفہ کیا دکھنی زباں + شہ کی رضا لے سیس دھر

بندا تو سُن پر عیب ہے + جو شاہ بخشے عیب کوں

بندا نوازی سوں... + او عیب ہوئے سب ہنر

ہجرت تھی دس سو سال لگ + ہور چالیس بھی پانچ تھے

اختتام:-

تب یو مرتب سب ہوا + تحفہ سو دکھنی نامور

یہ نسخہ قدیم لکھا ہوا ہے غالباً عہد مؤلف کا مکتوبہ معلوم ہوتا ہے لیکن ابتدائی اور آخری ایک ایک صفحہ جدید الخط ہے۔

ترقیمہ:-

تمت تمام شد۔ خط عاجز شیخ جمال۔ مالک ابراہیم خاں۔

(یہ عبارت آخری جدید الخط صفحہ پر تحریر ہے)

(۸۹) تحفہ۔ ترجمہ تحفۃ النصائح ساتواں نسخہ

نمبر کتاب (۲۳۷۵ جدید) سائز ½۸ × ½۵ انچ تعداد صفحات (۱۱۵) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ معمولی۔

آغاز:-

بولوں صفت میں بے گنت اوس خالق جن و بشر

نردھار کر اسمان رکھیا سورج ستارے ہور قمر

دیتا بزرگی عرش کوں پنکھی اوری بکھیائے تھے

جوں بیس برساں چہار سو ابیری ہزاراں پائے ڈگر

اختتام:-

بندیاں میں سب کمتر اہے رازی تخلص قطب کا

تحفہ کیا دکھنی زباں شہ کی رضا لے سیس دھر

بندہ یو سب پر عیب ہے جیوں شاہ بخشے عیب کوں

بندہ نوازی شاہ سو وو عیب ہوئے سب ہنر

ہجرت تھی دس سو سال جو چالیس بھی پانچ تھی

تب یو مرتب سب ہوا تحفہ سو دکھنی نامور

(۹۰) رسالہ فقہ ہندی

نمبر (فقہ حنفی ۷۸۹) سائز (۸×۶) صفحہ (۴۶) سطر (۱۱) خط ثلث۔ مصنف عبدو۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۰۴۳ھ

مصنف کے متعلق کتاب سے کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے

صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کے عہد میں یہ نسخہ لکھا گیا ہے، اور غالباً ان کا نام محمدؐ امین تھا، کیونکہ ایک مصرعہ میں عبدو امین کی صراحت کی گئی ہے، امین تخلص کے شعراء گولکنڈہ اور گجرات دونوں جگہ اسی عہد میں موجود تھے بہ تیقن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ کس کی تصنیف ہے، میرا قیاس یہ ہے کہ گجرات کے امین عبدو کی تصنیف ہے، ڈاکٹر زور اور سروری صاحب نے بھی اپنی کتابوں میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے، اور انھوں نے بھی بہ تیقن اس کے متعلق کوئی صراحت نہیں کی ہے۔

آغاز:-

حمد ثنا سب رب کوں خالقِ کل جہاں
لائق حمد ثنا کے اور نہ کوئی جاں
علم شریعت نالکی بھیجا پاک رسولؐ
جو کچھ بھیجا رب نے سب کیا قبول
یارب اپنی کرم سوں بے حد بھیج درود
نبی محمدؐ مصطفےٰ تسوں ہو خوشنود

مصنف کے نام وغیرہ کی صراحت:-

کتنے مسئلے دین کے عبدو کہے امین
فقہ ہندوی زبان پہ بوجھو کرو یقین
مطلب مسئلہ پوچھنا جو کچھ ہوئی زبان
عربی، ترکی، فارسی ہندوی یا افغان

اس میں مختلف عنوان کے تحت فقہی مسائل بیان کئے گئے ہیں چند عنوان یہاں درج کئے جاتے ہیں، علم توحید بیان اسلام، باب الطہارت، وضو مستحب و نوافل وضو، مکروہات، نواقض وضو، غسل، موجبات غسل، آب مطلق آب مفید، آب چاہ، تیمم، حیض نفاس، مسح وغیرہ روزہ، حج، زکواۃ وغیرہ امور درج ہیں۔

اختتام:-

کہہ آوے نظر میں پر ۔۔۔ ند در دعا
اور تکبیر تہلیل کہہ جو ہے امر خدا
فقہ ہندی و مومناں آتو زبان پر یاد
مسئلہ آوے دین کا مول نہ ہوے فساد
سنہ ہزار چہ ہتر بیچ رمضان تمام
اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوے نظام

اس کتاب کا ایک نسخہ جامعہ عثمانیہ (سروری ص٤٣) میں موجود ہے اور ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے (زور ص٢٦) اور کتب خانہ سالار جنگ میں بھی ایک نسخہ موجود ہے۔

(٩١) کتاب الفقہ ہندی دوسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ١٠٢٢) سائز (١٢×٨) صفحہ (٢٦) سطر (١٣) خط نستعلیق۔ مصنف عبدو۔
تاریخ تصنیف ١٠٧٦ھ۔ کتابت۔ ندارد۔

آغاز:-

حمد وثنا سب رب کوں خالق کل جہاں
لائق حمد ثنا کے اور نہ کوئی جان
علم شریعت نال دے بھیجا پاک رسولؐ
جو کچھ بھیجا رب نے سب ہم کیا قبول

اختتام:-

فقہ ہندی کون موماں آنو زبان پر یاد
مسئلہ آوے دین کے مول نہ ہووے فساد
سنہ ہزار چہتر میں بیچ رمضان تمام
اورنگ شاہ کے عہد میں نسخہ ہوا نظام

معلوم ہوتا ہے کتابت کی غلطی سے سنہ تصنیف کے شعر میں بجائے چوہتر کے چہتر لکھا گیا ہے۔
اصل کتاب کے قبل چند نقوش تعویذ اور ادعیہ وغیرہ ہیں۔

(۹۲) فقہ ہندی تیسرا نسخہ

نمبر (جدید ۲۴۴) سائز (۸×۵) صفحہ (۷۶) سطر (۹) (۱۲)
خط ثلث۔ کتابت ۱۱۳۶ھ

آغاز:-

حمد و ثنا سب رب کوں خالق کل جہان
لایق حمد و ثنائے کے اور نہ کوئی جان
علم شریعت تالکی بھیجا پاک رسولؐ
جو کچھ بھیجا رب نے سب ہم کیا قبول
یارب اپنی کرم سوں بے حد بھیج درود

اختتام:- نبی محمد مصطفےؐ تسوں ہو خشنود
اور تکبیر تہلیل کہہ جو ہے امر رسولؐ
یہ سب باتیں موماں بوجو کرو قبول
فقہ ہندی کون موماں انو زبان پر زیاد
مسئلہ آوے دین کا مول نا ہوے فساد
سنہ ہزار چہتر میں بیچ رمضان تمام
اورنگ شاہ کے دور میں نسخہ ہوا نظام

ترقیمہ:-

ایں نسخہ متروکہ فقہ ہندی بید فقیر کثیر التقصیر امید وار فضل رب قدیر کمال الدین بتاریخ یازدہم شہر محرم الحرام ۱۱۳۶ھ بوقت چاشت انجام یافت۔

اس کتاب کا سنہ تصنیف ۱۰۷۴ھ اور ۱۰۷۶ھ دونوں پائے جاتے ہیں، کتب خانہ ہذا کے دو نسخوں میں (۱۰۷۶) درج ہے اور ایک نسخے میں (۱۰۷۴) ہے، کتب خانہ ادارۂ ادبیات اُردو کے نسخے میں ۱۰۷۴ھ درج ہے، جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں جو نسخہ ہے اس میں سنہ تصنیف کا شعر درج نہیں ہے۔

سروری صاحب نے نگران صاحب کے ایک نسخے کا تذکرہ کیا ہے اور اس میں بھی ۱۰۷۴ھ ہونے کی صراحت کی ہے۔

(۹۳) رسالہ فقہ شافعی

نمبر (فقہ حنفی ۱۱۰۴) سائز (۸×۴) صفحہ (۸۵) سطر (۱۱)
خط نسخ۔ اعراب بھی ہیں۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۰۷۵ھ کتابت ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔ چونکہ کوکن، ارکاٹ، یعنی سواحل کرناٹک اور ملیبار میں شافعی علما کا قیام تھا اس لیے یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس طرف کے کسی عالم نے یہ تصنیف کی ہے، راقم الحروف کا خاندان صدیوں سے بیجاپور اور ارکاٹ میں قیام پذیر رہا ہے اور بیسیوں اصحاب نے

سیکڑوں تصانیف فرمائی ہیں اور شافعی مذہب کے پیرو
رہے ہیں لیکن یہ رسالہ ہمارے خاندان کے کسی فرد
کی تصنیف نہیں ہے۔

آغاز:-

"اگر تجے پوچھیں گے جو ایمان کیا ہے بول، ایمان اقرار
کرنا زباں سوں ہور سچ ماننا دل سوں جو خدا ایک ہے اس
کے غیر دوسرا خدا نیں ہور فرشتے، آدمی، پریاں، حیوانات
ہور اس کے غیر سب خدا کے پیدایش ہیں، ہور شافعی
کے نزدیک عمل کرنا شریعت کے حکم پر ہے۔"

یہ شافعی فقہ کا رسالہ ہے اس میں ایمان، طہارت
نجاست، وضو، غسل، نماز، قبلہ، نماز کے اقسام، فرض،
سنت نماز تراویح، نماز کے باطل ہونے کے اسباب اور روزہ
وغیرہ احکام بطور سوال جواب بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"جیسا حائضہ یا نفاس ہو تو افطار کرے ہور قضا کرے
اگر چاہے گا تو پے در پے رکھے یا متفرق رکھے۔"

ترقیمہ:-

بہجت علی... برادر ملازم نواب صاحب
درحصار پانچار اسلام گڈھ عرف راہیری شعبان المکرم
سنہ ۱۱۰۰ھ تحریر یافت۔

حیدر آباد کے کسی اور کتب خانے میں اس کا
کوئی نسخہ نہیں ہے۔

(۹۴) احکام الصلوٰۃ (کفایت الاسلام)

نمبر (فقہ حنفی ۲۹۲) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۲۲) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف۔ شاہ ملک۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۰۷۷ھ
کتابت سنہ ۱۲۴۷ھ۔

شاہ ملک بیجاپور کے مشہور شاعر ہیں جو علی عادل شاہ
ثانی کے عہد میں موجود تھے، انھوں نے اپنے زمانے کے رواج
کے مطابق کوئی عشقیہ مثنوی نہیں لکھی بلکہ "فقہ" کے احکام نظم
میں سنائے ہیں، دکن میں اردو اور یورپ میں دکنی مخطوطات
میں ان کا ذکر کر دیا گیا ہے، اردو شہ پارہ میں ڈاکٹر زور نے
بھی شاہ ملک کو متعارف کیا ہے۔ اس کتاب کا دوسرا نام
احکام صلوٰۃ بھی ہے۔

آغاز:-

الٰہی دے توفیق انسان کوں
جو بندگی کرے تیری دل جان سوں
تو پیدا کیا محض بندگی کیتیں
سو او چھوڑ پکڑے ہیں گندگی کیتیں
بندے ہیں تو بندگی میں اچھے سدا
اگرچہ تو لکھ اچھے باگدا

اس مثنوی میں حمد و نعت منقبت چار یار،
سبب تالیف کے بعد ارکان ایمان، احکام نماز، فرائض
شریعت واجبات شریعت احکام شریعت، وضو، غسل،
حیض، نفاس، مسح موزہ، ارکان نماز، سجدۂ سہو وغیرہ کا
بیان ہے۔ سبب تالیف میں بیان کیا گیا ہے مسلمان کو شریعت کے

احکام پر چلنا فرض ہے اس لیے دکھنی زبان میں یہ رسالہ لکھا گیا ہے۔

سکت نے بے گرز یا تو اتنا سنتے
کیا ہوں یہ مسلیان کو دکھنی ستے

اختتام :-

سو یو شین الف ہے وہیم لام کاف
ترس کوں سو دکھنی میں بولیا ہے صاف
سنہ یک ہزار و ستر پو سات
کیا تھا اوسی سال میں یو کتاب
دو سو پر یکہتر ہیں بیتاں شمار
نظر دھر . . . . گنے خوب اے شہریار
نظم بہوت نادر عجب خوب ہے
فقہ کے کتابان میں اپروپ ہے
جو دیکھے سو اوسکوں پڑے فاتحہ
کرے نیک اوس کا خدا خاتمہ

اس کتاب کا نام شریعت نامہ، احکام الصلوٰۃ اور کفایت الاسلام بھی ہے۔

ترقیمہ :-

ایں رسالہ کفایت الاسلام من تصنیف شاہ ملک بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی ۱۲۴۷ھ برائے خواندن نوشتہ شد۔

اس کتاب کا ایک نسخہ اسی نام کا ادارۂ ادبیات اردو میں موجود ہے (زور ص ۱۵۲) مگر ادارہ کا نسخہ نامکمل ہے مصنف کے تخلص اور تصنیف کا سنہ نہیں ہے اس لیے زور صاحب نے اس کو قبل سنہ ۱۲ھ کی تصنیف قرار دیا ہے۔ دراصل یہ شاہ ملک بیجاپوری کی احکام صلوٰۃ ہی ہے اس کا دوسرا نام کفایت الاسلام ہے جیسا کہ کتب خانہ آصفیہ کے اس نسخے سے واضح ہے۔

احکام صلوٰۃ کا ایک نسخہ جامعہ عثمانیہ کے کتب خانے میں بھی موجود ہے (سروری ص ۲۲) کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے پانچ قلمی نسخے موجود ہیں۔

(۹۵) احکام الصلوٰۃ دوسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۱۰۷۷) سائز (۷×۵) صفحہ (۱۳) سطر (۹ تا ۱۱) خط شکستہ۔

آغاز :-

الٰہی دے توفیق انسان کوں
جو بندگی کرے تیری دل جان سوں
تو پیدا کیا محض بندگی کتیں
لے . . . او چھوڑ بکڑے ہیں گندگی کتیں

اختتام :-

سنہ یکہزار ہور ستر پو سات
لکھیا تھا اوسی سال میں یو نکات
اگر اوسے سو بیتاں زیادہ چہار
تو کوشش کیے دل بھا کو کریاد ہار

ترقیمہ :-

ایں کتاب مختصر بتاریخ سیوم شہر ذی قعدہ روز شنبہ بوقت چاشت ۔

(۹۶) شریعت نامہ یا احکام الصلوٰۃ تیسیر النسخہ

نمبر کتاب (۴۹۲) ۳ جدید) سائز (۸ × ½۵ انچ) تعداد صفحات (۳۰)
تعداد سطور (۱۴-۱۵ وغیرہ) خط نسخ معمولی ۔

آغاز :-

خدایا مسلمان ساریاں کے تئیں
کرم کر لطف سوں بھی ناریاں کتئیں
محمدؐ کے صدقہ سوں اے کردگار
توں جیتے کیا دو جہاں برقرار

یہ مختصر مثنوی مسائل فقہ کے بیان میں ہے۔ ابتدا سے ناقص ہے۔ آخر کے اشعار سے مصنف کا نام اور سنہ تالیف ظاہر ہوتا ہے۔

اختتام :-

سو یو شین الف ہور میم لام کاف
(دشا) (ملک)
فرس کون لے دکھنی میں کیتا ہوں صاف
سنہ یکہزار ہور ستر پر سات
کیا تھا ادسی سال میں یو نکات
اڑتی سو اوپر تین بیتاں ہیں سب
توں کوشش تے دل بھا کے کر یاد سب

(۹۷) کنز المومنین

نمبر فقہ حنفی (۸۱۸) سائز (۱۲ × ۸) صفحہ (۵۱۹) سطر (۱۹)
خط نستعلیق ۔ مصنف عابد شاہ ۔ تاریخ تصنیف قبل (سنہ ۱۰۸۰ھ)

عابد شاہ گولکنڈہ کے قطب شاہی دور کے صوفی بزرگ ہیں جو، شاہ راجوؒ کے مرید اور خلیفہ تھے، یہ شاہ راجو وہی بزرگ ہیں جن کا مرید ابو الحسن تانا شاہ بھی تھا ۔

عابد شاہ شاعر بھی تھے اور نثر نگار بھی ۔ اس نثر کی کتاب کے علاوہ آپ کی ایک کتاب گلزار السالکین بھی ہے جو منظوم ہے، عابد شاہ نہ صرف ایک شاعر اور صوفی تھے بلکہ اپنے وقت کے ایک عالم متبحر بھی تھے، کنز المومنین کی ترتیب کے لیے آپ نے (۱۵۳) کتابوں سے مدد لی ہے، اس کا تذکرہ بھی فرمایا ہے ۔

افسوس ہے کہ عابد شاہ کے حالات کسی تاریخ یا تذکرہ میں درج نہیں ہیں، ہم کو یہ نہیں معلوم کہ آپ کا انتقال کس سنہ میں ہوا ۔

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین یعنی سرانا ہور تعریف کرنا سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کوں کہ پیدا کیا ہے تمام خلقت کوں، بعدہٗ اے عزیز اس کتاب کا نام کنز المومنین رکھا ہوں اس کے معنی مومن کا خزانہ ہے، ہور اس کتاب کے بنانے والے کا نام فقیر الحقیر خدام عابد شاہ حسنی الحسینیؒ قدس سرہٗ العزیز ۔ اس کتاب کو

ـہ اس نسخہ میں کاتب نے ایک عبارت سہواً متروک کر دی ہے، اس کے دوسرے نسخے سے اس کی تصدیق ہوتی ہے ۔

دکھنی ہے کر کر ہلکا نکو سمجو اسے بڑے بڑے فقہ سے مسئلہ
کر کر تھوڑا تھوڑا اپن فتوی کے مسئلہ لیا، ضعیف مسئلہ
نیں لیا، ہور جواب سوال طرح طرح سیں لایا ہوں "

یہ فقہ کی ایک مفصل کتاب ہے جس کو مصنف نے
(۱۵۳) کتابوں سے مدد لے کر مرتب کیا ہے۔ اپنے ماخذوں کے
ناموں کی بھی صراحت کر دی ہے۔ (۱۵۳) کتابوں کے ناموں
کی صراحت کے بعد حسبِ ذیل عبارت بھی لکھی ہے۔

"یہ کتاباں ناہو کر کتنے کتاباں ہیں سب سے تھوڑا
تھوڑا مسئلہ لیا، کام چلانے کو اتنا بس ہے "

مؤلف نے اس میں دوسری فقہ کی کتابوں کی طرح صرف
مسائل فقہ درج کرنے پر اکتفا نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس مسئلہ کے
متعلق احادیث بھی لکھے ہیں، اس لیے اس فقہ کی کتاب کو فقہ
کے ساتھ اصول فقہ بھی کہہ سکتے ہیں، ہر مسئلے کے متعلق سوال
کیا ہے اور پھر اس کا جواب مفصل دیا گیا ہے۔

اولاً علم حاصل کرنے اور ایمان کے احکام درج کئے ہیں
جو احادیث ان امور کے متعلق ہیں ان کو قلمبند کیا ہے۔
اس میں فقہ کے ساتھ عقائد کا تذکرہ بھی آگیا ہے، شریعت کے
متعلق وضاحت سے صراحت کی ہے اور قرآن مجید اور احادیث
سے استدلال کیا ہے۔ خلفائے راشدین کا مختصر حال قلمبند
کیا ہے، اس کے بعد "ایمان" کا عنوان ہے۔ ایمان کی وضاحت
کے بعد نماز، روزہ، زکواۃ، حج کے تمام مسائل لکھے ہیں ان
کے علاوہ ذبح، حرام، حلال، جرم اور اس کی سزا وغیرہ مسائل
بھی درج ہیں یعنی اس میں فقہ کے دوسری قسم کے مسائل
جو "تعزرات" کے تحت آتے ہیں ان کو بھی بیان کیا ہے۔

اختتام :-

"اسی طرح ایک نے کسی عورت کوں امساک کیا یعنی
پکڑا ہور دوسرے نے آکر صحبت کیا تو صحبت کرنے والے
پر حد مارنا ہور پکڑنے والے کوں کچھ نہیں کرنا، مشکات المصابیح
کا شارح کہتا ہے کہ چھپا نار ہے کہ تم پر یہ بات کہ یہ پکڑا ای اعانت
ہے تو دوسری حدیث میں اعانت کے واسطے قتل کرنا مگر شاید
کہ یہ حدیث منسوخ ہوا ہووے "

اس کتاب کے پہلے صفحہ پر شاہ صاحب کی تیار کی ہوئی
مسجد کی مکرر تعمیر ہونے کا قطعہ تاریخی درج ہے، جو (۱۳۰۴ھ)
میں ہوئی ہے۔ کتاب پر ایک مُہر سید اسحاق ولد سید اشرف
غازی ۱۳۰۱ھ ثبت ہے، متولی مسجد سید محمود بن سید اشرف
غازی نے قطعہ تاریخی کے ساتھ اپنا نام درج کیا ہے۔

ایں چاہ و مسجد ست ازاں مصدقاں
چوں مسجد الحرام و چہ زمزم اندراں
از بندش نظام چہ کہنہ شد جوان
شاہا بدور عدل تو آسودہ شد جہاں
تاریخ چاہ گفت منور گہر فشاں
پاکیزہ چاہ بہر وضوئے مُصلّیاں
۱۳۰۴

تاریخ اتمام چاہ :-

ایں چشمہ تا بچشم قبول نظام شد
آئینہ سکندر و جمشید جام شد
تعمیر او بہ ماہ محرم تمام شد
تاریخ گفت پیر خرد فیض عام شد
۱۳۰۵

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک قلمی نسخہ
موجود ہے۔

(۹۸) کنز المومنین دُوسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۱۰۰۳) سائز (۱۱×۷) صفحہ (۳۰۸) سطر (۱۵) خط نسخ ۔ کتابت ۱۲۳۹ھ ۔

اس نسخہ میں دیباچہ مکمل ہے جو عبارت حذف نہیں ہوئی ہے اس میں اپنے مرشد کا ذکر بھی کیا گیا ہے ۔

آغاز :۔

" سرانا ہور تعریف کرنا سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کوں الخ . . . عابد شاہ ہور میرے[1] پیر کا نام حضرت یوسف روحانی عرف شاہ راجو حسنی الحسینی قدس اللہ سرہ العزیز بعدہ اے عزیزاں اس کتاب کوں دکھنی ہے کر کر ہلکا نکو سمجھو ۔"

اختتام :۔

" ہور سنک بازی خدا راضی کہنا کفر ہے ہور رنگ فی حرا نماز روزہ . . . . . خدا کے بیٹے ہیں بولنا کفر ہے ہور قرآن راگ سیں پڑنا کلمۂ کفر ہے ۔"

ترقیمہ :۔

کتبہ فقیر حقیر گنہ گار ۱۲۳۹ھ

اس کتاب میں کسی شاعر تراب کی ایک غزل بھی ہے اس کے نو شعر ہیں مطلع اور مقطع درج کیا جاتا ہے ۔

دین کون لے ہات دل کا شمع سجن کو ڈھنڈتے چلے چلے جی
سجن سجیلی نظر میں کر کر ہر ایک کوں پوچھے گلی گلی جی

آتا اشارت سوں بولتے ہیں سگل محباں تراب کتیں
قبر سوں اپنے اوٹھا بھی کہتا بروز محشر علی علی جی

(۹۹) خاص الفقہ

نمبر فقہ حنفی (۱۰۴۲) سائز (۸×۵) صفحہ (۴۰) سطر (۱۳) خط نستعلیق ۔ مصنف حاجی محمد رفعتی فتاحی ۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۱۰۰ھ

محمد رفعتی نام اور فتاحی تخلص ۔ قطب شاہی دور کا شاعر ہے بعض دوسرے شعرا کی طرح اس کے حالات پر پردہ پڑا ہوا ہے ۔ ان کے حسب ذیل کتابیں اب تک ہمدست ہوئی ہیں ۔

(۱) خاص الفقہ (۲) مفید الیقین (۳) شعب ایمان ۔
مفید الیقین کی تصنیف ۱۰۹۵ھ اور شعب ایمان کی تصنیف ۱۱۳۰ھ میں ہوئی ہے ، خاص الفقہ کا سنہ تصنیف ظاہر نہیں ہوتا ۔

ان تصانیف سے پایا جاتا ہے کہ وہ فتح گولکنڈہ کے بعد بھی عرصہ تک زندہ رہے ، اور اپنا تخلص کبھی رفعتی اور کبھی فتاحی استعمال کرتے تھے ۔ چنانچہ صدر الذکر کتابوں کے اشعار سے اس کی جو توثیق ہوتی ہے وہ حسب ذیل ہے ۔

محمد رفعتی ناؤں اپنا دھریا ہوں
سو فتاحی تخلص اب کیا ہوں

سو شعب ایمان رفعتی اس کا کیا نام
تو کر اب آخرت کے سب انجام

سو فتاحی کر معجزا یو تمام
قیامت کے سردار پہ کہہ سلام

---

[1] پہلے نسخہ میں (ہور میرے پیر کا نام حضرت یوسف روحانی عرف راجو حسنی الحسینی) یہ عبارت متروک ہوئی ہے ۔

کیا خوش بیان معجزا یوں تمام
فتاحی محمدؐ نبی کا غلام

مفید الیقین کا نام مولود نامہ بھی ہے۔ اس میں آنحضرت صلعم کے مختصر حالات اور معراج کا حال درج ہے، شعب ایمان، مناظرہ کے فن میں ہے یہ دو نو کتابیں سالار جنگ کے کتب خانے میں موجود ہیں۔

اس تفصیل کے بعد اب زیر بحث مخطوطہ کی صراحت ملاحظہ ہو۔

آغاز :-

کہ نت حمد رب کوں سزاوار ہے
جگت کا جو پیدا کرنہار ہے
دمادم ہزاراں ثنا، حمد نام
یو مصروب مخلوق ہیں سب مدام
بھی اتینچہ صلوات پر شاہ پر
جو احمد نبی ہیں جو خیر البشر

یہ ایک حنفی فقہ کا رسالہ ہے اس میں ایمان، کلمۂ شہادت، فرض ایمان، ایمان کے شرط، اصل توحید، وضو، غسل، تیمم، نماز، زکواۃ، روزہ، حج کا بیان ہے عبادات کے امور نظم میں بیان کئے گئے ہیں۔

حمد کی تمہید میں ہی مصنف نے اپنے نام اور کتاب کے نام کی صراحت کردی ہے۔

درود ہور ثنا کے پچھیں بولیا
فقہ کے کیتے بند سب کھولیا
محمدؐ فتاحی کیا یوں کتاب
کہ ہر یک کوں معلوم ہوتا شتاب
کہ دکھنی زباں سوں یو بولیا ہوں میں
علم دین کے بند کھولیا ہوں میں
کہ خاص الفقہ نام اس کا توں جان
سو نعمان کے ہے پاک مذہب میں مان

اختتام :-

کیا ختم توفیق کے ہات سوں
سنواریا نیپے کچھ صلوات سوں
سو صلواۃ ہزاراں محمدؐ پہ ہیں
کہ دو جگ میں شافع رسولاں کے تئیں
کیا رفتی حمد پروردگار
او فتاحی کر شکر ہزاراں ہزار

ترقیمہ :-

"نوشتہ بماند بخطے فقیر کہ اسم غریب شاہ عاجز حقیر تمت تمام شد در ماہ رمضان بست یکم روز دوشنبہ بوقت ظہر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی کتاب کے آغاز کے پہلے سطور عنوان بہ عبارت درج ہے۔

ایں کتاب دکھنی بر مذہب امام اعظم تصنیف حاجی محمد فتحی

(۱۰۰) ہدایت نامہ ہندی یا ہدایات ہندی

نمبر (فقہ حنفی ۸۳۷) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۷۸) سطر (۱۷) خط نستعلیق۔ مصنف شیخ داود ضعیفی۔

تاریخ تصنیف ۱۱۰۰ھ کتابت ۱۱۹۶ھ ۔

یہ نسخہ ناقص الاول ہے ۔

مصنف شیخ داؤد نام اور ضعیفی تخلص تھا، قطب شاہی دور کے آخر زمانے میں موجود تھا، مگر تصانیف کا آغاز زوالِ سلطنت کے بعد کیا ہے، اس کتاب سے واضح ہے ضعیفی بڑا عالم اور فاضل تھا، عربی اور فارسی کی اعلیٰ قابلیت رکھتا تھا حدیث، فقہ، تفسیر پر عبور حاصل تھا، اس کی ایک اور مثنوی عشق صادق انڈیا آفس میں موجود ہے ۔ (یورپ میں دکھنی مخطوطات ص ۳۳۳)

ضعیفی نے اس کتاب کے آغاز اور اختتام پر عالمگیر کی مدح اور ستایش کی ہے اور اس کے عدالت کا اعتراف کیا ہے دکھنی کے دیگر شعرا کی طرح ، اس کے مرنے کے سنہ سے ہم واقف نہیں ہیں ۔

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا یہ نسخہ ناقص الاول ہے ۔ اس نسخے کے آغاز کے اشعار یہ ہیں ۔

بہ حکم خداوند پروردگار	ہوئی روح مردے تن آشکار
... منکر نکیر اس کنے پیش آ	سوال آکریں دین ایمان کا

مصنف نے اس مثنوی کے نام اور عنوان کی صراحت حسب ذیل کی ہے ۔

" ہذا کتاب ہدایت الہندی در بیان فقہ و توحید باری تعالیٰ "

چوبیس باب پر کتاب مشتمل ہے ہر باب میں ذیلی فصل بھی ہیں، ہر فصل میں آیاتِ قرآنی، احادیث بھی نقل کئے ہیں اور ان کی منظوم شرح کی ہے، اس میں فقہی مسائل، وضو، غسل تیمم، نماز، روزہ، زکواۃ، حج کے بیان کے ساتھ ساتھ فرائض اور شریعت کے بہت سارے مسائل درج کئے گئے ہیں۔

عنوان فارسی میں ہیں، پہلے باب کی ذیلی فصل حسب ذیل ہیں۔

(۱) شناخت خدا، توحید، اس کے ذیلی فصل یہ ہیں۔

ع ۱ فرشتوں پر ایمان لانا، ع ۲ کتابوں پر ایمان لانا، ع ۳ پیغمبروں پر ایمان لانا ع ۴ روزِ قیامت پر ایمان لانا، ع ۵ تقدیر پر ایمان لانا ع ۶ یوم حشر پر ایمان لانا۔

دوسرا باب آنحضرت صلعم کے متعلق ہے ۔

مصنف کا نام اور تخلص کئی جگہ آیا ہے، بعض شعر یہ ہیں۔

اے ہادی ضعیفی کوں دیدار دے
نبیؐ کی شفاعت کا کل بار دے

شفاعت اور رویت کا جو کاج ہے
ضعیفی اسی کاج محتاج ہے

لقب اس ہوا بیچ داود ناؤں
ضعیفی سو اس کے تخلص کا ٹھاوں

اس کتاب کی تصنیف ۱۱۰۰ھ میں ہوئی ہے اس کی وضاحت کا شعر حسبِ ذیل ہے ۔

جو تاریخ ہجرت ہزار ایک بیچ
ہدایت ہندی ہوا یو تو بیچ

اختتام :-

صدی بار دین کا لگیا تھا برس
اوسی بیچ باجا یو دکھنی جرس
ولیکن شہنشاہ کے دہر میں
مبارک دمری گڑھی شہر میں
اتھی سات تاریخ دن مشتری
یو نسخہ مرتب ہوا خوش تری

مرتب یو نسخہ ہوا بر دوام

بحق محمد علیہ السلام

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے اس کتاب کے آخر میں عالمگیر کی مدح کی گئی ہے، اس کے بعض شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں:

بہ دور جہاں دار اورنگ زیب

کہ جس تے ہوا اس زمانے کوں زیب

شہنشاہ عادل اہے در امور

کہ بدعت ضلالت ہوا جس تے دور

دیا حق تعالیٰ تے یوں جس کو حس

جو دشمن ہوا اس آنگے خوار و خس

دھریا سر یو جو پن شہی کا وہ تاج

دلی ہور دکھن کا ہوا ایک راج

عجب فتح نصرت ہے اس کے سنگات

جو کوئی نیں کیا اس سوں عوی کی بات

کہ شاہاں بھی اول ہوے ہیں تو کیا

نہ کوئی زہد و تقویٰ میں اس سر ہوا

اہے اس منے بھی ولی کی صفات

کہ ہو آئے جو ہوں سوں کاٹے سو بات

بڑا دین اسلام کا کارساز

الٰہی توں کر عمر اس کی دراز

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد کتاب ہدایت ہندی بتاریخ دہم ربیع الثانی روز جمعہ وقت چاشت بادشاہت عطاردوساعت مشتری الزام یافت ۱۱۹۷ھ از خط محمد بقا خان شاہ جہان آبادی"

اس کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اُردو (زور ص ۲۸) اور ایک نسخہ جامعہ عثمانیہ اور ایک نسخہ سالارجنگ کے کتب خانے میں ہے، کتب خانہ ہذا میں چار نسخے ہیں۔

(۱۰۱) ہدایت نامہ ہندی دُوسرا نسخہ

نمبر فقہ حنفی ۸۳۸، سائز (۹×۶) صفحہ (۲۵۳) سطر (۱۳)

خط نستعلیق . . . . کتابت ۱۱۹۳ھ۔

یہ مکمل نسخہ ہے۔

آغاز:-

اوّل پاک ہادی کا لے ناؤں میں

ہدایت اوسی پاک تے پاؤں میں

بھی احمد نبیؐ کے رسالت پو آ

گوا ہو کے کت پاؤں اسلام کا

اتا حق کی توحید سوں کر کلام

محمدؐ پو بولوں صلوٰۃ وسلام

اختتام:-

اتھے سات تاریخ دن مشتری

یو نسخہ مرتب ہوا خوشتری

مرتب یو نسخہ اچھو بر دوام

بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

تمت الکتاب ہدایت ہندی فی التاریخ دہم بروز جمعہ

شہر رمضان المبارک کاتب حافظ چند اصاحب ولد حافظ محمد صاحب عرف معلم ۱۱۹۲ھ۔

(۱۰۲) ہدایت نامہ ہندی تیسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۱۰۹۱) سائز (۸×۷) صفحہ (۲۷۴) سطر (۱۳)

خط ثلث۔ کتابت ۱۲۹۳ھ۔

آغاز:۔

اول پاک ہادی کا لے ناؤں میں

ہدایت اوس پاک تے پانوں میں

اختتام:۔

صدی بارویں کا لگیا تھا برس

اسے بیچ پاجیا یو دکھنی جرس

دلی کے شہنشاہ کی دہر میں

مبارک دو ذی الحجہ کے شہر میں

اتھی سات تاریخ دن مشتری

یو نسخہ مرتب ہوا خوشتری

مرتب یو نسخہ اچھو بر دوام

بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:۔

کاتب الحروف کمترین فدوی فقیر حقیر سفین شاہ ولد مدار شاہ ساکن سکونہ ایں کتاب برائے خواندن برخوردار نیک آثار سعادت مند عثمان خاں ولد محی الدین خاں مقام شکونہ نوشتہ شد۔

بوقت عصر بتاریخ ۱۹ ماہ ذیحجہ بروز پنجشنبہ ۱۲۹۳ھ ۱۲۸۵ف

(۱۰۳) ہدایت الہندی چوتھا نسخہ

نمبر (جدید ۱۹۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۳۲) سطر (۱۶)

خط نستعلیق۔ کتابت ۱۱۷۹ھ۔

آغاز:۔

اول پاک ہادی کا لے ناؤں میں

ہدایت اسی پاک تے پانوں میں

بھی احمد نبی کے رسالت پہ آ

گوا ہو کے کت پانوں اسلام کا

تاریخ تصنیف کا شعر

ایگیارا سواس میں بھرے تھے تمام

اسی میں یو تمت کا دیکھا مقام

اختتام:۔

دلی کے شہنشاہ کے دہر میں ٭ مبارک دو ذیحجہ کے شہر میں

اتھی سات تاریخ دن مشتری ٭ یو نسخہ مرتب ہوا خوشتری

مرتب یو نسخہ اچھو بر دوام ٭ بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:۔

کتبہ فقیر حقیر محمد عاشق بتاریخ یازدہم ماہ ذیحجہ بروز دوشنبہ ۱۱۷۹ھ بہ جہت برخوردار نیک کردار سعادت اطوار.... ..میاں محمد شفیع طول عمرہ بنوشتہ کہ برایں کتاب عمل بکند تا مسلمانی درست شود۔

اس کتاب میں ضعیفی کی ایک اور مثنوی (۳۹) شعر کی ہے، اس کا عنوان حرمت علیکم درج ہے، اس میں یہ بتایا گیا ہے کن کن عورتوں سے نکاح ناجائز اور حرام ہے، اس مثنوی کا ابتدائی حصہ اور آغاز کے اشعار درج ہیں۔

آغاز:۔

دھرو یاد قرآن تے یو خبر
کہ چودا زناں دیکھ حرمت اپر
جو حق تے محمدؐ کرے کام میں
خبر یو دیا دین اسلام میں
کہ چودا زنا کے یو ناتے تمام
بیاں کر نکاح ان کا کہنا حرام

اختتام:۔

ضعیفی تو شب روز حق پاس منگ
دنیا میں عمل نیک ہور نیک سنگ

اس مثنوی کے بعد اس کتاب میں ضعیفی کے پانچ غزلیں درج ہیں، جو اخلاقی مضامین کی حامل ہیں، چند شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

سیوا سد اسجان کا جیتا ہے لک کرناچ ہے
بندا یو بانع ہوے پر بندگی میں پک دھرناچ ہے
امید جینے کا پکڑ کب لک رہے گا عیش میں
جیتا جیا بی ایک دن اس ٹھار سو مرناچ ہے
سیج اپنا کیا ہے سو وو اپنے سات آوے گا
کمانے جو کیا ہے یاں سو واں تو نقد پاوے گا
اول ایمان لیا کر توں ضعیفی نیک عملاں کر
تو ہے امید تج اکثر خدا تے خبر پاوے گا
دُنیا کے گود میں جا بیٹھا توں ہو کے لڑکا
منگا کیا ہے دل کو ان فانی دنیا کی پتر کا
پھر اوڑنا ضعیفی لے دین کی دولائی
دنیا کے تھنڈ کیا کہا کیا تن اکیا مدکا
دنیا کی توں منزل منی غفلت سوں پر کرسوں کو
یو نقد تری راہ کا روبی ٹی میں بھابندھوں کو
بولیا ضعیفی حال نیز گزری عمر تو ہوتی نہ چیز
اب رہی سو یو عمرے عزیز غفلت سو گزرانوں کو

(۱۰۴) ہدایات ہندی پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۲۱۳۶ جدید) سائز (۱۰×۸ ۱/۲ انچ) تعداد صفحات (۲۲۰) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ معمولی۔
نام مصنف شیخ داؤد متخلص بہ ضعیفی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۰۰ھ

آغاز:۔

اول پاک ہادی کا لے ناؤں ہیں
ہدایت او سی پاک تے پاؤں ہیں
بھی احمد نبیؐ کی رسالت پہ آ
گواہو کہ کت پاؤں اسلام کا
مسائل یو فقہاں کے اسنادسوں
نکالی کیا پیر کے اسنادسوں
کہ اکثر زبان ہند کی اس طرف

رکھیا خوش سو پڑتے ہیں دکھنی حرف
ہدایات ہندی لگر اس کا ناؤں
رکھیا ہور لیا یا ہوں ہندیاں کے ٹھاؤں
لقب اس ہوا شیخ داؤد ناؤں
ضعیفی سو اس کے تخلص کا ٹھاؤں

اختتام :-

جو تاریخ ہجرۃ ہزار یک سو پیچ
ہدایات ہندی ہوا یو توپیچ
دلی کے شہنشاہ کے دہر میں
مبارک وذی الحجہ کے شہر میں
اتھی سات تاریخ دن مشتری
یو نسخہ مرتب ہوا خوشتری
مرتب یو نسخہ اچھو بردوام
بحق محمد علیہ السلام
تمت تمام شد

(۱۰۵) مراۃ الحشر (۱)

نمبر مثنوی (۳۵) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۴۸) سطر (۱۱)
خط نسخ۔ مصنف سید محمد فراقی۔
تاریخ تصنیف ۱۱۳۵ھ

سید محمد نام اور فراقی تخلص تھا، بیجاپور وطن تھا، مگر عالمگیری عہد میں اورنگ آباد میں اقامت کرلی تھی، شمالی ہند کا سفر بھی کیا تھا، شمال کے تذکرہ نویسوں قائم اور میر حسن نے اپنی کتابوں میں ان کا ذکر کیا ہے، لیکن تعجب ہے دکن کے تذکرے ان کے احوال سے خالی ہیں، فراقی کی علمی قابلیت نہایت اعلیٰ پایہ کی تھی، علم معانی اور منطق میں پوری دستگاہ اور مہارت رکھتا تھا، چنانچہ اپنے ایک شعر میں کہتا ہے :-

نظر ہے علم منطق ہور معانی میں فراقی کو
اگر علم حدیث مصطفےٰ ہوتا تو کیا ہوتا

اب تک ان کے حالات اور کلام گوشۂ گمنامی تھے شمالی تذکرہ نویسوں نے صرف ایک شعر نقل کیا ہے یعنی

فراقی کشتہ ہوں اس آن کا جس دم کہ وہ ظالم
کمر سے کھینچتا خنجر چڑھاتا آستیں آئے

ہم کو اس کی ایک غزل دستیاب ہوئی تھی جس کو دکن میں اردو میں نقل کیا گیا ہے اب اس کی ایک ضخیم مثنوی دستیاب ہوئی ہے۔

اس مثنوی سے معلوم ہوتا ہے کہ فراقی ایک کہنہ مشق شاعر ہونے کے علاوہ مذہب سے زیادہ لگاؤ رکھتا تھا، اس نے اپنی اس مثنوی میں بیان کیا ہے، انسان مرجاتا ہے مگر اس کا نام کتابوں کے ذریعے باقی رہ جاتا ہے، چنانچہ آج ہم اس کو ایسی کتاب کے ذریعہ یاد کرتے ہیں۔

اپنی مثنوی میں فراقی اس امر کا ذکر کرتا ہے کہ اس کے خاندان میں کوئی شاعر نہیں ہوا۔ بلکہ وہ صاحب علم و فن تھے، فاضل اجل تھے۔ صرف اس نے شاعری کی طرف توجہ کی، اور پھر اس نے اپنی تمام عمر فارسی شاعری اور فارسی تصنیف میں گزار دی تھی۔ مراۃ الحشر اس کی دکھنی مثنوی ہے، اس سے اس امر کا پتہ چلتا ہے۔ دکھنی یا اردو میں اس نے زیادہ طبع آزمائی نہیں کی بلکہ سرسری طور پر کہنے کا تذکرہ کیا ہے مگر فراقی کا نام اس کے اردو کلام کے باعث بھی یاد کیا جاسکتا ہے

ان کی فارسی کتابیں اور کلام کا پتہ چلتا ہے۔

مراۃ الحشر ناقص الاول ہے یعنی پہلا صفحہ نہیں ہے۔

آغاز:-

گگن کا دیا شامیاں تان کر ۔۔۔ شفق کی کسوٹی تے افشان کر
دیا تھا رب چار عناصر کے چار ۔۔۔ تو پکڑی ہے ایسی عمارت قرار
زمیں کا کیا فرش ہموار صاف ۔۔۔ سیا دھوپ کا تس پہ باریک غلاف
مار تا سکے ہیں

فراقی نے تذکرہ کیا ہے اس کو ایک فارسی کتاب سے دکھنی زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔ مثنوی میں اول حمد ہے پھر مناجات اس کے بعد نعت، نعت کے بعد غوث الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضؓ کی مدح ہے، اس کے بعد سید محمد گیسو دراز رحؒ کی ستائش پھر سبب تالیف اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے جس میں روز قیامت کے واقعات قلمبند کئے گئے ہیں، اور درمیان میں ثبوت کے طور پر بعض حکایتیں بھی درج کی گئی ہیں۔ مثنوی میں تمام عنوانات بھی اشعار میں لکھے گئے ہیں جس طرح نصرتی نے گلشن عشق میں عنوان اشعار لکھے ہیں اور ان کے مجموعے کا ایک قصیدہ بن سکتا ہے اسی طرح فراقی نے بھی کیا ہے عنوان کے چند شعر یہاں لکھے جاتے ہیں۔

مومناں کا یو ہے نزاع وداع
جو دسے حال انو کی جلگی حضور

یو سنو حال گوش عبرت سوں
ہے نصیحت بیان اہل قبور

یو حکایت ہے یک نمسک کی
نکتاں میں جو تھا مشہور

یو قیامت کے دس علامت ہیں
ہر علامت کرینگی جگ میں ظہور

ذکر یاجوج ہور ماجوج
جو خرابیاں کرینگے اور مغرور

یو ہے مذکور حشر کا سارا
خلق اٹھیں گی تمام یوم نشور

اپنے نام تخلص اور اپنے خاندان اور سبب تصنیف کا تذکرہ اس طرح کیا ہے:-

فراقی تخلص ہے میرا مدام
ولے اصل سید محمدؐ ہے نام

کیا نصرتی بول میٹھا بچن
رہیا ناؤں ہو کر جو ابر کا کہن

جو شوقی انتھا بہوت ایس شوق کا
کتا تھا سخن بی بہا ذوق کا

ولے ناؤں اس کا سخن بی رہیا
آپس کی جس سوں دو تنھا کیا

ولے قابلیت میرے میں کہاں
مرے پر بی لے ناؤں میرا جہاں

نہ شاعر ہوا کوئی میری پشت میں
ہنر یو رکھیا کوئی نیں مت میں

اتھے فاضلاں سارے میرے بڑے
علم علم کا لیک جگ میں کھڑے

جکوئی شوق سو آئے تس جہاں توں نول
جہنم کی گرمی ندے تس خلل

. . . .

کتا تیں ہوں میں یو بزرگی سوں بات
جو میری بزرگاں کے ہیں یو صفات
میری عمر سب فارسی میں سری
کہوں شعر دکھنی تو میں سرسری
بیکاری وقت جب میں کھولتا
یو دکھنی بچن گاہ کہ بولتا
نپٹ کم کیا ہوں میں دکھنی بچن
رکھیا ہوں اوتینے کوں لے کر جتن

پھر اس نے بیان کیا ہے اس کے ایک دوست تھے جن کے پاس روز قیامت کے متعلق ایک کتاب تھی اس فارسی کتاب کو اس نے دکھنی نظم میں منتقل کیا۔
تاریخ تصنیف اس طرح بیان کی ہے۔

کیا قصد تاریخ جب بولنا
یو اجمال تفصیل کر کھولنا
تو مج دل کیا اس وضع انتخاب
یو دیکھو جو ہے بابرکت کتاب

اختتام:۔

تو اتناج کہا بس نہ ہے پو دُجا
گنہگار ہے پے تو جنت میں جا
رضا دے سکے سرورِ کائنات
میرے سرپہ اپنا شفاعت کا ہات
میرا ہوے جب اس ہانت خوش حال میں
میں اتناج آخر کوں بولوں بچن

ترقیمہ:۔

ایں خط رکن الدین ولد شیخ غلام محی الدین ساکن در بیت بابا نگرام۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں۔

(۱۰۶) مراۃ الحشر دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۶۸ ۷ جدید) سائز (۸×½ ۵ انچ) تعداد صفحات (۳۱۴) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق کتابت ۱۱...ھ

آغاز:۔

کہوں حمد ہور شکر اوس رب کتیں
جلاتا ہے اور مارتا سب کے تیں
جلانا تو اوس پہ نہ دشوار ہے
نکچہ مارتے کوں اوسے بار ہے

مؤلف کا بیان ہے کہ ان ایک دوست کے پاس کی کتاب مطلع الانوار میں آخرت نامہ پر میری نظر پڑی لہذا میں نے فارسی سے دکھنی میں اس کو نظم کیا۔

اختتام:۔

میرا ہوے جب اس دہات خوشحال من
میں اتناچہ آخر کو بولوں سخن
سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را
خدا اورادہد عالی مراتب
کہ خواند فاتحہ برنام کاتب

ترقیمہ :-

کہ کاتب ایں نسخہ جامع الفوائد مرات الحشر تصنیف حضرت سید محمد قادری تخلص فراقی است کہ کاتب ایں نسخہ سید نور اللہ بن بندۂ حضرت حمزہ حسینی قدس اللہ علیہ سرہٗ کہ بتاریخ ہفتم شہر ربیع الاول در بلدہ رائچور بوقت چاشت اتمام یافت سنہ ۱۱۰۰ھ

نوٹ) آخر میں کاتب کی نظم ہے جس میں سنہ تالیف ذکر کیا گیا ہے معلوم ہوتا ہے مؤلف کے عہد میں جو نقل ہوئی تھی اس کے کاتب کی نظم اس نسخے میں بھی نقل کردی گئی ہے۔ اوس میں سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

لکھا ہوں میرات الحشر کون تمام
دعا سوں کرے یاد ہر کوئی مدام
اصل نور الدین ناؤں چلاتے اتھے
عرف چاند پیر کر بولاتے اتھے
کہ تاریخ ہفتم ربیع الاول
مرتب ہوا نسخہ بے بدل
اتھا سن ایگارا جو سو پر اسی
لکھا ہوں بیاں اوس کا در فارسی
مصنف فراقی ہے ان کی کتاب
لکھا نور الدین تا کہ ہوے صواب
کہ لکھ کر کیا اس قصے کو تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ دیگر :-

تمت تمام شد کار من نظام شد بتاریخ نوزدہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۴ھ در بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد در حویلی فضل النساء بیگم صاحبہ لیلہ بوقت دوپہر بروز سہ شنبہ برائے پاس خاطر غلام علی شاہ درویش کاتب الحروف فقیر حقیر غلام قادر تخلص جوہر اتمام یافت...

(۱۰۷) زاد العوامین

نمبر کتاب (۱۸۸ جدید) سائز (۸½ × ۶ انچ) تعداد صفحات (۲۳۸) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف سید محمد متخلص بہ کمتر تاریخ تصنیف سنہ ۱۱۳۲ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱۸۲ھ۔

حالات مصنف :-

سید محمد کمتر کے حالات دستیاب نہیں ہوے۔

آغاز :-

خدا کا ناؤں لے اول محمد کا وسیلہ دھر
محی الدین قادر کی کرم سوں لیا کہ یوں دایم
فقہ کا علم ہے دریا کتاباں فارسی عربی
سمجھ کر عالماں فاضل زہد تقوی کریں تس پر
عوام الناس لوگاں تیں خبر میں اس کتاباں کے
سو وہ عاجز و عاری ہیں شریعت کے سوا یکت

مصنف نے ضروری مسائل فقہ و فرائض و واجبات کو عربی و فارسی کتابوں سے انتخاب کرکے اپنے استاد فاضل کے ارشاد سے دکھنی زبان میں منظوم کیا ہے۔ کتاب تیس ابواب پر مشتمل ہے جس میں خاتمہ کتاب بھی شامل ہے۔ نام کتاب سے متعلق یہ شعر ہے :-

کیا تصنیف تفصیل سوں کتاباں کا طریقہ دھر
رکھیا ہوں ناؤں بی اُس کا جو بین زادالعوام کر

آخر میں ناظم نے اپنا نام اس طرح ظاہر کیا ہے:-

جو سیّد محمدؐ اہے ناؤں منجہ
وطن کا سو ہمتروٹ ہے گاؤں منجہ

سنہ تصنیف اس شعر سے معلوم ہوتا ہے:-

سنہ یکہزار یکصد و سی و دو
اہے لفظ تے دیک تاریخ یو

مصنف کا تخلص کمتر معلوم ہوتا ہے۔ ابتدائے دیباچہ میں اس شعر سے پتہ چلتا ہے:-

بزرگاں کے برکت سوں دعا ہور پرورش پاؤں
تو کوئی دن ناؤں رہے میرا جو اُس کہیں منیں کمتر

اختتام :-

ربیع الاول کا مبارک شہر | تھی تاریخ گیارا دو رونے قمر
تھا روز عرس آں شفیع الامم | شکر کرکے اس روز کیتا ختم
کہ الحمد للہ ہوا یو تمام | بحق محمدؐ علیہ السلام

ترقیمہ :-

بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول بروز دوشنبہ بوقت عصر ایں کتاب زادالعوامین بدست شیخ محمد امین ساکن بیجاپور بہ ساعت سعد و نیک بہ ہجرۃ النبویہ ۱۱۸۲ھ اتمام یافتہ۔

(۱۰۸) نام حق

نمبر (مجامع ۱۷۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۵) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف سرمست

تاریخ تصنیف ۱۱۶۲ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے کیونکہ کسی قدیم اور جدید تذکرہ میں ان کا حال نہیں ہے البتہ ان کا نام سید عبدالکریم تھا۔

آغاز :-

ناؤں حق کا نت زباں پر یاد رکھ
دل یہی پڑنے سوں دائم شاد رکھ
شاہ کاریگر قدیم ہے ہور حکیم
خالق و رازق مہرباں ہے رحیم
زیر و بالا ہے جو کچھ قدرت تمام
زندگی کے اس سوں ہے صورت تمام

اس مثنوی میں فقہ کے چند مسائل کا ذکر ہے یعنی طہارت مستحاب، وضو، غسل، تیمم، ارکان نماز وغیرہ۔ مصنف نے فارسی سے اس کو دکھنی میں نظم کیا ہے جس کی صراحت اختتامی اشعار میں کردی ہے۔

اختتام :-

ختم یہاں سوں نام حق ہوئی فارسی
فرس کوں دکھنی کیا جوں
اس زباں کی نظم کی تاریخ اب
بولتا ہوں آ سنو اہل طلب
ایک ہزار یکصد پو تھے باسٹ برس
یک سبب سوں دل پہ لایا ہوں ہوس

جس کے تئیں ہندی زباں سوں کام ہے
اس اوپر لازم یو فیض عام ہے

مصنف کے تخلص کا شعر :-

یا الٰہی کر عطا سرمست کوں
علم دیں اس دین کے دل بست کوں

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے ۔

(۱۰۹) ترجمہ نام حق دوسرا نسخہ

نمبر (سیر شاملات ۶۸) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۸) سطر (۱۲) خط نستعلیق ...... کتابت ۱۲۱۷ھ ۔

آغاز :-

نام حق سوں کر زباں کو سربلند
جان و دل ہوے جس کے پڑتے ارجمند
نام حق کوں نت زباں پر یاد رکھ
دل یہی پڑتے سوں دایم شاد رکھ
شاہ کاریگر قدیم ہے ہور حکیم
خالق و رازق و مہرباں ہے رحیم

کاتبوں کی وجہ سے بعض اشعار کم و زیادہ ہیں چنانچہ خاتمہ میں تخلص بھی لایا گیا ہے جو پہلے نسخہ میں نہیں ہے ۔

اختتام :-

اس دعا کی فضل سوں بخشے غفور
مغفرت ہوے منجکوں اس کا حضور
یا الٰہی کر عطا سرمست کوں
علم دیں اس دین کی دل بست کوں
از طفیل حضرت خیر الانام
کر سلام اس نام پر ختم الکلام

ترقیمہ :-

"کاتب الحروف سید اولیا ابن سید عبدالکریم سرمست سالکن تعلق کنجی کوٹہ بتاریخ چہارم صفر المظفر ۱۲۱۷ھ در بلدہ حیدر آباد بروز شنبہ بوقت چاشت ۔

کتب خانہ ہذا میں حسبِ ذیل شعر کے لحاظ سے اس کو ولی کی تصنیف سمجھا گیا ہے ۔

قصد میں کیتا ولے کیتا تمام
لُطف اوک ہے جس کا کریم پاک نام

مگر میرے خیال میں جیسا کہ خاتمہ کے اشعار سے واضح ہے یہ سرمست کی تصنیف ہے ۔ ولی کی نہیں ہے اور پھر ولی اس زمانہ میں زندہ بھی نہیں تھا ۔

(۱۱۰) خزانۂ عبادت

نمبر (فقہ حنفی ۸۳۶) سائز (۱۰×۱۵) صفحہ (۶۷۰) سطر (۱۷) خط نستعلیق مصنف سید شاہ محمد ۔ تاریخ تصنیف ۱۱۶۵ھ

مصنف کے حالات کسی تذکرہ میں نہیں ہیں اور نہ ان کی اس کتاب سے کوئی معلومات حاصل ہوتے ہیں ، البتہ یہ واضح ہے کہ وہ دکن کے شاعر تھے ، عربی فارسی کی قابلیت رکھتے تھے ۔ شاعر تھے ، مگر حسن و عشق کی داستان لکھ کر اپنی یادگار نہیں چھوڑی بلکہ فقہ کی کتاب لکھی ۔

کیا تصنیف تفصیل سوں کتاباں کا طریقہ دھر
رکھیا ہوں ناؤں بی اُس کا جو بین زاد العوام کر

آخر میں ناظم نے اپنا نام اس طرح ظاہر کیا ہے:۔

جو سید محمد امین ہے ناؤں منجہ
وطن کا سو ہتروٹ ہے گاؤں منجہ

سنہ تصنیف اس شعر سے معلوم ہوتا ہے:۔

سنہ یکہزار یکصد دسی و دو
اہے نقط تے دیک تاریخ یو

مصنف کا تخلص کمتر معلوم ہوتا ہے۔ ابتدائے دیباچہ میں اس شعر سے پتہ چلتا ہے:۔

بزرگاں کے برکت سوں دعا ہور پرورش پاؤں
تو کوئی دن ناؤں رہے میرا جو اس کہیں مبیں کمتر

اختتام:۔

ربیع الاول کا مبارک شہر
تھی تاریخ گیارہ دو دو نے قمر
تھا روز عرس آں شفیع الامم
شکر کر کے اس روز کیتا ختم
کہ الحمد للہ ہوا یو تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:۔

بتاریخ دوازدہم شہر ربیع الاول بروز دوشنبہ بوقت عصر ایں کتاب زاد العوام بدست شیخ محمد امین ساکن بیجاپور بہ ساعت سعد و نیک بہ ہجرۃ النبویہ ۱۱۸۲ھ ۔ ارقام یافتہ۔

(۱۰۸) نام حق

نمبر (مجامع ۱۷۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۵) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف سرمست

تاریخ تصنیف ۱۱۶۲ھ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے کیونکہ کسی قدیم اور جدید تذکرہ میں ان کا حال نہیں ہے البتہ ان کا نام سید عبدالکریم تھا۔

آغاز:۔

ناؤں حق کا نت زباں پر یاد رکھ
دل یہی پڑنے سوں دایم شاد رکھ
شاہ کاریگر قدیم ہے ہور حکیم
خالق و رازق مہرباں ہے رحیم
زیر و بالا ہے جو کچھ قدرت تمام
زندگی کے اس سوں ہے صورت تمام

اس مثنوی میں فقہ کے چند مسائل کا ذکر ہے یعنی طہارت مستحاب، وضو، غسل، تیمم، ارکان نماز وغیرہ۔
مصنف نے فارسی سے اس کو دکھنی میں نظم کیا ہے جس کی صراحت اختتامی اشعار میں کر دی ہے۔

اختتام:۔

ختم یہاں سوں نام حق ہوئی فارسی
فرس کوں دکھنی کیا جوں
اس زباں کی نظم کی تاریخ اب
بولتا ہوں آ سنو اہل طلب
ایک ہزار یکصد پہ تھے باسٹ برس
یک سبب سوں دل پہ لایا ہوں ہوس

جس کے تیں ہندی زباں سوں کام ہے
اس اوپر لازم یو فیض عام ہے

مصنف کے تخلص کا شعر:-

یا الٰہی کر عطا سرمست کوں
علم دیں اس دین کے دل بست کوں

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۱۰۹) ترجمہ نام حق دوسرا نسخہ

نمبر (سیر شاملات ۶۸) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۸) سطر (۱۲) خط نستعلیق ۔۔۔۔۔ کتابت ۱۲۱۶ھ۔

آغاز:-

نام حق سوں کر زباں کو سربلند
جان و دل ہوئے جس کے پڑتے ارجمند
نام حق کوں نت زباں پر یاد رکھ
دل یہی پڑتے سوں دایم شاد رکھ
شاہ کاریگر قدیم ہے ہور حکیم
خالق و رازق و مہرباں ہے رحیم

کاتبوں کی وجہ سے بعض اشعار کم و زیادہ ہیں، چنانچہ خاتمہ میں تخلص بھی لایا گیا ہے جو پہلے نسخہ میں نہیں ہے۔

اختتام:-

اس دعا کی فضل سوں بخشے غفور
مغفرت ہوئے منجکوں اس کا جہل دور
یا الٰہی کر عطا سرمست کوں
علم دیں اس دین کی دل بست کوں
از طفیل حضرت خیر الانام
کر سلام اس نام پر ختم الکلام

ترقیمہ:-

"کاتب الحروف سید اولیا ابن سید عبد الکریم سرمست تخلص ساکن متعلق کنجی کوٹہ بتاریخ چہارم صفر المظفر ۱۲۱۶ھ در بلدہ حیدرآباد بروز شنبہ بوقت چاشت۔

کتب خانہ ہذا میں حسب ذیل شعر کے لحاظ سے اس کو ولی کی تصنیف سمجھا گیا ہے۔

فقد میں کیتا ولے کیتا تمام
اوک ہے جس کا کریم پاک نام

مگر میرے خیال میں جیسا کہ خاتمہ کے اشعار سے واضح ہے یہ سرمست کی تصنیف ہے۔ ولی کی نہیں ہے اور پھر ولی اس زمانہ میں زندہ بھی نہیں تھا۔

(۱۱۰) خزانۂ عبادت

نمبر (فقہ حنفی ۸۳۶) سائز (۱۰×۱۵) صفحہ (۶۷۷) سطر (۱۷) خط نستعلیق مصنف سید شاہ محمد۔ تاریخ تصنیف ۱۱۶۵ھ

مصنف کے حالات کسی تذکرہ میں نہیں ہیں اور نہ ان کی اس کتاب سے کوئی معلومات حاصل ہوتے ہیں، البتہ یہ واضح ہے کہ وہ دکن کے شاعر تھے، عربی فارسی کی قابلیت رکھتے تھے۔ شاعر تھے، مگر حسن و عشق کی داستان لکھ کر اپنی یادگار نہیں چھوڑی بلکہ فقہ کی کتاب لکھی۔

دکن کے جن شعرا سے ہم واقف ہیں ان میں شاہ محمدؐ نام اور تورد ریا لقب ایک بزرگ گزرے ہیں مگر ان کا زمانہ بہت قدیم ہے وہ ...... میں انتقال فرما چکے تھے کتاب میں انھوں نے اپنا پورا نام ہی تخلص کے بجائے استعمال کیا ہے۔

آغاز:۔

الٰہی توں ہے پاک پروردگار
بندیوں کو بھی پاکی پو دھر استوار
نجاست گناہاں کی توں دھو کوٹ
غسل دے توں توبہ کے پانی سوں گھٹ
رجو کا وضوع توں کرانا اول
تیرے یاد میں سوں دھرانا سگل

یہ حنفی فقہ کی کتاب ہے (۱۸۵) عنوانات کے تحت مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

تمہیدی عنوان حمد و نعت منقبت کے بعد فرض و واجب مستحب منکر فرض، منکر واجب، منکر سنت کی تفصیل کی ہے، پھر سات باب کے تحت فقہی مسائل کا تذکرہ ہوا ہے۔ سات ابواب کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) باب الطہارت (۲) باب تیمم (۳) باب مستحباب (۴) باب الصوم (۵) باب الزکات (۶) باب حج (۷) باب النکاح

تمہیدی بیان میں آنحضرت صلعم کی سیرت پر بھی ایک نظر ڈالی گئی ہے، مصنف کے نام کی صراحت کئی جگہ ہوئی ہے، چند اشعار حسب ذیل ہیں:۔

ختم یو فصل شاہ محمدؐ نے کر
کبھی جائے عمر و رجانے کی تھی خبر
کیا شاہ محمدؐ نے یو بھی تمام
انا ابدست لینے کا ہیگا کام
یو آخر کیا شاہ محمدؐ فصل
کہوں بھی منع اٹ باناں سگل
تو کر باب کوں شاہ محمدؐ تمام
اگے پاک پانی سوں تجھ کوں بھی کام

اختتام:۔ اس میں تاریخ تصنیف کا تذکرہ بھی آگیا ہے۔

توں کر اس کوں مشہور عرب و عجم
نقل اس کی ہے رہے جاری قلم
کتاب یو بنیا تو جو جا گو عزیز
سنہ ہجری ہزار ہور ایک سو پہ تیز
گزر جا کو پینیٹ جو برساں سگل
لگا تیسرا مہینا ربیع الاول
بنیا جب تو اس کو دیا یو خطاب
خزانہ عبادت ہزار الکتاب
کیا شاہ محمدؐ نے تو یو ختم
نبیؐ پر درود بھیج کر دم بہ دم

کتاب میں محمد عبد الحق صاحب کے نسخے سے نقل کرنے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ اکثر عنوان شعر میں کہے گئے ہیں، چند اشعار یہ ہیں:۔

فصل اب جو او بولتا ہوں سو یو
قیام بھی نماز ان میں فرض سو
انا باب روزے کا کھولوں سگل
کتیک فصل اس میں بولوں سگل

فصل دوسرا بولتا ہوں ایتال
روزہ توڑنے سوں جو ہوتا ہے حال
ایتا فصل روزہ کا کھولوں سگل
بیاں اس کا جو ہے سو بولوں سگل

نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں اس کے دو نسخے ہیں، ادارۂ ادبیات اُردو میں بھی ایک نسخہ ہے۔

(۱۱۱) خزانہ عبادت دوسرا نسخہ

نمبر جدید (۲۳۵) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۵۱۲) سطر (۲۳)
خط نسخ۔ کتابت ۱۲۳۶ھ۔

آغاز:-

الٰہی توں ہے پاک پروردگار
بندیاں کو بھی پاکی پو دھر استوار
نجاست گناہاں کی توں دھو کے سٹ
غسل دے تو توبہ کے پانی سوں گھٹ
رجوع کا وضو توں کرانا اول
تیری یاد میں سو دھرانا سگل

تاریخ تصنیف کی صراحت:-
کتاب یو بنا تو جہ جانو عزیز
سنہ ہجرت ہزار ہور ایک سو پو بیز
گزر جا کو پینسٹھ جو برساں سگل
لکھیا تیسرا مہینا ربیع الاول
جب تو اس کوں دیا یو خطاب

خزانہ عبادت ہذا الکتاب

اختتام:-

کیا شاہ محمدؐ نے تو یو ختم
نبیؐ پو درود بھیج کر دم بہ دم

تخلص کے چند شعر یہ ہیں:-
کیا شاہ محمدؐ نے یو بی تمام
فصل اب ختم کا کہوں والسلام
ختم یو بھی کر شاہ محمد شتاب
سناتا ہے یاں سو کلمہ کا باب
کیا شاہ محمدؐ نے بیاں سو ختم
فصل میں سفر کی رکھوں بھی قدم
تمام یو بھی کر شاہ محمد سگل
فواید کا بھی ایک کیتا ہے فصل

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا گیا ہے، اکثر عنوان میں شعر لکھے گئے ہیں بعض شعر یہ ہیں:-
فصل اب جو او بولتا ہوں سو یو
قیام بھی نمازاں منیں فرض سو
انا باب روزے کا کھولوں سگل
کیتک فصل اس میں بولوں سگل
فصل دوسرا بولتا ہوں ایتال
روزہ توڑتے سوں جو ہوتا ہے حال
ایتا فصل روزے کا کھولوں سگل
بیاں اس کا جو ہے سو بولوں سگل

ترقیمہ ہے

تمت الکتاب بعنوان الملک الوہاب بتاریخ بست یکم
ربیع الاول ۱۲۳۷ھ بہ مکان مسجد میر اسد اللہ خاں مرحوم
اتمام یافت کاتب حروف محمد غوث ساکن تربا نور۔
کاتب نے سہواً ۱۲۳۷ھ کے بجائے ۱۱۳۷ھ لکھا ہے جو
صحیح نہیں ہے۔

(۱۱۲) خزانہ عبادت تیسرا نسخہ

نمبر (۲۲۹۳ جدید) سائز (۱۵×۹) صفحہ (۲۰۶)
سطر (۱۹) خط نستعلیق۔

آغاز:-

الٰہی تو ہے پاک پروردگار
بندیوں کوں بھی پاکی وہ عوا آتا
نجاست گناہوں کی توں دھو کوسٹ
غسل دے توں توبہ کے پانی سوں گھٹ

اختتام:-

کتاب اس جو سنہ کے پڑھے تو نظر
صحیح بوجیا ہور یو معتبر
کیا شاہ محمد نے تو یو ختم
بخش یو درود بھیج کو دم بہ دم

ترقیمہ:-

از فضل خدا ۔ ۔ ۔ ۔ محمد مصطفےٰ کتاب خزانہ عبادت
در ساعت سعادت بتاریخ بست و دوم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۵ھ

روز یکشنبہ علیہ اختتام پوشید الراقمہ محمد عباس۔

(۱۱۳) توشۂ عاقبت

نمبر کتاب (۲۲۹۹ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) تعداد
صفحات (۶۰) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط
نام مصنف منور بیگم۔ تاریخ تصنیف ۱۱۴۶ھ تاریخ
کتابت ۱۲۷۳ھ۔
منور بیگم کے والد خلیل اللہ خاں اور ان کے والد اللہ
ویردی خاں تھے جو بزمانہ عالمگیر ترنا دلی سے کرنول تک
حکمراں تھے۔ منور بیگم کی اعلیٰ علمی قابلیت کا اس تصنیف سے
سے پتہ چلتا ہے۔ تفصیلی حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

منور کروں دل سے حمد کریم
کہ پیدا کیا جس نے عرش عظیم
کیا جس نے پیدا جہاں از عدم
اور پیدا کیا جس نے لوح و قلم
ہوئی حکم سے جس کی کرسی نمود
ہوا خلق بے حد کا پل میں وجود

یہ مختصر رسالہ فقہ ایک قابل محترمہ کی تصنیف نایاب
ہے۔ اس میں مسائل فقہ فرائض و واجبات وغیرہ کو مختصراً
بیان کیا ہے۔ اور بارہ (۱۲) باب پر مشتمل ہے۔ دیباچہ کی عبارت
کے کچھ سطور ذیل میں لکھے جاتے ہیں:-
ابتدا میں حمد و نعت نظم میں ہے اور اصل کتاب نثر
میں تالیف کی گئی۔ دیباچہ کی عبارت یہ ہے۔

"بعد اس کے کہتی ہے کمترینۂ خادمان حضرت رسولِ اکرمؐ ضعیفہ خاکسار منوّر بیگم دختر خلیل اللہ خاں ولد اللہ ویردی بیگ خاں جس وقت کہ عالمگیر بادشاہ کے زمانے میں نواب ذو الفقار خاں دکھن کا صاحب مقرر ہوا تھا اُس وقت خان موصوف پائین گھاٹ میں رامیسر اور ترنادلی سے صوبۂ کرنول تک کی حکومت کرتے تھے۔ جب یہ کمینہ سمجھی کہ دین کا علم حاصل کرنا فرض ہے اس واسطے ضروری مسئلہ اور احکام اور ارکان نماز اور وضو اور حج اور زکات وغیرہ کے کتابوں سے چن لے کر اس رسالے کے بارہ باب میں جمع کئے اور سونے کے حل سے لکھ کر توشۂ عافیت اُس رسالے کا نام رکھی تا تمام فرزندان اور عزیزان اور تمام مسلمانوں کو دُنیا اور عاقبت میں کام آوے" الخ۔

اختتام :-

"الحمد للہ کہ یہ رسالہ ہندی زبان میں . . . تمام ہوا کہ قبر مبارک حضرت آدم صفی اللہ پیغمبر سراندیپ میں کہ ملک ہندوستان میں ہے موجود ہے . . . . اس کے بعد ایک نظم ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں :-

خدایا دعا ہے میری صبح و شام
منوّر میرے دل کو کر مثل نام
کرے مدح شام و سحر نصرتی
کہ گلشن کو بھولے مگر نصرتی
بہ توفیق حق آبِ زر سے تمام
رسالہ ہوا فقہ میں انتظام
زر و لعل یاقوت کی نیں ہوس
کہ یک مغفرت کا مجھے تکیہ بس
جواہر کا نیں شوق لیل و نہار
کہ رحمت کا بس گوہرِ آبدار

ترقیمہ :-

"رسالہ توشۂ عاقبت بتاریخ سیوم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۲ھ روز چہارشنبہ بوقت چہار گھڑی شب در قصبہ مریال گوڑہ . . . . . صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد از ید . . . میرزا سلطان علی بن میرزا یاسین حیدر آبادی . . . . . الٰہی بیامرز ایں ہر سرا مؤلف و قاری نویسندہ را ادارۂ ادبیات اُردو میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۱۱۴) رسالہ بدعت شکن (تنبیہ النسا)

نمبر کلام ۱۴۷۵، سائز ۹ × ۵، صفحہ ۴۹، سطر ۱۴، خط نستعلیق۔ مصنف خواجہ رحمت اللہ

تاریخ تصنیف قبل ۱۱۹۵ھ کتابت ۱۲۵۸ھ۔

خواجہ رحمت اللہ دکن کے ایک مشہور صوفی بزرگ اور بیجاپور سے متعلق تھے، اول بل گاؤں میں قیام تھا پھر کرنول آگئے اور وہاں سے ادگیر د علاقہ بدر، اس میں قیام کیا، یہاں کے قلعہ دار سید عبد القادر نے ان کے نام پر رحمت آباد آباد کیا اسی مقام پر ۱۱۹۵ھ میں ان کا انتقال ہوا، خواجہ صاحب کے مریدوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا، ان میں بعض شاعر بھی تھے، چنانچہ "کامل" کا پتہ چلتا ہے جس نے ایک مثنوی مختصر نامہ تصنیف کی ہے، خواجہ رحمت اللہ سید علوی بیجاپوری کے مرید اور خلیفہ تھے، مرید ہو کر انھوں نے دُنیاداری چھوڑ دی تھی۔

حج اور زیارت سے فارغ ہو چکے تھے۔ نائب رسول اللہ کے لقب سے مشہور تھے۔

موجودہ زمانے کے ترقی پسند مصنفین کے اصول کے مدنظر انھوں نے رسم و رواج کی باتوں کو نہایت عریاں الفاظ میں بیان کیا ہے، اور مضحکہ اڑایا ہے۔

آغاز:۔

حمد بے حد ہے اوسی سبحان کو
جو کیا پیدا جسم اور جان کو
دو جہاں کا خالق اور دائم ہے وہ
سب فنا آخر کتیں قائم ہے وہ
ایک ہے اور نیں شریک دو جا شے
غیر اوس کے نیں سمجھ پوجا کسے

اس مثنوی میں عورتوں کو بری رسموں سے باز رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے، اور ان کی اصلاح مدنظر ہے، معاشرتی اور مذہبی دونوں قسم کی اصلاح کا ذکر ہے، انسانی نفس کی خباثتوں اور اخلاق و اعمال کی گندگیوں کو نہایت عریاں الفاظ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس زمانے کے بڑے رسم و رواج کی نہایت شد و مد سے مخالفت کی اور مضحکہ اڑایا ہے۔

عورتاں کو بھار لانا ہے حرام
غیر محرم کو دیکھانا ہے حرام
حیف ہے تو نیں ذرا کہنا شرم
خاندان اپنے کا کیوں کھوتا بھرم

اکثر جگہ سہاگن کو مخاطب کر کے اظہار خیال کیا ہے، مثلاً

سُن سہاگن پندِ حق دل جان سے
میں کہوں احادیث اور قرآن سے
سُن سہاگن بات میری کر قبول
میں کہوں فرمائے سو حضرت رسولؐ
سُن سہاگن یاد رکھ باتاں تمام
پڑھ درود واں چھوڑ دے گیتا حرام

اختتام:۔

ہم دیکھانا رہ بنی درکار ہے
کوئی چلو نہ کوئی چلو مختار ہے
گر چلیں گے تو خدا دیوے جزا
نا چلیں گے تو یقیں پاوے سزا
یہ رسالہ ہو چکا سارا تمام
پر نبیؐ بھیجو درود اں اور سلام

خاتمہ:۔

تمت تمام شد رسالہ بدعت شکن خوب و حسب حال بہ حسب فرمائش خان صاحب عالی کرم الطاف گستر غریباں علی محمد خاں ساکن قصبہ لاتور بدست عاصی اضعف العباد غلام حیدر قاضی یادگار نوں سر دھارو رصوبہ خجستہ بنیاد تحریر یافت دہم شہر شعبان ۱۲۵۶ھ۔

اس کا دوسرا نام تنبیہ النساء ہے، ادارۂ ادبیات اردو میں اس کے متعدد نسخے ہیں (نذر صد ۱۵۱) کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے چار نسخے موجود ہیں۔

(۱۱۵) رسالہ فقہ

نمبر کتاب (۳۴۳۴ جدید) سائز (۸ × ۵ انچ) تعداد صفحات (۱۳۶) تعداد سطور (۱۱) خط نسخ معمولی

نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ

تاریخ کتابت ۱۲۰۹ھ۔

حالات مصنف:-

مصنف کے حالات بدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ...... حدیث بنی قال علیہ السلام طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ الخ اس کا معنی یو ہے طلب کرنا علم کو فرض ہے سب مسلمان اور مسلمانیاں پر علم شریعت و بیان مسلمانی و بیان نماز و زکات"

اس رسالہ میں عقاید و فقہ کے مسائل بطور سوال و جواب بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"خلال کرتے وقت کچھ دانتاں میں نکلیا تو پھر کو کھانا مکروہ ہے"

ترقیمہ:-

ایں کتاب بتاریخ پنجم صفر المظفر بروز دوشنبہ بوقت یکپاس بدست سیدی احمد فرزند شاہ احمد علی قادری النقشبندی باتمام رسید ۱۲۰۹ھ

(۱۱۶) ترجمہ سراج المومنین

نمبر کتاب (۸۹۷ جدید) سائز ۳/۴ ۷ × ۱/۴ ۵ انچ تعداد صفحات (۱۱۰) تعداد سطور ۱۳ خط طبعی۔ نام مصنف ...... حسینی تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۶۶ھ ۱۱ رمضان

ناقص الاوّل

حالات مصنف:-

دکن میں حسینی تخلص کے کئی شاعر ہوے ہیں، ایک شاعر قطب شاہی دور میں تھے یہ دوسرے حسینی ہیں جو آصفیہ دور سے تعلق رکھتے ہیں مگر شاعر کی حیثیت سے مشہور نہیں ہوے۔

آغاز:-

کہ لاویں گے ملک جا اس بشر کوں
جو پوچھے گا بزاں سبحان بچوں
حرام اور پر حلال کے نیکوزر کوں
کہ اے بندے تو خرچیا کس غرض سوں

یہ مثنوی ناقص الاول ہے۔ آخر میں جو اشعار مصنف کے تخلص اور نام کتاب اور سنہ تصنیف کے متعلق ہیں اوس کی نقل درج ذیل ہے:- یہ مثنوی تقریباً ایک ثلث اول سے ناقص ہے۔

حسینی کر اب شکر توں پاک رحمان
تیرا مطلب دیا او پاک سبحان
جو کچھ مطلب اتھا سو توں دیا رب

بھی یک معروض دھرتا ہوں سو میں آب

سراج المومنین کوں پاک سبحان

حشر تیں رکھو سلامت پاک رحمان

اگیارہ سو پہ تھا سن سات ہور سات

کہ بھی رمضان کی تھی گیارھویں رات

ہوا ہے یوم مرتب نسخہ دین

ہر یک کوی کریں گے دیکھ تحسین

اختتام :-

درود پڑھ کر کیا ہوں ختم نامہ

میرے دل کا رکھیا ہوں یاں کے خامہ

تمت تمام شد

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا مکمل نسخہ ہے۔ دراصل یہ فارسی کتاب جس کا نام سراج المومنین ہے ترجمہ ہے۔
آغاز کے اشعار سالار جنگ کے نسخے میں حسب ذیل ہیں:

خدا کوں حمد بے حد ہے سزاوار

وہی واحد وہی ہے کرتار

نکل پردے سے کست سوں آکر توں ہیار

منگیا کرنے کتیں قدرت کوں اظہار

مثنوی میں پہلے حمد و نعت ہے پھر چار یار کی منقبت اس کے بعد اپنے مرشد کی مدح کی ہے اور سبب تالیف کا عنوان ہے اسکے بعد نفس مضمون شروع کیا ہے۔
آغاز میں کئی صفحوں پر پانی پڑنے سے سیاہی پھیل گئی ہے۔

(۱۱۷) فقہ مبین

نمبر (فقہ حنفی ۱۱۰۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۴۶) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف یقین۔

تاریخ تصنیف ۱۱۸۲ھ کتابت درج نہیں ہے۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے کسی تذکرہ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔ اور ان کی کتاب سے بھی کوئی رہبری نہیں ہوتی۔ صرف تاریخ تصنیف کی صراحت ہوتی ہے اور تخلص ملتا ہے۔

آغاز :-

بنام پاک رب العالمیں سوں

شروع کرتا ہوں میں فقہ مبیں کوں

مسائل فقہ کے ہیں اصل ایماں

جو نیں پوچھے سو وہ کیوں ہوئے مسلماں

جسے توفیق ہووے فقہ دیں سوں

وہی ممتاز ہے اس یقیں سوں

اس کتاب میں فقہی مسائل نظم کئے گئے ہیں عبادات اور دیگر مسائل کا ذکر ہے۔ وضو، تیمم، غسل، نماز، روزہ، شراب کی حرمت، ستر مرد، و عورت، حلال و حرام اس کے علاوہ حقوق شوہر، حقوق والدین، صلہ رحمی۔ حرمت سماع مذمت قمار، داڑھی منڈھانے کی مذمت، مذمت رسم تابوت، وغیرہ امور کو بیان کیا ہے۔

اختتام :-

.... منشور کر مانند یاراں

رکھیں منظور اسے ہر دہ ہزاراں

یقیں فقہ المبیں کوں کر کے مختوم

بحق دیں پناہ و آلِ معصوم

صد و ہشتاد و دو الف ہجرت ۱۱۸۲

بتاریخ مبارک گشت تمت

جامعہ عثمانیہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے (سروری صفحہ[۲])

جامعہ عثمانیہ کا نسخہ نامکمل ہے ۔

(۱۱۸) فقہ محفوظ خاں

نمبر (فقہ حنفی ۳۰۶) سائز (۶×۹) صفحہ (۳۶۶) سطر (۱۳) خط نستعلیق ۔ مصنّف قدر عالم

تاریخ تصنیف ۱۱۹۹ھ تاریخ کتابت ۱۲۳۶ھ ۔

سادات بخارا کا ایک خاندان حیدر آباد میں متوطن ہو گیا تھا شاہ قطب عالم بخاری بڑے عالم اور فاضل بزرگ تھے زمانہ مابعد میں بھی اس خاندان کے مشاہیر نے نام آوری حاصل کی ۔ شاہ قدر عالم کے والد شاہ بدر عالم تھے جو نہ صرف باپ بلکہ مرشد بھی تھے ۔ محفوظ خاں بن کریم خاں کی فرمائش پر شاہ قدر عالم نے اس کتاب کو جو فقہ حنفی میں ہے تصنیف کیا ہے ، محفوظ خاں ابن کریم خاں کرنول کے نوابوں میں شامل تھے ۔ افسوس ہے کہ شاہ قدر عالم کے متعلق کوئی تفصیلی معلومات حاصل نہیں ہوئے ۔

آغاز :-

کہوں میں حمد رب العالمیں کا

کیا گلشن منوّر اپنے دیں کا

غنی تھا آپ اپنی ذات جم

نہ تھا کوئی ذات سیتی اس کے محرم

نہ آدم تھا نہ عالم کا نشاں تھا

نہ کوئی ذات وصفات باگماں تھا

اس مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت ، مدح خلفائے راشدین ، اماماں شریعت ، مدح مرشد ، مناجات ، سببِ تالیف ، اس کے بعد ابواب کے تحت فقہ کے مسائل بیان کئے گئے ہیں ، وضو ، غسل ، تیمم ، نماز ، روزہ ، زکواۃ ، حج کا بیان ہے ، کتاب پندرہ باب اور ایک سو دو فصل میں منقسم ہے ۔

بعض ضروری اشعار یہ ہیں :-

کہوں میں پیر کا اپنے بیاں اب

وہی ہیں قبلہ گاہ میرے مشرب

منوّر نام شاہ بدر عالم

سچے بدر الزماں بدر المقدم

الٰہی تو سچا دانا و بینا

یو عاجز قدر عالم ہے کمینا

فقہ محفوظ خانی نام اس کا

دعا دیوے پڑھے یا جو سُنے گا

اچھے محفوظ خاں نام جواں بخت

جواں عمر و جواں طالع و دولت

اچھے ابن کریم خاں قوم افغاں

تریں ہے قوم میں معروف افغاں

الٰہی قدر عالم کی دعا کوں

تو کر مقبول دعا کے مدعا کوں

ابھی دسویں جمادی الثانی آغاز
وپندرا باب یک سو دو فصل ساز
ہوا آغاز نامہ ہجرِ احمدؐ
جو نو اوپر نود گیارا تھے صد

اختتام :-

فقہ محفوظ خاں جبکہ آغاز
دہم اول جمادی کے شروع ساز
اگیارا سو نود ہور نوا تھے سن
۱۱۹۹ھ
مرتب کا کروں میں روز روشن
مرتب شب برات ماہِ شعباں
اگیارا سو نود ہور نو تھے برساں
جو ہجرت سوں نبیؐ خیر الوریٰ کے
لے تاریخ محمدؐ مصطفیٰؐ کے
بحق مصطفیٰؐ کے ختمِ مرسل
ہوا یو فقہ نامہ شرف اکمل
ختم نامہ کیا میں شرع دیں کوں
بنامِ پاک رب العالمیں سوں

ترقیمہ :-

"بتاریخ بست وچہارم ذیقعدہ ۱۲۳۶ھ بروز جمعہ بوقت عصر بمقام الوال حسن انصرام یافت۔"

جامعہ عثمانیہ میں اس کا ایک نسخہ ہے (سروری ص۴۳) اور نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں بھی اس کے دو نسخے ہیں۔ جامعہ عثمانیہ کے نسخہ میں چند ابتدائی صفحے نہیں ہیں۔

(۱۱۹) رسالہ عقائد

نمبر کتاب (۶۷، جدید) سائز (۱/۲-۷×۱/۲-۴ انچ)
تعداد صفحات (۵۱) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی
نستعلیق۔ نام مصنف مولوی محمد باقرؔ آگاہ تخلص

حالات مصنف :-

مولوی محمد باقر آگاہ کے حالات جلد اول میں بصراحت درج ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ "مدراس میں اردو" اور فہرست کتب خانہ سالار جنگ میں بھی آگاہ کا تذکرہ کر دیا گیا ہے۔

آغاز :-

ثنا اور حمد ہے حق کو سزاوار
کہ ہے قدرت کا جس کے سب یہ بستار
کیا جب اپنی قدرت کو ہویدا
کیا یک کن سے سب عالم کوں پیدا
محمدؐ کوں کیا سالارِ ہستی
طفیل اس کے ہے سب بالا و پستی

عقاید اہلِ سنت کو دکھنی زبان میں منظوم کیا ہے تاکہ مرد اور عورتیں آسانی سے سمجھ سکیں اور یاد رکھیں۔

اختتام :-

بحمد اللہ ہوا یہ نامہ آخر
بحقِ مصطفیٰؐ سلطان فاخر

ترقیمہ:-

تمام ہوئی یہ کتاب بحق ملک الوہاب

اس کتاب کے دو قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں۔ یورپ میں بھی اس کا ایک نسخہ ہے (یورپ میں دکھنی مخطوطات) (۴۴۸)

(۱۲۰) راہ نجات

نمبر (فقہ حنفی ۴۰۳) سائز (۱۳×۶) صفحہ (۳۹)

سطر (۱۷) خط شکستہ۔ مصنف

شاہ عبدالعزیز دہلوی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

کتابت ۱۲۶۲ھ۔

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی مشہور و معروف بزرگ گزرے ہیں جن کا خاندان عرصہ دراز تک دہلی میں قرآن اور حدیث کا ملجا و ماوی بنا رہا۔

شاہ عبدالعزیز مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بڑے فرزند تھے، باپ کے مرنے کے بعد مذہب اسلام کی خدمت کرتے رہے، فارسی میں آپ نے ازالۃ الخفاء نام ایک کتاب قلمبند فرمائی ہے جو مشہور ہے، شاہ عبدالعزیز کا انتقال ۱۲۳۹ھ میں ہوا۔ حکیم مومن خاں مومن نے قطعہ تاریخ قلمبند کیا اس کے دو آخری شعر یہ ہیں:-

جانب ملک عدم تشریف فرما کیوں ہوئے
آگیا تھا کیا کہیں مردوں کے ایماں میں خلل
دست بیداد اجل سے بے سر و پا ہو گئے
فقر و دیں، فضل و ہنر، لطف و کرم، علم و عمل
۳۹ ۱۲

آغاز:-

الحمد للہ علی ... الخ

"اے عزیز و سمجھو تم اس بات کو کہ مسلمان ہونا بڑی نعمت ہے جو کوئی مسلمان ہوا خدا کے دوستوں میں داخل ہوا۔ دنیا میں بھی اس پر رحمت اور عاقبت میں بڑے درجے بہشت میں پاوے۔ اور بغیر مسلمان ہوئے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔"

اس میں فقہی مسائل وضو، تیمم، غسل، نماز، روزہ، زکواۃ، حج کا بیان ہے۔

اختتام:-

"مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اس کے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں حق سبحانہ تعالیٰ سب مومنوں کو توفیق عمل کے دے۔"

ترقیمہ:-

الحمد اللہ کہ وسیلہ حسنات رسالہ راہ نجات کے تصنیف سے جناب قدوت المفسرین امام المحدثین قطب العارفین، خلاصہ علما عصر و فخر فضلا دہر منبع فیوضات لم یزل حضرت کثیر البرکت مولانا و مرشدنا شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ ... بتاریخ بست و ششم شہر ربیع الثانی ۱۲۶۲ھ از دست شمس الدین علی خاں عرف بخشی جی تحریر یافت۔

اس کتاب میں آخری چند صفحے ادعیہ، تعویذ، قلیتے

وغیرہ درج ہیں۔ یہ کتاب طبع ہو چکی ہے۔

اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہے۔

(۱۲۱) احکام نساء (خلاصہ سلطانی)

نمبر کتاب (۸۹۹ جدید) سائز (۸×۶ انچ) تعداد صفحات (۵۲) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف غلام احمد تاریخ تصنیف قبل ۱۲۰۰ھ

حالات مصنف:۔

مصنف میسور کے باشندے اور ٹیپو سلطان کے عہد میں قاضی کی خدمت پر مامور تھے، عربی فارسی کے عالم متبحر تھے، یہ کتاب خصوصیت سے عورتوں کے لیے لکھی ہے۔

آغاز:۔

حمد و ثنا ثابت ہے خاص خدا کتیں
غیر اوس کی خدائی کے لائق کوئی نیں
آسماں کو قدرت سے کیا ہے پیدا
پانی اوپر زمیں کوں حکمت سیتی وہ فرش کیا

چودہ شعر کے بعد نثر میں کتاب شروع ہوئی ہے۔

"کتب معتبر میں لکھی ہیں کہ جو عورت مسلمان نی ہوئے احکام سیں ضروریات دین کے مانند نماز اور روزہ، حیض اور نفاس کے واقف نا ہوئی تو نماز اس کی درست نہیں۔"

اس رسالہ میں عورتوں سے متعلق مسائل فقہ کو جمع کیا گیا ہے۔ کتاب دو قسم پر مشتمل ہے۔

قسم اول اعتقاد کے بیان میں۔ قسم دوم مسائل فقہ متعلق زنان۔

اختتام:۔

عشاء کی نماز کے بعد از سو بار سویم کلمہ پڑھنا بہوت ثواب ہے۔ تمت تمام شد۔

فسبحان اللہ بسم اللہ اللہ اکبر۔ یہ نیت ذبح کی ہے۔

ابتدا میں نام کتاب "خلاصہ سلطانی یا احکام النساء" لکھا ہے۔ لیکن دیباچہ میں صرف احکام [illegible] تحریر ہے۔ خلاصہ سلطانی کا ذکر نہیں ہے۔ مگر انڈیا آفس کے کتب خانے میں اس کے دو نسخے ہیں۔ وہاں کے نسخوں سے دونوں ناموں کی توثیق ہوتی ہے۔

(۱۲۲) ثابت الاسلام مفتاح الکلام

نمبر کتاب (۷۸۳ جدید) سائز ۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۸۴) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نسخ و نستعلیق۔ نام مصنف۔ ؟ تاریخ تصنیف قبل ۱۲۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۳۶ھ

اس کتاب کے مصنف کے متعلق کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:۔

الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ ۔ ایں کتاب بر حکم کلام مجید و

فرقان حمید و سائر کتاب بہ پیغمبران آن نازل شدہ اند۔

دو صفحہ کی فارسی عبارت کے بعد۔

اول کلمہ طیب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ معنے اوس کے پہلا بول پاکی کا کفر شر کتے بیرے ذات کو پاک کرتا ہوں "

مولف کا نام اس کتاب میں نہیں ہے۔ دیباچہ میں جو فارسی میں ہے لکھا ہے کہ اس کتاب ثابت الاسلام کو سید السادات سید محمد قادری قدس سرہ کے کرم سے چند مسائل فقہیہ کو دکھنی زبان میں ترجمہ کیا تاکہ عوام مرد اور عورت اس سے مستفید ہوں۔ رسالے کے ختم کے بعد ایک خطبہ روز جمعہ کا چار صفحات پر تحریر ہے۔

اختتام :-

" اول پرسش نماز کے ہووے گی مسلمان کو نماز کی توفیق دیوے آمین رب العالمین "

ترقیمہ :-

تمت خطبہ اول روز جمعہ بتاریخ بست و ہفتم ماہ رمضان المبارک ۱۲۳۶ھ حسن اختتام پذیرفت کاتب الحروف محمد شمس الدین [illegible] تیم الدین قاضی او دیگر سرکار نا ندیڑ صوبہ محمد آباد بیدر من تحت نشیں بلدہ حیدر آباد فرخندہ بنیاد حیدرآباد دعفی اللہ عنہ

نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۱۲۳) روضۃ الصالحین

نمبر (فقہ امامیہ ۶۳) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۱۶) سطر (۹) خط نستعلیق۔ . . . مصنف غلام حسن

تاریخ تصنیف ۱۲۰۸ھ تاریخ کتابت ۱۲۶۳ھ۔

مولانا غلام حسن امامیہ مذہب کے مجتہد تھے، اور شاعر تھے مگر افسوس ہے کہ ان کے حالات کسی قدیم تذکرہ میں ہیں اور نہ جدید، اس لیے کسی تفصیلی صراحت کا موقع نہیں ہے یہ واضح ہوتا ہے کہ بعض دوستوں کی خواہش پر اس کو لکھا گیا۔

آغاز :-

پہلے کر تو خدا کی حمد و ثنا
جس نے تم سب کے تیں کیا پیدا
اور فضیلت دی اپنی رحمت سے
نوع انساں کو ساری خلقت سے
کہ اوسے فہم اور شعور دیا
اور زبان اوس کی کو کیا گویا

یہ امامیہ مذہب کی منظوم فقہ ہے، مختلف فقہی عنوان کے تحت بیان ہوا ہے۔ اولاً حمد و نعت کے بعد چند مسائل عقاید کے لکھے گئے ہیں اس کے بعد فقہی مسائل ہیں، عنوان فارسی میں ہیں۔

ایمان اور کفر، مومن اور کافر، صوفیان، اعمال صوفیہ اسامی صوفیا، . . . . اس کے بعد واجبات وضو، آداب خلوت، اقسام وضو، واجبات غسل، کیفیت تیمم، آب چاہ، احکام ظروف آخری عنوان " احوال موت ہے۔

کتاب کے نام اور مصنف کے نام کی صراحت۔

اس لیے میں نے اس اسلے کا
روضۃ الصالحین نام رکھا

کہ خدایا ہے امام زمن
تیرا مقبول ہو غلام حسن

تاریخ تصنیف

بارہ سے سن پہ آٹھواں تھا سن
جب کہ اس نظم سے . . . . غلام حسن
ہوا فارغ بہ برکت حضرات
بر محمّد و آل او صلوات

اختتام:-

کر کے پھر ایک شفیق نے معلوم
طرز نظم حدیقہ منظوم
اس کی تاریخ ہو کے خوش یہ کہے
خوش بنا ہے حدیقہ ہندی

ترقیمہ:-

تمت تمام شد کار من نظام شد تاریخ بست چہارم شہر شعبان ۱۲۶۳ھ حدیقہ ہندی با تمام رسید۔

اس سے واضح ہے کہ فقہ کی مشہور کتاب حدیقہ کے چند ابواب کا اونھوں نے ترجمہ کیا ہے، جس کی صراحت مصنف نے کر دی ہے۔

کہ حدیقہ جو فقہ ہی ہیگا
تیری اخوند نے جسے ہے لکھا
اور ہیں مذکور اوس میں وہ باتیں
کہ نہایت ہے احتیاط اوس میں
کہہ مسائل جو اوس کے ہو دینی فرض

کہہ تو ہندی میں نظم کے دستور

(۱۲۴) روضۃ الصالحین (حدیقہ ہندی) دوسرا نسخہ

نمبر دفعہ حنفی ۳۸۸) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۱۸) سطر (۱۷) خط نستعلیق۔

آغاز:-

پہلے کر تو خدا کی حمد و ثنا
جس نے ہم سب کے تئیں کیا پیدا
اور فضیلت دی اپنی رحمت سے
نوع انساں کو ساری خلقت سے
کہ اوسے فہم اور شعور دیا
اور زباں اوس کی کو کیا گویا
ہوئی ابیات یہ دعا کی تمام
آگے بس اب زیادہ خیر و سلام
بارا سے سن پہ اٹھواں تھا سن
جب کہ اس نظم سے غلام حسن
ہوا فارغ بہ برکت حضرات
بر محمّد و آل او صلوات

اختتام:-

اور ایک مہربان نے فی الفور
کہی تاریخ فارسی اس طور
سال تاریخ ایں خجستہ کتاب
چمن روضہ جناب درباب

کر کے پھر ایک شفیق نے معلوم
طرزِ نظم حدیقۂ منظوم
اس کی تاریخ ہو کے خوش یہ کہی
خوشنما ہے حدیقۂ ہندی

(۱۲۵) نظام الاسلام

نمبر کتاب (۳۳۲۶ جدید) سائز (۸×۵ انچ) تعداد صفحات (۲۹۸) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف مولوی محمد وجیہہ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۰۹ھ
تاریخ کتابت ۱۲۶۲ھ

مولوی محمد وجیہہ عربی و فارسی کے عالم متبحر تھے حکومت انگریزی کے مدرسہ کلکتہ کے مدرس اول تھے۔

آغاز:-

"کیا جواب دیتے ہو تم اے علمائے دین داران سوالوں کا اللہ تعالیٰ تم پر رحمت کرے۔ پہلا سوال حنفی جو شروع نماز کی تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے ہیں اس پر دلیل کیا ہے؟"

یہ فتاوے کی ایک کتاب ہے۔ جس میں بعض حضرات کے سوالات متعلق فقہ و عقاید کے جوابات ہیں۔ مؤلف نے آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ اور بڑی معتبر اور معتمد کتابوں کی عبارت سے مدلل اور متحقق جوابات ہر سوال سے متعلق موافق مذہب سنت و جماعت کے لکھ کر تمام علماء و فضلاء کے ملاحظے میں پیش کر کے سب کی تصدیق حاصل کی۔ چنانچہ (۱۸) علماء کے مُہر کے نقول اس نسخے پر ثبت ہیں۔ اور یہ رسالہ حاجی سید عبداللہ نے بغرضِ رفاہِ عام چھپوا کر تمام ملکوں میں منتشر کیا۔ اس میں ۲۴ سوالات کے جوابات ہیں۔

اختتام:-

"تو وہ کتاب مجمع الزوائد جناب مدرس صاحب ممدوح کے نزدیک موجود ہے جس کا جی چاہے اُس میں دیکھ لیوے تمت تمام شد کتاب نظام الاسلام۔"

ترقیمہ:-

بدستخط بندہ درگاہ نیاز محمد خاں خلف محمد عظیم خاں مرحوم و مغفور از قوم رحیر تحریر بتاریخ بست و یکم شہر شوال ۱۲۶۲ھ

(۱۲۶) چار کرسی

نمبر (فقہ حنفی ۹۷۷) سائز (۷×۵) صفحے (۱۹) سطر (۹)
خط نسخ۔ . . . مصنف مولانا عبدالحق
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۲۰ھ

مولانا عبدالحق کے متعلق کوئی معلومات کتاب سے حاصل نہیں ہوئے، یہ عبدالحق دہلوی یا خیر آبادی نہیں ہیں بلکہ دکھنی معلوم ہوتے ہیں، سنت جماعت تھے۔ حنفی مذہب تھا عربی فارسی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔

آغاز:-

کہتا ہوں تجھ کوں یاد کر — یو چار کرسی فرض ہے
جا کر اپنی اُستاد گھر — سکتا مسلماں فرض ہے
ہے ناؤں عبداللہ لکر — سن توں نبی کے باپ کا

یہ ایک مختصر رسالہ فقہ حنفی کا ہے اس میں وضو، غسل، تیمم،

فرض پنجگانہ، احکام نماز، صفت ایمان، فرض نماز کا بیان ہے۔

اختتام:-

فرضاں جو یک سو تیس یو
دل کے پتے پر نقش بھر
جو بھاں سکے بر حق او سے
دیدارِ حق مطلق دسے
دیکھلاوے عبد الحق اوسی
جس میں ہے مسلیاں کا اثر

ترقیمہ:-

تمام ہوئی یہ چار کرسی تصدق سے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں اور ادارہ ادبیات اردو میں اس کا نسخہ موجود ہے ۔

(۱۲۷) چار کرسی دوسرا نسخہ

نمبر (فقہ حنفی ۱۵۱) سائز (۷×۹) صفحہ (۷) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔

آغاز:-

یو چار کرسی فرض ہے — سکنا مسلماں فرض ہے
کہتا ہوں تجھ کو یاد کر — جاکر اپی اُستاد گھر
سن توں نبی کے باپ کا — ہے ناؤں عبد اللہ لگر

اختتام:-

دیدارِ حق مطلق او سے — دکھلاوے عبد الحق او سے
بندہ کمینا عبد الحق — مرشد سوں ملے یک ورق
علم لدونی لے سبق — اوس کے کرم پایا اچھے

(۱۲۸) سراج الایمان

نمبر (فقہ حنفی ۲۲۹) سائز (۵×۹) صفحہ (۲۵۹) سطر (۱۵) خط نستعلیق. مصنف حافظ احمد بن محمد مغربی ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۵ھ ۔ کتابت ندارد

حافظ احمد بن محمد مغربی تمسانی انصاری، ایک عالم متبحر تھے، عربی فارسی میں اچھی قابلیت تھی۔ عوام کے فائدہ کے لیے اونھوں نے اس فقہ کو ہندی میں ترتیب دینے کا تذکرہ کیا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ ۔ بوجھ تو کہ پڑھنا عقاید اور فقہ کا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ بغیر سمجھے احکام عقاید کی ایمان آدمی کا درست نہیں ہوتا ہے، اور سوائے جانے احکام فقہ کی نماز و روزہ وغیرہ جائز نہیں ۔"

اس کتاب میں عقاید اور مسائل فقہ حنفی کا تذکرہ ہے۔ اس کو باب اور فصل میں منقسم کیا گیا ہے ۔ پہلا حصہ جو عقاید میں ہے اس میں دس باب اور کئی فصلیں ہیں ۔

دوسرا حصہ کتاب طہارت سے موسوم ہے سات باب اور کئی ایک فصلیں ہیں، تیسرا حصہ کتاب الصلوٰۃ سے موسوم ہے اس میں آٹھ باب کئی فصلیں ہیں ۔ چوتھا حصہ روزہ سے متعلق ہے سترہ باب اور کئی فصلیں ہیں، حج اور زکوٰۃ کا بیان بھی اسی حصہ میں ہے ۔ کل سترہ باب پر کتاب مشتمل ہے ۔ فصلوں کی تعداد

بہت زیادہ ہے۔

اختتام:-

"اگر کسی مسئلہ میں فقہ کی شبہ پاویں تو ان کتابوں سے کہ عمدہ ترین ہیں کتب مذہب حنفیہ میں اور مسائل اعتقاد کو کتب عقائد سے مقابلہ کریں اگر بہ مقتضائے بشری کسی جاگہ سہو یا خطا ہووے تو اوسے اصلاح کریں اور زبان طعن کے نا کھولیں۔ حق سبحانہ تعالیٰ تصدق سے جناب رسالت مآب صلعم اس رسالہ سے نفع عالم بخشے اور پڑھنے والے کو اوس کی اور سنانے والے کو اوس کے اپنی رحمت عمیم اور فضل عظیم سے مغفرت کرے۔"

ترقیمہ:-

خاتم الکتاب بعون اللہ تعالیٰ بروز جمعہ تاریخ یازدہم شہر جمادی الاول ۱۲۲۱ھ در مقام چینا پٹن عرف مدراس درخانہ کناسن یعنی جولاہا۔ بید احقر العباد احمد علی خاں ابن نظام الدین احمد عرف انور علی خاں بہادر مرحوم مغفور ساکن گوپامو۔

(۱۲۹) ریاض النسوان

نمبر فقہ شافعی ۲۲۴، سائز (۱۵×۹) صفحہ (۱۰۱)
خط نستعلیق و نسخ — مصنف مولوی محمد صبغۃ اللہ المعروف قاضی بدر الدولہ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۲۴ھ

مولوی محمد صبغۃ اللہ المخاطب قاضی بدر الدولہ مدراس کے مشاہیر علماء سے تھے۔ ۱۲۱۱ھ میں تولد ہوئے اور ۱۲۸۰ھ میں انتقال فرمایا، مدراس کی جامع مسجد میں مدفون ہیں۔ قاضی صاحب نے مشاہیر علمائے مدراس مثلاً مولوی عبد العلی ملک العلماء وغیرہ سے تحصیل علم کی اور نواب والاجاہ غلام غوث کے عہد میں قاضی مدراس ہوئے اپنے انتقال تک اس خدمت کو انجام دیتے رہے، قاضی صاحب نہ صرف جید عالم، اور علوم متداولہ کے فاضل اجل تھے بلکہ تفسیر حدیث فقہ کے ساتھ ہیئت اور طب میں بھی مہارت رکھتے تھے، ہیئت کے جدید مسائل جو اس زمانے میں اہل مغرب نے دریافت کیے تھے ان سے بھی واقف تھے۔ مطب بھی کرتے تھے اور فتوے بھی دیا کرتے، درس اور تدریس کا مشغلہ بھی جاری تھا، تصنیف و تالیف سے دلچسپی تھی، عربی، فارسی اور اردو میں آپ کی کثیر تصانیف ہیں ان میں سے تیرہ کتابیں اردو ہیں جو سیر، فقہ، عقائد، مناسک وغیرہ فنون پر مشتمل ہیں ریاض النسوان آپ کی پہلی تصنیف ہے۔

قاضی صاحب راقم الحروف کے پڑنانا تھے۔

آغاز:-

"حمد لا انتہا اور ثنائے بے انتہا اس معبود حقیقی کے تئیں کہ جس نے بنی نوع بشر کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس کو تمیز حلال و حرام پہچاننے کی دیا تا ہمیشہ اپنی عبادت میں مشغول رہے، اور افعال بد سے اپنی باز آوے۔"

یہ فقہ شافعی کی کتاب ہے اس میں عبادات کا تذکرہ ہے۔ الابواب اور فصل میں کتاب کو منقسم کیا گیا ہے، ایمان ارکان ایمان، طہارت، وضو، غسل، تیمم، نماز، نجاستیں

حیض، نفاس، مسح موزہ، نماز کے شروط، روزہ، زکوٰۃ، حج
حلال و حرام، نماز جنازہ وغیرہ امور کے متعلق صراحت سے
بیان کیا گیا ہے اور ان دعاؤں کو بھی لکھا گیا ہے جو نماز اور
روزہ وغیرہ میں ضروری ہیں (۷) عنوانات کے تحت کتاب منقسم
ہے۔ خصوصیت سے اس کو عورتوں کے لیے لکھا گیا تھا کیونکہ اس
زمانہ میں عربی اور فارسی سے خواتین واقف نہیں ہوتی تھیں۔

اختتام :-

" اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مرض الموت میں
آخری وصیت یہی فرمائی کہ نماز پر تعقید رکھو اور باندیاں غلاماں
کے ساتھ نیکی کرو غرض احادیث بہت اس میں آئے ہیں
اور یتیموں پر اور ہمسایہ کے لوگوں پر بہت رحم کرنا اور سب
امور میں حق تعالیٰ پر توکل کرنا اور استغفار بہت کرنا صلی اللہ
علی خلقہ محمد و آلہ و صحبہ وسلم "

ترقیمہ :-

" کتاب ریاض النسواں فقہ شافعی بتاریخ بست و پنجم
شہر ربیع الثانی ۱۲۶۳ھ روز دوشنبہ فقیر عبد اللہ نیازی
برائے حافظ محی الدین حسین صاحب در بندر میلاپور باتمام رسید"
کتاب پر حافظ محی الدین حسین (۱۲۴۶) کی مہر ثبت ہے۔
ریاض النسواں کئی مرتبہ بمبئی، مدراس اور حیدرآباد
میں طبع ہوئی ہے اب بھی اس کی جنوبی ہند، مدراس کوکن
وغیرہ میں مانگ ہے۔ اب بیسیوں مرتبہ طبع ہوئی ہے
یعنی ۱۳۰۷ھ میں اس کی طباعت ہوئی ہے۔
قلمی نسخے بھی بعض کتب خانوں میں موجود ہیں چنانچہ
ادارۂ ادبیات اردو میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۱۳۰) تکملہ ریاض النسواں

نمبر کتاب (۱۷۱، ۲۲۷ جدید) سائز ½۹ × ½۷ انچ تعداد
صفحات (۱۱) تعداد سطور (۱۶) خط نستعلیق خوشخط
تاریخ کتابت ۱۳۲۹ھ۔

حالات مصنف :- معلوم نہیں ہوئے

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ اما بعد شافعی مذہب
کے چند مسائل کو اس عاصی نے بعض عزیزوں کی خواہش
پر لکھ کر ریاض النسواں کا تکملہ بنایا الخ
یہ مختصر رسالہ فقہ شافعی کی کتاب ریاض النسواں مؤلفہ
(قاضی بدر الدولہ) کا تکملہ ہے جس میں اضحیہ و نکاح
و محارم و رضاعت کے بعض مسائل بیان کئے گئے ہیں۔
مصنف کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

" اور شہادت میں دودھ پیا سو عمر اور دودھ پیٹ میں
جانا اور کتنے بار پیا سو ذکر کرنا واجب ہے "

ترقیمہ :-

تمت تمام شد المرقوم ۱۹ ماہ صفر ۱۳۲۹ھ مطابق
۱۷ فروری ۱۳۲۰ف ۔

(۱۳۱) رسالہ حقیقت الصلوات

نمبر تصوف ۹۰۹ سائز (۷×۱۲) صفحہ (۱۵) سطر (۱۴)
خط شکستہ۔ مصنف۔ نامعلوم تاریخ تصنیف بالجد ۱۳۰۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الٰہی شکر تیرے احسان کا کہ تو نے ہمارے دل کو روشن اور زبان کو گویا کیا اور ایسے نبی مقبول کو خلق اللہ کے ہدایت کے واسطے بھیجا کہ جس کی ادنیٰ شفاعت سے دونو جہاں کی نعمت پاوے۔"

اس رسالے میں نماز کے فضائل، اور قرأت کو سمجھ کر پڑھنے کا تذکرہ ہوا ہے۔ اللہ اکبر، سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص کے معنی لکھے گئے ہیں۔ نماز کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

اختتام:-

"اور عوام جو اس بات سے بے خبر ہیں خواص کو واجب ہے کہ ان کو آگاہ کریں کہ جو منہ سے اقرار کریں اس کو عمل میں لاویں۔"

(۱۳۲) مصباح الصلوٰۃ ترجمہ مفتاح الصلوٰۃ

نمبر کتب (۲۵۳ جدید) سائز (۸¼ × ۶½ انچ) تعداد صفحات (۹۸) تعداد سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ مترجم۔ شاہ سعید الدین۔ تاریخ ترجمہ ۱۲۴۱ھ

مترجم دکن کے ایک قابل شخص تھے، عربی فارسی میں کامل دست گاہ رکھتے تھے، آپ کی ایک اور کتاب "تکمیل الایمان" ہے، جو فارسی سے ترجمہ ہوئی ہے۔

آغاز:-

"شکر و سجدہ خاص اس معبود مطلق کو سزاوار ہے جو اپنے فضل و کرم سے اس مشتِ خاک کو اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کی خلعت پہنا کر اور لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْٓ آدَمَ کا جوہر دے کر مسجود ملائک کیا۔"

کتاب مفتاح الصلوٰۃ جو فارسی زبان میں تھی اوس کو اکثر دوستوں کی خواہش پر مترجم نے اردو میں ترجمہ کیا۔ اور ترجمے کو چار باب اور چالیس فصل پر منقسم کیا۔ یہ کتاب آخر سے ناتمام ہے۔ اور عنوانات نہیں لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اگر معنے میں کچھ فرق نہ آیا تو مضائقہ نہیں والا جائز نہیں"

اس ترجمہ کی تاریخ وغیرہ کے متعلق کتب خانہ سالار جنگ کے نسخے میں مترجم نے صراحت کی ہے جو حسب ذیل ہے:-

"یہ بندہ کمترین شاہ سعید الدین کو "تکمیل الایمان" کے ترجمہ سے فراغت پایا اور دو عقاید معتبر کو فضل الٰہی سے اختتام کیا۔ اکثر دوستاں مہربان اور صاحبان کرم فرما بجد ہوے کہ اگر مفتاح الصلوٰۃ کو جو فقہ ضروری اور مقبول تر ہے ترجمہ کریں تب میں اس بات کو فائدہ کے واسطے جان کر اپنے حوصلہ کے موافق ۱۲۴۱ھ بارہ سو اکتالیس ہجری میں صاف ہندوستانی زبان سے ترجمہ کیا اور نام مصباح الصلوٰۃ رکھا۔"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کتاب کے دو نسخے محفوظ ہیں۔

(۱۳۳) مجموع المسائل

نمبر (فقہ حنفی ۹۲۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۳۰۴) سطر (۱۵)
خط نستعلیق   مصنف لقمان الدین تاریخ
تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے کوئی حالات بدست نہیں ہوئے۔

بیان کیا ہے کہ اس کتاب کو عربی فارسی کی معتبر کتابوں سے ہندی میں اپنے لڑکوں کے لیے مرتب کیا گیا ہے۔
آغاز کتاب نظم سے ہوتا ہے مگر چند اشعار کے بعد پوری کتاب نثر میں ہے۔

آغاز:-

کہوں میں حمد رب العالمیں کا
کہ اوسر حرف ہے اسلام دیں کا
محمدؐ کے اوپر صلوات بولوں
دل و جاں سو میرے دن رات بولوں
مجھے سب فارسی عربی سہج ہے
ولے یو نسخہ ہندی بہوت سہج ہے
رکھیا ہوں ناؤں مجموع المسائل
نہیں حاجت نہ دوجی پڑنا رسایل
کیا تالیف فرزند کے خاطر
سعادت مند دل بند کی خاطر

اس کے بعد کتابوں کی فہرست دی ہے۔ فہرست کے بعد "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یعنی شروع اول کرتا ہوں میں اس کتاب کوں یا شروع کرتا ہوں میں ہر ایک کام کوں اللہ تعالےٰ کے نام سوں"۔

یہ فقہ کی کتاب ہے اس میں بائیس[۲۲] باب کے تحت فقہی مسائل عبادات اور کچھ معاملات کا بیان ہوا ہے اور چند عقاید کے مسائل بھی بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"بہور شفاعت کی برکت سوں ہور ماں باپ پیر اوستاد کی دعا سوں سب مومنوں کو عطا کرے آمین یارب العالمین قولہ تعالیٰ خالدین فیھا ابداً یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ جو بہشتی بہشت میں ہمیشہ رہیں گے وہاں سوں نکلنے کے نہیں واللہ اعلم بالصواب"۔
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۱۳۴)۔ مجمع المسائل دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۰۴۴ جدید) سائز (۹ ۱/۴ × ۶ ۱/۴ انچ) تعداد صفحات (۲۵۲) تعداد سطور (۱۳) خط الجی نستعلیق۔
تاریخ کتابت ۱۲۶۴ھ . . . .

آغاز:-

کہوں میں حمد رب العالمیں کا   کہ اوسر حرف ہے اسلام دیں کا
محمدؐ کے اوپر صلوات بولوں   دل و جاں سوں تیری دن رات بولوں
باب اول ایمان کے بیان میں۔

اختتام :-

"یعنی اللہ تعالیٰ فرمایا جو بہشتی بہشت میں رہیں گے وہاں سوں نکلنے کے نہیں۔"

ترقیمہ :-

ایں کتاب مجمع المسائل نعمان الدین بتاریخ یازدہم ماہ شوال ۱۲۶۲ھ بوقت دوپہر روز دوشنبہ اختتام یافت۔

تمت تمام شد

(۱۳۵) رسالہ تجہیز و تکفین

نمبر (فقہ حنفی ۴۵۴) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۲۳) سطر (۲۵) خط شکستہ۔ مصنف مولوی محمد عمران ابن محمد غفران۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۳۰ھ کتابت ۱۲۶۱ھ

کتاب سے مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوتے۔ البتہ اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ مصنف مولوی محمد حیدر صاحب کے ہمراہ ۱۲۳۰ھ میں رام پور سے کلکتہ آئے تھے اور ان سے سنے ہوئے حالات تجہیز و تکفین اس رسالے میں جمع کئے ہیں۔ عام طور سے چونکہ لوگ مسائل تجہیز و تکفین سے واقف نہیں ہوتے اس لیے مصنف نے ایک بڑی اچھی خدمت انجام دی تھی۔

آغاز :-

الحمد للہ رب العالمین الخ

"قال الرسول کی طلب میں سرگرم لیکن بہ سبب تقدیر الٰہی بڑے کے کہ لاینال الانسان الا ما قدرہ علم سے بے بہرہ تھا جس کو سنتا کہ وہ عالم فاضل پرہیزگار دیندار مقبول درگاہ الٰہی ہے اوس سے جاکر استفسار کرتا۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے یہ رسالہ تجہیز و تکفین کے حالات پر مشتمل ہے ان کو گیارہ فصل کے تحت لکھا گیا ہے۔ تجہیز و تکفین کے علاوہ بعض دیگر مسائل جو موت اور بعد موت سے متعلق ہیں ان کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"میں اپنے باپ کو دیکھا تو پوچھا کہ کیوں کر گزری اوس نے کہا کہ جب مجھ کو قبر میں رکھ دیا اور فرشتے عذاب کے آئے میرے ہاتھ اور سینہ پر فرشتوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا دیکھ کر کہا نہ ڈرو تو عذاب سے تمام ہوا۔"

ترقیمہ :-

"الحمد للہ رسالہ تجہیز و تکفین اموات تصنیف مولوی محمد عمران خلف الصدق مولوی محمد غفران مصطفیٰ بادی غفرلہما الیہ کا ۱۲۶۱ھ ہجری میں مولوی عبد الفتاح صاحب لکھنوی کی فرمایش سے جزیرۂ معمورہ بمبئی میں بندہ بے دستگاہ عبد اللہ مجید پوری کے اہتمام سے مطبع ابراہیمی میں جو جناب فضیلت مآب حضرت قاضی محمد یوسف صاحب دامت برکاتہ کے دولت خانے کے سامنے واقع ہے چھپ کر اختتام کو پہنچا۔ سو اوس پر سے میں نے حسب خواہش خاطر اپنے اور واسطے دلچسپ ہونے مسائل کی یعنی بندۂ درگاہ صمد خطیب غلام احمد ولد غلام محی الدین صاحب قبلہ متوطن قصبہ دبلولہ کا سترھویں تاریخ

صفر المظفر کے ۱۲۷۰ھ میں پیر کے دن اس رسالہ مفید کو تمام کیا۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ رسالہ بمبئی میں طبع ہو گیا تھا۔ اس مطبوعہ نسخے سے خطیب غلام احمد نے اس کو نقل کیا ہے۔

(۱۳۶) مفتاح الایمان

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۷۵) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ

مصنف سید محمد حیات اپنے وقت کے بہت بڑے عالم تھے، عربی فارسی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے، شاعر بھی تھے اور نثار بھی، مذہب سے زیادہ شغف تھا انھوں نے نظم و نثر میں متعدد رسالے قلمبند کئے ہیں جن میں فقہ عقاید کے مسائل کا تذکرہ ہے۔ چنانچہ اس کتب خانہ میں ان کی کئی کتابیں موجود ہیں میسور کے متوطن تھے۔

آغاز:-

کروں میں نام اللہ ورد جان کا
کہ او معبود ہے دونو جہاں کا
وہی مقصود اور مشہود وہی او
جہاں نابود ہے ہے موجود ہے او
وہی اول وہی آخر وہی ہے
وہی باطن وہی ظاہر وہی ہے

اس منظوم رسالہ میں حمد و نعت مناجات کے بعد علم ایمان، اقرار و تصدیق، فرضیت ایمان، کلمہ طیبہ، اثبات حق حدوث عالم، وحدت سبحانہ تعالیٰ، موجود، ناظر وغیرہ یعنی خدا کی تمام صفات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور عقاید کا تفصیل سے ذکر ہے۔

کتاب کا نام اور سنہ تصنیف کی صراحت۔

بحمد اللہ کہ یہ مفتاح الایماں
ہوئی آخر بحق شاہ عرفاں
سن ہجری اتھا اس وقت اے یار
ہزار و دو صد و چالیس پہ چار ۱۲۴۴ھ

اختتام:-

کبھو یک بیت دکھنی میں لکھا ہیں
ضرورت اس کتیں دکھنی کہا میں
عوام الناس کی ہیں گفتگو یہ
لکھا ہوں صاف اس کو اے برادر
تکلف نیں کیا ہوں دیکھ منظوم
کہ تا ہر ایک کو ہووے حال معلوم
الٰہی کر مری خاطر کتیں شاد
دو عالم سے میرا دل کر تو آزاد

(۱۳۷) عقاید صوفیاء

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ۔

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہووے کہ جو ہر ایک پر فرض ہے یہ تین حال پر ایمان

لانا جو حقیقت میں کلمہ توحید پڑھنا۔"

اس مختصر رسالہ میں صوفیاء کے چند عقاید، ودود، معبود، ہادی، مضل، علم، قدیر، صانع وغیرہ کی صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:-

جو کوئی یہ تین حال سے واقف ہوا او ولی خدا کا ہوا اس کو جنت ہے اور دیدار خدا کا ہے۔ نظم:-

اس عقاید کو لکھا سید حیات
مصطفیٰ پر ہو درود اں اور صلوات
جان باب المغفرت ہے اس کا نام
یاد اس کو جن رکھا پایا نجات

(۱۳۸) رسالہ دستور الایمان

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۸) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ۔ کتابت ۱۲۷۵ھ۔

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعت مصطفیٰ کے ظاہر ہووے جو دستور ایمان لانے کا اور اسلام میں آنے کا یہ ہے جو پہلے ان باتوں کو دل میں ثابت کرتا اور برحق جانتا جو کوئی کہ ان باتوں کو دل میں ثابت نہیں کیا اور برحق نہیں جانتا ایمان و اسلام اس کا درست نہیں ہے۔"

اس میں مذہب اسلام کے چند فرائض کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

ہوا یہ رسالہ یہاں سے تمام
جو دستور الایمان ہے اس کا نام
لکھا ہے ضرورت سے اس کو حیات
ہو ہر دم نبی پر درود و صلوات

ترقیمہ:-

دستور الایمان بتاریخ پانزدہم ربیع الاول ۱۲۷۵ھ

(۱۳۹) زاد الایمان

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ

آغاز:-

"بعد حمد خدا کے اور نعت محمد مصطفیٰ کے ظاہر ہووے جو کلمہ میں دو بات ہیں ایک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے، دوسرا مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللہ ہے، جو کوئی لا الٰہ الا اللہ ہزار بار پڑھے محمد الرسول اللہ صدق دل سے نا پڑھے او کافر ہے۔"

اس کتاب میں چند عقاید کے مسائل بیان کئے گے ہیں جو رسول اللہ صلعم کو پیغمبر برحق جاننے سے تعلق رکھتے ہیں۔

اختتام:-

یہ رسالہ ہوا یہاں سے تمام ———— زاد الایمان ہے جو اس کا نام

بضرورت لکھا ہے اس کو حیات
ہو نبی پر درود اور صلوات

(۱۴۰) رسالہ نور الایمان

نمبر مجامع (۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۴) سطر (۱۵)
خط نستعلیق مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ کتابت ۱۲۷۰ھ۔

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعت محمد مصطفیٰ کے ظاہر ہووے جو ہر ایک پر فرض ہے اصول ایمان پر عمل کرنا اور کفر شرک سے دور ہونا جو کوئی کہ اصول ایمان پر عمل نہیں کیا اور کفر و شرک سے دور نہیں ہوا۔ اگرچہ کلمہ ہزار بار پڑھے۔"

اس رسالہ میں چند عقاید کا بیان ہے جو ایمان کے لیے ضروری ہیں۔

اختتام:-

یہ رسالہ یہاں تمام ہوا
نور ایمان اس کا نام ہوا
بضرورت لکھا ہے اس کو حیات
ہو نبی پر درود اور صلوات

ترقیمہ:-

الحمد للہ والمنہ کے وسیلہ حسنات کتاب مصباح الحیات کہ تصنیفات سے قدوۃ المحققین زبدۃ المفسرین امام محدثین قطب العارفین خلاصہ علمائے عصر سر دفتر فضلائے دہر منبع فیوضات لم یزلی حضرت کثیر البرکات علو الدرجات حضرت مولوی میر حیات صاحب ادام اللہ فیوضانہ کی ہے موافق خواہش طرۂ تارک ارادت شمع شبستان ... ارادت خاں جمعدار مندوزئی بخط میر عباس علی موسوی سولھویں شہر ربیع الاول ۱۲۷۵ھ تمام ہوئی۔

(۱۴۱) نجات نامہ

نمبر مجامع (۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۸) سطر (۱۵)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه الخ معنی کلمہ کے یہ ہیں تحقیق عبادت کا لینا اللہ کو سزاوار ہے اور ایک ہے اس کو شریک نہیں محمد پیغمبر برحق ہیں، شرطاں ایمان کی دو ہیں عقل اور بلوغ"

اس رسالہ میں کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق حدیثیں لکھی گئی ہیں اور ہر حدیث کے بعد اس کا ترجمہ اردو میں لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

"اگر حلال ہے تو نذر حق تعالیٰ کی ہے ثواب اس کا رسول علیہ السلام کو پہنچے ان کے طفیل سے فلانے کی روح کو پہنچے نظم
ہوگیا ہے نجات نامہ اب
کر تو مقبول اس کو تئیں یارب

بہ ضرورت لکھا ہے اس کو حیات
ہو نبی پہ درود اور صلوات
تمت رسالہ نجات نامہ۔

(۱۴۲) ہدایت نامہ

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ

آغاز:-

"ایک روز عیسائی اور محمدی یکجائے بیٹھے تھے گفتگو میں عیسائی محمدی سے کہا میرے چند سوال ہیں اگر اس کا جواب دیوے تو میں تمہارے دین کو برحق جانوں گا۔ لیکن جواب مختصر ہو۔"

اس رسالہ میں اسلام اور آنحضرتؐ کے متعلق چند سوالات اور ان کے جوابات درج ہیں مثلاً سوالات یہ ہیں۔ محمدؐ کو تم نبی کیوں کر جانتے اور نبوت پر دلیل کیا ہے۔ معجزے کیا ظہور میں آئے وغیرہ۔ اس کے مختصر جواب دیئے گئے ہیں اور آخر میں بتایا گیا ہے، عیسائی محمدی کے تمام جوابات سے مطمئن ہو گیا۔ اور دینِ اسلام کو قبول کیا۔

اختتام:-

"اے بھایاں بہوت ڈرو اُن سے جو جسم کو مارتے ہیں اور جان کو مار نہیں سکتے۔ تم اس قادر مطلق سے ڈرو جو جان اور جسم دونوں کو جہنم میں ہلاک کرے حفظکم اللہ من النیران
خاتمہ تمت تمام شد۔

(۱۴۳) رسالہ شرف الایمان

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۵)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الخ تصدیق دل سے بولتا ہوں میں، جو نہیں ہے کوئی معبود اور موجود مگر اللہ ہے جو اور ایک بے شریک ہے اور تصدیق سے بولتا ہوں میں جو محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم بندے خدا کے اور پیغمبر خدا کے ہیں۔"

اس میں اہلِ بیتِ رسالت صحابہ کی فضیلت کے حدیثیں جمع کی گئی ہیں۔ اول عربی میں حدیث ہے اس کے بعد اس کا ترجمہ اُردو میں کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"پیغمبر علیہ السلام فرمائے جو کوئی کہ گالی دیا اصحاب کو میرے پس تحقیق گالی دیا او میرے تئیں جو کوئی کہ گالی دیا میرے تئیں پس گالی دیا او اللہ کے تئیں۔ نظم:-

یہ حدیثاں صحیح ہیں اور مشہور
ہے لکھا اس کے تئیں حیات ضرور
شرف الایمان ہے جو اس کا نام
ہو نبی پہ درود اور سلام

خاتمہ: تمت رسالہ شرف الایمان۔

(۱۴۴) رسالہ نورالاسلام

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۷) سطر (۱۵)
خط نستعلیق و نسخ۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ
تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

" بعد حمد خدا کے اور نعت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے فقیر عرض کرتا ہے جو جس قدر حدیثاں سیکھنا اور سکھانا
ہر ایک مومن پر لازم اور واجب ہے، اس قدر مختصر کہا
ہے مومن راہ ہدایت کی لیویں اور امید نجات کی پاویں۔"

اس رسالہ میں چند حدیثیں جو اسلام کے متعلق ہیں
جمع کی گئی ہیں ان کو فصل واری تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلی
فصل میں کلمہ کا بیان ہے، دوسری میں نماز کا بیان، تیسری
میں روز جمعہ کی فضیلت، چوتھی میں روزے کا بیان، پانچویں
زکوٰۃ، چھٹی مقدر، زنا اور حرام۔ ساتویں فصل نشہ کا تذکرہ
آٹھویں فصل والدین کا ذکر ۔ نویں فصل میں متفرق حدیثیں
جمع کی گئی ہیں یعنی ہر ایک فصل میں عنوان کے لحاظ سے
حدیثوں کا ذکر ہے اول عربی میں حدیث لکھی ہے، اس کے
بعد اس کا ترجمہ ہے۔

اختتام:۔

" پیغمبر علیہ السلام فرمائے جو کوئی کہ آغاز کرے تمہارے
سے ساتھ سلام کے پس وہ بہتری ساتھ رحمت اللہ تعالیٰ
کے اور شفاعت رسول کے صلی اللہ علیہ وسلم۔ رباعی:۔

ہوگئی اب یہاں حدیث شریف
ہے لکھا اس کے تئیں حیات نحیف
نورالاسلام ہے جو اس کا نام
ہو نبی پر درود اور سلام"

ترقیمہ:۔ تمت رسالہ ہذا نورالاسلام

(۱۴۵) تاج العقیدہ

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳) سطر
(۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات
تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

حمد رب کے بعد ہے نعتِ رسولؐ
اس بیاں کو دل سے اپنے کر قبول
یاد جس کو اس قدر جب نا رہے
عالماں سب اس کے تئیں کافر کہے
چھ برس کا طفل جب ہو بھائی جان
یہ سکھانا اس کے تئیں ہے باپ ماں

اس میں چند عقائد کا بیان ہے جو چھوٹے بچے کے لیے ضروری ہیں۔

اختتام:۔

کوئی قسم کا پاک ہووے جانور
ذبح کر اللہ اکبر بول کر
ہوگیا تاج العقیدہ اب حیات
پڑھ درود اں مصطفیٰ پر ہے نجات

(۱۴۶) تاج الفرائض

نمبر د مجامع ۱۷۶ ، سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۰) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

اللہ اللہ ہے تو خیر الوارثین
ہے محمد رحمۃ اللعالمین
اب بحق مصطفےٰ اے نیک ذات
تو لجا آخر مجھے ایماں کے سات

اس میں چند عقاید کا ذکر ہے۔

اختتام:-

گرچہ ہے یہ مختصر تفصیل سات
اس قدر بچوں کے تئیں ہے بس حیات
بھائی جان تاج الفرائض ہوئی تمام
مصطفےٰ پر ہو درود اں اور سلام

(۱۴۷) نور الہدایہ

نمبر د مجامع ۱۷۶ ، سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۸) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف
۱۲۵۰ھ۔

آغاز:-

یا الٰہی یا الٰہی یا رحیم　　یا علیمی یا حکیمی یا کریم
اب بحق مصطفیٰ اور فاطمہ　　تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ
مصطفیٰ پر جان میرا ہے نثار　　آل اور اصحاب پر بھی بار بار

اس رسالے میں چند عقاید ایمان، خلقت انسان، علامت موت و روح۔ سکرات، روح کا بدن انسان سے نکلنا، منکر و نکیر کا سوال و جواب وغیرہ امور کو بیان کیا ہے۔

اختتام:-

رنج و راحت کا بیاں کب تک حیات
شرک سے تو دور ہو جائے نجات
بھائی جان نور الہدایہ ہوئی تمام
مصطفےٰ پر درود اں اور سلام

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۱۴۸) شفاعت نامہ

نمبر د مجامع ۱۷۶ سائز (۱۰×۶) صفحہ (۷) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:-

اللہ اللہ ہے تو رحماں اور رحیم
تو عطا کر ہم کو راہ مستقیم
ہے محمد خاتم پیغمبراں
ہے محمد عذر خواہ امیاں
جان میرا ہے محمد پر نثار
آل اور اصحاب پر بھی بار بار

اس رسالہ میں شفاعت رسول کریم کا بیان ہے۔

اختتام :-

کب تلک یہ گفتگو بس کر حیات
مانگ رب سے یہ دعا اب دل کے سات
رکھ مجھے اُمت میں اس کی اے رحیم
موت دے ملت میں اس کی اے رحیم
اب شفاعت نامہ یاں سے ہے تمام
مصطفٰےؐ پر پڑھ درود اں اور سلام

(۱۴۹) دیدار نامہ

نمبر دمجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۴) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز :-

اللہ اللہ اول آخر تو ہی	اللہ اللہ باطن وظاہر تو ہی
اللہ اللہ غیر نیں موجود ہے	حق تو ہی موجود اور معبود ہے
کیا حقیقت دو جہاں کی ہے عدم	ان پہ چمکا جب ترا نور قدم

اس میں روز قیامت خدا کے دیدار کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام :-

اس مقدس نور کے بس شوق سے
ہو رہیں گے مست بیخود ذوق سے
اس میں پایا جائیں گے صورت تمام

یک تجلی پھر کرے گا سب پہ عام
ناقص الآخر ہے۔

(۱۵۰) شفاعت نامہ دُوسرا نسخہ

شریک (دربیر ۲۶۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۹) سطر (۱۱)
خط شکستہ مصنف۔ سید محمد حیات۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

اللہ اللہ ہے تو رحمان اور رحیم
تو عطا کر ہم کو راہِ مستقیم
ہے مُحَمَّد خاتم پیغمبراں
ہے مُحَمَّد عذر خواہ امتاں

اس مثنوی میں آنحضرت صلعم کی شفاعت روز قیامت کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام :-

کب تلک یہ گفتگو بس کر حیات
مانگ رب سے یہ دعا اب دل کے سات
رکھ مجھے اُمت میں اس کے اے رحیم
موت دے ملت میں اس کے اے رحیم
اب شفاعت نامہ یہاں سے ہے تمام
مصطفٰےؐ پر ہو درود اں اور سلام

(۱۵۱) دیدار نامہ دُوسرا نسخہ

شریک (دبیر ۲۶۷/۴۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۱)۔

مصنف سید محمد حیات۔ مابعد ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

اللہ اللہ اول و آخر تو ہے

اللہ اللہ باطن و ظاہر تو ہے

اللہ اللہ غیر نہیں موجود ہے

حق تو ئی موجود اور معبود ہے

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں روز قیامت میں خدا کے دیدار کا ذکر ہے۔

اختتام:۔

مختصر اس کو لکھا سید اس کتیں

اس کے حق میں کر دعا تو دل ساتی

ہو گیا دیدار نامہ اب تمام

مصطفےٰ پر ہو درود اں اور سلام

(۱۵۲) تاج العقیدہ

شامل ایضاً۔ کل ۳۱ شعر ہیں۔ مصنف حیات۔

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

حمد رب کے بعد ہے نعت رسولؐ

اس بیاں کو دل سے اپنے کر قبول

یاد جس کو اس قدر جیتا رہے

عالماں سب اس کتیں کافر کہے

اختتام:۔

کوئی قسم کا پاک ہووے جانور

ذبح کر اللہ اکبر بول کر

ہو گیا تاج العقیدہ اب حیات

پڑھ درود اں مصطفےٰ پہ ہے نجات

(۱۵۳) سراج العقاید

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۷) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف سید محمد حیات

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔ ۔ ۔

آغاز:۔

کروں ابتدا میں بہ حمد خدا

عدم تھے ہیں ہم کو پیدا کیا

ہے برحق محمد خدا کا رسول

کرے حکم اس کا دل و جاں قبول

کہا ہم کو دے کر خدا زندگی

پچھانو مجھے اور کرو بندگی

اس رسالہ میں جو منظوم ہے عقاید کے بعض مسائل کا ذکر ہے۔

اختتام:۔

او کافر ہوا ہے سن اے نامور

عقاید سے ہرگز نکو پھیر سر

حیات یہ عقاید لکھا مختصر
کبھو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج العقاید ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السّلام

کتب خانہ سالارجنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے اور جامعہ عثمانیہ میں بھی اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۱۵۴) سراج العقاید دُوسرا نسخہ

نمبر (مثنوی ۵۸۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۲)
خط شکستہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف سید محمد حیات
تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:۔

ارے دیوانے مت رہیو غافل
سمجھا تو یہاں سے چلنا ہے سب کام کر۔
کرو سب کام نیکی کے یہاں
صاحب سے جا ملنا ہے وہاں

اس رسالے میں چند مسائل جو عقاید سے متعلق ہیں درج ہیں۔

اختتام:۔

حیات اللہ عقاید لکھا مختصر
کبھو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج العقاید ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السّلام

(۱۵۵) رسالہ عقاید

نمبر (مثنوی ۵۸۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۳) سطر (۱۵)
خط شکستہ ۔ مصنف حسینی ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ

آغاز:۔

مسلماناں تمیں کو تیں قبو لتے
امر برحق اودپیشیں چلتے
لگا دے حق لقا کا تو یار
تجھے خاوند کرنے کا دہاں بڑا پیار
ہمیشہ یاد میں معبود کے رہنا
فراموش اوسے دنیا میں نہ ہونا

اس رسالہ میں چند عقائد کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

حسینی کر ہمیشہ یہاں توں توبہ
گنہ سارا تیرا بخشے ایگا خدا
ایتا بد فعل سوں حق کوں پناہ منگ
نیکی کے کام کراتے سر بکا دعا مانگ
نیکی کے کام کرایا رب میرے سوں
ایماں سوں منگوں لے کر جا دنیا سوں

(۱۵۶) سراج الفقہ

نمبر (سیر ۴۶۷) از ورق (۱۲۹) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۵)

سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف حیات۔ تاریخ
تصنیف ۱۲۴۴ھ

مصنف کا نام محمد حیات تخلص حیات تھا۔ علاقہ میسور سے تعلق رکھتے تھے۔

آغاز:-

کہوں دم بہ دم حمد سبحان کا
کہ ہے قوت میری دل و جان کا
ہے برحق محمد خدا کا رسول
میرا جان و دل اس پہ ہر دم فدا
دربیان عقیدہ گوید
کہوں دل سے ایمان لایا ہوں میں
خدا ایک ہے نہیں شریک اس کتیں

یہ ایک مختصر فقہ کی کتاب ہے، جس میں وضو، نماز، غسل، روزہ، حج وغیرہ کا بیان ہوا ہے۔

اختتام:-

زراعت سے حاصل ہو غلہ اگر
عشر اس سے دنیا سن اے نامور
حیات اس فقہ کو لکھا مختصر
کبھو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج الفقہ اب ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السّلام

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں۔

(۱۵۷) تاج النصائح

نمبر مجامع (۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف محمد حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

مصنف کے حالات دوسری جگہ درج ہیں۔

آغاز:-

رَبَّنَا یا رَبَّنَا یا رَبَّنَا
کیوں زباں سے ہو سکے تیری ثنا
یا رحیمی یا رحیمی یا رحیم
یا کریمی یا کریمی یا کریم
راہ ایسی کر ہمارے تئیں عطا
جس میں راضی تو رہے اور مصطفا

اس رسالہ میں جو منظوم ہے چند نصائح درج ہیں علم، محبت، فکر، شکر حق، رضا حق، شرم و عزت، احسان حسن نیت، سخاوت وغیرہ کا ذکر ہے۔

اختتام:-

جز خدا کے کوئی نیں معبود ہے
دو جہاں نابود خود موجود ہے
بھائی جان تاج النصائح ہوئی تمام
مصطفیٰ پر ہو درود اں اور سلام

ترقیمہ:-

تمت رسالہ تاج النصائح۔

(۱۵۸) تاج النصائح دُوسرا نسخہ

نمبر در سیر ۴۶۶، از ورق (۱۴) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۰) سطر (۱۱) خط شکستہ ۔ مصنف حیات ۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۳۵۰ھ ۔ کتابت ندارد۔

آغاز:-

رَبَّنَا یا رَبَّنَا یا رَبَّنَا
کیوں زبان سے ہو سکے تیری ثنا
یا رحیمی یا رحیمی یا رحیم
یا کریمی یا کریمی یا کریم
راہ ایسے کر ہمارے پر عطا
جس میں راضی تو رہے اور مصطفا

اس مثنوی میں چند نصائح کو لکھا گیا ہے مثلاً ۔ محبت فکر، ذکر، رضائے حق ۔ شرم و عزت وغیرہ ۔

اختتام:-

اس بیان طول کو بس کر حیات
بول دے باقی رہی ہے ایک بات
شرک دو ہیں یک خفی دوسرا جلی
جب ہوا تو دور اس سے ہے ولی
جز خدا کے کوئی نہیں معبود ہے
دو جہاں نابود حق موجود ہے
بھائی جان تاج النصائح ہوئی تمام
مصطفےٰ پر ہو درود اور سلام

(۱۵۹) نور الہدایہ دوسرا نسخہ

تبرک (در نمبر سیر ۴۶۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۵) سطر (۱۱) خط شکستہ ۔ مصنف حیات ۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۳۵۰ھ

آغاز:-

یا الٰہی یا الٰہی یا رحیم
یا حکیمی یا حکیمی یا کریم
اب بحق مصطفےٰ اور فاطمہ
تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ
مصطفےٰ پر جان میرا ہے نثار
آل اور اصحاب پر بھی بار بار

اس مثنوی میں چند اخلاقی عنوان پر روشنی ڈالی ہے۔ مسئلہ ایمان، خلقت انسان، وقت سکرات، حالت سکرات، میت پر رونا، بیان حشر، شفاعت آنحضرتؐ وغیرہ

اختتام:-

رنج و راحت کا بیاں کب تک حیاتؔ
شرک سے تو دور ہو جا ہے نجات
بھائی جان نور الہدایہ ہوئی تو تمام
مصطفےٰ پر ہو درود اور سلام

(۱۶۰) مراۃ الاحکام (۴)

نمبر مجامع ۱۷۶ سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۴) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

آغاز:-

اللہ اللہ ذکرِ حق ایمان ہے
مصطفیٰؐ کا نعت میرا جان ہے
مصطفیٰؐ کے واسطے اے پاک ذات
تو لے جا آخر مجھے ایمان کے سات
مصطفیٰؐ پر ہو درود اں بے شمار
آل اور اصحاب پر ہو بار بار

اس میں بعض فقہی مسائل ایسے درج ہیں جو عورتوں سے متعلق ہیں مثلاً نکاح، رضاع طلاق، حضانت، نفقہ مادر وغیرہ۔

اختتام:-

اس فقہ کو ہے لکھا سید حیات
تو دعا کر حق ہیں اس کے دل کے سات
اے خدا ایمان پر کر خاتمہ
اب بحق مصطفیٰؐ اور فاطمہ
مراۃ الاحکام ہو گئی اب تمام
مصطفیٰؐ پر ہے درود اں اور سلام

(۱۶۱) سراج الفقہ دوسرا نسخہ

نمبر (مجامع (۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۸) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

یہ کتاب کا دوسرا نسخہ ہے پہلے نسخے کا ذکر سلسلہ (۱۵۶) پر کیا گیا ہے۔

آغاز:-

کہوں دم بہ دم حمد سبحان کا
کہ ہے قوت میرے دل وجان کا
ہے بر حق محمدؐ رسولِ خدا
میرا جان و دل اس پر ہر دم فدا

فقہ حنفی کا منظوم رسالہ ہے غسل، وضو، طہارت، نماز، زکواۃ وغیرہ امور کی صراحت ہے۔

اختتام:-

زراعت سے حاصل ہو غلہ اگر
عشر اس سے دینا سن اے نامور
حیات اس فقہ کو لکھا مختصر
کبھو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج الفقہ اب ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

تمت تمام شد سراج الفقہ۔

(۱۶۲) تاج الفرائض

نمبر کتاب (۱۵۶/۷ جدید) سائز (۷×۶ ۱/۲ انچ)

تعداد صفحات (۱۳) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق
نام مصنف حیات تخلص۔ تاریخ تصنیف قریباً ۱۲۵۰ھ
تاریخ کتابت ندارد۔

آغاز:-

اللہ اللہ تو ہے خیر الوارثین
ہے محمد رحمۃ للعالمین
اب بحق مصطفےؐ اے نیک ذات
تو لے جا آخر مجھے ایمان سات
در بیان احکام مدارج الفرایض
اب فرائض کا بیاں قرآن میں
یوں کہا ہے یاد رکھ تو ایمان میں

اس مختصر نظم میں فرائض یعنی میراث اور ورثاء کے حصص کی تقسیم کے مسائل شرعی بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

گرچہ ہے یہ مختصر تفصیل سات
اس قدر بچوں کتیں ہے بس حیاتؔ
بھائی جان تاج الفرایض ہوئی تمام
مصطفےؐ پر ہو درود اور سلام
تمت تمام بالخیر

(۱۶۳) ترجمہ مصباح الصلوٰۃ

نمبر (فقہ حنفی ۲۱۳) سائز (۸×۶) صفحے (۱۸۸) سطر (۱۳)

خط ثلث۔ مترجم قادر علی کمترؔ۔ تاریخ ترجمہ ۱۲۴۸ھ۔ کتابت ۱۲۴۹ھ۔

مصنف اپنے وقت کے عالم متبحر تھے، شاعر بھی تھے۔ کمترؔ تخلص تھا۔ اپنے چھوٹے بھائی کو تعلیم بھی دیا کرتے تھے۔ اسی غرض سے اس کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

آغاز:-

"تمام تعریف سزاوار ہے اوس پروردگار عالم کو کہ اپنی بلطف عنایت سے امر و نہی کا حکم فرمایا ہے اپنے کرم و نوازش سے راہِ راست شریعت کی بتلایا جل جلالہٗ۔ عم نوالہٗ اور درود اوپر سرور عالم بہتر و بہتر بنی آدم محمد مصطفیٰؐ پر جن کے باپ عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف"

اس کتاب میں فقہ کے (۸۷) عنوان پر صراحت ہوئی ہے۔

بعض عنوان یہ ہیں:-

فرائضِ ایمان۔ واجباتِ ایمان، سنت ایمان، مباح ایمان، حرامات، مکروہات، بناء اسلام، فرض، واجب، سنت، فرائض نماز، وضو، تیمم، غسل، وقت نماز، نیت، سجدہ، فضیلت امام، سجدۂ سہو، جلوس جمعہ، ذبح، کلمات کفر وغیرہ۔

کتاب میں اولاً عنوانات کی فہرست ہے اس کے بعد نفسِ مضمون شروع ہوا ہے۔

اختتام:-

"تمام مسلمان بھائیان کو عبادت کی توفیق شوق سے اس کتاب کی سعادت رفیق کریجو"

ترقیمہ:-

عنایت سے اللہ تعالیٰ کی کتاب مصباح الصلوٰۃ کا ترجمہ کیا گیا میرے بڑے بھائی اور استاد حضرت قادر علی صاحب قبلہ مرحوم کا تخلص کمترؔ واسطے اپنے پڑھنے کے لکھا ہوں بیسویں تاریخ کو ماہ محرم ۱۲۴۹ھ۔

نواب سالار جنگ کے کتب خانہ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۱۶۴) کشف الخلاصہ

نمبر کتاب (۲۱۳۵ جدید) سائز ۸½×۶ انچ تعداد صفحات (۳۱) تعداد سطور (۱۳) خط طبی نستعلیق مترجم حافظ مولوی شجاع الدین۔۔۔۔ تاریخ ترجمہ ۱۲۳۶ھ۔ کتابت ۱۲۵۸ھ۔

حالاتِ مصنّف:-

مولوی شجاع الدین کا مشاہیر علماء حیدر آباد میں شمار تھا۔ آپ شاہ رفیع الدین قندھاری (دکن) کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپ کے مفصل حالات مناقب شجاعیہ میں درج ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۱۹۱ھ اور انتقال ۱۲۵۶ھ میں ہوا عیدگاہ میں میر جملہ کے تالاب کے قریب مدفون ہیں۔ سولہ کتابوں کے مصنف تھے، عالم بھی تھے اور صوفی بھی، شاعری سے بھی شغف تھا۔

آغاز:-

سب ثنا ہے حضرت رحمان کو
جان و عقل و دیں دیا انسان کو
فضل سے اپنے ہمیں قرآں دیا
اس میں امر و نہی سب روشن کیا
عقل دے کر فقہ سمجھایا ہمیں
راہ وہ نیکی کی دکھلایا ہمیں

اس کتاب میں فقہ اور عقاید کا بیان ہے کسی فارسی کتاب سے ترجمہ کیا ہے۔

اختتام:-

ہے شجاع الدین حافظ کا کلام
تم سنو سب یہ خلاصہ کو تمام

ترقیمہ:-

والحمد للہ رب العالمین تمام شد بتاریخ ہفتم ماہ ذی الحجہ ۱۲۵۱ھ روز جمعہ۔

این نوشتہ بدست محمد غالب۔۔۔۔ ۲ بتاریخ چہاردہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۵۸ھ ہجری روز جمعہ تمت کتاب۔

(نوٹ) (یہ نسخہ، ۷ ذی الحجہ ۱۲۵۱ھ کے مکتوبہ نسخہ سے ۱۲۵۸ھ میں نقل کیا گیا ہے)

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے نسخے موجود ہیں اور ادارہ ادبیات اردو میں بھی نسخے ہیں۔ کتاب کا اصلی نام ہندی کشف خلاصہ ہے اور یہ تاریخی نام ہے اس سے (۱۲۳۶ھ) نکلتے ہیں وضاحتی فہرست کتب خانہ سالار جنگ میں سن ترجمہ کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

(۱۶۵) کشف الخلاصہ دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۸۳۵ جدید) سائز ۸½×۵½ انچ تعداد صفحات (۲۷) تعداد سطور (۱۱) خط طبی معمولی۔ نام مصنف حافظ مولوی شجاع الدین

آغاز :-

سب ستائش ہے حضرتِ رحمان کو   نے تھا

جان و عقل و دیں دیا انسان کو

فضل سے اپنے ہمیں قرآں دیا

اوس میں امر و نہیں سب روشن کیا   نے نہی

جا بجا اس نسخے میں اشعار غیر موجود ہیں۔

اختتام :-

فرض ہیں جمعہ کے دو رکعت تمام

جہر پڑھنا اوس میں واجب ہے تمام

عید کی واجب ہے دو رکعت نماز

عید الضحیٰ عید الفطر رہے سرفراز

ترقیمہ :- ندارد۔

(۱۶۶) یادگار احمدی در ذکر محرمات موبدی

نمبر کتاب (۲۸۶ جدید) سائز (۳ ½ × ۶ ۶ انچ) تعداد صفحات (۱۴۴) تعداد سطور (۱۰) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف سید احمد ابن سید درویش۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ تاریخ کتابت ۱۲۵۷ھ۔

حالات مصنف :-

مصنف کے والد سید درویش اور دادا نور اللہ تھے، اور ان کے والد سید علی محمد قادری نقوی حنفی مذہب کے پیرو تھے مؤلف مدراس کے متوطن تھے، کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ اما بعد کہتا ہے سید احمد ابن سید درویش ابن سید نور ابن سید علی محمد قادری نقوی حنفی کہ ان دنوں جو ایک ہزار دو سے ستانوں سال ہے سے دور حکومت میں امیر زماں رئیس جہاں سحاب جود و سخا . . . . . نواب عظیم جاہ بہادر یہ رسالہ محرمات کے مسائل کے بیان میں ہے"۔ اس میں مذہب شافعی و مذہب حنفی کے متفقہ مسائل محرمات بیان کئے ہیں۔ یہ رسالہ مؤلف نے نواب عظیم جاہ بہادر والی مدراس کے عہد ۱۲۵۶ھ میں ایک عزیز کی فرمایش پر جو احکام محرمات کے جزئیات و کلیات پر حاوی ہے زبان ہندی میں تالیف کیا۔ اور شرف الملک بہادر کے کتب خانے کے کتب فقہ و فتاوے (مثل بحر الرائق و در المختار و طحاوی فتاوی عالمگیری و فتاوی قاضی خاں اور انتاع جو شافعی مذہب کی معتبر کتاب ہے) سے اس کے متعلقہ مسائل کو چن کر ہندی میں تفصیل وار بیان کیا ہے۔ اس رسالہ کو ایک مقدمہ اور تین فصل اور ایک خاتمہ پر ترتیب دیا۔ اور ہر فصل میں دونوں مذہبوں کے مسئلے جدا جدا بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

"از انجملہ یہ کہ حرام نہیں رضاعی فرزند کے بھانجیاں بھتیجیاں لیکن نسب میں جائز نہیں آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

ترقیمہ :-

کتاب یادگار احمدی بماہ شعبان المعظم بتاریخ بست چہارم ۱۲۷۵ھ نبوی صلعم بروز پنجشنبہ بوقت اخیر ظہر بید فقیر حقیر محمد ابراہیم ابن صوبدار شیخ منتین ساکن شیخ علی المعروف سر خلی پیٹھ باتمام رسید ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۱۶۷) علم الفرائض

نمبر کتاب (۱۱۹۴ جدید) سائز (۹×۱۶ انچ) تعداد صفحات (۱۳۴) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف محمد عنایت احمد ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۲ھ ۔ تاریخ کتابت ندارد ۔

حالات مصنف :-

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوے ۔

آغاز :-

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَہٗ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ ۔ ۔

بعد حمد و صلواۃ کے جاننا چاہیے کہ اس زمانہ میں اکثر علمائے دین نے کتابیں دین کی اُردو میں تالیف کیں ۔"

رسالہ موسوم بہ جامع ۔ منظوم فارسی مصنفہ سید نوازش علی ساکن نگینہ کی اُردو زبان میں شرح کی گئی ہے ۔ اس میں فرائض یعنی میراث کی تقسیم کے مسائل اور حصص کی تفصیل بیان کی گئی ہے ۔ تاکہ تقسیم میراث میں آسانی و سہولت ہو ۔

اختتام :-

"یہ شرح محض اوس کی توفیق و عنایت سے انجام کو پہونچی اور مطالب علم فرائض کے اس میں بہ کمال توضیح معہ مثالوں کے درج ہوے ۔ بفضلہ تعالیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

و آخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سید الانبیاء محمدؐ و آلہ و صحبہ اجمعین ۔ تمت تمام شد ۔"

ترقیمہ :- ندارد ۔

(۱۶۸) مفتاح الجنّۃ

نمبر کتاب (۷۶۳ ۱ جدید) سائز ۵ × ۸ انچ) تعداد صفحات (۳۵۸) تعداد سطور (۱۰) خط طبعی نستعلیق نام مصنف مولوی کرامت علی جونپوری ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۶ھ ۔ تاریخ کتابت ندارد ۔

حالات مصنف :-

مولوی کرامت علی جونپوری ایک جید عالم تھے ، کئی کتابوں کے مصنف ہیں ۔

آغاز :-

"سب تعریف اللہ کے واسطے ہے اور وہی ہے حمد و ثنا کے لائق جو تمام عالم کا پالنے والا ہے ۔ وہ بڑا مہربان اور نہایت مہربانی کرنے والا اور اپنے مسلمان بندوں کو جو اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں اور اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں ۔

اس میں مؤلف نے نماز کے مسائل عورتوں اور مردوں کے لیے ، مستند فقہی کتابوں سے جمع کر کے دکھنی زبان میں بغرض سہولت ذکور واناث تالیف کیا ہے ۔ ابتدا میں فہرست مضامین کتاب ہے اوس کے بعد اصل کتاب شروع ہوتی ہے ۔ فہرست کے بعد ایک ورق پر نسب نامہ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانیؒ

تحریر ہے۔

اختتام :-

مسئلہ، مستحب ہے کہ جب لڑکا بولنے لگے تب پہلے لا الٰہ الا اللہ اس کو سکھلادے، اس واسطے کہ اس کی پہلی بات کلمہ ہووے واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ :-

"تمت تمام شد رسالہ مفتاح الجنۃ من تصنیف مولوی کرامت علی صاحب جونپوری سلمہ اللہ تعالیٰ نقل از کتاب ملک التجار حضرت محمد عظیم الدین صاحب سوداگر فرزند محمد سالار فرخندہ بنیاد حیدرآباد . . . . قلمی یافت بتاریخ ہفتم شہر جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ ہجری نبوی صلعم۔ بتاریخ چہاردہم ماہ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ روز سہ شنبہ غلام نبی ولد محمد رضا نزد حضرت محمد نعیم المعروف مسکین شاہ صاحب قبلہ . . . . بیعت نمودہ در زمرۂ غلامان قادریہ شریک شدہ خدائے تعالیٰ بتصدق حبیب خود قبول کند۔"

بیت

حمداً للہ فخر دارم تا شدم من قادری
جان و تن کردم فدائی خاندان قادری

(۱۶۹) رسالہ فقہ (وعظ نامہ)

نمبر (فقہ حنفی ۱۱۰۱) سائز (۵×۹) صفحہ (۳۶) سطر (۱۶ تا ۱۸) خط شکستہ . . . . . . ، مصنف معصوم
تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔ کتابت ندارد۔
ناقص الاول اور ناقص الآخر ہے۔

دکن میں چند شاعر معصوم تخلص گزرے ہیں، مگر یقین کے ساتھ کسی شخص کو پیش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کا تذکرہ کسی تذکرے میں نہیں ہے، اور نہ ان کی کتاب سے کچھ روشنی پڑتی ہے۔

آغاز :-

جو کہ باطن میں ہے وہی ہے ذات
ہے جو ظاہر سمجھ اوسی کی صفات
مالک الملک لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا الٰہ الا ھو
ہو سے ظاہر ہے پنجتن کے ذات
جس سے پیدا ہوے یہ سبع صفات

یہ کتاب فقہ حنفی ہے، عبادات کا تذکرہ ہے۔ فرض، واجب، ایمان، غسل، طہارت، حیض، وضو، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ ہر بیان کے پہلے قرآن کی آیت یا حدیث عربی میں لکھی گئی ہے اس کے نیچے نظم میں نفس مضمون کی صراحت ہے۔

خاتمہ :-

بات کا اوس کے تو لکھا زنہار
یہ نصیحت یاد رکھو اے یار
امر گر ترک کر نہی کے رسوم
وعظ نامہ میں لکھا معصوم
نہیں کچھ کذب اور کہانی ہے
یہ معصوم کی نشانی ہے

خاتمہ کے اشعار سے مصنف کے تخلص اور کتاب کے

نام کی وضاحت ہو جاتی ہے۔

حیدر آباد کے کسی دوسرے کتب خانے میں اس کا نسخہ نہیں ہے۔

اس کتاب کا دوسرا نام حدیقۃ الاسلام بھی ہے، اس کا ایک اور نسخہ کتب خانہ ہذا میں ہے۔ ان دونوں کے اشعار میں کمی و بیشی بھی ہے۔

(۱۷۰) وعظ نامہ، حدیقۃ الاسلام

نمبر (فقہ حنفی ۲۴۶) سائز (۹×۸) صفحہ (۳۳) سطر (۱۶) خط نستعلیق ...... مصنف معصوم

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔ کتابت درج نہیں ہے

آغاز:-

اے حبیب اب کلام میرے سن
دست کا نو ہے وعظ کے دُرِ چُن
یہ حدیث اور دلیل میں تھا ہمسر
اس سے منکر جو ہو وہی کافر
کذب اس میں نہیں ہے راست لکھا
کیونکہ کاذب پہ لعن حق نے کیا

اس مثنوی میں عنوانات کے تحت فقہی مسائل لکھے گئے ہیں، بعض عنوان یہ ہیں:-

شرائع اسلام، نوع ایمان، حکم ایمان، غسل، حیض، نفاس، فرض کفایہ، واجب، وقت نماز، وصف نماز، فرض حج وغیرہ۔ بعض جگہ عربی میں حدیث لکھی گئی ہے اس کے نیچے بطور شرح نظم میں صراحت لکھی گئی ہے۔

مصنف کا تخلص اور کتاب کا نام۔

گر امر ترک کر نہی کے رسوم
وعظ یہ تجکو کہہ دیا معصوم
غور کر خوب اس کا رکھا نام
سرو تر ہے حدیقۃ اسلام
نہیں یہ کذب اور کہانی ہے
صدق معصوم کی نشانی ہے

اختتام:-

فاتحہ اور درود سے مج کو
یاد کر تاکہ ہو اجر تج کو
تجھ زباں کے تھے فیض سے اے یار
خاتمہ خیر تا کرے غفار
کر ختم بھیج اب درود و سلام
بر محمد و آلہ اہل کرام

خاتمہ میں ایک عربی دعا لکھی گئی ہے صفحہ اول پر چند شعر درج ہیں۔

(۱۷۱) منافع القلوب

نمبر (فقہ حنفی ۹۴۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۹) سطر (۱۵)

خط نستعلیق ...... مصنف احمد بن حجاج

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۶۱ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسے اور ان کی کتاب بھی کوئی رہنمائی نہیں کرتی۔

آغاز:-

"تعریف زیادہ اور ستایش خاص پیدا کرنے ہارے کتیں ساتھ صفت قدیم اور حکمت مستقیم اپنے جہت آسمان کا بغیر از کھام کے اوپر سر جہان لیے معلق رکھا اور روز کتیں روشنی آفتاب کے سردار ہور ستاروں کا روشن کیا۔"

یہ فقہ کی کتاب ہے اس میں ابواب کے تحت معاملات یعنی نکاح، طلاق، اظہار، نفقہ، تقدیر، وکالت، احکام شراب، احکام گشتی وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"اگر شخص ایک چاہے گا جو کہے گا سوگند کھایا میں ساتھ خطا کے کافر نہیں ہوتا ہے کہ بیچ ہر ایک خطا کے بھی واللہ اعلم بالصواب۔"

ترقیمہ:-

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب بتاریخ بست چہارم ذیحجہ ۱۲۶۱ھ ہجری نبوی روز دوشنبہ بمقام ایلور الراقم عبدالمجید

(۱۷۲) تقسیم المیراث (نثر)

نمبر (حنفی فقہ ۳۵۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۶۰) سطر (۱۲)

خط شکستہ ...... مصنف محمد ناصر خاں ولد محمد یوسف خاں مصطفی آبادی۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ

کتابت ۱۲۵۸ھ۔

مصنف نے اپنے نام ولدیت اور وطن کی صراحت کردی ہے ساتھ ساتھ اپنے استاد حضرت عبدالاحد خاں قاضی زادہ گنج پور کا نام لکھا ہے۔ معلوم ہوتا ہے مصنف فقہ خصوصاً معاملات کے حصے سے دلچسپی رکھتے تھے اور اچھی عبارت حاصل تھی۔ اس سے زیادہ کچھ اور حالات نہیں معلوم ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ الخ

بعد اس کے جان تو کہ علم دین کا پڑھنا اوپر مسلمان مرد اور زن کے فرض ہے اسی سبب کہ رفع حاجت دین اور دنیا کے کا علم ہے۔ فی الحدیث طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم رواہ البیہقی نے شعب الایمان یعنی بیچ حدیث کے ہے کہ طلب علم کا فرض ہے اوپر مسلمان کے۔"

اس رسالہ میں اولاً علم کے حاصل کرنے کی احادیث پھر علم فرائض کے جاننے کے احکام درج ہیں اس کے بعد میراث کو تقسیم کرنے کے مسائل ہیں اور تمثیل دے کر مسائل کو واضح کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"پس اگر کوئی صاحب نظر سے دیکھے اس کتیں سات نگاہ غور کے اصلاحاً صریحاً اور خطا معلوم کرے بیچ مسئلہ کے یا عبادات کے تحقیق تو اصلاح دے صلاحاً صحیحاً اس یاد فرمانے دعا او اخلاص تمام"

ترقیمہ:-

اختتام پایا اس نسخے نے بتاریخ ستائیس شہر جمادی الثانی روز پنجشنبہ بوقت چہار گھڑی روز ۱۲۵۸ھ کے مقام امراوتی

(۱۷۳) مسائل ثلثین

نمبر (فقہ حنفی ۲۳۵) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۱۳) خط نستعلیق ... کرم خوردہ مصنف محمد یوسف بن محمد مظہر علی تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

مصنف نے بیان کیا ہے کہ ان کو چند فقہی مسائل میں شبہ تھا، اور ان کے بعض دوستوں کے چند باتیں مشکوک تھیں ان کو انھوں نے جمع کر کے مولوی محمد عبد الرب صاحب کے پاس جواب کے لیے پیش کئے، موصوف نے کہا کہ صراط مستقیم ایک رسالہ وہ قلمبند کر رہے ہیں اس میں ان مسائل کا حل موجود ہے مگر مصنف نے خواہش کی کہ ان سوالات کے جواب لکھے جائیں۔ مولوی محمد عبد الرب صاحب نے جو جواب دیے وہ اس رسالے میں جمع ہیں۔
مصنف کے متعلق مزید حالات دستیاب نہیں ہوے۔

آغاز:-

"الحمد للہ الذی الخ
مابعد عرض کرتا ہے عاجز خوار ناپائدار محمد یوسف بن محمد مظہر علی خاں کہ ایک مدت سے چند سوال میرے ذہن میں آتے تھے اور چند سوال اور جو بعض دوستوں نے درپیش کئے تھے وہ سب میں نے جمع کر کے بیچ خدمت فیض درجت مولوی محمد عبد الرب صاحب کے لے گیا۔"

اس کتاب میں چند فقہی مسائل کا جواب دیا گیا ہے۔
معاشرتی امور مذہب کے متعلق بعض سوالات اور ان کے جوابات ہیں۔ مثلاً دریافت کیا گیا ہے جس حدیث میں فضیلت مسجد جامعہ کی ہے اوس سے یہ ثابت بھی ہے کہ جس مسجد میں جمعہ ہو وہی جامعہ مسجد ہے۔ یا سوال کیا گیا ہے کہ اگر عوام الناس ایک امام بنا کر نماز ادا کریں جمعہ کی نماز اس کے ساتھ بلا حکم بادشاہ کے درست ہے یا نہیں۔ اس قسم کے سوالات اور جوابات ہیں۔

اختتام:-

"غیبت مسلمان کی نہ چاہئیں اگرچہ فاسق ہے اس واسطے احادیث صحیحہ غیبت کے مذمت میں وارد ہیں دور نہیں از غیبت مسلماں و شدت زجر و شنیع آں احادیث صحیحہ وارد شدہ۔ و بہ نہایت نت شہرت مشہور شدہ اگرچہ فاسق باشد۔"

ترقیمہ:-

تمت ہذہ النسخہ المتبرکہ لسوال العلماء الفقہاء الشرفا المسمیٰ بہ ثلثین مسائل بید اخقر العباد غلام محمد۔"

(۱۷۴) صراط النجات

نمبر مجامع (۸۳) سائز (۱۶×۹) صفحہ (۲۲) سطر (۲۲) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۳۱۱ھ۔

صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ صراط النجات اور نیاز نامہ حضرت جعفر صادقؓ دونوں ان ہی کی تصنیف ہیں۔

آغاز:-

الحمد للہ الخ

"جان لے عزیز علم دین سیکھنا ہر مسلمان پر عورت ہو یا مرد فرض ہے اور اس کی خوبیاں بے حد ہیں، حدیث دین کے علم کا ایک مسئلہ سیکھیں ہر روز رکعت نماز پر فضیلت رکھتا ہے۔"

اس کتاب میں مختصر فقہ حنفی کا تذکرہ ہے عبادات کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

"تین گروہ پر سب سے زیادہ عذاب ہوگا، پہلے مرد وزن پر، ماں باپ کے دوسرے زنا کرنے والے تیسرے شرک کرنے والے سوائے اس کے اس باب میں بہت سے احادیث ہیں بہ سبب اختصار کے فرو گزاشت کی گئی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنے ماں باپ کے سایہ میں اعمال نیک سے خوش رکھے۔"

(۱۷۵) رسالہ تحقیق الایمان

نمبر فتاوی (۱۱۶) سائز (۶×۹) صفحہ (۲۰) سطر (۱۷)

خط شکستہ ...... مصنف نامعلوم تاریخ

تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۶۳ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ آدمی سارے اللہ کے بندے ہیں اور بندے کا کام بندگی ہے کہ جو بندہ بندگی نہ کرے وہ بندہ نہیں۔"

اس رسالے میں ایمان کے متعلق چند سوال اور اس کے جواب درج کئے گئے ہیں مثلاً تم کون ہو، تم کو کس نے بنایا وغیرہ۔

اختتام :-

"اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمیں عنایت کر اور دنیا اور آخرت میں ہمیں نیک رکھ آمین یارب العالمین۔"

(۱۷۶) رسالہ در بیان گریستن بر بیان شہادت امام حسینؓ

نمبر رسالات کلام (۸۵۷) سائز (۸×۶) صفحہ (۴۸) سطر (۹)

خط نستعلیق ...... مصنف سید نصیر الدین تاریخ

تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۵۶ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے، صرف یہ پایا جاتا ہے کہ مصنف امامیہ مذہب کے مجتہد تھے اور اچھی قابلیت رکھتے تھے۔

آغاز :-

"بعد حمد پروردگار اور صلوٰۃ اور سلام اوپر سید مختار اور آل اخیار اور اصحاب ابرار اور اہل بیت اطہارؓ کی کہتا ہے خادم علماء الدین سید نصیر الدین کہ یہ گفتگو ہے ذکر میں رونے کے اوپر بیان شہادت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔"

اس میں سوال جواب کے طور پر مرید اور مرشد کا مکالمہ ہے اور یہ ثابت کیا ہے بیان شہادت امام حسین علیہ السلام پر رونا ضروری ہے۔

اختتام :-

"اور جن باتوں سے اور جن چیزوں سے کہ وہ راضی اور

خوش ہوتا ہے اون کی توفیق زیادہ کرے اور اپنی طریقۂ پسندیدۂ مستقیم پر قائم کرے۔"

ترقیمہ :۔

تمت الکتاب تصنیف حضرت والد صاحب بتاریخ بست دوم محرم ۱۲۵۶ھ بدست احقر سید فیض علی از اصل کتاب سرکار تحویل محمد جعفر قلمی نمود۔

(۱۷۷) ثمرۃ الفواد

نمبر (مواعظ ۵۳۸) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۴۵) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ سرخ جدول۔ مصنف۔ سید مرتضیٰ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۲ھ۔

مصنف کے باپ کا نام سید صادق علی اور دادا سید ابراہیم رضوی تھے دکن کے متوطن تھے، اجداد کا وطن بیجاپور تھا پھر مدراس میں آکر بس گئے، عربی فارسی میں کافی مہارت رکھتے تھے۔

اُنھوں نے بیان کیا ہے کہ چالیس سال کی عمر تک مختلف افکار، اور بیماریوں وغیرہ میں عمر گزری، کوئی نیک کام نہیں ہوا اس لیے خیال ہوا کہ ایسی کتاب تالیف کی جائے جو خدا، رسول اور اہل بیتِ طاہرین کے احوال پر مشتمل ہے۔ بعض عربی اور فارسی کتابوں سے انتخاب کر کے یہ کتاب تالیف کی گئی۔

آغاز :۔

"الحمد للہ رب العالمین الخ

بعد حمد و صلواۃ کے بندۂ حقیر سراپا تقصیر سید مرتضیٰ ابن صادق علی ابن ابراہیم الرضوی غفر اللہ لہم مدراس کا رہنے والا اس رسالے کے مطالعہ کرنے والوں کے حضور میں گزارش کرتا ہے کہ میں نے آج تک اوقات اپنے ہوا و ہوس میں ضائع کیا اور نفسِ امارہ کی پیروی میں گزرانا۔"

اس کتاب میں ایک مقدمہ اور پندرہ باب ہیں اور کئی ضمنی فصل بھی ہیں، ابواب کے عنوان حسبِ ذیل ہیں :۔

مقدمہ (۱) علم حاصل کرنے اور عالموں کی فضیلت (۲) بے علم اور جاہل کی مذمت باب اول (۱) دنیا کی بے وفائی (۲) مال جمع کرنے کی مذمت (۳) ضرورت کے مطابق طلبِ دنیا (۴) حرام خواری (۵) خود کو سنوارنا۔ (۶) شرابی کی مذمت (۷) گانے بجانے اور راگ کی بُرائیاں (۸) جوابازی اور شطرنج کی مذمت (۹) غیبت (۱۰) جھوٹ اور ریا کی مذمت (۱۱) چغلی (۱۲) طعن کی برائی (۱۳) نظر کو بچانا (۱۴) عصمت و پاکدامنی (۱۵) نکاح (۱۶) زن و شوہر کے حقوق (۱۷) تکبر اور غرور کی مذمت (۱۸) تواضع اور عاجزی کی خوبی (۱۹) ریا کی مذمت (۲۰) بغض و عداوت (۲۱) حسد (۲۲) حرص و طمع (۲۳) بخل کی مذمت (۲۴) سخاوت کی خوبی (۲۵) احوال قیامت۔

اختتام :۔

"حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدمی کچھ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک کالا داغ پیدا ہوتا ہے پھر اگر توبہ کر لیا تو محو ہو جاتا ہے اگر اور گناہ کرے تو وہ داغ بڑھ جاتا ہے۔ جب دل تمام کالا ہو جاوے تو پھر ہرگز توفیق توبہ کی نہیں ہوتی۔" اس کے بعد ایک عربی دعا بھی ہے۔

(۱۷۸) خلاصہ الہدایہ (کفایہ العارفین)

نمبر (کلام ۵۹۷) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۲) سطر (۱۷)

خط شکستہ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف نامعلوم تاریخ

تصنیف ۱۲۷۳ھ کتابت ۱۲۷۳ھ ۔ ۔ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

حمد اوس ذات معلا پاک کو
جس نے پیدا کیا اس خاک کو
اس میں پیدا کر دیئے سنگ و شجر
آب رحمت سے کیا ان سب کو تر
آدمؑ و حواؑ کئے اس خاک سے
محتسب کو دانی وہ اشراک سے

اس مثنوی میں چند عقائد اور اصلاحی امور قلمبند کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

وہ تو ایسے اہل بدعت کو مدام
لعن کہتا تھا نہ کرتا تھا سلام
اہل دنیا چہ کے تیں ۔ ۔ ۔ ۔ ہیں
لعنۃ الباری علیہم اجمعین
جو وہ ہوتا اون میں یوں کہتا نہ وہ
شمس تبریزی کا ہوں کہتا نہ وہ

ترقیمہ:-

خلاصہ الہدایہ الملقبہ بالکفایہ فی تاریخ عشرین من الجمادی الاول ۱۲۷۳ھ ثلاث وسبعین بعد الالف

(۱۷۹) رسالہ فتاوی

نمبر (فتاوے ۱۱۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۶) سطر (۱۷)

خط شکستہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف ندارد تاریخ

تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے نام کی کوئی تحقیق نہ ہوئی۔

آغاز:-

"الحمد للہ الخ اما بعد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدین النصحۃ یعنی صحیح مسلم میں تمیم دارمی رضی اللہ عنہ سے روایت آئی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ دین نصیحت کرتا ہے یعنی دین میں بہت عمدہ چیز نصیحت ہے"

اس رسالہ میں ایک سوال یعنی اذان کے دقت دو نمازوں کے جمع کرنے کے متعلق سوال اور اس کے جواب میں فتویٰ دیا گیا ہے۔

اختتام:-

"الحمد للہ کہ حق بات کی حقیقت بخوبی ثابت ہوئی اور آنحضرت صلعم پر سے تہمت دفع ہوگئی وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین"

(۱۸۰) کتاب فتاویٰ

نمبر (فتاوے ۲۲۲) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۱۷۶) سطر (۲۱) خط نستعلیق ۔ مصنف محمد صدر الدین تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۷۹ھ . . . . .

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہ ہوسکے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ وہ حیدر آباد کے سررشتہ عدالت میں ملازم تھے، جب قانون تعزیرات آصفیہ نافذ ہوا تو انھوں نے اس کو فقہ اسلام کے منافی پاکر یہ کتاب مرتب کی ہے۔

آغاز:۔

"الحمد للہ الخ اما بعد متبعان شریعت پر مخفی نہ رہے کہ عقل بشری منجملہ موہوبات حضرت فیاض ایسا عطیہ ہے کہ انسان کی شرافت اور اس کا امتیاز اسی سے ہے۔"

اس کتاب میں چند ابواب کے تحت جرائم اور اس کے قصاص اور اسلامی تعزیرات کے احکام درج کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

کہے ہے دیکھ تو کیا مرد ہشیار
الہٰی بر جنید ایماں نگہدار
کہ اینست اصل جاہ و احتشام

ترقیمہ:۔

تمت بالخیر کمترین احقر العباد غلام مصطفیٰ خاں تحریر نمود

(۱۸۱) حقوق المسلمین "

نمبر کتاب (۳۵۱۵ جدید) سائز (۷×۶ ۳/۴ انچ) تعداد صفحات (۲۳۶) تعداد سطور (۱۴) خط طبعی نستعلیق نام مصنف میر محمدؒ ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۲۲ھ تاریخ کتابت ۱۲۷۵ھ . . . .

مصنف میر محمدؒ ان کے والد سید حافظ اور دادا سید بدر الدین تھے، بیجاپور وطن تھا اس کے بعد رستم آباد عرف سے امین اقامت کرلی تھی۔

آغاز:۔

"بعد حمد پروردگار و نعت سید ابرار و مناقب آل اطہار و مدائح اصحاب کبار جو بے حد و بے شمار ہے . . . ."

چار صفحے دیباچہ نثر کے بعد۔

بول بسم اللہ صدف کے مُنہ کو کھول
اس خدا کے حمد کی موتیاں کو رول
جن نے آدم کر کو پیدا خاک سے
مرتبہ بخشا بلند افلاک سے
کل کیا انساں ستے دھرتی کا چمن
پر ستاریاں سے فلک کا انجمن

اس کتاب میں حق دار علی کے حقوق کے مسائل شرعیہ کو قرآن و احادیث و اقوال بزرگان دین کے معتبر کتابوں سے انتخاب کرکے دکھنی زبان میں منظوم کیا گیا ہے۔ اور دس ابواب اور چند فصول پر کتاب کو منقسم کیا۔ اور اس مثنوی میں (۵۴۰۷) ابیات ہیں۔ اشعار خاتمہ سے سنہ تالیف و تعداد ابیات ظاہر

ہوتی ہے۔

اختتام :-

فضل حق سے جب کیا ختم کتاب
تب کہا میں عقل سے اے نکتہ یاب
تب کہے مجھ سات بالطف وکمال
یکہزار و دوصد و با دو بیس سال
جب تمامیت کو پہونچی یہ کتاب
تب کیا میں اوس کے بیتاں کا حساب
ہو گئے ابیات جملہ در شمار
پنج ہزار و ہفتصد اوپر چہار
ختم ہے یہ نسخہ اب پایا وجود
بول پیغمبر پو لاکھاں سے درود

ترقیمہ :-

"یہ کتاب بہتر حقوق المسلمین بتاریخ نہم شعبان المعظم روز سہ شنبہ ۱۲۷۵ھ میں بیچ شہر نیلور کے باغ میں برادر قاضی مولوی محمد نظر محی الدین صاحب مد اللہ عمرہ کے ہاتھ سے فقیر حقیر خادم الطلبہ سید برہان الدین عفا اللہ عنہ کے لکھی گئی۔"

(۱۸۲) تحقیق مسیح و دجال

نمبر کلام ۱۷۲۶ سائز (۱۵×۹) صفحہ (۲۴۶) سطر (۱۹) خط نستعلیق د ۔مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ۔ کتابت ندارد

اس رسالے کے مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

آغاز :-

"لفظ مسیح مصدر مساحت سے نکلا ہے، اور یہ اسم مشترک ہے درمیان حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دجال کے اور مسیح بمعنی زیادہ سیاحت و مساحت کرنے والا اور یہ وصف بھی مشترک ہے درمیان عیسیٰؑ و دجال کے۔"

اس کتاب میں تفصیل کے ساتھ حضرت عیسیٰؑ اور دجال کے متعلق قرآن تفسیر اور حدیث وغیرہ سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور دجال کے خروج وغیرہ کی صراحت کی گئی ہے پیشین گوئیاں اور آثار وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"اور ایک اعتبار سے اب ہوگی کیونکہ یہ آگ اب بھڑک رہی ہے یا اس آگ سے طاعونی بخار بھی مراد ہو سکتی ہے۔ جو پھیل رہی ہے۔ یا بجائے نار کے ریح سے بھی وہ وبائیں مراد ہو سکتی ہیں جو اپنا سمی اثر ہوا کے ذریعے سے پھیلاتی ہیں، یا اس ریح سے طوفان کی بلا بھی مراد ہو سکتی ہے، جو بہتوں کو دریا برد کر دیتی ہے اور کوئی طوفانی عذاب واقع ہونے والا بھی مقدر ہوا واللہ اعلم بالصواب۔"

(۱۸۳) عقاید ضروریہ در بیان آثار قیامت

نمبر کتاب (۶) ۲۳ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) تعداد صفحات (۳۰) تعداد سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف محمد نعیم مسکین شاہ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۰ھ تاریخ کتابت ندارد

حالات مصنف :-

مسکین شاہ حیدرآباد کے ایک مشہور صوفی بزرگ تھے ۱۳۱۴ھ میں انتقال ہوا، ایک سو چودہ سال کی عمر ہوئی، آپ کی زندگی کا بڑا حصہ اذکار اور اشغال میں بسر ہوا۔ شاعر بھی تھے، آپ کی کئی کتابیں ملتی ہیں۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ بعد حمد و صلوٰۃ کے ایمان لے آ اور یقین جان کہ دن قیامت کا الخ"

اس مختصر رسالے میں قیامت کے نشانیاں اور قیامت کے دن کا حال اور خلق اللہ کے فنا کے بعد پھر زندہ ہونے اور شفاعت محمدی صلعم اور حساب و کتاب و سوال و جواب اور اعمال نامہ کا ذکر اور پل صراط اور حوضِ کوثر وغیرہ کا حال بیان کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"عنایت سے اللہ تعالیٰ کے اور تصدق سے نعلین مبارک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالہ عقاید کا سن بارہ سے پینسٹھ ہجری میں تمام ہوا نام اس کا عقاید فردیہ رکھا گیا اللہ تعالیٰ اس رسالہ کتیں مقبول اہل زمانہ کرے ۔ ۔ ۔ ۔ آمین یا رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" آخر میں روز ہائے نحس تمام سال کے بیان کئے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ذیقعدہ کی دوسری اور تیسری ذالحجہ کی تیسری اور بیسویں۔

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک نسخہ موجود ہے۔

(۱۸۴) فضائل مکہ معظمہ

نمبر (مواعظ ۳۰۱) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۶۴) سطر (۱۰)

خط نستعلیق ۔ مصنف محمد قایم ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت درج نہیں ہے۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"اعلم یا اخی الخ

جان تو اے بھائی میرا کہ فضیلت دیا اللہ تعالیٰ مکہ کو اوپر تمامی بلاد کے اور اوتار اذکر اس کا بیچ کتنے موضع کے کتاب بزرگ میں اپنے"

در اصل یہ رسالہ حضرت حسن بصریؒ کے ایک رسالہ کا ترجمہ ہے جس میں مکہ معظمہ کی فضیلت اور فضائل وغیرہ کا بیان ہے۔

اختتام :-

"سمجھ اے بھائی میرا ایسا سب نیکوئی کو اور پرہیز کر بیچ پرہیز کر بیس پرہیز کر اس بات کو کہ فوت ہوئے تیرے تئیں بعض اوس کا اور السلام علیکم اور رحمۃ اللہ کا اور برکت سب اللہ کا۔"

ترقیمہ :-

"تمام ہوا رسالہ جمع کیا ہوا حضرت تابعین حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا اس کو مسکین محمد قایم عفو کرے اللہ تعالیٰ اس کو اور باپ ماں کے اس کو"

حیدرآباد کے کسی اور کتب خانے میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۱۸۵) اصل ایمان

نمبر کلام ۱۷۲۵) سائز (۹×۸) صفحہ (۵۲۶) سطر (۱۳)
خط نستعلیق . . . . . مصنف محمد طاہر ۔ تاریخ
تصنیف ۱۲۵۵ھ ۔

مصنف کے والد کا نام شاہ محمد شاکر تھا، ارکاٹ کے متوطن تھے، محمد سعید اسلمی کے شاگرد تھے ۔

اس کتاب کو انھوں نے اپنے اُستاد کی تصنیف سفینۃ النجات اور شاہ عبد الحق دہلوی کی بعض کتابوں اور ملک العلما عبد العلی فرنگی محل کے بعض تصنیفات سے مدد لے کر مرتب کیا ہے ۔ مصنف نے اپنے والد کے متعلق بتایا ہے وہ بڑے بلند مرتبہ بزرگ تھے ۔

آغاز :-

"خدائے عزوجل کے لائق وہی حمد ہے جو خود کیا اس مشت خاک مخلوق کو کیا طاقت کہ زبان خالق اکبر کی تعریف میں کھول سکے ۔"

اس کتاب میں گیارہ باب ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔
(۱) علم فرض، عقیدہ، اقسام کفر، دین و شریعت، ملت، امر و نہی و اقسام احکام شرح (۲) مذہب، مجتہد، طریقہ، اقسام عباد گنج مخفی، پیدائش و شرف آدم، کیفیت روح، (۳) ایمان و اسلام، کفرو کلمات و اقسام گناہ کبائر، معہ ذکر محارم و گناہ صغائر (۳) علم غیب، نجوم، فال، استخارہ، توحید و اقسام شرک و مباہلہ، شکر و احسان وغیرہ (۴) واجب الوجود، وتجدد، امثال رد مجسمہ و دہریہ قضا و قدر وغیرہ (۵) جسم جوہر، تدبر و تقدیر، حکومت حق و ملائک وغیرہ (۶) اقسام معجزات، کرامات اور مقامات اولیاء، کیفیت علم الیقین وعین الیقین وغیرہ (۷) معراج، خصائص معہ بیان عہد پیغمبران اور امت عالم ارواح، امام، خلیفہ، بیعت خلفائے راشدین، پیروی خلفاء وچہار امام وغیرہ (۸) فضیلت محبت اصحاب و آل و ازواج و علم تقوی و ذکر خیر و فضیلت تابعین و علماء وغیرہ و لعن یزید و تکفیر اہل قبلہ وغیرہ (۹) نزع، موت روح، گور، پرسش عذاب قبر وغیرہ (۱۰) صور قیامت، حشر، اقسام بدعات وغیرہ (۱۱) دوستی بزرگان، رسومات محرم، و نشان، عرساں، زیارت قبور وغیرہ

اس تفصیل سے واضح ہے کہ یہ کتاب عقائد اور مذہب اخلاق تصوف وغیرہ عنوان سے متعلق ہے ۔

اختتام :-

"اور خیر خاتمہ ہوئے حشر میں شفاعت جنتی کہ مومناں ہیں قیدی جرم و آفت مقبول یہ دعا ہو حرمت سے مصطفیٰ کی ہے آل وجملہ یاران اور کل اولیائے ۔"

یہ اصل مسودہ مصنف کا ہے اس میں اضافہ کاٹ چھانٹ کمی و بیشی کی گئی ہے ۔

(۱۸۶) تکمیل الایمان

نمبر کلام ۵۰۹) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۴۰) سطر (۲۵)
خط شکستہ . . . . . . مصنف محمد عمران رام پوری
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ ۔ کتابت ۱۲۷۷ھ ۔
ناقص الاول ہے ۔

مصنف کے متعلق صرف اس قدر معلومات ہیں کہ وہ رام پور کے باشندے تھے اور تلاش معاش کے ضمن میں کلکتہ آگئے

تھے، اسی مقام پر اس کی تصنیف ہوئی ہے۔

آغاز:-

"اور عام مومناں کو جمعہ کے روز بعض لوگ عورات کو عام لوگوں میں داخل کئے ہیں، یعنی عورت کو عام لوگ کے برابر جمعہ کو دیدار ہوگا، یہ دیدار بہشت میں داخل ہونے کے بعد از ہے، اکافران اور منافقان کو دیدار ہوگا لاکن جلال اور قہر کے صفت سے اور دیدار کے بعد از محجوب ہوں گے۔"

عقاید کے کئی مسائل اس میں بیان کئے گئے ہیں، ایمان کے اجزا اور شروط کا ذکر ہے۔

اختتام:-

"اعلموا ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم، یعنی واقف رہو تم کہ اللہ تعالی سخت عذاب دینے والا ہے اور تحقیق کہ اللہ تعالی بخشنے ہارا ہے اور رحمت کرنے والا ہے شکر اللہ تعالی کا یہ رسالہ کا ختم خدا کی خوف اور امید وار اوس کی رحمت پر ہوا عاقبت بخیر باد۔"

ترقیمہ:-

"الحمد اللہ والمنہ ہذا رسالہ تکمیل الایمان بزبان اُردو بخط خام عاصی پر معاصی غلام احمد عرف احمد میاں خطیب قصبہ ویلور ولد غلام محی الدین صاحب دام طلبہ در بلدہ حیدرآباد بوقت چاشت بتاریخ دویم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۰ھ بروز جمعہ باختتام رسانیدہ۔"

آخری صفحہ میں ایک مہر غلام احمد ۱۲۵۵ کی ثبت ہے

اور ایک نوٹ یہ بھی درج ہے کہ ۱۲۶۱ھ مطبع ابراہیمی میں یہ کتاب طبع ہوئی ہے۔

ایک اور عبارت بھی آخری صفحہ پر ہے جس میں حمد و نعت کے بعد مصنف نے حسب ذیل عبارت لکھی ہے۔

"بندہ کثیر العصیاں ضعیف البنیان محمد عمران غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن شہر مصطفی آباد عرف رام پور کا کہنا ہے کہ ایک شخص محتاج بظاہر خوار و بے اعتبار اور حقیقت میں دیانت دار اور تقوی سے آراستہ کمال دیندار رہنے والا دار الامارت کلکتہ کا بنگال الاصل شب و روز قال اللہ اور قال الرسول۔" اس کے بعد اوراق نہیں ہیں۔

(۱۸۷) کتاب عقاید شیعہ

نمبر کلام ۴۹۸ سائز (۸×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۹) خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بہم دست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

الحمد للہ رب العالمین الخ

"امابعد کتاب معارف الانوار میں لکھا ہے کہ شیخ بابویہ ابن شیخ مفید شیخ طوسی و شیخ طبرسی رحمۃ اللہ علیہم روایت کئے ہیں اور صدوق رضی اللہ عنہ کتاب عیون الاخبار الرضا علیہ السلام میں اور کتب عقاید میں قاسم بن ایوب علوی روایت کیا ہے۔"

اس میں شیعہ مذہب کے چند عقاید ہیں جن کو حضرت امام

علی رضا رضی اللہ عنہ کی جانب منسوب کیا گیا ہے، توحید اور نبوت و رسالت کا بیان ہوا ہے۔

اختتام:-

"پس حضرت فرمائے کہ توحید وہ ہے کہ جو چیز کہ مخلوقات پر جائز ہے اور روا ہے وہ چیز اللہ پر جائز نہیں، اور روا نہیں اور عدل وہ ہے کہ نسبت نہ دینا خالق کو اپنی اوس چیز سے کہ ملامت کریں مخلوقات کو اوس چیز سے۔"

(۱۸۸) رسالہ نکاح ثانی

نمبر (مواعظ ۲۰۱) سائز (۶×۹) صفحہ (۱۷) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ مصنف مولوی ولایت علی تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔

مولوی ولایت علی عظیم آباد پٹنہ کے ایک بلند پایہ بزرگ تھے، مذہبی علوم میں کافی دستگاہ رکھتے تھے، ہندوستان میں ہندو بیوہ کے عقد ثانی نہ کرنے کے باعث مسلمانوں میں بھی اس قسم کا دستور عام طور سے رائج ہو گیا تھا، نوجوان عورتیں بیوہ ہو جاتی تو دوبارہ ان کی شادی نہیں ہوتی تھی، مولوی ولایت علی صاحب نے اس قبیح رسم کو دور کرنے کا ارادہ کیا تھا اور رسالہ ہذا کے ذریعے اس خصوص میں عام فہم زبان میں شرعی احکام لکھے۔

آغاز:-

"سب خوبیاں اللہ ہی میں ہیں اور اللہ کے ہوتے دوسرے کی تعریف کرنا اللہ کی قدر دانی سے بعید ہے اور درود محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اُن کی آل و اصحاب کو کہ سوائے ان کی پیروی کے کسی طرح نجات نہیں، اور اس کی التماس یوں ہے اوّل تو انسان کو لازم ہے دنیا کی حقیقت کو سمجھے کہ اگلے لوگ دنیا سے کیا لے گئے۔"

اس رسالے میں نکاح ثانی کے فوائد اور احکام درج ہیں۔

اختتام:-

"رحم کر اپنی جوان بیٹی پر کسی کو ڈھونڈ کر اسکا نکاح جلدی کرو گر نہ دیکھو مستی میں جس دن آوے گی ضرور گھر میں تیرے آگ وہ لگائے۔"

ترقیمہ:-

اس رسالہ نکاح ثانی تصنیف مولوی ولایت علی واعظ ساکن عظیم آباد بید محمد شرف الدین۔

(۱۸۹) ترجمہ مفتاح الصلوٰۃ

نمبر کتاب (۲۱۳۱ جدید) سائز (۶½×۹¾ انچ) تعداد صفحات (۲۶۰) تعداد سطور (۱۴) خط نستعلیق معمولی
نام مصنف۔ سید امام الدین علی دہلوی عرف فقیر الہند متخلص بہ کامل۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۶ھ تاریخ کتابت ۱۲۷۶ھ

حالات مصنف:- ندارد

آغاز:-

حق حمد دم بہ دم ہزار کروں
شکر ہر لحظہ بے شمار کروں

"اما بعد ہمی گوید امیدوار رحمت حضرت غنی سید امام الدین علی دہلوی عرف فقیر الہند کامل تخلص ہرگاہ از کتاب الخ"۔

کتاب مفتاح الصلوٰۃ مصنفہ حضرت شیخ فتح محمد برہان پوری کا یہ ترجمہ ہے۔ اس میں پہلے حمد و نعت نظم دکھنی میں ہے اس کے بعد ترجمہ نثر میں ہے۔

اختتام :-

"نعمت حق پو واجب از ہر مو سجدہ شکر ہے دوگانہ ہے
یادگاری سوں تیرے اے کامل نسخہ چند در زمانہ ہے
الحمد للہ علیٰ ذالک . . . . آمین یارب العالمین"

ترقیمہ :-

"اتمام یافت کتابت کتاب ترجمہ مفتاح الصلوات کی ٹھارویں تاریخ ماہ جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ ہجری روز جمعرات کے ہاتھ سے بندہ بندگی اساس محمد عباس کے۔
بلغۃ المقابلہ الاصل ۲۴ جمادی الثانی ۱۲۷۶ھ روز چہارشنبہ"

(۱۹۰) چار کرسی

نمبر کتاب ($\frac{۲۰۴۱}{۱}$ جدید) سائز ($\frac{۱}{۲}$۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۸) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف عبد القادر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۵ھ۔ تاریخ کتابت ندارد

آغاز :-

"چار کرسی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن الہاشم بن عبد المناف۔ چار مذہب امام حنفی و امام شافعی و امام مالکی و امام حنبلی۔ صفت ایمان کے سات ہیں"

اختتام :-

"اللہ تعالیٰ ہر مصلی کو نماز کی صحت کی توفیق دیوے آمین یارب العالمین۔ این چار کرسی ترتیب دادہ کسیف العبد عبد القادر عاصی غفر ذنوبہ است مورخہ دہم شوال ۱۲۷۵ھ"

(۱۹۱) رسالہ در بیان فضیلت نماز

نمبر کتاب (۳۳۹۳ جدید) سائز ($\frac{۱}{۲}$۷×$\frac{۱}{۲}$۴ انچ) تعداد صفحات (۲۰) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق نام مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف بعد ۱۲۷۵ھ۔ تاریخ کتابت ندارد

حالات مصنف :- ندارد

آغاز :-

"الٰہی شکر تیرے احسان کا کہ تو نے ہمارے دل کوں روشن اور زبان کو گویا کیا اور ایسے نبی مقبول کو" الخ

اس مختصر رسالہ میں نماز کے فضائل بیان کئے گئے ہیں اور حضور قلب سے نماز پڑھنے کے متعلق ہدایات ہیں۔ آخر میں ایک رسالہ تصوف کا فارسی زبان میں بھی منسلک ہے جو نانام معلوم ہوتا ہے۔

اختتام رسالہ اصل :-

"پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان پھٹکارے سے

حاصل اوس کا راندے گئے سے۔

اختتام رسالہ فارسی:- پچرق الارض ولن تبلغ الجبال طول۔

ترقیمہ:- ندارد۔

(۱۹۲) مصباح الصلواۃ

نمبر کتاب (۲۰۳۹ جدید) سائز (۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۸) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ندارد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔ تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:- ندارد

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بدانکہ اسعدک اللہ فی الدارین خیرا، اس کتاب کا نام مصباح الصلواۃ ہے۔ سوال اگر تجھ کو پوچھے وضوسوں کئی ہیں جواب بول وضو حضرت آدم علیہ السلام کئے۔"

چند مسائل وضو ونماز و عقاید وغیرہ سے متعلق بطور سوال وجواب مبتدیوں کے لیے لکھے گئے ہیں۔ مصنف کا نام نہیں ہے آخر میں ایک ورق پر آمنت باللہ کی شرح تحریر ہے۔

اختتام:-

"جواب بول فرشتے واسطے ثواب میت کی پیشانی پر بسم اللہ دیکھ کر خاموش ہو جاتے ہیں اس سبب سے یوں لکھتے ہیں واللہ اعلم بالصواب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

(۱۹۳) ترجمہ قیامت نامہ

نمبر کتاب (۲۱۳۵ جدید) سائز (۸×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۵۸) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف بعد ۱۲۲۵ھ تاریخ کتابت ۹ محرم ۱۲۴۹ھ

حالات مصنف:- ندارد

آغاز:-

"خداوندا ہزاراں شکر تیرا کہ تو نے محض اپنے عنایت سے احوال قیامت کا اور کیفیت دوزخ بہشت کی ہم پر ظاہر کئے اب ہم کو توفیق دے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے طریق پر چلیں۔"

اس میں مصنف کا نام نہیں ہے دیباچہ میں لکھا ہے کہ یہ ترجمہ رسالہ قیامت نامہ کا ہے زبان ہندی سلیس میں کہ جیسے مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی نے قرآن واحادیث صحیح سے زبان فارسی میں جمع کیا تھا۔ لیکن مترجم نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔

اختتام:-

"اور اپنے کرم اور فضل کے ساتھ صحیح سلامت جنت کو پہونچاوے اور رضامندی اپنی روزی کرے۔ ۔ ۔ ۔ آمین آمین۔"

ترقیمہ:-

ایں رسالہ قیامت نامہ بروز ہفتہ بتاریخ نہم محرم شریف

سنہ ۱۲۴۸ھ قلمی یافت . . . . . .

(۱۹۴) کتاب فقہ

نمبر (۲۰۴۱) جدید۔ سائز (۱۰×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۷ تا ۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔

آغاز:-

الحمد للہ رب العالمین الخ

"اگر کوئی پوچھے گا توں بندا کس کا ہے۔ جواب بول اللہ تعالیٰ کا ہوں، اللہ تعالیٰ کہاں ہے، بول سب جاگا ہے، اللہ تعالیٰ کیسا ہے، بول اس سریکا کوئی نیں، تو اولاد کس کا آدمؑ پیغمبر کا ہوں۔"

اس کتاب میں فقہ کے چند مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"چوبیسواں خبر نیک سن کر اس کا جواب دینا یعنی الحمد للہ بولنا۔ پچیسواں خبر بد سن کر اس کا جواب دینا یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون بولنا۔"

(۱۹۵) تنبیہہ الغافلین

نمبر (مواعظ ۹۷) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۲۷۴) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف۔ عبداللہ۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۴۶ھ۔ کتابت سنہ ۱۲۵۹ھ۔

مصنف کے والد سید بہادر علی تھے جو کلکتہ کے فورٹ کالج میں مترجم تھے۔ مولوی عبداللہ اپنے باپ کی طرح عربی اور فارسی خصوصاً تفسیر حدیث فقہ میں بڑی اچھی مہارت رکھتے تھے۔ اس کتاب کو اونھوں نے ایک دوسرے شخص کے ترجمہ شدہ نسخے کو صحت کر کے اور اضافہ کر کے طبع کیا ہے۔

آغاز:-

"اچھی اچھی تعریفیں اور صفتیں اللہ تعالیٰ کو ثابت ہیں جو پیدا کرنے والا اور پالنے ہارا تمام خلق اور عالم کا ہے اور صلوٰۃ اور درود اوس کے پیغمبروں پر خصوصاً محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیاء سرور اصفیا ہدایت کرنے والے گمراہوں کے بخشانے والے گناہ گاروں کے۔"

تنبیہہ الغافلین فارسی کی کتاب ہے جس میں قرآن مجید حدیث اور مشایخوں کے کلام سے مواد لے کر بیس باب میں اس کو قلمبند کیا گیا تھا۔ بقول مصنف ہذا پہلا ہندی ترجمہ بے محاورہ اور غلط تھا آیتیں اور حدیثیں بھی صحیح نہیں تھیں اس کو اونھوں نے درست کیا اور جا بجا اضافہ کر کے طبع کر دیا تھا، اور نیز چار باب کا اضافہ بھی کیا۔

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے اس میں چوبیس باب ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) ایمان کا بیان (۲) سنت (۳) علم اور عالم (۴) دُنیا کی دوستی (۵) قیامت (۶) دوزخ (۷) بہشت (۸) ماں باپ اور ہمسایہ کا حق (۹) سود (۱۰) زکوٰۃ (۱۱) شراب (۱۲) نماز (۱۳) قرآن شریف کی تلاوت (۱۴) روزہ رمضان

(۱۵) حج (۱۶) خاوند اور بی بی (۱۷) جھوٹ اور کذب (۱۸) غیبت اور چغلی (۱۹) حسد اور دشمنی (۲۰) تکبر اور غضب (۲۱) خلق نیک (۲۲) نیک لوگوں کے قصے (۲۳) ابو شحمہ (۲۴) ماتم اور نوحہ خاتمہ توبہ کا بیان، ابتدائی فصلوں میں کئی ضمنی باب بھی ہیں۔

اختتام :-

" کیونکہ وہ لوگوں کا مال ظلم سے لیتا ہے جیسا حاکم دفتر عملی اور اس کے نوکر کہ مسلمانوں کا مال فریب اور ظلم سے لیتے ہیں اگر مسلمان ان کی دعوت قبول کریں گے تو ان کی دولت اور عزت نہ رہے گی اور عوام کو کھالینے کی دستاویز ہوں گے۔"

ترقیمہ :-

" تمام شد کتاب تنبیہ الغافلین بتاریخ بست وسوم ماہ ذیحجہ ۱۲۵۹ھ ہجری نبوی آخر پر ایک نوٹ بھی درج ہے جس میں بیان کیا گیا ہے کہ اس کتاب کی مندرجہ اکثر حدیثیں مشکواۃ شریف اور احیاءالعلوم وغیرہ سے تصحیح کی ہوئی ہیں آغاز کتاب میں فہرست مضامین کے علاوہ ایک عربی قصیدہ درج ہے۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۱۹۶) نیاز نامہ حضرت امام جعفر صادق رض

نمبر د مجامع ۸۳) سائز (۱۶×۹) صفحہ (۱۳) سطر (۲۲)

خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۳۱۱ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز :-

" راوی روایت کرتا ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک لکڑہارا نہایت غریب اور مفلوک تھا کہ جب لکڑیاں جنگل سے لاتا تو اس روز کچھ کھانے کو مل جاتا اگر لکڑیاں نہ لاتا تو اس روز بھوکا رہ جاتا۔"

اس میں امام جعفر صادق رض اور لکڑہارے کا قصہ درج ہے جو عموماً ماہ رجب میں کونڈوں کی فاتحہ کے لیے پڑھا جاتا تھا۔

اختتام :-

" گمراہی سے بچے راہِ راست ہدست ہو اور مجھ گنہگار کو اس کوشش کے بدلے غفور الرحیم اپنے فضل وکرم سے نجات دے اور اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے آمین۔"

(۱۹۷) ترجمہ اتمام الداریہ

نمبر د کلام ۴۷۶) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۵) خط نستعلیق۔ مصنف۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔ کتابت ندارد۔

یہ دراصل امام جلال الدین سیوطی کی کتاب کا ترجمہ ہے۔ مترجم کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین الخ

اما بعد یہ رسالہ ہے مختصر عقاید اور تصوف میں خلاصہ کتاب نقایہ اور اس کی شرح اتمام الدرایہ کا جو دونوں تصنیف امام

جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں، معلوم ہونے کے لیے عام لوگوں کو جو عربی اور فارسی نہیں جانتے ہیں دکھنی زبان میں ترجمہ ہوا"۔

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے، اس میں عقاید اور تصوف کا بیان ہے، کتاب دو فصل میں منقسم ہے، پہلی فصل کو دو عنوان پر تقسیم کیا ہے۔ پہلی فصل میں عقاید کی تفصیل کی گئی ہے اور دوسری فصل میں علم تصوف کا بیان ہے۔ پہلی قسم میں عقائد کے ان امور کو بیان کیا ہے جن کو جاننا ضروری ہے اور ایمان کے لیے وہ لازمی ہیں مثلاً خدا کی ذات اس کے صفات، رسالت، نبوت امور آخرت وغیرہ۔ دوسری قسم میں ان عقاید کا بیان ہے جس کا جاننا ضروری نہیں ہے جیسے فضیلت دنیا، فرشتوں کا علم یعنی وہ امور جو حادثات اور نو پیدا ہیں، دوسری فصل میں تصوف کی چند مسائل بیان کئے گئے ہیں اور "مومن کامل" کے لیے (۴۳) امور کا ہونا ضروری بتایا گیا ہے اور (۴۳) امور کی صراحت کی گئی ہے،

اختتام :-

"یا اللہ ہم کو اور تمامی مومنوں کو دنیا میں سچا تابعدار اپنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کر اور صراط مستقیم پر قائم اور مضبوط رکھ اور خاتمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کر اور آخرت میں دیدار پاک اپنا اور شفاعت اپنے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب کر آمین یا رب العالمین"۔

تمت تمام شد

(۱۹۸) مسئلہ ربا

نمبر (فتاوی ۲۴۸) سائز (۶x۱۲) صفحہ (۱۳۴) سطر (۱۷)

خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ کتابت سنہ ۱۳۲۶ھ۔

آغاز :-

"دفتر صدارت عالیہ سے شایع کیا ہوا ایک استفسار ربا القرض کے مسئلہ میں وصول ہوا۔ استفسار کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہ سوال قرض کے نفع کا کہ ربا القرآن ہے یا نہیں اور لفظ ربا مجمل ہے یا نہیں ہے"۔

اس کتاب میں مختلف عنوان قرار دے کر ربا (سود) کے متعلق تفصیلی بحث کی گئی ہے اور آغاز میں مضامین مندرجہ کی فہرست بھی ہے۔

اختتام :-

"الدین کے بنا حقیقی ہے اس طرح اذان و امامت کے معارضہ کا حکم ہے۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین"۔

ترقیمہ :-

بقلم خاکسار عبداللہ بن سعود مدنی ۱۵ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۶ھ

(۱۹۹) رسالہ در فوائد گوشہ

نمبر (فقہ حنفی ۸۰۸) سائز (۵x۸) صفحہ (۳۷) سطر (۱۱)

خط نستعلیق   مصنف۔ نامعلوم۔

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ۔

کتاب سے مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔ معلوم ہوتا ہے سنہ ۱۳۰۰ھ مابعد جبکہ حیدر آباد میں مولوی محب حسین صاحب

نے پردہ کے خلاف آواز بلند کی تھی اس زمانہ میں کسی نے اپنا
نام ظاہر نہ کر کے یہ رسالہ قلمبند کیا ہے۔

آغاز:-

"بعد حمد اور نعت کے معلوم ہووے کہ نامحرموں کے سامنے
بے پردہ اور بے گوشہ ہوتے اور ان کو جھانک تانک کر دیکھنے
کے رد میں رسالہ چہار ورقی لکھا گیا، جاننا چاہیئے کہ بی بیوں
کو لازم ہے کہ اپنے کو نامحرموں کے روبرو آنے سے بچائے رکھنا"

اس میں بے پردگی کے رد میں قرآن اور حدیث سے
روشنی ڈالی گئی ہے، مصنف کے رائے میں بے پردہ ہونا گناہ
عظیم ہے۔

اختتام:-

"اور بی بیوں کو چاہیے کہ ایسے شہدوں لچّوں کو فرزند
ہو یا برادر گھر میں نہ آنے دینا، باندیوں کے ہات سوپ جھاڑو
دے کر ایسے لوگوں کو مارنے فرمانا لازم ہے۔ اللہ توفیق دینے
ہار ہے"

(۲۰۰) کتاب فقہ

نمبر (فقہ حنفی ۳۷۸) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۲۹۶) سطر
(۱۵ تا ۱۷) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔
تاریخ تصنیف ۱۳۰۳ھ۔ کتابت ۱۳۰۳ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسے۔

آغاز:-

"ہذا الکتاب مشتمل علی عشرۃ ابواب . . . . .

اس کتاب میں دس باب ہیں پہلا باب مطلق بیع کے بیان
میں، اس میں دس فصل ہیں، فصل پہلی انعقاد بیع کے بیان
میں اور رکن اور شرط اور حکم اوس کے انعقاد کا معنی لغت
میں گرہ دینا ایک چیز کو دوسری چیز سے اور شرع میں عبارت
ہے در عاقل کے کلام سے۔"

اس میں مسائل فقہ دس باب میں بیان کئے گئے ہیں مسائل
کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، ایک احکام نماز، روزہ، حج وغیرہ
دوسرے معاملات یعنی بیع گرو ، بانکاح، طلاق، خلع
وغیرہ مسائل میں۔ یہ تیسری جلد ہے۔ ہر مسئلہ میں اولاً عربی عبارت
بھی لکھی گئی ہے اس کے بعد اس کی تشریح اردو میں ہوئی ہے۔

اختتام:-

"اور واجب ہے قیمت اون اشیاء کی غیر صالحہ کہیں کے
یعنی کھیل کے کام کی شرط میں جو قیمت ہوگی اس قدر دلا دیا
جاوے، جیسا کہ لڑکی گانے والی اور بکرا سینگ مارنے والا
اور کبوتر گرہ باز اور مرغ لڑائی کا اور غلام خصی کہ قیمت اون
کی غیر صالحہ واسطے اون کاموں کے دلائی جاتی ہے ویسا ہی ہے"

ترقیمہ:-

"شکر پروردگار مالک انام کہ یہ جلد سوم سلخ جمادی الاول
۱۳۰۳ھ میں اتمام کو پہنچی"

جیسا کہ آخری عبارت سے واضح ہے یہ کسی کتاب کی جلد
سوم ہے۔ آغاز کے عبارت سے پہلے ایک طویل عبارت بطور
یادداشت درج ہے۔

(۲۰۱) فتح المجتہدین

نمبر د کلام ۱۶۶۰ سائز (۱۲×۸) صفحہ (۳۶۲) سطر (۱۱) خط شکستہ ۔ مصنف محمد خلیل الرحمٰن ۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۶ھ

مصنف حضرت مسکین شاہ صاحب کا مرید ہے۔ مسکین شاہ حیدر آباد کے ایک عالم اور صوفی بزرگ تھے، جن کی ایک کتاب کا تذکرہ صفحات گزشتہ میں کیا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ مصنف کے حالات تفصیلی معلوم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین وہو الرحیم الرحمٰن والسلام علیٰ شفیع المذنبین سید المرسلین ورحمۃ للعالمین محمد المصطفیٰ و آلہ واصحابہ اجمعین ۔ اما بعد معلوم ہو کہ جناب مرشدنا وسیدنا پیشوائے دین متین مقتدائے اہل صدق ویقین حضرت مولانا محمد نعیم صاحب المعروف جناب حضرت مسکین شاہ صاحب مدظلہ نے رسالہ رد وہابیہ ضروری تحریر فرمائے تھے۔"

اس رسالہ میں ۶۵ عنوان کے تحت مختلف النوع امور پر بحث کی گئی ہے جو عقاید وغیرہ سے متعلق ہیں بعض عنوان یہ ہیں:-

ایصال ثواب ونذر ونیاز، کیفیت صلوٰۃ غوثیہ ۔ حال مرثیہ وذکر وفات شریف امام حسین، احوال توسل وعلم غیب کیفیت سماع ومزامیر، کیفیت بدعت، قیاس عقلیہ اجتہاد کے واسطے پانچ لاکھ حدیث ضروری ہیں، تذکرہ مولوی اسمٰعیل صاحب وصدیق حسن خاں شفاعت انبیاء، شفاعت علماء وشہداء اقسام تقلید وغیرہ۔

اختتام:-

"یہاں واسطے اختصار کے تبرکاً چند اکابرین دین کے اسمائے مبارک تحریر ہوئے اس پر کچھ حصر نہیں ہے۔ الحمد للہ الخ"

اصل مصنف کا نسخہ ہے کانٹ چھانٹ اور حاشیہ پر اضافہ وغیرہ موجود ہے۔

(۲۰۲) رسالہ مختصر الکلام

نمبر د کلام ۲۵۳ سائز (۹×۶) صفحہ (۳۵) سطر (۹) خط نستعلیق۔ ۔ مصنف سید احمد بن سید محمد ابراہیم ۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ

مصنف نے اپنے باپ کو حجۃ الاسلام جیسے بلند لقب سے یاد کیا ہے۔ مصنف محمود آباد (یوپی) کے باشندے تھے اس کتاب کو راجہ سر محمد امیر حسن رئیس محمود آباد کے نام معنون کیا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

اما بعد پس از حمد حضرت آفریدگار وشکر نعمت ہائے کردگار ونعت حضرت رسول مختار وائمہ اطہار علیہم صلوٰۃ الملک الغفار الخاطی المفتقر الی رحمۃ رب الاحد السید احمد ابن جناب فردوس مکان حجۃ الاسلام سید محمد ابراہیم اعلی اللہ مقامہ فی الدار نعیم عرض پرداز ہے"۔

اس مختصر رسالہ میں چند عقائد دینیہ کا بیان ہے یہ عقائد

شیعہ مذہب سے متعلق ہیں۔

اختتام :-

"اور نظائر کتب ان سب کا اقرار کرے اور جس چیز کو انبیا علیہم السلام یا ائمہ علیہم السلام نے ارشاد فرمایا ہے اوس کی تصدیق کرے۔ واللہ یعلم۔

ک، ت، ب، ہ س، ی و، ا، ح، م رضی عنہ"۔

(۲۰۳) رسالہ استرقاق

نمبر کلام ۱۰۶۰ سائز (۱۵×۸) صفحہ (۲۵) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف چراغ علی تاریخ

تصنیف ۱۸۷۶ء کتابت ۱۸۷۶ء۔

مولوی چراغ علی کے اجداد کشمیر کے متوطن تھے، ان کے دادا پنجاب میں ملازم رہے اور والد مولوی محمد بخش صاحب مرحوم میرٹھ آکر بس گئے۔ مگر پھر سہارنپور میں تبادلہ ہوا، عربی فارسی کے ساتھ انگریزی سے بھی واقف تھے، اور ہیڈ کلارک کی جگہ مامور تھے پھر محکمہ بندوبست میں مہتمم بندوبست ہو گئے اور ۱۸۵۶ء عالم جوانی میں انتقال کر گئے۔ مولوی چراغ علی کے حالات دوسری جگہ درج ہیں۔

آغاز :-

"استرقاق اور تسری

یعنی انسان کو غلام بنانا اور لونڈیوں پر بلا نکاح تصرف کرنا استرقاق فقہا نے یہ امر قرار دیا ہے کہ کفر کے باعث سے کفار کی عصمت اور حرمت جاتی رہتی ہے۔ اور اون کی ولایات و کرامات بشری سلب ہو جاتے ہیں۔"

اس میں ان حدیثوں اور فقہی مسائل سے بحث کی گئی ہے جو آغاز میں بیان کئے گئے ہیں یعنی غلام بنانا اور لونڈیوں پر بلا نکاح تصرف کرنا۔

اختتام :-

"اور تاویل و تسویل تو ہر کوئی اپنے اتباع ہوائے نفسانی کے لیے کر لیتا ہے مگر ہم نے جہاں تک ہم کو معلوم ہو سکا ان تاویلوں کا ضعف یہی ظاہر کر رہا ہے اور آئندہ جو کچھ پیش ہوں گی وہ بھی دیکھے جائیں گی سیتا پور اودھ ، راقم چراغ علی مارچ ۱۸۷۶ء

حیدر آباد آنے کے پہلے کی تصنیف ہے جبکہ سیتا پور میں بسلسلہ ملازمت قیام تھا،

مصنف کا اصلی نسخہ ہے۔

(۲۰۴) الاذبال الطاہرہ لحجۃ الظاہرہ فی خبریۃ الہاجرہ

نمبر کلام ۱۰۶۰ سائز (۱۵×۸) صفحہ (۲۷) سطر (۱۷)

خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف مولوی چراغ علی

تاریخ تصنیف ۱۸۷۶ء کتابت ۱۸۷۶ء۔

آغاز :-

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ"۔

بعض مسلمانوں نے ایک قسم کی عصبیت سے یہ شیوہ اختیار

کیا ہے کہ جس طور سے ممکن ہو حضرت ہاجرہ اُمّ اسمٰعیل کو لونڈی ثابت کریں اس بدنامی کی ابتدا تو بعض ناحق کوش یہودیوں سے ہوئی تھی۔"

یہ مضمون مولوی خدا بخش خاں کے مضمون "موعظۃ الشاجرۃ" کا جواب ہے، جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے بی بی ہاجرہ لونڈی نہیں تھیں۔

اختتام:-

"پس امام رازی کے مقابلہ میں علامہ قسطلانی کا خلیس سے الحدیث صحیح ثابت لکھ دینا اک طغیان قلم ہے یا دعویٰ بے دلیل ہے

سیتاپور مارچ ۱۸۷۶ء

چراغ علی"

یہ بھی سیتاپور کی ملازمت کے زمانہ کی کتاب ہے، اس کا ایک خوش خط صاف نسخہ بھی اسی میں شامل ہے۔

(۲۰۵) انتظام الکلام فی بیان حیوانات الحلال والحرام

نمبر کتاب (۲۲۷۲ جدید) سائز (½۶×½۹) انچ، تعداد صفحات (۱۶) تعداد سطور (۲۱) خط نستعلیق معمولی۔

نام مصنف احمد اللہ خاں بہادر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۳۱۱ھ۔

حالات مصنّف:-

مصنف مدراس کے رؤسا میں شامل تھے نبی یار جنگ عظیم جاہ انتظام الملک منتظم الدولہ خطاب تھا۔ والاجاہ کی اولاد میں تھے، اور مدراس کے بے ملک والی قرار پائے تھے۔

آغاز:-

"اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد الخ۔ . . . مسئلہ ذبح دو قسم پر ہے۔ اختیاری اور اضطراری ذبح اختیاری وہ ہے کہ مابین صدر اور ٹھڈی کے چار رگوں کو کاٹیں۔"

مذاہب اربعہ (یعنی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) میں جن جانوروں کا کھانا حلال یا حرام ہے اون جانوروں کے اسماٴ ہندی فارسی عربی و ترکی زبان میں حروف تہجی پر مرتب کر کے جدولوں میں تحریر کیا گیا ہے۔ اس مختصر رسالہ میں ہر مذہب میں جو جانور حلال یا حرام اس کو آئینے کی طرح ظاہر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"ایک روایت میں تین روز تک اور ایک روایت میں چالیس روز تک قید کریں اور دانہ اور چارہ نا دیویں۔" تمت بالخیر۔

(۲۰۶) مشتے نمونہ از خروارے

نمبر (مواعظ ۱۸۹) سائز (۹×۸) صفحہ (۵۷۶) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف سید لطف علی حسینی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۴ھ کتابت ۱۳۱۴ھ

مصنف نے اپنے وطن ایران سے آ کر اولاً پنجاب میں اقامت کی اس کے بعد حیدرآباد آ گئے ہندوستان آنے کے بعد اُردو سیکھی خاندان چشتیہ اور قادریہ میں ان کو بیعت حاصل تھی۔

آغاز:-

"الحمد للہ الخ اما بعد پس کہتا ہے احقر العباد ہیچ مرز

خادم العلماء الفقراء الفقراء العلماء سید لطف علی الحسینی المودودی ابا و الحسینی القادری اماً والچشتی دہردی وطناً والحیدر آبادی غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ کہ بعضے احباب اس فقیر کے بہت دن سے مستدعی اس امر کے تھے کہ یہ فقیر وعظ کرے۔ اور اس لیے کہ زبان وطنی اس فقیر کی فارسی ہے۔"

یہ کتاب مختلف مباحث پر مشتمل ہے۔ بعض ابواب یہ ہیں۔ توبہ کی حقیقت، توبہ کے اقسام، گناہوں کا کفارہ، مرید ہونے کی احتیاط، شراب کی وعید، دشنام وغیبت کی ممانعت، ظلم سے بچنے کے حدیث، بیعت کے فوائد، مرشد کے آداب، فقیر کی صحبت، فقیر کی حقیقت وغیرہ زیادہ تر احادیث کہے گئے ہیں، چند حکایتیں بھی درج ہیں۔

اختتام:-

"مشائخ مجددیہ نقشبندیہ کہ وہ بتدریج مقامات ذکر کو طے کرا کر آخر میں سلطان الاذکار جاری کراتے ہیں اور مراقبات علیحدہ ہیں۔ اب فقیر مؤلف مودودی اس ضمیمہ کو دعا پر ختم کرتا ہے۔ یا الٰہی بحرمت حضرت سید الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس رسالہ کو موجب نفع مسلمین فرما۔"

ترقیمہ:-

تمت ہذا الرسالہ فی بلدہ حیدر آباد فی التاریخ ۲۴ شہر ذیحجہ الحرام ۱۳۱۴ھ۔

اس کے بعد چند صفحوں میں شجرہ بیعت مولف اور بعض تقریظیں درج ہیں جن میں ایک مولوی حسن الزماں صاحب کی ہے مظفر الدین معلی نے نظم میں تاریخ لکھی ہے۔

۱۳۱۵ھ میں اس کے طبع ہونے کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔

(۲۰۷) تحیۃ المومنین المعروف بہ رسالہ خرواری نمونہ انبار ی

نمبر کتاب (۲۲۸۴ جدید) سائز (۸ × ۶ ½ انچ) تعداد صفحات (۶۳۶) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط

نام مصنف۔ خواجہ لطف علی الحسینی المودودی۔

تاریخ تصنیف ۱۳۱۶ھ۔ تاریخ کتابت ندارد

آغاز:-

"الحمد للہ الودود المودود ۔ ۔ ۔ ۔ اما بعد مخفی نہ رہے کہ جب فقیر کس ہمپرس ہیچ مرز مولف اس رسالہ کا ۔ ۔ ۔ ۔ تبیض رسالہ مشتی نمونہ خرواری سے جو کہ کتاب معدن الجزات فی المنجیات والمہلکات کا ایک باب ہے فارغ ہوا۔"

اس مبسوط کتاب میں عقاید دینیہ اہل سنت کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ جس میں معتزلہ وکرامیہ وشیعہ وغیرہ کے عقاید سے بھی بحث کی گئی ہے۔ اس میں علامات قیامت اور روز حشر وپل صراط اور بہشت ودوزخ وغیرہ کے متعلق مستند کتابوں سے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ اور ابتدا میں ایک صفحہ پر غالباً مؤلف کتاب کی قلمی تحریر ہے جس میں کتاب کے مطالعہ کرنے والوں کو ضروری ہدایات کئے گئے ہیں۔ اور آخر میں دو ورق پر تقریظات علماء ہیں۔

اختتام:-

"قد تمت ہذہ الرسالہ المعروف بخروارے نمونہ انباری فی بلدہ حیدر آباد دکن صانہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن فی اواسط

ٹیپو خاں فی التاریخ احد و عشرین من شہر صفر المظفر یوم الاثنین ۱۳۱۶ھ۔ جس کتاب مطبوع پر جو یہ مہر مؤلف اس رسالہ کی طبع نہ ہوگی تو وہ کتاب بغیر اجازت مؤلف کے مطبوع سمجھی جائے گی۔

(مہر مؤلف)

(۲۰۸) کنز السعادت مضامین سر سید
۱۹۱۸

نمبر کتاب (۸۹۱ جدید) سائز (۱۳×۸ انچ) تعداد صفحات (۸۲) تعداد سطور (۱۸ و مختلف) خط نستعلیق خوشخط معمولی۔ نام مصنف سید قمر الدین احمد قمر سندیلوی
تاریخ تصنیف ۱۳۳۷ھ ۱۹۱۸ء

حالات مصنف:-

مصنف کا وطن سندیلہ ملک اودھ تھا، شاعر تھے، قمر تخلص تھا کئی کتابوں کے مصنف تھے جن میں سے بعض یہ ہیں:- مثنوی نشتر غم، یادگار قمر، نظم ہائے مسافر، لیڈی آف دی لیک، دیوان بھی مرتب کیا تھا۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ..... الخ

الٰہی عیاں کر یہ سر نہاں	ہماری یہ ہستی ہے ایک چیستاں
پہیلی یہ بوجھی ہوئی ہو اگر	بتاوے ہمیں پھر کوئی اس قدر
سبب سے یہاں آئے یا بے سبب	طلب سے یہاں آئے یا بے طلب

سر سید احمد خاں مرحوم کے مضامین جو تہذیب الاخلاق وغیرہ میں شائع ہوئے تھے اوس کو ناظم نے ہر مضمون کے عنوان کے ساتھ نظم کا جامہ پہنایا ہے۔ اور ہر مضمون کے تحت حوالے اور واقعات کی شرح بھی کی ہے۔ اور اس کتاب منظوم کو سید راس مسعود صاحب نبیرہ سر سید کے نام پر معنون کیا ہے۔ اس میں خصوصاً بچوں کی تعلیم و تربیت و درس و تدریس و شادی بیاہ و اخلاق و آداب وغیرہ سے متعلق مضامین ہیں۔ اور اس نظم کے تین نام تاریخی قرار دیے گئے ہیں۔ نغزۂ تربیت ۱۳۳۷ھ ..... مثنوی معارف قمر ۱۳۳۷ھ ... کنز السعادت مضامین سر سید ۱۹۱۸ء

اختتام:-

یہ سید کی تھی خدمت مذہبی	اُسی چاند کی یہ بھی ہے چاندنی
صلہ دیگا تجکو بھی رب رحیم	بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
نوشتہ بماند سیہ بر سفید	نویسندہ را نیست فردا امید
قمر ختم گردید سعی طریق	ھو الیہ من کل فج عمیق

تمت بالخیر

(۲۰۹) فتوائے علمائے دہلی بجواب استفتائے اہالی حیدرآباد دکن

نمبر کتاب (۱۴۶۸ جدید) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۹) تعداد سطور (۱۷) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ندارد
تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔

آغاز:-

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بات میں کہ زید عقیدہ رکھتا ہے اس بات پر کہ وہ مالک الملک آسمانوں پر عرش کے اوپر ہے اور علم اوس کا عرش کو گھیر لیا ہے۔"

اس میں خداوند تعالیٰ کے عرش اعلیٰ پر ہونے کے نسبت علمائے دہلی سے فتویٰ طلب کیا گیا تھا اوس کا جواب آخر میں تحریر ہے۔

اختتام :-

"کہ باتباع ظنون ندراہ سلف گزاشتہ راہے دیگر پیمودہ
اندر بنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین"
اس کے بعد علمائے دہلی کے چھ مواہیر کے نقول ہیں۔ این مہر ہائے
علمائے متبحر و فضلائے نامور برائے تصحیح این استفتا ثبت نمودہ
شد تا بہر خواص و عوام بلا ارتیاب و شک و بلا تفحص و تصفح
کتب تحقیقات حاصل شود۔

جن میں غلام محمد، سید احمد حسن، سید محمد نذیر حسین، محمد
عبد الحلیم، سید شریف حسین، محمد غلام اکبر۔ شامل ہیں

(۲۱۰) توشہ ہدایت

نمبر جدید (۲۲۲۴) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۲۳)
خط نستعلیق۔ مصنف۔ ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

کتابت ۱۳۰۱ھ۔

آغاز :-

"الا ان اولیاء اللہ الخ
کل اولیاء اللہ کہ خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے ہوں نہیں
خوف ہے۔"

اس میں ہر مسلمان کی ہدایت کے لیے قرآن اور حدیث سے
نصیحتیں کی گئی ہیں۔

اختتام :-

ناقص الآخر ہے صفحہ چاک ہوگیا ہے۔

ترقیمہ :-

احمد سعید صاحب قبلہ بتاریخ سلخ ذیقعدہ ۱۳۰۶ھ
یوم دوشنبہ در قصبہ

(۲۱۱) توشہ نعمت

نمبر (۲۲۲۵ جدید) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۳) سطر (۲۰)
خط نستعلیق۔ مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"محمد رسول اللہ والذین الخ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہیں۔

اختتام :-

اور ان کے اعزازات مثل اوصاف ہوئے ہوں گے
اور متوسل اس کا بالارادہ تا قیامت مامون عذاب الہی سے
اور مصئون سوال قہر سے ہوگا"

(۲۱۲) توشہ امانت

نمبر جدید (۲۲۲۶) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۱۷) سطر (۲۲)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"محمد رسول اللہ والذی اشداء علی الکفار الخ
محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم رسول اللہ کہتے ہیں۔

میلاد حقیقت محمدی کا منشا و"

اختتام :-

"برکت قدم حضرت نبوی جو منقوش تھا حضرت غوثیت
کے پشت پر جاری ہوا۔"

(۲۱۳) توشہ کرامت

نمبر جدید (۲۲۲۷) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۲) سطر (۱۹)
خط نستعلیق۔ مصنف ... تاریخ مابعد ۱۲۵۰ھ
کتابت۔ ندارد۔

آغاز :-

محمد رسول اللہ الخ
میلاد حقیقت محمد صلعم کا منشا اوس کا حضرت وجود محبت
سے خاتم ہے۔

اختتام :-

"وہ لوگ رخصت ہوے اور وطن تک پہنچے، قدرت رب
سے مقبول ہوگئے۔"

(۲۱۴) توشہ حفاظت

نمبر جدید (۲۲۲۸) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۲۲)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟ مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

محمد رسول اللہ۔

محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کہتے ہیں۔

اختتام :-

"اور بعد اوس کے اور تب اون کے مسلم الثبوت ہونے
کے بالاجماع پائے گئے بے شک اون کی ولایت کا منکر کافر ہوگا۔"

(۲۱۵) توشہ فضیلت

نمبر (۲۲۲۹ جدید) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۰) سطر (۲۰)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

محمد رسول اللہ الخ
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلا وہ انسان جامعیت"

اختتام :-

"یہ کہہ کر روانہ ہوے اپنے بلدہ میں پہونچ کر وفات پائی
ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل
العظیم۔"

(۲۱۶) توشہ حکمت

نمبر جدید (۲۲۳۰) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۲) سطر (۲۰)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

محمد رسول اللہ الخ

محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہلا واشان جامعیت اللہ جل شانہ کے ہیں۔

اختتام :-

"اہلیان مدینہ بہت تعظیم وتوقیر سے پیش آئے اور مسجد نبوی میں حضرت نے سکونت فرمائے۔ والحمد للہ"

(۲۱۷) توشہ رحمت

نمبر (۲۲۳۱ جدید) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۰) سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

محمد رسول اللہ الخ

پہلا واشان جامعیت اللہ جل شانہ کے ہیں۔

اختتام :-

"کئی مہینے کے عرصے میں آپ گیلان کو پہنچے اور وہاں سکونت فرمائی"۔

(۲۱۸) توشہ سلامت

نمبر (۲۲۳۲ جدید) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۳) سطر (۲۰) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"پہلا واشان جامعیت"

اختتام :-

اللہ نے تمھارے تابعداران اور مرید کو قیامت تک نگاہ شیطان کے اور عذاب آخرت سے اللّٰھم الخ

(۲۱۹) توشہ برکت

نمبر (۲۲۳۳ جدید) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہلا واشان جامعیت

اختتام :-

"آپ سے جاری ہیں اور ماہیت دنیہ تو آپ سے بہت ہوے ہیں"

(۲۲۰) توشہ مغفرت

نمبر (۲۲۳۴ جدید) سائز (۱۵×۶) صفحہ (۱۴) سطر (۲۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز :-

"محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم پہلا واشان جامعیت"

اختتام :-

"اور آپ بلند آواز تھے چہرۂ مبارک آپ کا نورانی اور روشن تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

ترقیمہ :-

الحمد للہ کہ رسالہ ہذا حسب ایما قبلہ برادران مولوی
سید احمد سعید صاحب بتاریخ ۲۹ ذیحجہ ۱۳۰۰ھ ہجری نبوی
و صلو والتسلیمات الی الف مرۃ بروز جمعہ وقت عصر در قصبہ
موہان بخط بے ربط محمد فخر الحسن باتمام رسید
خاکپائے جانثاران سرکار حضرت غوثیت رضی اللہ عنہ انجام مرام
کاتب رسالہ فرماوس بحرمت طٰہٰ و یٰسین۔

(۲۲۱) مفیدۃ النساء

نمبر کتاب (۸۱۸ جدید) سائز (۳½×۶ انچ) تعداد
صفحات (۴۴) تعداد سطور (۱۰) خط نستعلیق معمولی
نام مصنف غلام قادر۔ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۵۰ھ
تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:-

مصنف کو مدارس سے تعلق تھا، عربی، فارسی کے عالم تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ..... عزیز جاننا چاہئے کہ
اکثر دیندار عورتوں کو عبادت اور ریاضت کا شوق بہت ہے
لیکن مسائل پاکی کے خصوصاً حیض اور نفاس کے معلوم نہ
ہونے کی سبب اس نعمت عظمی سے بے نصیب ہیں"
اس مختصر رسالہ میں حیض و نفاس کے مسائل جمع کر کے چھ
فصلوں پر مرتب کیا ہے۔
آخر سے رسالہ ناقص ہے۔ آخر میں دو ورق پر نسخہ جات
خاک نمودن نقرہ و طلا وغیرہ تحریر ہیں۔ یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے
اور رسالہ مطبوعہ مطبع مظہر العجائب ۱۳۰۶ھ سے یہ نقل کی گئی ہے۔

اختتام:-

"مسئلہ ناخن ٹوٹنے یا پاؤں تڑکنے سے کسو نے دوا لگا وے
تو ..... ناقص الآخر ہے۔

(۲۲۲) تحفۃ الصالحین

نمبر کتاب (۱۷۵۸ جدید) سائز ۱۲½×۸ انچ) تعداد صفحات
(۱۵۶) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نسخ و نستعلیق۔
نام مصنف سید امداد حسین بن سید علی حسن۔
تاریخ تصنیف ۱۲۶۷ھ۔ تاریخ کتابت ۱۳۲۲ھ۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ..... اما بعد ضمائر اولی البصائر
طالبان دین و پیروان شریعت مبین پر ظاہر و باہر ہو کہ اس
خوشہ چین خرمن ارباب فضل و کمال سید امداد حسین"
اس کتاب میں فقہ امامیہ کے مسائل ضروریہ واجبات و
مستحبات طہارت اور نماز و روزہ کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"اور تیسری یا چوتھی مرتبہ میں وہ بھی مستحق قتل کا ہوگا الحمد للہ
الکریم الوہاب والصلوٰۃ علی محمد و آلہ الطیبات"

ترقیمہ:-

بخط خام خاکسار کونین سید شفقت حسین

سید محمد تقی نقل کردہ شد۔ تاریخ ۱ شعبان المعظم ۱۳۲۲ھ

(۲۲۳) رسالہ فقہ

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۷۵۹ جدید) سائز (۸ × ۱۲ ۱/۲ انچ)
تعداد صفحات (۱۶) تعداد سطور (۱۳) بخط طبعی نستعلیق
نام مصنف۔ بسمل تخلص۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ
تاریخ کتابت۔ ندارد۔

آغاز:-

خدا کی ثنا اور صفت کہہ تمام
کہوں میں نبیؐ پر درود اور سلام
صفت میں کروں آل و اصحاب کی
کہ تابع ہیں جن کے سبھی امتی
ابو بکرؓ و صدیق و عادل عمرؓ
کہ تس بعد عثمانؓ علیؓ با خبر
سنوں مومنوں یہ بیان خالص تی
کہ ہے یادگاری یہ بسمل ستی

اس مختصر رسالہ میں فرائض و واجبات نماز و غسل و مفسدات نماز روزہ و زکواۃ وغیرہ نظم کئے ہیں

اختتام:-

سخن ہے مرا گر سراپا خطا
بزرگوں سے ہے چشم لطف و عطا
کیا بیتس میں اس مختصر کو تمام
محمد نبیؐ پر درود اور سلام

(۲۲۴) نور الہدایا۔

نمبر کتاب (۱۳۱۴ جدید) سائز (۷ ۳/۴ × ۶ انچ) تعداد صفحات (۳۶) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف حیات تخلص۔

حالات مصنف:- دوسری جگہ لکھ دیئے گئے ہیں۔

آغاز:-

یا الٰہی یا الٰہی یا رحیم — یا علیمی یا حکیمی یا کریم
اب بحق مصطفیٰؐ اور فاطمہؓ — تو ہمارا خیر سے کر خاتمہ

اس مختصر رسالہ میں سکرات و موت و پرسش و گورستان وغیرہ کے حالات نظم کئے ہیں۔ ختم رسالہ کے بعد دو تین مناجات فارسی و اردو میں منظوم تحریر ہیں۔ اس کے بعد صراط النجات و صراط الاسلام کا انتخاب چار صفحوں پر متعلق وظائف تحریر ہے۔ اور پھر اردو نظم میں مناجات ہیں۔

کتاب کا نام اور مصنف کا نام۔

رنج و راحت کا بیاں کب تک حیات
شرک سے ہو دور تو پائے نجات
بھائی جان نور الہدایا ہوئی تمام
مصطفیٰؐ پر ہو درود اور آل اوپر ہو سلام

اختتام:-

اے ختم انبیا تو میرا دستگیر ہو
مشتاق کا بجز ترے حاجت روا نہیں

ترقیمہ:- ندارد

(۲۲۵) تیسیر الصلوٰۃ

نمبر کتاب (۱۳۹۶جدید) سائز (۱/۲ ۹×۱/۲ ۶ انچ) تعداد صفحات (۲۰) تعداد سطور (۱۷) خط نسخ و نستعلیق معمولی نام مصنف مولوی ظہور الحق عظیم آبادی۔ تاریخ تصنیف ندارد۔ تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:- ندارد۔

آغاز:-

"اللہ کا رحم بنی آدم پر نہایت ہوا کہ اُس کی ہدایت کے واسطے ایسا رسول مقبول بھیجا کہ جب وہ معراج سے مشرف ہوئے تو نماز پنجگانہ پر تو معراج کا رکھتی تھے۔"

اس میں فقہ کے ضروری مسائل بیان کئے گئے ہیں۔ اور یہ اوس مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے جو مدراس کے مطبع احمدی میں طبع ہوا تھا۔

اختتام:-

"اے پروردگار ہمارے دے ہم کو بیچ آخرت کے بھلائی اور بچا ہم کو عذاب سے آگ کے۔"

ترقیمہ:-

ایں نوشتہ محمد سلطان است ایں کتاب الک عوالدا میجر محمد حسین صاحب۔

(۲۲۶) مسائل اربعین فی بیان سنت سید المرسلین

نمبر کتاب (شامل ۱۳۹۶جدید) سائز (۱/۲ ۹×۱/۲ ۶ انچ) تعداد صفحہ (۱۱۵) سطر (۱۷) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔ نام مصنف مولانا محمد اسحاق دہلوی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۵ھ۔

آغاز:-

"الحمد للہ الذی خلق من الماء ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان دنوں کہ سن بارہ سو پچپن ہجری ہے سلالہ خاندان عالیشان ۔ ۔ ۔ ۔ محمد زماں خاں مرحوم کے رہنے والے بھیکم پور ۔ ۔ ۔ ۔ شاہجہاں آباد میں پینتیس مسئلہ بطریق استفتاء"

اس کتاب میں محمد زماں خاں مذکور نے (۳۵) مسئلے بطریق استفتاء کے مولانا محمد اسحٰق کی خدمت میں پیش کیٔے تھے۔ اوس پر سید ابو محمد صاحب پانچ مسئلے اور اضافہ کر کے (۴۰) مسئلے کر کے اس کا نام "مسائل اربعین فی بیان سنت سید المرسلین" رکھا۔ ان مسائل کے یہ جوابات اس میں ہیں۔

یہ کتاب مطبع محمدی بمبئی میں ۱۲۶۵ھ میں طبع ہو چکی ہے۔ اوس کی یہ قلمی نقل ہے۔

اختتام:-

عبارت دستخطی مولانا محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی زاد اللہ برکاتہ کہ منقول عنہ کے خاتمہ پر لکھی تھی بعینہ وہ لکھی گئی ہے۔

(۲۲۷) فتاوائے ہندی

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۳۹۶جدید) سائز (۱/۲ ۹×۱/۲ ۶ انچ)

تعداد صفحات (۳۹) تعداد سطور (۱۷) خط نستعلیق معمولی
نام مترجم۔ سید عبداللہ۔ تاریخ تصنیف
مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ

آغاز:۔

"یہ وے سوالات ہیں جن کو مولوی سراج الدین نے درست کر کے مدرسہ کلکتہ وغیرہ کے دستخط اُن پر کروائے تھے اب ان کو حاجی سید عبداللہ صاحب غفراللہ والدیہ نے ہندی عبارت میں عوام لوگوں کی سمجھ کے لیے ترجمہ کر کے چھپوا دیئے۔"

یہ رسالہ در سنہ ۱۲۶۵ھ مطبع محمدی بمبئی میں طبع ہو چکا ہے اوس کی یہ قلمی نقل ہے۔

اختتام:۔

"اور اس کے موافق خود بھی عمل کرے اور جو کرے اس کو کسی طرح کا شبہہ خاطر میں نہ لاوے بلکہ نیک اور بہتر سمجھے۔"

ترقیمہ:۔

بعونہ از دست بندہ عاصی پر معاصی یعنی محمد سلطان بروز جمعہ بوقت ظہر اتمام گردید سنہ ۱۲۷۵ھ ماہ رجب المرجب۔

(۲۲۸) چشمۂ حفاظت

نمبر کتاب (۴۸، جدید) سائز (۴¾ × ۹ × ۶½ انچ) تعداد صفحات (۱۹) تعداد سطور (۱۴) خط نستعلیق معمولی
نام مصنف۔۔۔۔ قدر قدرت۔۔۔۔۔ تاریخ تصنیف ندارد۔ تاریخ کتابت سنہ ۱۳۰۰ھ۔

آغاز:۔

"اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یقینی اللہ اور سب فرشتے اوسی اللہ کے اہتمام شان کرتے ہیں۔ بنا بر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے لوگوں کہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔"

اس مختصر رسالے میں آنحضرت صلعم کے نام سے بے ادبی کرنے اور مثل آپس میں ایک دوسرے کو پکارنے کے آپ کا نام لے کر پکارنے اور اللہ اور آنحضرت صلعم کے مماثل نام رکھنے وغیرہ کو قرآن اور احادیث کے دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسا عمل کرنے والا بے شبہ بے ایمان ہوتا ہے وغیرہ۔ ہاں اسم محمد بہ خیال تبرک نام کا جزء کرنا اقسام تعظیم آنحضرت ہے۔ اور یہ جائز ہے۔

نام مصنف اور نام رسالہ متن میں کہیں نہیں ہے۔ صرف ابتدائی صفحہ پر "چشمۂ حفاظت از حضرت قدر قدرت رحمۃ اللہ علیہ" لکھا ہے۔

اختتام:۔

اپنے نام میں مندرج کرنے میں دوسری آیتوں سے تصریح کی گئی ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ فقط

ترقیمہ:۔

رقمہ السید حیات الحسن الرضوی الدہانی الحنفی القادری فی والسابع من الشوال السنہ الف وثلثمائہ احدی عشر من الشوال

بالیوم الثانی وقت احدی الساعۃ بعد الزوال ۔
(نوٹ) غالباً مولف رسالہ سید حیات الحسن ہی معلوم ہوتے ہیں ۔ قدرؔ قدرتؔ کی نسبت انہیں کی طرف معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم)

---

(۶) پند و نصائح

(۲۲۹) نجات نامہ

نمبر فقہ حنفی (۲۱۲۳) سائز (۱۲×۶) ص (۱۸) سطر (۱۵)

مصنف محمد امین ایاغی تاریخ تصنیف بعد [illegible] ۔

کتابت ۱۲۳۰ھ ۔

محمد امین نام ایاغی تخلص دور عادل شاہی کا شاعر ہے نصرتی کا ہمعصر تھا ۔ ایاغی ایک مذہبی شخص تھے اور نقشبندی طریقہ میں بیعت حاصل تھی، موسیقی اور گانے کو حرام قرار دیتے تھے بیجاپوری تاریخ "احوال سلاطین بیجاپور" میں ایاغی کا تذکرہ نصرتی کے ساتھ ساتھ کیا گیا ہے ۔

ایاغی نے کوئی عشقیہ مثنوی اپنے زمانے کے رواج کے مطابق نہیں لکھی ۔ ان کی مثنوی نجات نامہ پند و نصائح پر مشتمل ہے ۔ اس میں اپنے بادشاہ کی مدح بھی کی گئی ہے ۔ اس سے واضح ہے کہ ان کو دربار عادل شاہی سے توسل تھا ۔ انتقال کا سنہ معلوم نہیں ہوا ۔

"دکن میں اردو" میں ایاغی کا تذکرہ کر دیا گیا ہے ۔

آغاز :-

اول کچھ نہ تھا او نزی کار تھا
دو نو جگ کوں پیدا اگر نسار تھا
تو قدرت تے پیدا کیا یک رتن
کہ جس تے لیا روپ یو وار من
کیا اوس اوپر ایک جلالی نظر
جو ہیبت سوں پانی ہوا سر بسر

اس مثنوی میں حمد و نعت کے بعد صفت روز قیامت کا عنوان ہے ۔ بادشاہ (علی عادل شاہ) کی مدح ہے ۔ اس کے بعد چند نصائح درج ہیں ۔ شریعت کی پابندی کی تاکید کی گئی ہے روز حشر، جنت، دوزخ کا بیان ہے ۔

بادشاہ کی مدح کے شعر ملاحظہ ہو ۔

کرو ہر گھڑی شکر پروردگار
اس دور میں ہے علی شہریار
زہے شاہ عادل زہے بادشاہ
کہ سنت کوں جوں فرض کرتا ادا
کدہیں ترک ہرگز کیا نیں نماز
کہ حق سات دھرتا ہے راز و نیاز
شب و روز ہے دین پر استوار
تو خوشنود اوس پر ہے پروردگار
الٰہی اچھے جب فلک آسماں
شہنشاہ عادل کوں رکھ در اماں

ان اشعار سے ثابت ہوتا ہے علی عادل شاہ ایک نیک بخت نیک سیرت پابند مذہب بادشاہ تھا، اس کے کردار کی تعریف ایاغی جیسا کہ مذہبی شخص کرتا ہے۔

شاعر کے تخلص کا شعر:-

ایاغی کدھر توں چلیں بات چھوڑ

سر رشتہ کہ اس پند کوں توں نہ توڑ

اختتام:-

محمد امین ایاغی اوپر ‌ ‌ الٰہی کرم کی نظر کر نظر

الٰہی بحق رسولؐ انام ‌ ‌ علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

اختتام کے بعد چند فارسی اشعار بھی درج ہیں ممکن ہے ایاغی کے ہوں۔

اس مثنوی کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے اور کتب خانہ سالار جنگ میں دو نسخے ہیں۔

(۲۳۰) نجات نامہ دوسرا نسخہ

نمبر (مثنوی ۵۱۸) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۹) سطر (۱۴ تا ۱۶)

خط نسخ شکستہ کتابت ۱۱۴۶ھ۔

آغاز:-

اول کچھ نہ تھا او نرن کار تھا

دونو جگ کوں پیدا کرنہار تھا

کہ قدرت تے پیدا کیا یک رتن

کہ جس تے لیا روپ او تربھون

کیا اوس اوپر یک جلالی نظر

جو ہیبت سوں پانی ہوا سربسر

اختتام:-

محمد امین ہے ایاغی اوپر ‌ ‌ الٰہی کرم کی نظر کر نظر

الٰہی بحق رسولؐ انام ‌ ‌ علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

بصدیق فاروق دے اختتام ‌ ‌ بہ عثمان حیدر دوازدہ امام

درآں دم کہ باشم بہ زیر زمیں

ز فیضم تو باشی اے جہاں آفریں

ترقیمہ:-

تمت تمام شد نجات نامہ شریف بتاریخ بست و پنجم جمادی الاول ۱۱۴۶ھ۔

(۲۳۱) مثنوی نصیحت بدن

نمبر (مثنوی ۴۲۷) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۹۶) سطر (۱۱ تا ۱۳)

خط نسخ۔ کاغذ دیسی۔ مصنف شیخ داؤد ضعیفی۔ تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۱ھ۔ کتابت۔ ندارد

مصنف کے حالات قبل ازیں درج کر دیے گئے ہیں۔

آغاز:-

اول نام اللہ ہے رحمان رحیم

بروں پاؤں اور دل سے ہم کریم

جمیع حمد اوس کوں سزاوار ہے

کہ دو نو جہاں کا او ادھار ہے

اہے ناؤں جس کا غفور و حلیم ‌ ‌ قدیر و بصیر و سمیع و علیم

تخلص کے اشعار :-

بن کھیا سنکہ دل جیؤ سوں
ضعیفی توں مل آپ سے پیؤ سوں
ضعیفی تمہاری مریداں میں آ
ہوا جمع دو جگ کے دولت کو پا
بدل جان ضعیفی فدا ہو نکہ

رہے سٹہ کے روضہ مبارک اوپر

اس مختصر مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت اس کے بعد خلفائے راشدینؓ کی مدح اس کے بعد امام حسنؓ اور امام حسینؓ کی ستائش پھر سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی توصیف ہے اس کے بعد اپنے مرشد کی مدح کی ہے۔ مگر ان کا کوئی نام نہیں ہے صرف "حسینی" بیان کرتا ہے۔ ممکن ہے سید محمد حسینی گیسو درازؒ کے اولاد میں کوئی شخص ہوں پھر نفس مضمون شروع ہوتا ہے اس میں چند اخلاقی نصائح بیان کئے گئے ہیں، اور چند حدیثیں بطور تمثیل درج کئے گئے ہیں :-

اختتام :-

منگوں پاک رب میں تیرے کن اتیا
توں کر میری زن کوں نیں کا عطا
کہ دھرتی رہے دل میں گلوت یو
تو دیکھوں گگر اپنا پوت یو

ناقص الآخر ہے۔

ترقیمہ :-

ایں کتاب مالک قادر محی الدین عطار است۔

(۲۳۲) ترجمہ گلستاں موسوم بہ باغ اُردو

نمبر (اخلاق ۱۹۴) سائز (۱۶x۸) صفحہ (۲۸۹) سطر (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ مصنف میر شیر علی افسوس تاریخ تصنیف ۱۲۱۵ھ کتابت ۱۲۱۶ھ۔

مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہیں۔
"باغ اردو" سے اس کی تاریخ تصنیف بھی نکالی گئی ہے۔

آغاز :-

"شکر و احسان ہے خدا کا کہ غالب ہے سب پر اور بزرگ ہے سب سے، اطاعت اس کی سبب ہے قرب کا اور شکر زیادہ کرنے والا ہے نعمت کا۔"

صفحہ (۲۸۱) پر نفس کتاب ختم ہو جاتی ہے اس کے بعد باقی آٹھ صفحوں میں ترجمہ کے چند اصول اور قواعد بتائے گئے ہیں، اعراب وغیرہ کا ذکر کیا ہے اسی صفحہ (۲۸۱) پر حسب ذیل عبارت بھی شامل ہے۔

"خاتمہ باغ اُردو کا ۱۸ ذیقعدہ پنجشنبہ کلکتہ، عہد سلطنت شاہ عالم مارکوئیس ولزلی گورنر جنرل ۱۲۱۶ھ مطابق ۱۸۰۲ء تمام ہوا۔"

تاریخ تصنیف کے متعلق مولوی سید محمد صاحب لکچرار جامعہ عثمانیہ نے اپنے کتاب "ارباب نثر اُردو" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے اور ۱۸۰۲ء ۱۲۱۷ھ کو طباعت کا سنہ قرار دیا ہے اگرچہ اس عبارت سے واضح ہے کتابت کی تکمیل ۱۸۰۲ء کو ہوئی تھی مگر "باغ اُردو" کے اعداد کے لحاظ سے ۱۲۱۵ھ صاحب موصوف نے اخذ کیا ہے جو صحیح معلوم ہوتا ہے۔

میر شیر علی افسوس کے حالات اور کتاب کے متعلق مزید معلومات کے لیے ملاحظہ ہو ارباب نثر اردو، صفحہ (۹۱ تا ۱۰۶) طبع ثانی۔

کتاب صفحہ (۲۸۹) پر ختم ہوتی مگر نفس مضمون یہاں ختم نہیں ہوتا بلکہ صفحہ (۲۸۷) کے حاشیہ پر ختم ہوتا ہے۔ جہاں ترقیمہ بھی درج ہے۔

ترقیمہ:-

"الحمد للہ و المنہ کتاب گلستان ہندی کی عنایت اللہ تعالیٰ سے و توجہ سے جناب مرتضیٰ علی علیہ السلام تمام ہوئی۔"

کتب خانہ کا یہ مخطوطہ دو خط سے لکھا گیا ہے، (۷۲) صفحہ تک خط کسی قدر صاف ہے اور اس کے بعد شکستہ ہو گیا ہے۔

۱۸۰۲ء میں یہ کتاب طبع ہو کر شائع ہوتی ہے۔ اس کا ایک نسخہ کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہے۔

(۲۴۳) ترجمہ گلستاں

نمبر (اخلاق ۱۰۶) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۳۲۰)

سطر (۱۳) خط نستعلیق اوسط۔

مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۲۵ھ۔

مترجم کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔ پہلا صفحہ جو "بسم اللہ" سے شروع ہوتا ہے اس میں نہیں ہے۔

آغاز:-

"خوب ہے بندہ وہی جو عجز سے
در پہ صاحب کے گرے کہ عذر خطا
ورنہ لائق صاحبی کے اس کے یہاں
کیسے ہو سکتا ہے جو لائے بجا"

یہ مکمل گلستاں کا ترجمہ ہے، البتہ کسی قدر اختصار سے کام لیا گیا ہے، پہلے باب کی (۴۲) حکایتیں، دوسرے باب کی (۳۹) تیسرے باب کی (۲۹) چوتھے باب کی (۱۴) پانچویں باب کی (۲۱) چھٹے باب کی (۹) ساتویں باب کی (۲۰) اور آٹھویں باب کا مکمل ترجمہ ہے، اگرچہ آغاز میں چند شعر ہیں، اس کے بعد نثر کا ترجمہ نثر میں اور نظم کا ترجمہ نظم میں کیا ہے۔

گلستاں کے مختلف ترجمے مختلف زمانے میں ہوئے ہیں، چنانچہ انڈیا آفس اور پیرس وغیرہ میں اس کے چار مختلف ترجمے ہیں، جن کا تذکرہ ہم نے یورپ میں دکھنی مخطوطات میں کر دیا ہے ملاحظہ ہو صفحہ (۶۰۹)۔

یہ ترجمہ ان میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ عبارت کے طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۲۰۰ھ کے بعد کا ترجمہ ہے، ایک حکایت کا ترجمہ بطور نمونہ پیش ہے۔

"ایک سائل رہنے والا مغرب کا حلب کے بازار میں کہتا تھا اگر تم کو انصاف ہوتا اے صاحبان نعمت اور ہم میں قناعت تو رسم سوال جہان سے اٹھ جاتی۔ اے قناعت مجھے تونگر کر کہ بجز تیرے کچھ نہیں نعمت، صبر لقمان نے اختیار کیا۔ صبر جس کو نہیں نہیں حکمت۔" (ب ۳ ج ۱)

اختتام:-

"عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل
عیب کو اس کے کہیں سب برملا
گو ہو آلودہ گناہوں میں کریم
پر کرم اس کا انھیں رکھے اچھا"

کتاب کے ابتدائی دو صفحے پر تین فارسی خطوط درج ہیں جن میں سے ایک کسی میر محمد نقی کے نام ہے اس میں چودہ روپیہ، تنخواہ سکہ حالی کا ذکر ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ کتاب کسی فوجی شخص کی ملک رہی ہے "سکہ حالی" کی صراحت سے ظاہر ہے کہ حیدر آباد ہی میں یہ لکھی گئی ہے۔

(۲۳۴) پند نامہ

شریک درنمبر (۴۶۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۶۰) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف۔ حیات۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔ کتابت۔ ندارد۔

مصنف کے حالات صفحات ماقبل میں گزر چکے ہیں۔

آغاز:-

حمد بے حد ہے اوسی سبحان کو
جو کیا پیدا جسم اور جان کو
دو جہاں کا خالق و دائم ہے وہ
سب فنا آخر کے تیئں قائم ہے وہ

اس مثنوی میں پردہ، شرم، حرام و حلال وغیرہ امور کو بیان کیا ہے۔

اختتام:-

ہم دیکھا تارہ نہی درکار ہے
کوئی چلو کوئی نا چلو مختار ہے
کر چلیں گے تو خدا دیوے جزا
نا چلیں گے تو بیقیں پاویں سزا
عقاید ہوئے ہیں یہاں سے تمام
بحق محمد علیہ السلام

(۲۳۵) شمس النصائح

نمبر (قصص ۲۲۴) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۶۱) سطر (۱۱) خط نستعلیق اوسط۔ کاغذ دیسی۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف ۱۲۶۹ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔ کتاب شمس الامرا کے دارالترجمہ سے متعلق ہے ممکن ہے شاہ علی اس کے مصنف ہوں مگر تیقن کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔

آغاز:-

"سزاوار حمد وہ خالق اکبر ہے کہ جس نے وجود خاک کو قدرت سخن گوئی اور سخن دانی کی دی اور قابل نعت وہ سرور کائنات ہیں کہ جس نے کتاب دین اسلام کے ساتھ احادیث ہدایت کی مرتب ہوئی۔ اما بعد اہالیان دانش و بینش پر مخفی نہ رہے کہ یہ ایک رسالہ چند حکایات نصیحت آمیز حسب الحکم نواب صاحب قبلہ نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر مدظلہ العالی کے سن بارہ سو انہتر ہجری میں مرتب ہوا۔ الحمد للہ رب العالمین"

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے کہ اس میں چند نصائح اور نصیحت آمیز حکایتیں درج ہیں۔

اختتام:-

"خلاصہ یہ ہے کہ جو کوئی ان نصیحتوں کے اوپر عمل رکھے گا

دین اور دُنیا کی سعادت اور سرخروئی میں حاصل کرے گا"۔

(۲۳۶) ترجمہ کریما یعنی پندنامۂ سعدیؒ (بزبان دکھنی منظوم)

نمبر کتاب (۴۴۸ جدید) سائز (½۸ × ½۵ انچ) تعداد صفحات (۴۰) تعداد سطور (۱۱-۱۲) خط نستعلیق شفیعہ آمیز معمولی۔ نام مصنف مظہر علی خاں ولاؔ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۸ھ/۱۸۰۳ء۔ تاریخ کتابت ندارد۔

حالات مصنف:۔ مظہر علی خاں ولاؔ فورٹ ولیم کالج کے مترجموں میں شامل تھے، مولوی سید محمد صاحب نے اپنی کتاب ارباب نثر اردو میں موصوف کے حالات تفصیل سے لکھ دیئے ہیں۔

آغاز:۔

پندنامہ شیخ سعدی + ترجمہ مظہر علی خاں ولاؔ

کریما بہ بخشای برحال ما	کرم سے ہمیں اپنے بخش لے خدا
کہ ہستم اسیر کمند ہوا	کہ ہیں ہم گرفتار حرص و ہوا
نداریم غیر از تو فریاد رس	نہیں ہے دادرس تجھ سوا
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس	تو ہی بخش دے عاصیوں کی خطا

شیخ سعدیؒ کے پندنامہ معروف بہ کریما کا اُردو زبان میں منظوم ترجمہ ہے۔ اصل کریما کا ایک مصرع لکھ کر اوسی کے محاذی ترجمہ نظم میں تحریر ہے۔ آخر میں سنہ تالیف کی ایک رباعی حسب ذیل تحریر ہے۔

کریما کا جب ترجمہ کر چکا	تو مجھ سے میری طبع نے یہ کہا
کہ تاریخ کہہ یادگارانہ طور	سنہ عیسوی کے موافق بجوڑ
اسی فکر میں تھا کہ آئی ندا	ہوا ترجمہ نظم میں یہ ولاؔ

۱۸۰۴ء

مصرعہ تاریخ میں لفظ ترجمہ کو مع العین یعنی ترجمہ لکھا ہے اوس کے لحاظ سے بشمول عدد عین ۱۸۰۴ء برآمد ہوتا ہے۔

اختتام:۔

زسعدی ہمین یک سخن یاد دار	یہی بات رکھ یاد سعدی سے یار

(۲۳۷) ترجمہ منبہات ابن حجر

نمبر کتاب (۱۷۶۱ جدید) سائز (۸ × ½۵ انچ) تعداد صفحات (۴۰) تعداد سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف محمد عتیق اللہ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ

حالات مصنف:۔

محمد عتیق اللہ لقب اور حافظ غلام حسین نام۔ غوثی تخلص تھا اور ان کے باپ محمد امام قادری، دکن میں دکنی شاعر غوثی تخلص گزرے ہیں نہیں معلوم یہ کون سے غوثی ہیں۔

آغاز:۔

الحمد للہ الذی علم بالقلم۔۔۔۔ بعدہ کہتاہے یہ فقیر محمد عتیق اللہ حافظ غلام حسن غوثی غفراللہ تعالیٰ ابن محمد امام قادری"۔

عربی کتاب منبہات ابن حجرؒ جس میں احادیث نصیحت آمیز جمع کئے گئے ہیں۔ اوس کا دکھنی زبان میں بعض فوائد کے اضافہ کے ساتھ ترجمہ کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

نکر محتاج ان کے تیئں کسی کا	امن رکھ ز آفات و دواہی

بحمداللہ ذالتوفیق واتمام + ہوئی ترجمہ منبہات اتمام + تمت تمام شد

بے ہوش گر بخطائی رسی وطعنہ مزن

کہ ہیچ نفس بشر خالی از خطا نبود

(۲۳۸) ترجمہ کریما سعدیؒ

نمبر (جامع ۱۷۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲) سطر (۱۳)

خط نستعلیق ۔ مصنف نامعلوم ۔ تاریخ تصنیف قریب

سنہ ۱۲۷۵ھ ۔ کتابت ۱۲۷۵ھ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے ۔

آغاز :-

اے کریم بخش اوپر حال ہمارے کہ ہم بندیوں ہیچ

پاہنہ ہونکہ نہیں رکھتے ہیں ہم سوائے تیرے فریادیوں کا پہونچانے ہارا ۔ توں ہے گنہ گاران کا خطا بخشنے ہارا ہور بس نگہ رکھ ہمارے تیں راہ سے خطا کے خطا چھوڑ دی ہور نیک میرے تیں دکھا ۔"

یہ کریما کا لفظی ترجمہ ہے ۔

اختتام :-

"قائم نہیں رکھتا ہے جہاں اے فرزند غفلت سے مت لے جا عمر ہیچ اس کے آخر ۔ مت رکھ دل اوپر اس زمانے قائمی کے سعدی سوں ہے یک بات یاد رکھ ۔"

خاتمہ :-

تمت وقت عصر در ۱۲۷۵ھ ہجری صلعم ۔

---

(۷) مناظرہ وکلام

(۲۳۹) سیف قاطع

نمبر (کلام ۶۲۳) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۳)

خط نستعلیق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف عبدالکریم ۔

تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

مصنف کا نام دراصل عبدالکریم تھا اور حسن کے فرضی نام سے انھوں نے اس کتاب کو لکھا ہے ۔ علماء بریلی میں آپ شامل تھے، اصل وطن قنوج تھا، کئی کتابوں کے مصنف ہیں ۔

آغاز :-

کروں میں شکر پہلے اس خدا کا

کہ جو خالق ہے سب ارض وسما کا

کئے جن و بشر اس نے ہی پیدا

نبی مرسل کئے ان پر ہویدا

کہ تا پاویں ہدایت ہوں نہ کافر

عبادت میں رہیں حق کے وہ حاضر

یہ ایک مختصر مثنوی ہے جس میں شیعہ عقاید کا رد لکھا گیا ہے رد میں سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

مصنف کا تخلص اور نام کتاب اور تاریخ تصنیف :-

لیسے ستی حسن خاموش ہو رہ
نصایح بس سے زیادہ ان سے مت کہہ
نواقض رفض کے سب لکھ چکا تو
پر اب تاریخ نام ان کا سنا تو
سن ہاتف نے جب مضمون سارا
رکھا تب سیف قاطع نام اس کا
بدل تاریخ بھی یوں ہووے قابض
کہ ہے یہ مثنوی سہم الروافض

اختتام :-

توقع ہے محبوں سے دعا کی
کریں گے عفو گر میں نے خطا کی
محب تو سن کے ہوں گے شاد و خرم
خجالت سے مخالف ہوں گے بے دم
صد و ہشتاد و یک نہ رہیں گے ابیات
معزز ہو ویں ان سے رافضی مات

خاتمہ :-

نام ہوئی مثنوی رد روافض بنائی ہوئی مولوی حسن صاحب کی ہے۔ تمت تمام۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۰) مثنوی فصیح (برق لامع)

نمبر کلام (۵۹۵) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۳۰) سطر (۱۲)
خط نستعلیق۔ کاغذ دیسی۔ مصنف مرزا جعفر علی فصیح۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۳۰ھ کتابت سنہ ۱۲۴۶ھ
مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہوئے ہیں۔

آغاز :-

پس از حمد خدائے حی قیوم
پس از نعت رسول پاک معصوم
زبان خامہ ہوتی ہے گہر بار
رقم کرتا ہوں مدح آل اطہار
نبی کا جانشیں شیر خدا ہے
ثنا میں جس کے نازل ہل اتی ہے

اس مثنوی میں اہل سنت والجماعت کے بعض عقاید کے خلاف خیال آرائی کی گئی ہے، ایک ایک اعتراض جس کو قول، سے موسوم کیا ہے نظم میں لکھا گیا ہے اور اس کا جواب نظم میں دیا ہے۔ سنت جماعت کے جس کتاب کا یہ رد ہے وہ کتاب سیف قاطع سے موسوم ہے۔

اختتام :-

ہوا اس نظم سے ہاتف جو آگاہ
صدا آنے لگی گردوں سے ناگاہ
کہ ہے تاریخ تو خورشید طالع
مگر ہے نام اس کا برق لامع

اس کے بعد مزید چھ شعر ہیں جن میں شیخین (ابوبکرؓ، عمرؓ)، عثمانؓ اور معاویہؓ، شمر، ابوسفیانؓ پر لعنت کی گئی ہے، ان کا آخری شعر یہ ہے:-

لعنت کیا میں نام پہ اس بھڑوں کے
جو کے حق غصب کیا ...... م

ترقیمہ:-

"این مثنوی تصنیف مرزا جعفر علی المتخلص بہ فصیح مرثیہ گو ذاکر جناب سید الشہداء علیہ السلام ساکن بلدہ لکھنو الحال در کربلا معلی برائے زیارت رفتہ است مالک کتاب ضامن جہاں صاحب کاتب الحروف میر ابوالقاسم کربلائی المتخلص بہ تحسین ساکن چیتا پیٹھ تمت الکتاب بتاریخ ماہ ذیقعدہ ۱۲۴۶ھ روز چہار شنبہ اختتام شد۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں۔

(۲۴۱) رسالہ ردِ نصاریٰ

نمبر (کلام ۔ ۵۶۰) سائز (۸×۶) صفحہ (۸۹) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف محمد ہادی۔
تاریخ تصنیف ۱۲۴۲ھ۔

مولوی محمد ہادی صاحب ایک اچھے عالم اور مناظرہ کرنے میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے پہلے انگریزی پادری عیسائی مذہب کی تبلیغ میں بڑی جد و جہد کرتے تھے، ان کے جوابات کے لیے جن اصحاب علم نے پیش قدمی کی تھی ان میں مولوی محمد ہادی صاحب بھی پیش پیش تھے۔

آغاز:-

"یہ رسالہ بیان میں سوالات گدو ین عیسوی اور جوابات محمد ہادی محمدی کے اور اس عیسوی کے مسلمان ہونے میں بواسطے معلوم ہونے مسلمان بھائیوں کے سن بارہ سو بیالیس ہجری نبوی میں لکھا گیا۔ اور چند الفاظ مغلوبہ کے معنی اس رسالہ کے حاشیہ پر لکھے گئے ہیں۔"

جیسا کہ عبارت بالا سے واضح ہے اس میں ایک پادری کے سوالات اور ایک مولوی صاحب کے جوابات درج ہیں آخر پر اس پادری کے مسلمان ہونے کا بھی تذکرہ ہے، سوالات مذہب اسلام اور آنحضرت صلعم کی نبوت عیسوی مذہب کے متعلق ہیں۔ بائیس سوالات اور ان کے جوابات درج ہیں، بعض سوالات اور ان کے جوابات طویل ہیں، بعض مختصر۔

اختتام:-

"میں آج سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے مذہب باطلہ سے باز آتا ہوں تم گواہ رہو تب اس کو کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کا پڑھایا اور احکام و ارکان مسلمانی کے سکھلائے اور نام اس کا مرزا ہدایت بیگ رکھا۔"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۲) ردِ نصاریٰ دوسرا نسخہ

نمبر (کلام ۱۴۱۳) سائز (۶×۹) صفحہ (۱۶۹) سطر (۸)
خط نستعلیق مصنف محمد ہادی تاریخ تصنیف ۱۲۴۳ھ۔ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز:-

"یہ رسالہ بیان میں سوالات گدوین عیسوی اور جوابات

محمد ہادی محمدی کی اور اس عیسوی کے مسلمان ہونے میں واسطے معلوم ہونے مسلمان بھائیوں کے سن بارہ سو بیالیس ہجری نبوی میں لکھا گیا۔"

اختتام:۔

"اور نام اس کا میرزا ہدایت بیگ رکھا۔" اس نسخے میں خاتمہ کی عبارت کے بعد دو رباعیات درج ہیں۔

ایک رباعی یہ ہے۔

اگر کوئی اس رسالہ کو کرے یاد
رہے گا اپنے وہ اسلام پر شاد
ہے اس میں آگہی علم سوالات
جوانوں سے وہ ہوگا شہر آباد

اس کے بعد چند الفاظ کے معنی لکھے گئے ہیں جو اس رسالہ میں آئے ہیں یعنی کاتب، راوی، سامرہ وغیرہ۔

(۲۴۳) رسالہ بدعت شکن

نمبر کتاب (۱۹، جدید) سائز (۸½ × ۶ انچ، تعداد صفحات (۲۰۴) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق و نسخ۔ نام مصنف۔ شیخ احمد۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۴۴ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۶۴ھ۔

حالات مصنف:۔

مصنف مفتی میاں جان کے لقب سے مشہور تھے، سورت آپ کا وطن تھا۔

آغاز:۔

"الحمد للہ رب العالمین۔ . . . . . بعد معلوم ہووے کہ یہ رسالہ بدعت شکن نام زبان پر جلد یاد ہونے کے لیے بیتوں میں بنایا اور اوس کے شرح میں سے بھی کچھ کم و بیش اس میں لکھا ہے۔"

مسلمانوں میں جو بدعتی رسوم عام طور پر جاری ہیں اور خصوصاً دکھن میں بماہ محرم وغیرہ جو بدعتیں کی جاتی ہیں اوس کی نسبت بہ دلائل قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسی بدعتیں شرک و کفر تک پہنچ جاتی ہیں۔ اصل مطالب ابیات میں اور اون کی مختصر شرح نثر میں ہے۔

مصنف کتاب لکھتے ہیں کہ اس سے پہلے سورت میں ایک ہندی کتاب بنام سیف الاسلام سماع کی تردید میں لکھی تھی۔ جب سورت سے شولاپور دکھن میں وارد ہوے تو یہ رسالہ بدعت شکن تالیف کیا۔ اس میں (۹۴۷) ابیات ہیں۔ متعلقہ ابیات درج ذیل ہیں جس سے سنہ تصنیف و نام مصنف و سبب تالیف ظاہر ہوتے ہیں:۔

بنائی ہے ہم نے ایک ہندی کتاب
کیا سیف الاسلام اس کا خطاب
پڑھے جو کوئی اوس کو کاٹے کفر
بہت مذہبوں کا ہے اوس میں ذکر
سورت سے شولاپور دکھن میں آ
جو دیکھا سو اُس کا بھی کچھ ایک لکھا
ہزار و دو صد اوس پہ چالیس و چار (۱۲۴۴ھ)
جب ہجری سے گزرے لکھا یہ بچار
یہ بھی ایک فرض اپنے سر کا ادا
میاں جان احمد نے کر کے دیا

رسالہ صحیح کر کے بیتیں شمار

ہوئیں سات سو نود اوپر چہار

ترقیمہ :-

کاتب الحروف شیخ فرید سپاہی نور ترپ شہر حیدر آباد عرف ناکپور بتاریخ ماہ شعبان المعظم ۱۲۶۱ھ بروز پنجشنبہ نماز ظہر اختتام یافت . . . . اس کتاب میں . . . . کچھ کم و بیش بازیر و زبر یا پیش سے معاف کرنا معاف کرنا۔

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۴) مثنوی چشمۂ زمزم

نمبر (مثنوی ۵۲۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۸۷) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ کاغذ ولایتی۔ مصنف۔ مرزا جعفر علی فصیح۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۱ھ۔ سنہ کتابت ۱۲۷۲ھ

آغاز :-

پڑھ کے بسم اللہ کر حمد خدا

بعد نعت و منقبت مطلب پر آ

دل سے سن میری پہلے کان رکھ

ایک کو مت بھول دو کا دھیان رکھ

تین سے بیزار ہو اے ہوشیار

گر نظر آویں تو ستر بار بار

اس مثنوی میں اصول دین، شرح توحید، علم خالق حیات حق، صفت انسان اور روح، حوض کوثر، معرفت الہی سوال قبر وغیرہ امور کو بیان کیا گیا ہے۔ اور سنی عقائد کو رد کیا گیا ہے۔

اختتام :-

جس میں تاریخ تصنیف اور کتاب کا نام بھی آگیا ہے۔

وقت ختم نظم تھی اے مرد نیک

سال ہجری ساڑھے بارہ سو اور ایک

چشمۂ زمزم ہے اس نسخہ کا نام

خلق میں جاری رہے گا فیض عام

ہو لقب کا گر مصنف کا خیال

اٹھ اٹھارہ دھیان سے نکال

ترقیمہ :-

نقل از محررہ مولینا مفتی محمد عباس صاحب قبلہ مورخہ ۱۰ ر رمضان ۱۲۷۲ھ۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۴۵) راحت الکلام

نمبر کلام (۵۹۴) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۲۰) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف احمد سلطان مرزا۔

تاریخ تصنیف ۱۲۵۲ھ کتابت ۱۲۵۳ھ۔

احمد سلطان مرزا یوپی کے باشندے تھے، معرکہ آزادی ۱۸۵۷ء کے پہلے جس طرح عیسائیوں نے اپنے تبلیغ اور مذہب عیسائی کی اشاعت میں کوشاں تھے اسی طرح وہابی اور غیر وہابی کے بحث بھی جاری تھی، وہابیوں کے بیان زیارت قبور وغیرہ جائز

نہیں ہے، اس کا رد بعض لوگوں نے لکھا تھا، ان میں مصنف بھی شامل ہیں۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

امابعد ہیچمدان فقیر حقیر سراپا تقصیر نالایق محض بندہ درگاہ الٰہی اضعف العباد مسمی احمد سلطان مرزا قادری چشتی و رحیمی و حاجی عفی اللہ عنہ در مقدمہ استعانت و زیارت قبور اولیاء اللہ ایں رسالہ ترقیم کردم"

اس ابتدائی فارسی عبارت کے بعد نفس مضمون اُردو میں ہے اس میں زیارت قبور کو احادیث سے ثابت کیا گیا ہے، احادیث عربی میں لکھے گئے ہیں اس کے بعد ترجمہ ہے اور پھر مزید روشنی ڈالی گئی ہے۔

اختتام:-

"یا الٰہی بطفیل آنحضرت صلعم کے اس رسالہ کو قبول کر اور پڑھنے والوں کو نورِ ہدایت کا نصیب کر بحق انبیا و اولیا اجمعین آمین ثم آمین"۔

ترقیمہ:-

بتاریخ دویم ماہ رجب المرجب روز جمعہ در سنہ ۳۱ جلوس مطابق سنہ ۱۲۵۲ھ یکہزار و دو صد پنجاہ دو ہجری اتمام یافت۔ اس کے بعد ایک نظم ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

پلا دُور اے عشق کا مجکو جام
نہ دوزخ سے مطلب نہ جنت سے کام

(۲۴۶) شرف الصحابہ ترجمہ براہین قاطعہ۔

نمبر کلام (۵۷۲) سائز (۶×۱۲) صفحہ (۲۸۰) سطر (۱۳)
خط نسخ و نستعلیق۔ کاغذ ۔ مصنف سید محی الدین قادری۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۵۶ھ۔ کتابت ندارد

مصنف کے والد کا نام سید محمد علی ابو البرکات تھا، وہ سید شاہ شمس الدین کے فرزند تھے، پھلواری وطن تھا جو عظیم آباد پٹنہ کا ایک قصبہ ہے۔ موصوف اپنے وطن سے نکل کر حیدرآباد آئے اور یہاں آصف جاہ رابع ناصر الدولہ نے منصب جاری فرمایا۔ مصنف نے اب حیدرآباد کو اپنا مسکن بنالیا اور براہین قاطعہ کا ترجمہ کیا، مصنف کے یہ حالات کتاب میں درج کئے ہیں اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ آصفجاہ کے حضور تک رسائی کا ذریعہ حکیم سید محمد صاحب مشہور سید صاحب ہوئے ہیں

آغاز:-

"شکر و سپاس اوس پاک پروردگار کو لایق ہے کہ جس نے اٹھارہ ہزار عالم کو مخلوق کر کے اپنے قدرت کا تماشا دکھایا اور پیغمبران مرسل کو واسطے ہدایت مخلوق کے بھیجا اور امر فرمایا کہ بندگی و اطاعت میں پروردگار کے رات اور دن سرگرم رہیں"

یہ کتاب براہین قاطعہ کا اُردو ترجمہ ہے اور براہین قاطعہ جو فارسی میں ہے در اصل صواعق محرقہ کا (جو عربی ہے) ترجمہ ہے اس میں صحابہؓ کی فضیلت کا تذکرہ ہے یعنی شیعہ مذہب کے مسائل کا رد تصور کرنا چاہیئے۔ "صواعق محرقہ" علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصنیف ہے جو سنہ ۹۹۵ھ میں تصنیف ہوئی ہے۔ عربی کا ترجمہ سنہ ۹۹۴ھ میں ابراہیم عادل شاہ کے زمانے میں مولانا کمال الدین

ابن فخر الدین نے فارسی میں کیا اور براہین قاطعہ نام رکھا اور اس فارسی سے محمد محی الدین نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے، اس میں سرخی سے عربی آیت یا عبارت درج ہے اور اس کے بعد اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔

ترقیمہ:-

جب ان لوگوں نے مجھ سے کلمہ سنا جلدی نزدیک میرے آکر تکبیر پڑھنے لگے اور کہے بشارت ہو تجُم تم کو عمرؓ کہ رسول اللہ صلعم نے دوشنبہ کے دن یہ دعا فرمایا تھا۔ اللھم اعز الاسلام باحب الرجلین الیك ابوجھل (او) عمر یعنی بارخدایا قوت دے اسلام کو . . . . . . گویا یہ کتاب ناقص الآخر ہے۔

اس کتاب کی دیباچہ میں مترجم نے صواعق محرقہ وغیرہ کے متعلق جو صراحت کی ہے اس کا مختصر اقتباس پیش ہے۔

"الشیخ شہاب الملۃ والدین احمد الشہیر ابن الحجر الہاہمی المکی کتاب صواعق محرقہ تصنیف فرمائی . . . . . بیچ ۹۹۴ھ ہجری مولانا کمال الدین ابن فخر الدین جہری نے بیچ زمانہ ابوالمظفر ابراہیم عادل شاہ بادشاہ ملک دکن دبفرمایش وزیر بادشاہ مذکور دلاور خاں عادل شاہی کے صواعق محرقہ کو فارسی زبان میں ترجمہ کئے اور نام اس کا براہین قاطعہ در ترجمہ صواعق محرقہ رکھے . . . . سید محی الدین قادری . . . بیچ ۱۲۵٦ھ ہجری نبوی صلعم روز دوشنبہ غرہ شہر ربیع الاول میں اس کو زبان ہندی اردو سے اردو میں کیا۔"

(۲۴۷) قوت الایمان

نمبر (کلام ۵۹۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۳۹۲) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف مولوی کرامت علی جونپوری۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ۔ کتابت سنہ ۱۸۴۵ء۔

مولوی کرامت علی جونپوری ایک قابل بزرگ تھے، معرکہ آزادی ۱۸۵۷ء کے پہلے، انگریز پادریوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ اور اشاعت میں جدوجہد شروع کی تھی اس فتنہ کے قطع نظر اہل حدیث اور غیر حدیث یعنی وہابی اور سُنی کی بحث زوروں پر تھی اس وقت جن اصحاب نے اس مبحث میں حصہ لیا ان میں مولوی کرامت علی بھی شامل تھے۔

آغاز:-

"امابعد پس جانو اے مسلمانو کہ اب زمانہ شر اور فساد کا آپہنچا ہے اور سخت اختلاف دین میں آپڑا ہے کہ ان دنوں میں مسلمان کئی قسم کے ہو گئے ہیں ایک قسم کے ایسے لوگ ہیں کہ اپنے باپ دادے کے طریقے پر چلتے ہیں گو کہ ان کے باپ دادے کا طریقہ خلاف شرع ہووے"

اس میں اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ مقلد کو کن کن امور میں تقلید کرنی چاہیئے اور کن کن امور میں تقلید ناجائز ہے زیادہ تر حنفی مذہب کو موضوع بحث قرار دیا گیا ہے اور شیعہ مذہب کا رد بھی ہے۔ کتاب کئی فصلوں میں منقسم ہے اور ہر فصل کئی ذیلی عنوان پر تقسیم کی گئی ہے۔ کتاب کے آخری چند صفحوں میں مضامین کی فہرست دی گئی ہے۔

اختتام:-

"کیونکہ ایسی سمجھ والے تقویۃ الایمان کی بعض مثالوں

سے بھی شیعہ کال چکے ہیں اللہ تعالی مسلمانوں کو توفیق نیک دے
اور خاتمہ کرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر۔"

ترقیمہ:-

یہ کتاب اتمام کو پہونچی فضل سے اللہ تعالی کے راقم الکتاب
عاصی پر معاصی یعنی حوالدار عبد الغفور ابن محمد اسمٰعیل بیچ شہر
کنیانور کے شعبان المعظم کی تیسری تاریخ کو سنہ ہجری ۱۲۴۶ھ

(۲۴۸) تقویۃ المومنین ہدایت الرافضین

نمبر کتاب (۲/۳۴۷ ہبہ) سائز (۴ ۳/۴ × ۷ ۳/۴ انچ) تعداد
صفحات (۷۳) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام
مصنف مولانا کرامت علی واعظ جونپوری۔ تاریخ
تصنیف قریب سنہ ۱۲۵۰ھ۔ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۵۶ھ۔

آغاز:-

"جس طرح کا حمد کہ بارگاہ بے نیاز مطلق کی شان کے لایق
ہے کسی مخلوق کو طاقت بیان کی نہیں اور نعمتیں بے شمار جو ہر لمحہ
ابر رحمت رحمانی سے حدیقہ حال انسانی پر برستی ہیں۔"
یہ رسالہ مسائل شرعیہ فرقہ شیعہ کے رد میں بطور سوال و جواب
کے ہے۔
یہ رسالہ طبع ہو چکا ہے۔ مطبوعہ نسخہ کی کسی نے نقل کر لی ہے۔

اختتام:-

"اپنے مذہب کی صفائی اور راست بازی اسی سوال و
جواب سے جو لکھ چکی دریافت کریں اللہ تعالی اس کے پڑھنے والے
اور سننے والے کو ہدایت کرے آمین رب العالمین۔ تمت تمام شد"

ترقیمہ:-

مصنف کا نام مولانا کرامت علی واعظ جونپوری کتاب کا
نام تقویت المومنین ہدایت الرافضین۔ چھاپنے والے کا نام
عاصی عبد اللہ و پہلوان خاں تحریر فی التاریخ بست دیکم جمادی الاولی
۱۲۵۶ ہجری نبوی۔

(۲۴۹) سوال و جواب مرید و مرشد

نمبر کلام (۲۹۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۳۷) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ مترجم نامعلوم۔ تاریخ تصنیف
مابعد سنہ ۱۲۵۸ھ۔
مصنف یا مترجم کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"بعد حمد خالق مفضل متعام اور صلوٰۃ سلام امام
الانبیاء و سید الانبیاء علیہ و آلہ العظام و اصحابہ الکرام الف
الصلوٰۃ والسلام کہ یہ تقریر دل پذیر مرشد مرید کے مولانا
شاہ عبد العزیز دہلوی مرحوم کی تحریر کا جستہ جستہ ترجمہ ہے
تاکہ اعلی سے ادنی تک سب کی سمجھ میں آوے۔"
جیسا کہ نام اور آغاز کی عبارت سے واضح ہے کہ اس
میں مرشد اور مرید کے متعلق سوال و جواب ہے، لیکن در اصل
شیعہ مذہب کے اعتراضات اور اس کے جوابات ہیں۔

اختتام:-

"صحابہؓ سے بغض رکھنا عین ایمان ہو بھلائے جو جو تم نے

ہم سے پوچھا ہم نے تم کو بتائے۔ اب تشریف لے جاؤ تمھارا حافظ ناصر خدا ہے۔"

(۲۵۰) ترجمہ سراج القلوب

نمبر (کلام ۱۶۵۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۹۶) سطر (۱۳)

مترجم محمد جعفر۔ تاریخ ترجمہ مابعد ۱۲۵۰ھ۔

مترجم نے خود کو طالب علم محمد پور ظاہر کیا ہے، اور یہ بھی لکھا ہے ان کے بعض دوست مثلاً سید قاسم وغیرہ نے اس کے ترجمہ کرنے کی جانب توجہ دلائی، اصل کتاب فارسی میں تھی اس کا ترجمہ (محمد) جعفر نے دکھنی میں کیا ہے۔

آغاز:-

"حمد لایق ہے رب العالمین کو و نعت سزا وار ہے سید المرسلین کو صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اجمعین، بعد اوس کے کہتا ہے جعفر طالب علم محمد پور نے کہ کتاب سراج القلوب تالیف خواجہ ابو نصر سعد بن محمد القطان الصیفوری کی کہ عجائب احوال و قصہ پیغمبران کہ جنھیں جہودان توریت سے نکال کر جناب رسالت مآب محمد مصطفی صلعم سے سوالاں کئے ہیں، اور جواباں اس کے جبرئیل علیہ السلام آکر حضرتؐ کو اطلاع دیتے ہیں۔"

جیسا کہ عبارت بالا سے واضح ہے کہ یہ کتاب دراصل سراج القلوب کا ترجمہ ہے، اس میں وہ سوالات درج ہیں جن کو یہودیوں نے آنحضرت صلعم سے کئے تھے اور آنحضرت نے ان کا جواب جو دیے ان کو درج کیا گیا ہے۔ لیکن صرف آنحضرتؐ کے جواب درج نہیں ہیں بلکہ اس کے بعد صحابہ نے جو اضافہ کیا اس کو بھی درج کیا ہے، اس میں (۴۲) سوال اور جواب درج کئے گئے ہیں، پہلا سوال یہ ہے کہ خدا نے اس جہان کو کتنے دن میں پیدا کیا جواب میں بتایا گیا ہے چھ روز میں پیدا کیا اور پہلا دن اتوار کا تھا اور آخری دن جمعہ کا تھا پھر ہر روز کی تفصیل کی گئی ہے۔ مثلاً اتوار کو آسمان اور زمین پیدا ہوئے، پیر کو آفتاب اور مہتاب، منگل کو جانوراں اور فرشتے، چہارشنبہ کو دریا، سمندر پیدا ہوئے درخت آگے جمعرات کو بہشت دوزخ اور حوراں پیدا ہوئے اور جمعہ کو آدمؑ اور حوا پیدا ہوئے۔

اختتام:-

"اور غم دس جز ہیں نو جز سلیمان علیہ السلام کو ہیں ایک جز عالم کو اور خصلت نیک دس جز میں نو جز حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والسلام کو ہیں باقی یک جز تمامی خلق اللہ کو تمت تمام ہوئی یہ کتاب۔"

خاتمہ کتاب کے بعد ایک عبارت بطور ضمیمہ درج ہے جس میں ہر پیغمبر کی عمر بتائی گئی ہے مثلاً آدم علیہ السلام زمین پر آکر ۱۰۳۰/۹۳۰ برس جیئے۔ نوحؑ ۱۴۰۰ برس زندہ رہے وغیرہ ...... آدم علیہ السلام کے دنیا میں نازل ہونے کے (۸۶۸۸) برس کے بعد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔"

(۲۵۱) ردِ نصاریٰ

نمبر (کلام ۲۹۵) سائز (۶×۸) صفحہ (۵۶۴) سطر (۱۱)

خط نستعلیق کاغذ ولایتی۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔ کتابت۔ ندارد۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

"بعد حمد خدا اور نعتِ رسول مصطفٰے صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وصحبہ وسلم کے، اما بعد سب اہل انصاف وشعور کی خدمت میں عرض یہ ہے کہ قدیم زمانے سے دشمنانِ دین ذوات وصفات انبیا علیہم السلام ہیں جو کہ وسیلے خلق کے خدا تعالیٰ کے پاس ہیں اور جن سے قواعد بہبودی دنیا ودین کا اساس ہے سرگرم طعنہ زنی اور عیب جوئی ہیں۔"

اس کتاب میں جیسا کہ نام سے واضح ہے عیسائیوں کا رد لکھا گیا ہے، قرآن سے توثیق کی گئی ہے۔

پادریوں کے بے جا اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"گو کہ پادری اس کی انکاری تاویلیں کر کے کم سمجھوں کی فہمایش کرائیں مگر خدا تعالیٰ سے امید قوی ہے کہ اس راقم کے رسالہ کے دیکھنے والوں پر ان کے داد فہمایش اثر نہ کرے گی۔" آمین

(۲۵۲) دقایق الایمان

نمبر (کلام ۵۶۱) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۰۰) سطر (۱۲)
خط نستعلیق۔ مصنف۔ قلندر علی شاہ۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۵۰ھ۔

قلندر علی شاہ ایک بڑے صوفی اور صاحب علم تھے صابریہ طریقہ میں بیعت حاصل تھی۔ صاحب حال وقال بزرگ تھے، اس کے ساتھ علمی قابلیت بہت اچھی تھی، مریدوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا، انگریزی تعلیم سے جو بے دینی پھیل رہی تھی اس کے انسداد کے لیے جن بزرگوں نے کوشش کی ان میں قلندر علی شاہ کا بھی حصہ تھا، وہ مسلمانوں کے لیے انگریزی تعلیم کو مضر اور نقصان دہ سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ انگریزی تعلیم کے بعد مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ اس کو مذہب میں شکوک نظر آنے لگتے ہیں۔

آغاز:-

"حمد وثنا اوس خدا کو سزاوار ہے کہ جس نے تمام مخلوقات کو اپنی قدرت کاملہ سے بنایا اور زمین وآسمان کو فرشتوں اور آدمیوں سے رونق وزینت بخشی اور ہم سبھوں کے ہدایت کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔"

اس میں شیعہ مذہب کے بعض عقائد کا رد کیا گیا ہے، کتاب تین باب میں منقسم ہے اور ہر باب میں کئی فصل ہیں۔

اختتام:-

"توریت عبرانی زبان میں موسیٰ پر اور انجیل سریانی زبان میں عیسیٰ پر اور زبور یونانی زبان میں داؤد پر اور فرقان مجید عربی زبان میں محمد مصطفٰے پر نازل ہوئی تھی۔"

ترقیمہ:-

"اللہ کی مہربانی سے یہ رسالہ بخوبی تمام ہوا اور ایک حقیقت الاسلام سے حقیقت نکال کر شامل رسالے میں کئے گئے، تمت تمام شد نوشتہ بماند سیاہ بر سفید۔"

---

(۲۵۳) دقائق الایمان دوسرا نسخہ

نمبر دکلام ۶۰۹(۶) سائز (۸×۶) صفحہ (۹۲) سطر (۱۳) خط شکستہ،

آغاز:-

"حمد و ثنا اس خدا کو سزاوار ہے کہ جس نے تمام مخلوقات کو اپنی قدرت کاملہ سے بنایا اور زمین و آسمان کو فرشتوں اور آدمیوں سے رونق و زینت بخشی اور ہم سبھوں کی ہدایت کے واسطے رسول بھیجا۔"

اختتام:-

"پہلے سے ہیگی بھلائی یہ بات ثابت ہے، بُرے کے کہتے آخر بڑی ندامت ہے، جو کچھ بھی دانش و بینش سے راہ . . . تو میری بات کو دل میں بغور تم سوچو۔ بحمد اللہ تمام ہوا رسالہ دقائق الایمان منقول چھاپے سے۔"

(۲۵۴) سوط العقاب لمن تبع الاسمٰعیل و عبد الوہاب (ردّ وہابیہ)

نمبر کتاب (۴۸۹ جدید) سائز (۳/۴، ۶×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۷۴) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف معین الدین متوطن دھارواڑ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۲ھ

مصنف کے حالات بہم دست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"شکر اس خدا کا کہ جس نے نبیوں کے وسیلے سے ہمارے ایمان کو نجات کا سبب بنایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول برحق سے محشر کے دن ہم گناہ گاروں کی شفاعت کے لیے وعدہ کیا اور اپنی اطاعت اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے ساتھ ہم پر واجب کر دے کر آپ کے اصحابوں کے چلن کی تابعداری کو ہمارے اسلام کی زیب و زینت کا باعث ٹھہرایا۔"

مؤلف نے فرقہ وہابیہ کے افراد یعنی مولوی خرم علی جونپوری و مولوی اسمٰعیل دہلوی خلیفہ سید احمد و بعض دیگر وہابی مولویوں کے تصانیف مثل رسالہ تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و نصیحۃ المسلمین اور متعدد رسائل جو گمراہ کن ہیں اون کی تردید میں (مؤلف کے ایک مشفق منشی میر قادر علی صاحب کرمانی ساکن ارکاٹ کی ترغیب دلانے سے) عربی، فارسی و ہندی رسالوں سے مختلف مسئلوں کو بطور اختصار جمع کر کے عام مسلمانوں کے مطالعہ کے لیے یہ دلائل تالیف کیا۔ اور یہ رسالہ بارہ ابواب پر مشتمل ہے۔

اختتام:-

"البغی فی دلائل النبوۃ، و بالا ایں حدیث در حدیث دیگر است و از رش علی قبرانیہ ابراہیم واللہ اعلم۔

(۲۵۵) ردِّ مہدی

نمبر دکلام ۱۶۸۸ سائز (۹×۶) صفحہ (۹۶) سطر (۱۶) تا ۱۸ خط ثلث۔ مصنف محمد اسمٰعیل کوکنی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔ کتابت ۱۲۵۶ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بہم دست نہیں ہوئے، کوکن جو بمبئی کے قریب ہے یہاں کئی شافعی علماء اہل نوائط سے عادل شاہی

دور سے متوطن ہیں، ممکن ہے کسی بزرگ کی تصنیف ہو، تاریخ نوائط میں ان کا تذکرہ نہیں ہے۔

آغاز:-

"ان الدین عند اللہ الاسلام" رد ہندی او سوالان او جوابات مسلمانی اور ہندو کے تصنیف کیا ہو امسکین خادم الطالب محمد اسمٰعیل کوکن رتنا گیری آغاز میں زر امسلمان اور ہندو کا سونچا چاہیئے۔"

اس میں ہندو عقاید کے جوابات اسلامی عقاید سے دیئے گئے ہیں، مختلف قسم کے سوال و جواب ہیں مثلاً ایک سوال یہ کیا گیا ہے کہ ہندو کو کافر، مشرک کہنے کی وجہ کیا ہے۔ جواب میں بتایا گیا ہے مسلمان کا خدا ایک ہے اور تم لوگوں کے خدا ایشور، برہما، وشنو، نارائن وغیرہ ہیں، اکثر سوالات ناواقفیت پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔

اختتام:-

"خدا تعالیٰ ہر ایک کافر و مشرک کو بھی نیک توفیق دیوے کہ یہ اسلام لاویں اور سب کا خاتمہ کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ہووے آمین"

ترقیمہ:-

این نوشتہ بشیخ سلطان کمترین ۱۲۷۶ھ۔

یہ نسخہ ایک مطبوعہ نسخے سے نقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ اس خصوص میں بھی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی میں ۱۲۶۱ھ میں طبع ہوئی ہے اور محمد ادریس نے اس کو مسلمانوں کے فائدے کے لیے شائع کیا تھا۔ طباعت کی صراحت یہ ہے۔

"خادم الطلاب محمد ادریس بن عبداللہ چلپانی نے یہ کتاب رد ہندو بمبئی میں ۱۲۶۱ھ میں چھپا چھپوے تا مسلمان بھائیوں کو اس کے مطالعہ سے کفر و شرک کے برائی اور سوال اور جواب کا طریق معلوم ہو۔"

کتاب کے آخر میں ایک مثنوی ناقص الاخر (۴۹) شعر کی درج ہے اس کو شمائل نامہ سے موسوم کیا ہے۔ اس میں چند حدیثوں کو متعارف کیا گیا ہے۔ آغاز کے دو شعر یہ ہیں۔

الٰہی سچا توں ہے پروردگار
دو نو جگ میں قدرت تیرا آشکار

سچا تو ہے صانع سچا توں رحیم
سچا توں ہے قادر سچا توں حلیم

یہ مثنوی ناقص الآخر

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۵۶) رسالہ رد ہندو

نمبر کتاب (۲۰،۷ جدید) سائز (۸¾×۶½ انچ) تعداد صفحات (۸۹) تعداد سطور (۱۷) خط نستعلیق معمولی مصنف محمد اسمٰعیل۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

حالات مصنف:-

؟

آغاز:-

کب تنا اس کی ادا ہووے کسی انسان سے
مدح جس نور خدا کی زیور قرآن سے

اس کے جو نور محبت سے ہوا ہے بہرہ مند
در دو عالم بے شبہ وہ قابل رضوان ہے

مصنف کا یہ دوسرا رسالہ ہے۔ اس میں بطور سوال جواب ہندو عقائد کا رد کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"ہندو نے بصد خوشی کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوا خدائے تعالیٰ ہر ایک کافر و مشرک کو یہی توفیق دیوے کہ اسلام لاویں اور سب کا خاتمہ کلمہ طیب ... پر ہووے آمین"۔

آخر پر ۱۲۶۱ھ میں اس کے طبع ہونے کی صراحت کی گئی ہے اور طباعت کے قطعہ تاریخ درج ہیں۔ دوسری مرتبہ کی طباعت قاضی ابراہیم اور قاضی نور محمد صاحب نے کرائی ہے۔

(۲۵۷) رسالہ رد ہندو دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۸۳۷ جدید) سائز (۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۱۰۲) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔

حالات مصنف :-

؟

آغاز :-

"الٰہی واجب الشان ہے اور ان کی آل واصحاب پر کہ جنھوں نے تیغ زبان و زبان تیغ سے دین کی تائید کر کے کفر و شرک کے راہ اور بدحال ویدہ کئے"۔

یہ کتاب نمبر (۲۰۷) کا دوسرا نسخہ ہے۔ مگر اس میں عبارت کم و زیاد ہے۔

اختتام :-

"ہندو نے بصد خوشی کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوا، خدائے تعالیٰ ہر ایک کافر و مشرک کو بھی توفیق دیوے کہ اسلام لاوین اور سب کا خاتمہ کلمہ طیب پر ہووے آمین۔

ترقیمہ :-

خادم محمد ادریس بن عبد اللہ چلمائی... نے یہ کتاب رد ہندو مبئی میں ۱۲۶۱ھ ہجری میں چھپوائی ہے...
...... نسخہ رد ہندو در قصبہ جھبوارہ بتاریخ بست و چہارم شہر ربیع الثانی ۱۲۷۰ھ.... صورت اختتام پذیر رفت۔

(۲۵۸) تحفہ حنفیہ جواب تحفہ اثنا عشریہ

نمبر کتاب (۲۳۹۴ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) تعداد صفحات (۳۲۲) تعداد سطور (۲۱-۲۲-۲۰ مختلف) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ زین العابدین خاں۔
تاریخ تصنیف ۱۲۷۰ھ۔

مصنف کے والد شیخ کرامت علی خاں تھے، دہلی وطن تھا مگر لکھنؤ میں آکر بس گئے تھے واجد علی شاہ کے حکم سے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔

آغاز :-

"حمد و ثنائے بے حد و ستایش و نیایش لاتعد او سمی خالق ارض و سما کو زیبا و سزاوار ہے کہ جس نے نقطہ کن میں عالم کون و مکان

کو بنایا، اور ذات باصفات حضرت رسول مجتبیٰ محمد مصطفےٰ
پیغمبر آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عاصیان عالم ایجاد
کی ہدایت کے واسطے مبعوث کرکے سید النبیین خاتم مرسلین
لقب فرمایا۔"

تحفہ اثنا عشریہ مؤلفہ شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ کی
تصنیف جو مذہب شیعہ کی تردید میں ہے۔ اوس کا یہ جواب ہے
جو بادشاہ اودھ محمد واجد علی شاہ کے حکم سے لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

" جناب امیرؓ بھی شہید ہوے اور حسنینؓ بھی شہید ہوے
اور تا قیامت اولاد رسولؐ کے واسطے صورت تباہی نمود
ہے۔ تمام شد رسالہ"

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۲۵۹) کتاب الاولیاء

نمبر کتاب (۲۹ جدید) سائز (۸ × ۶½ انچ) تعداد صفحات
(۲۲۰) تعداد سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف
محمد خلیل الرحمان برہان پوری۔ تاریخ تصنیف مابعد
سنہ ۱۲۵۰ھ

حالات مصنف:-

مصنف کے کوئی حالات معلوم نہیں ہوے۔

آغاز:-

الحمد للہ رب العالمین۔ ۔ ۔ حقیر کمترین محمد خلیل الرحمن
برہانپوری عفا اللہ عنہ صاحبان باصفا سے عرض کرتا ہے،
لوگوں نے بیعت بزرگان طریقت و واصلان علم حقیقت کو خلاف
سنت کہا ہے" اس کتاب میں مؤلف نے بعض لوگوں کے ان
عقاید کا کہ (بیعت بزرگان کو خلاف سنت اور آداب کرو
شغل و مراقبات و توجہ و توسل و استمداد کو بدعت سیئہ
قرار دے رکھا ہے) ابطال کیا ہے۔ اور اولیائے کرام سے
بد اعتقاد بنانے اور اتباع ائمہ اربعہ مجتہدین شریعت سے
باز رکھنے کے لیے بہت سے رسایل مخالفین نے چھاپے ہیں
اون کے جواب میں قرآن مجید اور احادیث شریفہ سے اور
بزرگان دین و علمائے کرام کے اقوال سے اس کا جواز مدلل
طور پر ثابت کرکے مؤلف نے اس کا نام کتاب الاولیاء رکھا
اور تیرہ فصلوں میں منقسم کیا ہے۔ یہ اصل مسودہ مصنف ہے
جابجا مؤلف نے اپنے قلم سے ترمیمات کئے ہیں۔ لیکن افسوس کہ
آخر سے کچھ ناقص ہے۔

اختتام:-

" اور جو فعل مباح حسب مصلحت وقت نیک نیتی سے کیا
جاتا ہے بحکم الاعمال بالنیات"

(۲۶۰) اظہر الصلاح

نمبر (کلام ۵۹۸) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۹۲) سطر (۱۵)
خط شکستہ۔ مصنف محمد تاج الدین۔ تاریخ تصنیف
سنہ ۱۲۶۰ھ۔ کتابت۔ ندارد۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

سبحانہ و تعالیٰ الخ

اما بعد جمیع اہل اسلام و ایقان اور ارباب اتقان و ایمان پر مخفی نہ رہے کہ یہ گروہ غیر محمدیہ جو ابتدا میں مشہور فرقہ اسمٰعیلیہ تھے بالفعل بندگان حرمین شریفین نے زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً جماعت وہابیہ جنھیں نام رکھا ہے۔ انھیں میں سے کئی ناخواندہ ہیں۔"

اس کتاب میں وہابی یعنی اہل حدیث کا رد لکھا گیا ہے کئی مسئلے بطور سوال لکھے گئے ہیں اور اس کا تفصیل سے جواب دیا گیا ہے۔

مصنف کا نام کتاب کے نام اور سنہ تصنیف کی صراحت

" خاکپائے علمائے مجتہدین محمد تاج الدین نے رب الغفر وارحمہ ولوالدیہ رسالہ مختصر لکھا مشعر تاریخ نام اس کا اظہر الصلاح رکھا۔"

اختتام :-

" طول کلام کی کچھ حاجت نہیں ایسی قطعی النبوت شفاعت کا جو منکر ہو سو قرآن حدیث کا منکر ہے وہ کیوں نہ کافر ہو اعوذ باللہ منہا" الخ

(۲۶۱) رسالہ ردّ وہابیہ

نمبر کتاب (۳۴۲ جدید) سائز (½ ۱۲×¾۷ انچ) تعداد صفحات (۱۳) تعداد سطور (۲۰) خط طبعی نستعلیق۔

نام مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔

تاریخ کتابت ۱۲۸۶ھ

مصنف کے حالات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز

" دوسرے میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک شخص نام احمد اور نام والد کا عبد اللہ اور نام دادا کا ہاشم اوسی مکہ میں رہتا تھا اور ہمیشہ مجلس مبارک میں حاضر ہوا کرتا تھا۔"

اس رسالے میں مذہب وہابی کی تردید ہندوستان کے وہابیوں کے سرغنہ یعنے سید احمد و سید اسمٰعیل وغیرہ کے عبرت انگیز حالات بیان کئے ہیں۔ اور فرقہ وہابیہ کی تردید دلائل سے کی گئی ہے۔

اختتام :-

" اے برادران دینی یہ رسالہ ردّ وہابیہ برائے رد کرنے وہابیوں کے سوال کو تحریر کیا . . . . . اس فقیر کو دعائے خیر سے یاد فرمانا بتوفیق معبود حقیقی کے تاریخ اکیسویں شہر جمادی الثانی ۱۲۸۶ھ ہجری باتمام رسید ندحانہ سرد اسماعیل نوشتہ۔"

این کتاب حاجی محمد امین اللہ شاہ قادری توحیدی است۔"

(۲۶۲) سیف المسلمین ردّ نصاریٰ

نمبر (کلام ۴۷۵) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۷۸) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۰ھ۔ کتابت ۱۲۷۰ھ۔

آغاز :-

" ہزار ہزار شکر اس خدا کا کہ جس نے ہم کو مٹی سے بنایا او

انسان کر کے نام رکھا، اور صلوات اور درود اس کے تمام
پیغمبروں پر خصوصاً سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ خاتم انبیاء، سرور
اصفیاء، ہادی گمراہوں کے شفیع گناہ گاروں کے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر اور ان کے جمیع اولاد اور اصحاب اور ان کی امت
کے تمامی پرہیزگاروں اور نیک کاروں پر۔"

یہ کتاب رد نصاریٰ کے موضوع پر مشتمل ہے انجیل، توریت
اور زبور سے استدلال کر کہا گیا ہے اور قرآن مجید سے
توثیق کی ہے، ۱۸۵۷ء کے پہلے عام طور سے انگریز پادری لوگوں
کو عیسائیت کے طرف متوجہ کرنے کے لیے بہ سر بازار وعظ کرتے
اور اسلام پر حرف گوئی کر کے عیسائی مذہب کی تبلیغ کرتے تھے
اس زمانہ میں اکثر مسلمانوں نے بھی مقابلہ کے لیے پیش قدمی
کی اور میدان میں نکل آئے عیسائی پادریوں کا جواب دینے
لگے اور رد نصاریٰ میں کتابیں تصنیف کیں اس قسم کی کئی کتابیں
لکھی گئی ہیں۔

اختتام:۔

"وہ راست بازوں سے دوستی اور شریروں سے دشمنی
رکھتا ہے وہ تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر ہے۔"

ترقیمہ:۔

اے فرقان والو ہزار ہزار شکر اس خدا کا جس کے حبیب
کی . . . اس کی قدرت ہے بریہ مٹھی خاک کی کیا قدرت
ہے۔ تمت تمام شد ۱۲۷۰ھ۔
اصل مصنف کا نسخہ معلوم ہوتا ہے

(۲۶۳) ردّ النواصب

نمبر (کلام ۱۵۷۲) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۲۶۴) سطر (۹)
خط نستعلیق۔ مصنف رضا حسین بن
سید پیر علی۔ تاریخ تصنیف بالعبد ۱۲۷۵ھ کتابت ۱۲۹۹ھ
مصنف مالوہ کے باشندے تھے اپنے چھوٹے بھائی باقر حسین
کے خواہش پر یہ رسالہ لکھا ہے۔ مصنف امامیہ مذہب کے پیرو تھے۔

آغاز:۔

"الحمد بارگاہ احدیت و شکر درگاہ صمدیت و صلی اللہ جناب
نبوت و نعت حضرت رسالت و منقبت خاتم ولایت و توصیف
شاہ امامت"
اس رسالہ میں سنّی اور شیعی کے اختلافات کو ظاہر کیا گیا ہے
سنّیوں کا رد ہے۔

اختتام:۔

"اور حضرت علیؑ کو ہزار دشمنوں کے بیچ میں اکیلا چھوڑ کر
بھاگ جایا کرتے تھے یہ حال ہے شیخ صاحب آپ کے آقاؤں کا۔"

ترقیمہ:۔

از کتاب نواب محمود حسن خاں صاحب نقل شد بتاریخ ماہ
ربیع الاول ۹۹ھ تمام شد۔

(۲۶۴) ردّ نصاریٰ

نمبر (کلام ۱۰۳۸) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۱۹۹) سطر (۱۸ تا ۲۳)

خط شکستہ۔ مصنف سید احمد حسین۔

تاریخ تصنیف ۱۸۸۸ء م ۱۳۰۵ھ

آغاز:-

ابتدائی چار صفحے فہرست وغیرہ کے ہیں۔

استدعاء مصنف:-

"میں نے جب عیسائیوں کی تصانیف مشعر تردید اسلام بکثرت دیکھا تب یہ تصور کیا کہ عربی کتب کے علماء دین نصرانیت سے کما ینبغی واقف نہیں ہیں اور یادریان دین اسلام سے خوب واقف ہیں" جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں عیسائیوں کا رد کیا گیا ہے خود انجیل وغیرہ سے ثبوت دیا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث سے بھی استنباط کیا ہے۔ آخری صفحات میں عربی حدیثیں لکھی گئی ہیں۔

اختتام:-

"شرح تجرید علامہ قوشجی ولواضح الانوار امام عبدالوہاب شعرانی قال علیؓ لاتجعلوا البطونکم مقابر الحیوان۔ ۔ ۔ ۔
کتاب ناقص الآخر معلوم ہوتی ہے۔ ۔ ۔ ۔

(۲۶۵) بوارق حقیہ

نمبر دکلام ۵۵۲) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۲۴۰) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف

میر احمد علی عصر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۹۰ھ کتابت ۱۲۹۳ھ۔ جلد اول میں مصنف کے حالات درج ہیں

آغاز

الٰہی کیا تیری شانی ہے متحیر جس میں انسان ہے ذوالعین نظارہ جمال میں سر دھنتا ہے ذوالعقل بادیہ ادراک حقیقت میں تنکے چنتا ہے نہ ہدایت سے تیری کسی کو خبر نہ نہایت کا تیری کہیں اثر۔"

اس کتاب میں اس امر کی صراحت کی گئی ہے کہ پیری مریدی کے سلسلوں میں کونسا سلسلہ افضل اور برتر ہے، طریقہ نقشبندیہ اور طریقہ قادریہ کا مقابلہ کیا گیا اور طریقہ قادریہ کو فضیلت دی گئی ہے، حضرت علیؑ کے مراتب اعلیٰ کا تذکرہ ہے، مصنف نے ذکر کیا ہے ایک مرتبہ کسی دعوت کے موقع پر لوگوں میں بحث درپیش تھی، ایک صاحب طریقہ نقشبندیہ کی فضیلت بیان کر رہے تھے اور مباحث گرم ہو رہا تھا مصنف نے اس موقع پر لوگوں کے جوش کو ٹھنڈا کر کہا اور یہ کتاب قلمبند کی۔

اختتام:-

قطعہ تاریخ نتایج ذہن رسامیاں خواجہ سمیع اللہ شاعر شیریں کلام تخلص شاکر شاگرد مؤلف۔

کرد تالیف کتابے بدلیں
حضرت عصر من استاد زمن
فکر تاریخ مرا بود کہ نام
گفت گو نسخۂ زیبا روشن

ترقیمہ:-

تمام شد نسخہ ہذا من تالیفات عارف کامل عزیز ہر دل فارق حق و باطل حدیقہ مروت میوہ دوحہ فتوت سخنور نازک خیال ماہر بر فضل و کمال اعنی سیدی و سندی و استادی نہ مولائی مقبول بارگاہ لم یزلی جناب میر احمد صاحب المتخلص بہ عصر

دام ظلہم علی اوسی کل طالب بتاریخ دویم بروز یکشنبہ دو وقت
سہ پہر بماہ ذی قعدہ ۱۲۹۳ھ سنہ در عہد نواب میر محبوب علی خاں
بہادر رئیس دکن و بہ وزارت نواب مختار الملک بہادر وزیر اعظم
برائے یادگار بخط میر بندہ علی سادات حسینی زیب تسطیر یافت

من نوشتم صرف کردم روزگار

من نمانم خط بماند یادگار

(۲۶۶) رسالہ در ردِ عقیدۂ فرقۂ اسمٰعیلیہ

نمبر کلام ۵۵۹) سائز (۸×۶) صفحہ (۳۵) سطر (۱۳)
خط نستعلیق ۔مصنف مولوی محمد سعید
خاں۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔ کتابت ندارد

مولوی محمد سعید خاں صاحب مرحوم، قاضی بدر الدولہ مولوی
محمد صبغۃ اللہ مرحوم کے فرزند تھے، مدراس میں ۱۲۴۷ھ میں تولد ہوئے
اپنے والد اور دیگر علماء وقت مثلاً قاضی ارتضا علی خاں، مولوی
محمد حسین خاں راقم تیر بی سخن وغیرہ سے تحصیل علم کیا اور ایسی قابلیت
پیدا کی کہ اس زمانہ میں مدراس اور حیدرآباد میں کوئی آپ کا مدِ
مقابل نہیں تھا، ہندوستان اور ہندوستان کے باہر بھی آپ کے
تبحر علمی کا شہرہ تھا، نواب مختار الملک کے حسب ایما ۱۲۸۵ھ میں
حیدرآباد آئے، اور مجلس عالیہ عدالت کی رکنیت (جج) پر مامور
کئے گئے، مگر جب برٹش انڈیا کے مماثل عدالتوں میں قانونی ترویج
ہوئی تو آپ "سود" کی ڈگری کے لیے فیصلہ صادر نہ کرنے کے
عذر سے "مفتی" کی خدمت قبول کر لی، اپنے انتقال تک اسی خدمت
پر مامور رہے۔

۱۳۱۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا، مسجد الماس دروازہ
چادر گھاٹ میں دفن کئے گئے، دفتری اوقات معینہ کے سوا آپ کا
دیگر وقت علم حدیث، فقہ اور تصوف کے درس دینے میں صرف
ہوتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی سالکان طریقت کے ساتھ ذکر اور
اشغال، اور تصنیف و تالیف میں آپ کا وقت بسر ہوتا تھا، آپ
میں تین امور ایک ساتھ جمع ہو گئے تھے جو اکثر ایک جگہ جمع نہیں
ہوتے، یعنی علم کے ساتھ عمل، دوسرے عرفان ارشاد کے ساتھ
سوم حکومت تواضع کے ساتھ۔

مولوی محمد سعید صاحب کے تصانیف کی تعداد انیس[19] ہے
ان میں چھ عربی زبان میں دو[2] فارسی اور گیارہ کتابیں اردو
میں ہیں۔ آپ کے تصانیف کا بڑا حصہ شائع ہو گیا ہے بعض
غیر مطبوعہ بھی ہیں۔ آپ کا کتب خانہ جو نادر روزگار ہے آج
بھی کتب خانہ سعیدیہ کے نام سے حیدرآباد میں مشہور ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

اما بعد عاصی پر معاصی محمد سعید بن صبغۃ اللہ الشافعی
المدراسی کان اللہ لہ یہی کہتا ہے کہ ان دنوں میں علماء کا وجود
کالعنقاء ہو گیا ہے اور ظلمہ فجرہ کا تسلط چو طرف پھیل گیا۔
مبتدعین اور مغلین فساد برپا کیے"۔ جیسا کہ کتاب کے نام سے
واضح ہے اس میں فرقہ اسمٰعیلیہ کے بعض عقائد کا رد لکھا گیا ہے
ان کے بعض عقائد کو باطل قرار دیا ہے۔

اختتام:-

"کہیں ختمیت کی صفت سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ
وسلم کو عاری سمجھتے ہیں کہیں جیتوں نے بالتخصیص بشریہ جنت
ہو گئے ہیں ان پر برخلاف ارادہ الٰہی کے شرطیہ محال جائز رکھتے

ہیں۔ نعوذ باللہ من ہذہ العقاید . . . . .

یہ رسالہ شائع نہیں ہوا، کتب خانہ سعیدیہ میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔

(۲۶۷) جواب شہادت قرآنی

نمبر (کلام ۱۰۴۵) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۲۳۴) خط شکستہ . . . . مصنف مولوی چراغ علی اعظم یار جنگ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کا چراغ علی نام اور حکومت آصفیہ سے اعظم یار جنگ خطاب ملا تھا، ۱۸۴۴ء میں ولادت ہوئی، اپنے والد کے انتقال کے وقت سات برس کے تھے، ماں اور دادی کی نگرانی میں تعلیم پائی، مطالعہ سے اپنے معلومات کو وسعت دی۔ شمالی ہند میں اہلکاری سے ملازمت کی ابتدا ہوئی اور پھر حیدر آباد آئے اور ترقی کرتے ہوئے صوبہ دار اور پھر معتمد فینانس ہوئے ۱۳۱۲ھ میں انتقال ہوا، کئی کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ سر سید سے کافی مراسم تھے۔

آغاز:-

"بصر پر مخفی و ستر نہ رہے کہ خرافات باطلہ و ترہات لاطائلہ و سنائع و اہلہ و لغولات عامہ جو مؤلف رسالہ شہادت قرآنی برکتب ربانی نے ہوائے نفسانی و وساوس نفسانی و تندامات شیطانی لکھے ہیں۔"

اس رسالہ میں قرآنی شہادت کے متعلق اعتراضات کا جواب لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

خار و خس کو کر یاد اشتدت الریح کردیا ولیکن این العیون الباصرہ الخ۔

مصنف کا اصلی نسخہ ہے دو جگہ چراغ علی عفی عنہ کی دستخط ثبت ہے۔

(۲۶۸) رسالہ جمال الملۃ الدین فی رد عقائد الوہابین

نمبر (کلام ۱۶۸۳) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۷۰) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ . . . مصنف محمد عنایت اللہ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۷۰ھ۔

آغاز:-

"حمد وافر سزاوار ہے خالق برحق کو جس نے حق کو باطل شکنی کے لیے پیدا کیا جل شانہ و اعظم برہانہ

مقدور ہمیں کب تیرے وصفوں کی رقم کا
یہاں سر ہی نگوں لوح تحریر قلم کا

"احمد مجتبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ و آلہ و اصحابہ کو ہماری ہدایت کے لیے بھیجا۔ تا راہ صواب کی بتلائیں۔ اور تمیز حق و باطل کی سکھلائیں۔"

محمد ہی ساری خدائی کا نور
نہ ہوتے محمد نہ ہوتا ظہور

اس کتاب میں فرقہ وہابیہ کے عقائد کا رد لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

"توفیق رفیق ہے تو اپنا ایمان درست کریں، کیوں شیطان کی سنت پکڑے پھرتے ہیں بے ایمان مرتے ہیں۔"

مصرع :۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس "۔

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۲۶۹) سیف الاکبر

نمبر (کلام ۶۰۹) سائز (۹×۷) صفحہ (۶۸) سطر (۱۶) خط شکستہ۔ مصنف۔ عبد الصمد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز :۔

لاکھ تہمت کریں بدنام کریں کیا ہے ڈر
چاند کو کتوں کے غوغو سے کیا ہے خوف خطر

اس کتاب میں پادری گولڈ اسمتھ، نظام الدین وغیرہ کے مناظرہ اور مباحث درج ہیں کتاب کئی باب اور فصل میں تقسیم ہے۔ فصل کو "ناسور" سے موسوم کیا گیا ہے۔

کتاب ناقص الآخر ہے۔

اختتام :۔

"اور تم وہی مومن حضرت رسالت پناہی ۔ ۔ ۔ بتلانے فرنگی گنڈے ۔ ۔ ۔ اس ۔ ۔ ۔ مورج ۔ ۔ ۔ "

(۲۷۰) رسالہ علم کلام

نمبر (کلام ۱۶۶۰) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۲۸) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف۔ محمد خلیل الرحمن

تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۶ھ۔

آغاز :۔

"بعد حمد و ثنائے جناب الٰہی و صلوٰۃ و سلام نامتناہی بروح پاک حضرت رسالت پناہی سید المرسلین و خاتم النبیین و آلہ اصحابہ اجمعین۔ التماس یہ ہے کہ فرقہ ۔ ۔ ۔ مشبہہ جو اپنے اعضا کے مانند حق سبحانہ کا جسم و اعضا ثابت کرتے ہیں "۔

اس رسالے میں خدا کے اعضا اور جسم عرش و مکان کی سکونت کے خلاف دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

اختتام :۔

قطعہ تاریخ اتمام رسالہ ہذا از محمد سعید الرحمن ابن محمد خلیل الرحمن مؤلف ہذا۔

از فضل حق ایں جواہر دین
یا حق بینی مصنف سفت
پیر خرد از برائے سالش
تحقیق عمیق استوار گفت
۱۳۰۶ھ

(۲۷۱) تحفۂ خان معنری

• نمبر کتاب (۱۸۲۲ جدید) سائز (۳/۴ ۷×۵ انچ) تعداد صفحات (۲۲) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف سید محمد الحسینی بن سید جعفر الحسینی۔

مصنف کے حالات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز :۔

"حامداً لمن ہدینا الی صراط المستقیم ۔ ۔ ۔ اما بعد کہتا ہے

یہ عاصی . . . سید محمد الحسینی بن سید جعفر الحسینی مرحوم . . . . کہ ہم سنتے تھے کہ نک خان معز ہر مجلس میں روبرو ہر شیعہ کے مسائل فروعیہ کو ان کے بیان کر کے اکثر ہتک میں مومنان کی بجان سعی کرتے ہیں۔"

یہ مناظرہ کا ایک رسالہ ہے جس میں ایک صاحب مسمی بہ خان معزی کے اس سوال کے جوابات ہیں کہ (فرقہ شیعہ میں چار عورتیں کرنا حلال ہیں۔ اس طرح کہ ایک منکوحہ دوسری ممتوعہ تیسری کنیز مملوکہ چوتھی کنیز تحلیل کہ مالک اوس کا ایک شب کے لیے بغیر استبرا کے اُس کو دوسرے پر حلال کرتا ہے) آخر میں قطعہ تاریخ تالیف ہے لیکن نصف صفحہ ضایع ہے اوس کی جگہ سادہ کاغذ چسپاں کر دیا گیا۔ ابتدائی شعر موجود ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بارک اللہ یہ نسخہ جس دم
فیض یزداں سے ہوا جب پورا

اختتام:-

بارک اللہ یہ نسخہ جس دم
فیض یزداں سے ہوا جب پورا

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

(۲۷۲) مباحثہ مولوی محمد عثمان صاحب مدراسی و مولوی عبد الوہاب لکھنوی

نمبر کتاب (۱۳۰۸ جدید) سائز (۸½×۶½ انچ) تعداد صفحات (۶۵) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط نام مصنف عبد العزیز۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۳۰۲ھ

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . اما بعد ناظرین تمکین پر روشن ہے کہ آج کل زمانہ کے کیسے نیرنگیاں ہیں اور جماعت اسلام میں تفرقہ اندازی کے لیے کون کون لوگ بستہ میان ہیں۔"

یہ ایک مناظرہ کا رسالہ ہے جو طبع ہو چکا لیکن مرتب نے اس کو طبع شدہ رسالہ سے نقل کیا ہے۔ اس میں مرتب رسالہ نے بیان کیا ہے کہ سنہ ۱۳۰۲ھ لشکرگاہ بنگلور میں زمرہ محمدیہ کے ساکنین سے موحدوں کے ایک گروہ کی خواہش پر مولوی محمد عثمان صاحب مدراسی کو بلوا کر توحید و اتباع سنت کا وعظ کروایا گیا۔ مولوی جی نے عام مجمع کے سامنے بیان کیا کہ حضرت امام اعظم سارے مجتہدوں و محدثوں سے افضل ہیں ان کے مذہب کی تقلید کرنی چاہیے لیکن جب دوسری بار مولوی صاحب موصوف وارد ہوئے تو بالکل بیان اول کے خلاف تقلید ائمہ کو ترک بیان کیا وغیرہ اس بنا پر حنفی المذہب مولوی عبد الوہاب صاحب لکھنوی اور محمد عثمان صاحب کے درمیان تقریری مباحثہ ہوا اور بعد ازاں تحریری سوال و جواب ہوئے۔ لہذا مرتب صاحب نے اون تمام مباحث کو ایک جا کر کے طبع کروا دیا۔ یہ وہی رسالہ ہے۔ آخر میں عبد الحق صاحب کی ایک مختصر مثنوی ہے۔

اختتام:-

"جس کسی نے کہا کہ اللہ تعالی جہت میں ہے یا جہت تحت ہی میں ہے کافر ہوا انتہا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔"

احادیث ضروری ہے۔

اختتام:-

"پس چاہیے کہ ہر انسان کا ظاہر درست اور شرع کے موافق ہو، کیونکہ درستی و نیکی ظاہر میں دوسروں کی ہدایت اور اوس کی خرابی و زشتی میں دوسروں کی ضلالت متصور ہے۔"

خاتمہ:-

تحریر فی التاریخ ۲۹ ہر خورداد ماہ الٰہی ۱۳۱۹ف مطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ یوم سہ شنبہ سید عباس رضوی۔

(۲۷۳) رسالہ ہادی ثبوتِ حجاب

نمبر (کلام - ۱۴۹۰) سائز (۱۵×۸) صفحہ (۳۸۴) سطر (۱۷) خط نستعلیق۔ مصنف میر مہدی حسین آلم

تاریخ تصنیف ۱۳۱۴ھ۔ کتابت ۱۳۲۸ھ۔

میر مہدی حسین آلم حیدر آباد کے ایک مشہور شاعر اور ڈاکٹر تھے ۱۲۸۳ھ میں تولد ہوے، داغ سے تلمذ حاصل کیا۔ کئی کتابوں کے مصنف تھے، مرقع سخن جلد دوم میں ان کے حالات اور کلام کا نمونہ پیش کیا گیا ہے، (صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۳) مگر تعجب ہے کہ کتابوں کی فہرست میں اس رسالے کا ذکر نہیں کیا ہے۔ حالانکہ یہ کافی ضخیم کتاب ہے۔ آلم پرگو شاعر تھے، جملہ اصناف سخن میں طبع آزمائی ہے، ان کے شاگردوں کی فہرست خاصی طویل ہے

آغاز:-

"بعد حمد و صلواۃ بندہ حقیر و فقیر الراجی الی رحمت رب ذی کرم ابن میر جعفر علی رضوی مدظلہ العالی ابن میر حشمت علی مرحوم و مغفور الخ

خدمت میں جمیع مومنین متعلقین کی عرض پرداز ہے کہ چند روز قبل میں نے اپنے ایک مخدوم مکرم کے ہاں ایک پرچہ رسالہ موسوم بہ معلم نسوان بابتہ ماہ رجب ۱۳۱۴ھ دیکھا"

اس کتاب میں مولوی محب حسین کے پردہ کے خلاف لکچروں کا جواب دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ پردہ بموجب

(۲۷۴) وجہ وجیہہ صحیح فی ردِ قول مثیل المسیح

نمبر کتاب (۶۳۳ جدید) سائز (۷½×۵½ انچ) تعداد صفحات (۱۰۰) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی شکستہ آمیز۔ نام مصنف۔ وجیہہ الدین احمد نبیرہ سید شاہ احسن اللہ البیجاپوری۔ تاریخ تصنیف ۱۳۱۵ھ در حیدرآباد۔ تاریخ کتابت ۱۳۱۵ھ بخط مؤلف۔

مصنف کے حالات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"نحمد اللہ و نستعینہ . . . . اما بعد سب اہل اسلام خواص و عوام پر یہ واضح و لایح ہو کہ سب مسلمانوں کے پاس یہ مسلم و ثابت ہے کہ زمانہ قیامت کا جس قدر نزدیک ہوگا اوس قدر دین میں خرابی اور تباہی ہوگی۔"

اس رسالے میں مسیح موعود ہونے کا جو دعویٰ میرزا غلام احمد قادیانی نے کیا تھا اوس کی تردید اس میں کی گئی ہے۔
چنانچہ آخر کتاب میں مصنف کے اس شعر سے پتہ چلتا ہے:- لراقمہ

زروے شرع و حقیقت عیاں شدہ مشہود
کجاست عیسیٰ پنجاب و عیسےٰ موعود

رسالہ اصل مسودہ مصنف معلوم ہوتا ہے۔

اختتام:-

واقوال علمائے دین و ملت محمدیہ کے نصیب فرمادی بفضل عمیم وکریم جسیم اپنے اور بہ طفیل حضرت سید المرسلین . . . . . و علیٰ آلہ وصحبہ اجمعین . . . . ہذا وجہ جیہ صحیح فی رد قول مثیل المسیح . . . . فی بلدۃ حیدرآباد صانہا اللہ عن الشرور والفتن والشکر والحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذالک۔

---

(۸) تصوف و اخلاق

(۲۷۵) دُرّ الاسرار

نمبر (۱۰۵۶) جدید۔ سائز (۸ × ۶½ انچ) صفحہ (۱۹) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف۔ حضرت سید محمد حسینی گیسو دراز
تاریخ تصنیف قبل ۸۲۵ھ۔ کتابت ۱۲۷۳ھ۔

حضرت گیسو دراز سید محمد حسینی جو عام طور سے خواجہ بندہ نواز سے بھی موسوم ہیں سید شاہ یوسف راجو حسینی کے فرزند تھے، حضرت گیسو دراز کو خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی سے بیعت اور خلافت حاصل تھی، خواجہ بندہ نواز اپنے کئی مریدوں کے ہمراہ ۸۱۵ھ میں دہلی سے گلبرگہ آئے، یہ زمانہ سلطان فیروز شاہ بہمنی کا تھا۔ سلطان نے آپ کی بڑی عزت اور توقیر کی اُس مقام پر آپ کا قیام ہوا جہاں آپ کا روضہ ہے، گلبرگہ میں آپ اپنے مریدوں کو تعلیم بھی دیا کرتے تھے چونکہ دکن میں عام طور سے اب دکھنی زبان یعنی قدیم اردو کا رواج ہوگیا تھا اس لیے آپ نے فارسی کے علاوہ کئی کتابیں دکنی میں تصنیف فرمائی ہیں۔ ۸۲۵ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ اب تک ماہ ذیقعدہ میں آپ کا عرس ہوتا ہے، بلا تفریق مذہب و ملت لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے، عرس کے علاوہ سال کے بارہ مہینے روزانہ زیارت کرنے والوں کا مجمع رہا کرتا ہے۔

آپ کے حالات تذکرہ اولیائے دکن اور دکن میں اردو وغیرہ کتابوں میں درج ہیں۔

آغاز:-

"کنت کنزاً مخفیاً الخ یعنی وہ سلطان اپنی ذات کے دریا میں چھپا راز کا گنج رکھتا تھا، بقا کے موتیاں سو بھر کر اس حال میں یکایک اس گنجہ کی طرف نظر کیا ہوا اس موتیاں کا اُجالا دیکھ کر عاشق ہوا۔"

اس مختصر رسالہ میں جو دکنی زبان کا ابتدائی نمونہ ہے قرآن مجید کی آیات سے کنت کنزاً مخفیاً کی تفسیر کی گئی ہے۔

اختتام :-

"تو اسے راہ زن کرجان زیادہ کہنا حاجت نیں اے سالک انتیچہ اشارت بس ہے۔"

ترقیمہ :-

کاتب الحروف میر احمد علی برائے مطالعہ نمودن حضرت سید عبداللہ صاحب بروز جمعہ بتاریخ نہم ماہ صفر المظفر ۱۲۷۳ھ ہجری قدسی اگر کسے دعوی کند باطل است۔

کعبۂ مردانہ وزلب وگل است

طالب دل شود کہ بیت اللہ دل است

حج زیارت کردن خانہ بود

حج رب البیت مردانہ بود

اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ اور ادارۂ ادبیات اُردو میں موجود ہیں۔

(۲۷۶) درالاسرار دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۴۸۸ جدید) سائز ۳/۴ ۱۱ × ۱/۲ ۷ انچ، تعداد صفحات (۸) تعداد سطر (۲۳) خط نسخ معمولی۔

آغاز :-

"کنت کنزاً مخفیاً فاجبت ان عرف خلقہ یعنی اوسلطان اپنی ذات کی دریا میں چھپا راز کا گنج رکھیا تھا، بقا کے موتیاں سوں بھر کر ہور اس حال میں یکایک اوس گنج کی طرف نظر کیا۔"

اختتام :-

"کوئی کچھ اپنے سمجھ سوں تو کاملانسوں پوچھنا ہور بوجنا جب ہے قولہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر الخ بجائی دھما ماند الحال۔ اگر خواہی بپرس از صاحب حال۔ تمام شد ایں طریق عاشقاں است

. . . چوں ایں پنج مرتبہ تمام شد۔

باتاں تی کچھ کار نہیں یہ کرنی تی یکبار

کرنی تی کچھ پھل نہیں بن لوڑی سر یحیٰ یار

تمام شد

(۲۷۷) رسالہ درالاسرار تیسرا نسخہ

نمبر (تصوف شاملات ۴۳) سائز (۹ × ۵) صفحے (۲۴) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف۔ خواجہ بندہ نوازؒ

آغاز :-

"کنت کنزاً مخفی فاجبت ان عرف فخلقت الخلق یعنی اوسلطان اپنی ذات کے دریار میں چھپا راز کا گنج دیکھا تھا، بقا کی موتیاں سوں بھر کر ہور اس حال میں یکایک اس گنج کی طرف نظر کیا۔"

اس رسالہ میں تصوف کے بعض مسائل سالک، روح، نفس ظاہر و باطن وغیرہ امور کی تفصیل کی گئی ہے۔

اختتام :-

"ہور یہ تمام راز تجھے جو کھولے اسی رہنما کرجان اس راز کو نا سمجھا سکیا تو اس رہ زنی کرجان زیادہ کہنا حاجت نیں

سالک کو اتنی اشارت بس ہے۔"

(۲۷۸) جواہر اسرار اللہ

نمبر (تصوف ۱۶۶۹) سائز (۵×۹) صفحہ (۱۹۸) سطر (۱۳)

خط نستعلیق خوش خط۔ جدول مطلا۔ مصنف شاہ علی محمد گانوں دھنی۔ تاریخ تصنیف قبل ۹۷۳ھ کتابت ۱۰۹۵ھ

شاہ علی محمد گانوں دھنی شاہ ابراہیم جان اللہ کے فرزند تھے، آپ کا سلسلہ نسب سید احمد کبیر رفاعی سے ملتا ہے اور ننہال کا سلسلہ سیدنا عبد القادر جیلانی پر منتہی ہوتا ہے، شاہ علی محمد احمد آباد گجرات میں تولد ہوئے اور وہیں نشو و نما ہوا، علما گجرات سے علم حاصل کیا اور باپ کے مرید ہو کر خلافت پائی، اپنے وقت کے صوفی صافی تھے، اور گانوں دھنی (گانوں کے مالک) کے لقب سے موسوم تھے۔

شاہ علی محمد ارشاد و ہدایت کے ملجا و ماوی تھے، تبلیغ دینِ اسلام میں بہت بڑا حصہ لیا، سیکڑوں نے اسلام قبول کیا۔ درس و تدریس کا مشغلہ بھی جاری تھا اور تبلیغ و ہدایت کا بھی مصنفین نے آپ کے کشف و کرامات کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔

"جواہر اسرار اللہ" در اصل آپ کے کلام کا مجموعہ ہے، جس میں تصوف کے اسرار اور مسائل کو نظم میں بیان کیا ہے، ان کو پہلے آپ کے ایک مرید شاہ ابو الحسن نے مرتب کیا، اس کے بعد آپ کے پوتے شاہ ابراہیم ابن شاہ مصطفیٰ نے دوبارہ ترتیب دیا، ۹۷۳ھ میں شاہ علی محمد کا انتقال ہوا، شاہ صاحب معشوق اللہ کے لقب سے بھی یاد کئے جاتے ہیں۔

شاہ علی محمد معشوق اللہ کا تذکرہ اکثر تذکروں میں موجود ہے۔ کتب خانہ ہذا میں شاہ ابراہیم کے مرتب کردہ جواہر اسرار اللہ کے دو نسخے ہیں، ایک میں ابتدائی دیباچہ کسی قدر ضائع ہو گیا ہے دوسرا نسخہ مکمل اور نہایت خوش خط ہے۔

اس موقع پر دیباچہ کا مختصر اقتباس بھی پیش کیا جاتا ہے۔ دیباچہ فارسی میں لکھا گیا ہے مگر آغاز پر تین صفحے عربی خطبہ ہے اس کے بعد:۔

"اما بعد فیقول العبد الضعیف سلطان العارفین شاہ علی محمد معشوق اللہ المسمیٰ سید ابراہیم ابن سلطان الصالحین شاہ مصطفیٰ حبیب اللہ ابن غوث الاعظم سلطان العارفین شاہ علی محمد معشوق اللہ الحسینی الاحمدی ابا الحسینی القادری جدی و پیری و شیخی و شیخ العالم در بحر حقیقت الحقایق و معانی غواصی فرمودہ دل خود را الجواہر و مرجان و لولو و لالا حقیقی پر کردہ آوردہ، آں را در سلک سلوک منظم ساختہ مسمی بمکاشفات و نکات کرد پس آں را بلسان در آیا و گوہر نثار بطریق نظم بالفاظ ہندی کہ گاہی بقرب نوافل و گاہے بقرب فرائض یعنی گاہے بزبان حق بطریق ترجمان و گاہے حق بزبان انسان بوقت مکافات و مشاہدات و معاملات و معانیات فرمودہ در بیان اسرار اللہ کہ در اثبات توحید وجود واحد وجود مطلق با دلائل و براہین عقلی و نقلی وجدانی و تماثیل آں ازیں مختصر آوردہ و جمع کردہ شدہ کہ ایں درج منظوم بر جواہر اسرار اللہ است کہ عشاق حق در کشف ایں خود را بجواہر اسرار اللہ مزین و مرصع و مکمل سازند تا رف معارف کردند وقتی بعض طلبات وجود واحد ایں فقیر را گفتند کہ ایں دیباچہ جواہر اسرار اللہ کہ ابو الحسن شیخ محمد القریشی حمدی فرمودہ بغایت مختصر است تو دیباچہ دیگر کن بعد از تامل بسیار التماس ایشاں قبول کردہ بمقدار حصول حوصلہ خود عرض نمودم۔"

اس اقتباس سے یہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کو سید

ابراہیم بن سید مصطفیٰ بن شاہ علی محمد معشوق اللہ نے لوگوں کے اسرار پر مرتب کیا اور اس جواہر اسرار اللہ میں شاہ علی محمد کا وہ کلام درج ہے جو وہ بوقت مشاہدہ اور مکاشفہ زبان فیض ترجمان سے فرماتے تھے، اس میں وہ اسرار وجود اور وہ رمز توحید بیان کئے گئے ہیں جن کو شاہ صاحب نے مشاہدہ فرمایا اور مکاشفہ میں ظاہر ہوئے تھے۔

دیباچہ کے اختتام پر شاہ ابوالحسن کا ایک مختصر قصیدہ بھی ہے جو شاہ علی محمد معشوق اللہ کی مدح میں موزوں کیا ہے درج ہے اس کا مطلع حسب ذیل ہے:-

آں ولی اللہ کہ دانش ظاہر اسم خداست
قطب عالم در جہاں گفتی کنوں او راسزاست

آغاز:

"الحمد للہ الذی کشف الدجیٰ العدم بمکاشفات الجلال الجمال والجلاد"

نفس مضمون میں شاہ علی محمد کے کلام کا آغاز یہ ہے:-

باب الالف مکاشفات در بیان توحید باری تعالیٰ

مکاشفہ نکتہ اول

آپیں کھیلوں آپ کھلاؤں   آپیں آپس لے کل لاؤں

نکتہ دوم

میرا ناؤں منجے ات بھاوے
میرا جیو منجے پرچارے
میری نیہ منجے سوں ماتے
رہری انپین روپ لبھاتے

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے یہ تصوف پر مشتمل ہے، اس میں تصوف کے چند مسائل اور اسرار کا ذکر کیا گیا ہے، ہر عنوان کو "نکتہ" سے موسوم کیا ہے، اور اسرار الٰہی کو دلائل عقلی نقلی سے بیان کیا گیا ہے۔

کچھ اور کلام حسب ذیل ہے:-

نکتہ سیوم

لاکا نیہ سو منجہ سوں متھیا
جد کا سو دھن آپس رہتیا
جی کو اپنیں روپ لبھاوے
بھی سو کیوں نہ آپ سراوے

نکتہ چہارم

میں منجہ رہیا ناؤں سکھاتی
شاہ علی جیو ہے منجہ ساتھی
منجہ بن کوئی نہیں جگ ماہاں
جبری سہاگن ہوں تس ناہاں

مکاشفہ نکتہ اول در عقدہ

اونچی پھیل لانبی دور   ہم دکھلائے سو کا دوجور

نکتہ دوم

آپین آپ ہتو کا دیتا
برکت ہو جگ کبری کیتا
ہیوں تجہ تو جیوں میری ساتھی
کہ کس آکی یہ قول باتی

نکتہ پنجم در تخلص

یہ کھیل چھوڑ وہ کھیل کیلو   شہ تج کہیں ہوتی ہے میلو
یہ جیو شاہ علی جیو لاؤ   چھوڑ بنکولی بیوہ مراؤ

نکتہ پنجم در تخلص

منجہ علی جیو رہتیہ چند ائی
ان جت جوری جگ سبہانی
ساری اپنیں نکی لانی
نکتہ ہشتم در تخلص
شاہ علی جیو کیلوں راتا
آپ بن کھیلی آپ سنکھاتا
دور کرے گا بہیں سولیادی
لاہنی دور دیہ اودادی

اختتام :-

جیو کند الادیکھی عالم تیونہیں جان
جہاں جیو نردکھائے جیوں تیونری کندالامان

ترقیمہ :-

"جواہر اسرار اللہ من تصنیفات قطب الاقطاب شاہ علی محمد معشوق اللہ، روز دوشنبہ بتاریخ شہر ذی قعدہ ۱۰۹۵ھ"
ترقیمہ کی عبارت کے بعد کچھ اور کلام بھی ہے اس کا پہلا اور آخری شعر درج ہے :-
ہموں نیہ کی بات تو تب بوجھی جد ہاں خوب محبوب سوں اکیتا
دیکھ بھیج تی تن تے من دو نو اس مکہ ری پر سد چنچ کیتا
کہیں جلتی جوت پکرلی ذہن جگی جگہ ادجیال سونیا دو یویں
خوب خوب سورت یوں کہہ کریں تہ جہلا جیون تک دیویں
کتب خانہ سالار جنگ، اور عجائب خانہ حیدر آباد میں اس کے نسخے موجود ہیں۔

---

(۲۷۹) جواہر اسرار اللہ دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۲۱۸) سائز (۵×۹) صفحہ (۱۸۳) سطر (۱۴)
خط نسخ۔ مصنف شاہ علی محمد معشوق اللہ تاریخ تصنیف قبل ۱۰۹۷ھ۔
اس نسخے کے آغاز کے صفحے ضائع ہو گئے ہیں۔

آغاز :-

. . . . . . کاشفات الجلال
. . . . والمثال و شبہ
. . . . امابعد فیقول العبد الفقیر الحقیر یکے از کمینہ مریداں وخاک روبان فرزنداں حضرت سلطان العارفین شاہ علی معشوق اللہ"
آغاز کلام
آپیں کھیلوں آپ کھلاؤں
آپیں اپس لے کل لاؤں

اختتام :-

نیر نہیں اے پھریں مواولی پھر پھر سائیں دھوندھن
نمولی کھل نپول آپ لاتویں چولی

خاتمہ :-

تمام شد کار من نظام شد کاتب الحروف فقیر حقیر فقیر محمد ولد محمد رحیم بن سلطان مسعود بن محمد رحیم۔
کاتبوں کی سہو سے دونوں نسخوں میں کچھ کلام کم و بیش ہے۔

(۲۸۰) کلمۃ الحقایق

نمبر (تصوف ۱۷۳۵) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۹۱) سطر (۱۴) خط نسخ و نستعلیق۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب ۹۹۰ھ کتابت ۱۱۵۰ھ

شاہ برہان الدین جانم کے والد شاہ میراں جی شمس العشاق تھے جو مکہ معظمہ سے آکر بیجاپور میں بس گئے تھے، شاہ برہان الدین جانم کی ولادت بیجاپور میں ۹۵۰ھ میں ہوئی۔ اور ۹۹۰ھ کے بعد انتقال ہوا، بیجاپور میں مدفون ہیں، شاہ برہان الدین اپنے باپ کے مرید اور خلیفہ تھے ان کے مرنے پر مسند ارشاد اور ہدایت پر متمکن ہوے، آپ اپنے وقت کے ایک بڑے صوفی بزرگ اور صاحب علم عالم متبحر تھے، ایک طرف درس اور تدریس کا سلسلہ جاری رہتا اور دوسری طرف ارشاد اور ہدایت سلوک اور باطن کے تعلیم دیا کرتے تھے۔ شاہ صاحب صاحب تصنیف تھے عربی اور فارسی کے علاوہ دکھنی میں کئی کتابیں اور رسالے قلمبند کئے تھے ان میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

(۱) کلمۃ الحقایق (۲) وصیت الہادی (۳) سکھ سہیلا۔ (۴) منفعت الایمان (۵) نکتۂ واحد (۶) نسیم الکلام (۷) رمز الواصلین (۸) بشارت الذکر (۹) محبت البقا (۱۰) بیان خلاصہ (۱۱) ارشاد نامہ منظوم (۱۲) ارشاد نامہ (نثر)

ان کتابوں میں سے اکثر نظم میں ہیں اور بعض نثر ہیں ان سب کا موضوع تصوف ہے، تصوف کے مختلف مسائل اور اسرار کو اس وقت کی عام زبان میں آپ نے قلمبند فرمایا تھا۔ شاہ برہان الدین جانم کے حالات کئی کتابوں میں درج ہیں مثلاً تذکرہ اولیائے دکن (عبد الجبار)، روضۃ اولیا بیجاپور (شاہ سیف اللہ)

اردو کے نشو و نما میں صوفیاء کا کام (ڈاکٹر عبد الحق) اردو شہ پارے (ڈاکٹر زور) دکن میں اردو وغیرہ۔

آغاز:-

"اللہ کرے سو ہوے، کہ قادر توانا قوی کہ او قدیم القدیم اُس قدیم کا بھی کرنہار، ہیچ ہیچ سو تیرا تھارا او ہیچ ہور بھی تج تجیا یار جدھا کچ نہیں بھی تھا تہیں دو جا شہ یک کوئی نہیں، ایسا حال سہج نا خدا نے خدا کوں جس پر کرم خدا کا ہوے۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے اس میں بعض مسائل تصوف توحید، وجود وغیرہ کا تذکرہ ہے، سوال اور جواب کے طرز پر قلمبند کیا گیا ہے، وجود کے اقسام، شاہد عقل، صفات ذات، طالب، یقین، ایمان، عشق، عشق اللہ وغیرہ امور کے متعلق سوالات ہیں اور ان کے جوابات دیئے گئے ہیں۔

اختتام:-

واگر ازیں دانائی ترا شرک رسد۔

"تا ایں راتی از من بردار ورنہ من ایں رادنہ من آلارا برچہ تو خواہی بکنی یا الٰہی یا الٰہی یا الٰہی۔"

ترقیمہ:-

"ہذا الکتاب کلمۃ الحقایق بالاتمام رسید ایں رسالہ۔۔۔ تصنیف حضرت شاہ برہان الدین قدس اللہ سرہ العزیز۔۔۔۔ کاتب الحروف عبد الضعیف فقیر حقیر سید محمد خواجہ ابن حضرت سید عبد القادر معروف حاجی الحرمین شریفین محمد میراں شاہ دریا حسنی الحسینی القادری ابن محمد خواجہ شاہ دریا۔۔۔ اپنے

نسب کے چند اصحاب کا نام لیا گیا۔

اس کے قلمی نسخے حیدر آباد کے بعض کتب خانوں میں موجود ہیں، ادارۂ ادبیات اردو (زور مد ۵۳) جامعہ عثمانیہ میں اس کے نسخے محفوظ ہیں۔

(۲۸۱) کلمۃ الحقایق دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۱۰۲۶ جدید) سائز (۹×۵ انچ) تعداد صفحات (۱۱۸) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نسخ۔

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم - اللہ کرے سو ہوے کہ قادر توانا قوی کہ او قدیم القدیم اس قدیم یکا بھی کر نہار۔
سہج سہج سو تیر اٹھار سہج ہوا بھی تجھتی یار جد عان کچ نہیں بھی تھا تھیں۔"

ترقیمہ:-

تصنیف قطب الاقطاب حضرت شاہ برہان و سلطان العارفین قدس سرہ العزیز - از فضل باری تعالی اشود مرتب حال از فرماید و اللہ تعالی فرصت اورا داو یا اللہ یا اللہ یا اللہ تمت تمام شد۔

(۲۸۲) کلمۃ الحقایق تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۴۶۵ جدید) سائز (۷×۴½ انچ) تعداد صفحات (۱۰۴) تعداد سطور (۱۳) خط نسخ معمولی۔

آغاز:-

"اللہ کرے سو ہوے کہ قادر توانا سوائے کہ قدیم القدیم اس قدیم کا بھی کرنہار سہج" الخ

اختتام:-

"یا الہی یا الہی یا الہی ہذا الکتاب کلمۃ الحقایق نوشتہ مرتب بہ فرمان اللہ تعالی الکتاب کلمۃ الحقایق کاتب حروف اضعف العباد تمت تمام ہذا الکتاب نوشتہ ایمان با فرمان حق عرفان۔"

(۲۸۳) رسالہ وصیت الہادی

نمبر (تصوف شاملات ۵۷۷) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۴) سطر (۱۵) خط نسخ۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب ۹۹۰ھ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز:-

سکتا قادر قدرت سوں سمجے نج کوئی کیا
جس کوں لوری دیوی راہ دکھیا یھدی من شا
بھو روپ پرکھٹ آپ چھپایا کوئی نہ پایا انت
پا پامن میں سب جگ باندھا کیونکہ سوجی پنت

یہ ایک تصوف کا منظوم رسالہ ہے اس میں چند ابواب کے تحت تصوف کے بعض مسائل کا ذکر ہے ابواب کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) ذکر جلی راہ شریعت منزل ناسوت
(۲) ذکر قلبی راہ طریقت منزل ملکوت
(۳) ذکر روحی راہ حقیقت منزل جبروت

(۴) ذکرِ سرّی معرفت منزلِ لاہوت۔
(۵) ذکرِ خفی ذاتِ مطلق مقامِ قرب۔

اختتام:۔

وہو شاہد علیٰ کل شئی

ظاہر باطن کا او دانا سکتا ہے سبحان
سب پر شاہد مطلق پناچ پر لی برہان

کتاب پر ایک مہر ثبت ہے جس میں صرف لفظ محمدؐ پڑھا جاتا ہے کتب خانہ جامعہ عثمانیہ میں اس کا نسخہ موجود ہے اور کتب خانہ سالار جنگ میں اس کے دو نسخے موجود ہیں۔

(۲۸۴) رسالہ وصیتہ الہادی دوسرا نسخہ

نمبر (۱۹۳۱ جدید) سائز (۹×۶) صفحہ (۹) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۹۹۰ھ کتابت سنہ ۱۲۷۵ھ

آغاز:۔

سکتا قادر قدرتسوں سبھی تجکوں کیا
جس کوں نوری دلیوی راہ ہیدی من لیا
بھوروپ پرکھٹ رب چھپایا کوئی نہ پایا انت
مایا موہ میں سب جگ باندیا نہ پایا انت

اختتام:۔

اپنے دل پر انصاف ہو کر بچار بہلا کیجے
جس رہ مقام اچھی ثابت قدم یجے

رد کے تو یو بات بھلی نہیں ثابت راکھی بھاؤ
دل کی سانتی سوں نے ہے چوری کیونکر چلی سے پاؤ
ظاہر و باطن کا او دانا سکتا ہے سبحان نا
سب پر شاہد مطلق تنپا تجہ پر لی برہانا

ترقیمہ:۔

الحمد للہ رسالہ وصیت الہادی بتاریخ ہشتم جمادی الآخر سنہ ۱۲۷۵ھ بندہ قاصر سید عبد القادر در شہر ویلور زیور اختتام پوشانید۔

(۲۸۵) سوکھ سہیلا

نمبر (تصوف شاہلات ۵۷۸) سائز (۹×۵) صفحہ (۸) سطر (۱۲) خط شکستہ۔ ۔ ۔ ۔ مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۹۹۰ھ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز:۔

لوکا بہ مست کچ الادے جن بوج نختوں لادی
بہود ہات یو کی کریں بچار کریں ندیاں سوی
ساد ہو جنکہ سیو الہی تو چہ برایت ہوئی
کر پر ساد ہو کوئی یک جلنے دیکھت برلا کوئی
لوکا بہ مست کچ الادے جن بوج نختوں لادے

یہ بھی تصوف کی کتاب ہے چند مسائل کا تذکرہ اس رسالہ میں ہوا ہے۔

اختتام:۔

سکھ کا سرور شاہ میرانجی انت کرن لے مالی

سہس ہوے تک لکھ میرے نہ پورے کرت بکھانے

رکھیں جانم سو کھ سہلا چا کھیا ہوئی سو جانی

لوکا یہ مست کچ تجھوں الاادی جن فوج بخشوں دے

تمت تمام

اس کتاب پر ایک مہر محمد قمر الدین ۱۱۴۲ھ کی ثبت ہے اس سے ظاہر ہے کہ اس کی کتابت ۱۱۴۲ھ کے پہلے ہوئی ہوگی۔

پہلے صفحہ پر کسی نے اس کو تصنیف شاہ میرانجی لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

جامعہ عثمانیہ اور سالار جنگ کے کتب خانے میں اس کے نسخے موجود ہیں۔

اس کو ڈاکٹر حفیظ سید (الہ آباد) نے شائع کردیا ہے۔

(۲۸۶) ارشاد نامۂ ذکر جلی و ارشاد نامۂ ذکر خفی و ارشاد نامۂ وحدت

نمبر کتاب (۵۱ اجدید) سائز (۵×۷ انچ) تعداد صفحات (۹۰) تعداد سطور (۹) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف شاہ برہان الدین جانم تاریخ تصنیف قریب ۹۹۰ھ۔

آغاز:-

ارشاد نامہ ذکر جلی: بہست کلید در گنج حکیم ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشاد نامہ شریعت کا اس میں فیض ہے رحمت کا۔

جسکوں دیوی یادی راہ   کہتا یهدی من یشاء

فاتحہ فکر کا ختم ہے اس ذکر کا۔

اس جلد میں تین رسالے مجلد ہیں جن کا ذکر عنوان کتاب میں کردیا گیا ہے۔

رسالہ اولی کا نام ارشاد نامہ ذکر جلی ہے۔ اس میں ذکر جلی کے متعلق چند مسائل بیان کئے گئے ہیں اور حکایتیں بھی درج کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

قلبی ذکر کرے تو سکن گھڑی   ملکوتی کا رنگ چھڑی

داناہوری طالب دانا   ترکن ہوکر بنیا ہو

تمت تمام شد

(۲) ارشاد نامہ ذکر روحی:-

آغاز:-

ارشاد نامہ حقیقت کا   اس میں تن ہے ظلمات کا

ظلم اندھارا کڑیا   مجھ پر تو یو جھانپ پڑیا

اس رسالے میں ذکر روحی کا بیان ہے۔

اختتام:-

روحی ذکر کرے تو سکن گھڑی   جبروتی کا رنگ چھڑی

نائب ہورے عاشق نائب ہو   ترکن ہوکر عاف ہو

(۳) ارشاد نامہ ذکر سری:-

آغاز:-

ارشاد نامہ معرفت کا   اس میں تن ہے وحدت کا

قرب مقام کا اے ہے شہبا یو   اے نقش مالک خالق پانوں

اختتام:-

کہوں اے ذکر ہے سری نام   ظاہر باطن ایک کلام

اے ذکر کوئی تو سکن گھڑی   لاہوتی کا رنگ چھڑی

(۴) ارشاد نامہ وحدت:-

آغاز:-

ارشاد نامہ وحدت کا   اس میں نور ہے شاہد کا

شاہد تو ہے جان ظہور   جس کی نور سوں کل معمور

اختتام:- دو نو چھور ہو کا نکتہ بینو جور

آخر پر ایک شجرہ حضرت علیؑ سے شروع ہو کر شاہ محمد رفیق چشتی تک درج ہے۔

(۲۸۷) ارشاد نامہ

نمبر (تصوف شاملات ۲۲) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۳) خط نستعلیق مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قریب ۹۹۱ھ۔

آغاز:-

ارشاد نامہ شریعت کا   اس میں فیض ہے رحمت کا

کر جن کر بکا سوی خاص   اپنی شہ کا ہوی داس

... ذکر جلی ہے نام   جس کو کہتی کرو مدام

اور توروح سوں پر تتی ہیں
مقیم جاری ہیں دو نور   اس میں محیط ذات ظہور
نورانے موں پر نورانے آنکھ ہے نورانے آنکھ پر
روحانی یہ ہے۔"

ترقیمہ:-

"ہذا کتاب وجودیہ من تصنیف حضرت نور دریا قادری رحمتہ اللہ علیہ نقل از کتاب پیر و مرشد قبلہ سید شاہ عبداللطیف قادری مدظلہ العالی بندہ فدوی خاکسار فقیر حقیر یکے از غلامات پیر و مرشد سید محب حسین ولد سید تراب علی بتاریخ چہار دہم شہر جمادی الاول ۱۲۸۲ھ بہ اختتام یافت۔

ختم ترقیمہ کے بعد کچھ اور مسائل تصوف ایک صفحہ پر لکھے گئے ہیں۔

دو مہر سید محمد حسین کے ثبت ہیں۔

(۲۹۱) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۳۸) سائز (۱۱×۵) صفحہ (۱۵)
سطر (۱۳) خط نسخ   مصنف شاہ محمد
نور دریا۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۵۰ھ۔ کتابت ۱۱۹۲ھ

آغاز:-

اللہ اسم ذات ہے تیرا یقیں
کہ ہر گہت میں اپتا ہے دوس دیں
کہ اس اسم سوں انبیا اولیا
سدا دل کوں انہیں کے ہے صفا

یہ تصوف کا رسالہ ہے حمد و نعت کے بعد وصف مرشد اس کے بعد بیان وجود، ہفت خاصیت وغیرہ چند عنوان سرخی سے لکھے گئے ہیں اس کے بعد عنوان کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہے تصوف کے بعض مسائل اس میں مذکور ہیں۔ نفس لوامہ، قلب انسان، عقل، نفس اور عشق، نفس امارہ وغیرہ امور پر اظہار خیال ہوا ہے۔

مصنف کے نام کی صراحت
ولیکن ہنتی نیں ہے کچھ تجھ کوں
کہ ہے شاہ محمد تجے راہ پر...

اختتام:-

جو کچھ ان کرایا سو کرتا رہوں
ولیکن نجانوں کہ میں کچھ بھی ہوں
مرتب کروں اوس سوں اس کا کلام
بحق محمد علیہ السلام

خاتمہ:-

کتبہ العبد المذنب محمد حافظ غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ تحریر غرہ شہر ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۱۱۹۲ھ ارقام یافت۔

(۲۹۲) رموز الکاسبین

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱)
خط نستعلیق۔ مصنف شاہ صدر الدین۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ۔ کتابت ۱۲۳۱ھ۔

حالات:-

دکن کے ایک صوفی بزرگ شاہ صدر الدین کا تذکرہ مؤلف اولیائے دکن (ص ۳۶۳/ج ۱) اور ڈاکٹر زور (ص ۶۶/ج ۱) نے کیا ہے جن کا زمانہ ۶۷۰ھ قرار دیا ہے، مگر معلوم ہوتا ہے ان کے بعد اس نام کے ایک اور بزرگ بھی دکن میں موجود تھے، افسوس ہے کہ ان کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہ ہو سکے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ وہ عالم بھی تھے اور صوفی بھی، ارشاد اور ہدایت کا سلسلہ بھی جاری تھا اور تصنیف و تالیف کا بھی، مسلمانوں کی ہدایت اور تبلیغ اسلام آپ کے مقاصد تھے، زبان کے لحاظ سے ۔ آپ کے تصانیف کو ۱۰۵۰ھ کے بعد کی کتابیں قرار دے سکتے ہیں، تذکرہ اردو مخطوطات (ص ۶۶/ج ۱) میں جس کتاب کا تذکرہ ہے وہ بھی تصنیف غالباً انہی کی ہو سکتی ہے کتب خانہ آصفیہ میں آپ کی تین کتابیں موجود ہیں، معلوم ہوتا ہے شاہ صاحب نظم اور نثر دونوں میں تصانیف کرتے تھے۔

آغاز:-

نام لے اللہ محمّد کا اول
کسب کا سب کوں کہوں ذرہ ہر محل
گوش جاں سوں اب سنو صاحب یقیں
کیا کتا ہے نظم میں شہ صدر دیں
اولاً با نفس و دل قلب و مثال
خواہش و دانا نیکا یوں بوج حال

تصوف کے بعض مسائل اس میں بیان کئے گئے ہیں اولاً علم کی تعریف ہے پھر تصوف کے چند مسائل کا ذکر ہے۔

تخلص کا ایک شعر:-

صدر الدین توں کسب پر ثابت اچھے
حرف سوں صفتاں کی تب ساکت اچھے

اختتام:-

بس کر اے شہ صدر دین اسرار کو
دید میں دیدار پا آپس کو کھو
سو یو پیدرا نظم میں بیناں تمام
یاد رکھنا یو زباں ایں خاص و عام

ترقیمہ:-

بتاریخ بستم ربیع الاول ۱۲۳۶ھ راقم محمد بدر الدین خان بہادر
یہ کتاب شائع نہیں ہوئی۔ آقا حیدر حسن صاحب کے کتب خانہ میں ایک نسخہ موجود ہے۔

(۲۹۳) رموز السالکین دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف شاملات ۲۴) سائز (۵×۹) صفحہ (۱۳) سطر غیر معین۔ خط شکستہ۔ مصنف شاہ صدر الدین
تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔ کتابت ۱۲۸۱ھ۔

آغاز:-

. . . اللہ محمد کا اوّل
. . . کا سب کون در ہر محل
. . . جان سے آپ سنو صاحب یقیں
کیا کتا ہے نظم میں شہ صدر دین

یہ ایک تصوف کی نظم ہے جس میں خدا کے اسماء اور صفات

کابیان ہوا ہے۔

اختتام:-

اصل نقطہ کا سیاہی ہے پہچان
او سیاہی غیب ہو یک ہے جان
گر آئے صدر الدین رہے در غیب ٹل
تب تو تم الفقر کا پاوے محل

ترقیمہ:-

تحریر فی التاریخ نہم شوال المعظم ۱۲۸۱ھ نوشتہ سید حسین علی شاہ قادری اس پر دو مہریں ہیں ایک سید محب حسین ۱۲۸۶ھ اور دوسرے کسی سید شاہ . . . حسینی کی ہے صاف سمجھ میں نہیں آئی۔

(۲۹۴) مرات حق نما

نمبر (تصوف شاملات ۲۳) سائز (۹×۷) صفحہ (۱۳)
سطر (۱۴) خط شکستہ۔ مصنف شاہ صدر الدین
تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ

آغاز:-

"او سلطان دو جہان کا جب عالم بیہوشی میں تھا اوسی مقام کا نام ہاہوت اور اوس بے ہوشی سوں نظر کے محل میں آیا سو اس مقام کا نام لاہوت یعنی نور۔"

یہ ایک مختصر رسالہ تصوف ہے جس میں خدا کے نور وغیرہ کا بیان ہے۔

اختتام:-

وہاں سے نور میں نور سے ذات قدیم والسلام اس کے بعد اس میں ایک اور رسالہ دو صفحہ کا شامل ہے جس میں ایک نظم ہے جس کا پہلا اور آخری شعر یہ ہے۔

سب ذات اس کے ذات کے پرتو
سب صفات اوس صفات کے پرتو
پر مرات حق نما ہے تمام — کن مکان لا الٰہ الا ہو

(۲۹۵) مرات حق نما دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۵) سطر (۱۱)
خط نستعلیق۔ مصنف شاہ صدر الدین۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔ کتابت درج نہیں ہے۔

آغاز:-

او سلطان دو جہان اور بے خود بے ہوش تھا اس مقام کوں ہاہوت کر نام رکھا ہور اوسے بے ہوش سوں نظر میں آیا سو مقام کوں لاہوت کر نام رکھا۔

اختتام:-

ہو بندے کا گھر سو یہ فنا ہے بجان۔

(۲۹۶) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۳) سطر (۱۱)
خط نستعلیق ۔ مصنف : نامعلوم ۔ تاریخ تصنیف
مابعد ۱۰۵۰ھ ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوسے ۔

آغاز :-

لا اِلٰہ نہیں ہے کوئی بندگی کرنے کے لائق اِلا اللّٰہ مگر اللہ تعالیٰ
محمد رسول اللہ محمد پیغمبر خدا کے ہیں ۔
اس میں لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی توضیح
کی گئی ہے ۔

اختتام :-

" ذات کی کسونت سرسر کی کسونت نور نور کی کسونت
روح روح کی کسونت نفس نفس کی کسونت "

(۲۹۷) نظمِ تصوف

نمبر (تصوف ۶۶۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۵) سطر (۱۳)
خط نستعلیق ۔ مصنف صدر الدین ۔ تاریخ تصنیف
مابعد ۱۰۵۰ھ
ناقص الاول ۔

آغاز :

ہوا اس شخص کو علم خودی جب
اپنے موجود بوجیا آپ میں تب
ہوا اوس بوجکے اعتبار وجود نام
مجرد بوج ہوا یہاں خود سوں افہام
خودی کی بوج سوج ہے علم ذاتی
پچھانت نیں ہے یہاں ذرہ صفاتی

علم تصوف کے چند مسائل کو نظم کیا گیا ہے انسانی
حواس خمسہ کی تشریح کی گئی ہے ۔

اختتام :-

اپنا بس کرتوں اے شہ صدر الدین بات
کہا تمثیل میں یہ پانچہ حضرات
یو ذکر اُن کا بیاں ہے مختصر خوب
دو سو تیئس بیت بولیا خوب اسلوب

(۲۹۸) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۶۶۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۷) سطر (۱۳)
خط نستعلیق ۔ مصنف شاہ صدر الدین ۔ تاریخ
تصنیف قریب ۱۰۵۰ھ ۔

آغاز :-

طالب حق ہے تو سن دہر گوش دل
جی انا وحدت میں ہے جا اوس سوں مل
زندگی دنیاں کی گویا وہم ہے
او سمجھتا ہے جس سے کچھ فہم ہے
وہم سوں نا دل اپس کا باندنا
یوں سمجھ گیا ہے شب کا چاندنا

اسمیں تصوف کے چند مسائل نظمائے گئے ہیں۔

اختتام:-

صدرالدین توں کہوں کو ہرگز انا
اس انا میں آپ کون کرنا فنا
توں انا ہورہ انا ہورہ انا
تجکوں ہیں ہر بار پھر پھر کیا کنا

اس کتاب میں چند تعویز کے نقش بھی درج ہیں۔

(۲۹۹) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲) سطر (۱۱)
خط نستعلیق ۔ مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف ابعد ۱۰۵۰ھ
ممکن ہے اس کے مصنف بھی شاہ صدرالدین ہی ہوں۔

آغاز:-

کہو ابتدا احد احمد منور
کہو راز مولا جو کا سبکوں اظہر
سمیع ہو بسامع بدل ماں سیتے
پچھانت کرو اس نظم گیان سیتے

اس منظوم رسالے میں تصوف کے چند مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

جو کوئی ہیں خدا کی جو منزل میں پور
کہا ہوں ہو گستاخ اون کے حضور
جو کچھ اختلاف ہے تو اس میں اگر
کرم کے کرو تم مرے پر نظر

(۳۰۰) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۹×۵) صفحہ (۵) سطر (۱۱)
خط نستعلیق ۔ مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف ابعد ۱۰۵۰ھ
ممکن ہے اس کے مصنف شاہ صدرالدین ہوں۔

آغاز:-

گنج مخفی ذات مطلق احدیت وحدیت، واحدیت ارواح مثال شہادت یو مرتبے ذات کے نزول کے ہیں۔"
اس رسالہ میں چند مسائل تصوف درج ہیں۔

اختتام:-

"ہو المحیط بما خرد کل پر ہے ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن ہے۔"

(۳۰۱) رسالہ علم موحسی (کیمیاگری)

نمبر (تصوف ۶۶۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۸) سطر (۱۳)
خط نستعلیق ۔ مصنف شاہ صدرالدین ۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۰۵۰ھ ۔ کتابت ۔

آغاز:-

سنو ہے یک نقل ہے سامع خوب
موحس کا علم ہے خوب اسلوب

پوچھے نواب دلاور خاں یک روز
سخن شیریں یگانت کا دل افروز
کہئے میں پوچھتا ہوں تم سوں یک بات
ہے بھوت عالم کو کیمیا کے سورات

"علم تصوف کے لحاظ سے بعض عملیات کا ذکر کیا گیا ہے اور اسم اعظم کے متعلق صراحت کی گئی ہے یعنی خود کو فنا کردینے کی تعلیم دی گئی ہے اور چند مسائل لکھے ہیں ہر مسئلہ کے آخر شہ صدرالدین کا تخلص لایا گیا ہے"۔

مثلاً

وزن ترتیب سب اوستاد کے ہات
صدرالدین سر بہ سر بولیا ہے یو بات
کہا شہ صدرالدین یو پے عمل ایک
نہیں شک اس میں عامل تو کر دیک
کہا ہے شاہ صدرالدین یو عملاں
نظر میں رکھ توں یو درہے گا نوباں

اختتام:-

سگل ابیات اس نسخے کے جانو
عدد کے بیچ نود ہے پچھانو
اب اس ابیات کے اعداد کے در
اپس سر حرف کے کر حرف میں پر

ایک شعر میں نواب دلاور خاں کا نام آیا ہے اسلئے ممکن ہے کہ یہ عادل شاہی دور کا شاعر ہو۔۔

(۳۰۲) ترجمہ رسالہ خواجہ بندہ نواز رح

نمبر د تصوف شاملات (۲۱) سائز (۸×۶) صفحہ (۷) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف شاہ صدرالدین تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔

آغاز:-

نام لے اللہ کا کہتا ہوں میں
کسب کچھ ہوے سمجھ کا سب کے تیں
ذات کس کو بولتے ہور کیا صفات
ہور سگل اصفات کے سن لبویات
نفس و دل ہور روح کس کا نام ہے
نور کیا ہور کیا بندے کا کام ہے

اس میں تصوف کے مسائل یعنی روح، نفس اور دل، نور وغیرہ کا بیان نظم میں ہوا ہے۔

اختتام:-

محویت کال تو ایسا ہے جان
اب وہاں کیوں کر کرے حق کی پہچان
جب ہووے گا کل من علیہا فان
ینبغ وجہ ربک ہے کر پہچان
بس کر اب شہ صدرالدین۔۔۔۔ کو
دید میں دیدار کے یا آپس کو کھو۔۔
تمت تمام شد

(۳۰۳) رسالہ تصوف

نمبر د تصوف شاملات ۱۹ سائز (۸×۶) صفحہ (۱۶) سطر (۱۵)

خط نستعلیق ۔ مصنف نامعلوم ۔ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۰۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے، بلحاظ زبان اس کو ۱۰۵۰ھ کے قبل کی کتاب قرار دیا جاسکتا ہے ۔

آغاز :-

"کنت کنزاً مخفیا فاجبت ان اعرف فخلقه الخلق لاعرف یعنی وہ ذات سبحانہ جل شانہ اپنے ہستی سوں اپنے ایسا مخلوط تھا کہ کسی چیز کے خبر سوں کام نہیں رکھتا تھا"

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے جس میں بطور سوال جواب چند مسائل کا تذکرہ کیا گیا ہے، جواب میں حدیثیں بھی پیش کئے گئے ہیں ۔

کتاب ناقص الآخر ہے ۔

اختتام :-

" قاب قوسین او ادنا یعنی کمان کے دو کوسیان کی بھی پے نزدیک ہے انو کے نزدیک یو مرتبہ ہے تاکہ ہر سالک ناقص کے تیں اے عزیز راہ رسم منزل ۔"

کتاب میں چند اردو فارسی غزلیات بھی ہیں ۔

(۳۰۴) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۴۰۲) جدید) سائز (۳ ۳/۴ × ۸ × ۵ ۳/۴ انچ) تعداد صفحات (۴۳) تعداد سطور (۱۱) خط طبی نستعلیق ۔ نام مصنف حضرت شاہ صدر الدین ۔ ۔

۔ ۔ تاریخ تصنیف ما قبل ۱۰۵۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ

ناقص الاول ۔

آغاز :-

ہی یو بوجہہ محل تنزیہ جان
ہی دے کر بوج اور تفصیل کی شان
ہوا ہر شخص کو علم خودی جب
علم سا تو صفاتوں کا ہوا تب

اس مختصر منظوم دکھنی رسالہ میں خداوند تعالیٰ کے سات صفات کا ذکر ہے ۔

ابتدا سے یہ رسالہ ناقص ہے ۔ خاتمہ رسالہ کے بعد آٹھ اشعار اور بعد میں دو شعر حضرت شاہد اللہ کے مرید کے نظم کئے ہوئے ہیں جن کے مصنفہ منظوم رسالے قبل ازیں ضبط تحریر میں آچکے ہیں ۔

اختتام :-

جلی خفی علم حق الیقیں
نظم میں کہے شہ صدر الدین
منظور نظر شاہد کے جان
ہر ہر بیت میں دیکھ عرفان

ترقیمہ :-

بتاریخ شانزدہم ماہ ربیع الثانی ۱۲۶۶ھ بخط حقیر من لکھ رائے شاہد اللہی . . . .

میرا پیر شاہد ہے عالی جناب
او ہے دو جہاں کا یقیں آفتاب

رسالہ شاہ صدر الدین صاحب سید محمد حسینی گیسو دراز بندہ نواز بادشاہ دکھن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

آخری عبارت میں کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے اس لیے معنی پورے واضح نہیں ہوتے۔

(۳۰۵) ارشادات عبدالقادر جیلانیؒ موسوم بہ سراج المعارفین

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۷) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ

اس رسالہ کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوے۔

آغاز :-

"یونہہ مرتبہ ذات کے نزدیک ہیں ظاہر کا تن واجب الوجود اوس کی دیکھ روح جاری اوس کا شاہد من نور یو تینوں مل بندہ باطن کا تن ممکن الوجود اوسکی دیکھ روح مقیم۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے نثر میں چند مسائل تصوف واضح کیے گئے ہیں۔

اختتام :-

"معشوق شاہد کا اصل شہود سوں شہود کا اصل شہود سوں اے تا ای ہیں اپکوں کو گنتی ہیں ماں باپ بھائی پھوپا، خالہ۔ تمام شد۔"

(۳۰۶) رسالہ سوال جواب غوث الاعظمؒ

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۸) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔

اس رسالے کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوے۔

آغاز :-

"اے عزیز چار باتیں چار وجود مان چار نفساں چار عقلاں چار منزلاں، پانچ عناصر۔"

اس رسالے میں بطور سوال جواب تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے، واجب الوجود، ممکن الوجود، ممتنع الوجود، درویش موت، قدرت، نفس، عشق اصغر، مکاں لامکاں وغیرہ کے متعلق سوالات ہیں اور ہر ایک کا مختصر جواب دیا گیا ہے۔

اختتام :-

"رند ہارے دیس میں اوجالی رات
یو لطافت . . . . . مشکل بات
یعنی اندھارے دیس روح ہے اور اس میں اوجالی رات نور ہے۔"

(۳۰۷) پنج تن

نمبر (تصوف شاملات ۳۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف۔ پیر محمد چشتی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ کتابت ۱۲۸۱ھ۔

مصنف کے والد محمد اکبر نام ایک بلند پایہ صوفی بزرگ
تھے، آپ کا سلسلۂ نسب سیدنا عبد القادر جیلانی رض سے ملتا ہے
بیجاپور کے عادل شاہی دور میں موجود تھے۔ آپ کے فرزند
شاہ حبیب اللہ قادری اور ان کے فرزند شاہ ولی اللہ قادری
نے بھی آپ کے بعد خاندانی روایات کو برقرار رکھا تھا، صاحب
کشف وکرامات تھے، جن کا تذکرہ مؤلف اولیائے دکن نے کیا ہے۔

آغاز:-

"یہ تن واجب الوجود، مقام شیطانی بات شریعت ذکر
جلی نفس امارہ دل سنگ ہے عقل قیاس فرشتہ موکل
میکائیل شہادت مبدا منزل ناسوت دوسرا تن ممکن الوجود"

اس رسالے میں تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے۔
جن کو پانچ باب میں منقسم کیا گیا ہے اور ہر باب کو "تن" سے
موسوم کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) واجب الوجود (۲) ممکن الوجود (۳) ممتنع الوجود
(۴) عارف الوجود (۵) منزل لاہوت۔

اختتام:-

"ہمیں خواہی کہ بدانی چگونہ مسطور است پاک کردن
دل است از شرک وجدان وضویک نور بر تو راست رباعی
نوشتہ بماند سیہ بر سفید نو سفیدہ را نیست فردا امید
الٰہی بحق بنی فاطمہ رض کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ"

ترقیمہ:-

تحریر فی التاریخ بست وششم شہر ماہ ربیع الاول مبارک ۱۲۸۱ھ

اس کتاب پر ایک مہر سید حسین علی قادری جعفری ۱۲۸۱ھ
خلیفہ شاہ عبد اللطیف قادری ثبت ہے۔

(۳۰۸) رسالہ تصوف (پنج تن دوسرا نسخہ)

نمبر تصوف شاملات ۵۸۲) سائز (۸×۶) صفحہ (۶)
سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف پیر محمد چشتی۔
تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۵۰ھ۔

آغاز:-

اے رسالہ تصنیف پیر محمد چشتی قدس اللہ سرہ،
"اے تن واجب الوجود اس کا مقام شیطان تے بات
شریعت ذکر جلی نفس امارہ عقل قیاس فرشتہ موکل میکائیل
شہادت مبدا منزل ناسوت۔"

ترقیمہ:-

"فاینما تولوا فثم وجہ اللہ ونحن اقرب الیہ
من حبل الورید وفی انفسکم افلا تبصرون وھو معکم
اینما کنتم سیوں اپس میں ذات خدا کے ہے ہور ہر یک
چیز میں یو چ ہے۔"

(۳۰۹) ذکر نامہ، وجود نامہ، وصل نامہ

نمبر تصوف شاملات (۴۴) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۶)
سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف۔ شاہ امین الدین علی
تاریخ تصنیف قبل ۱۰۸۶ھ
تینوں نام ایک ہی کتاب کے ہیں۔

شاہ امین الدین علی جن کو شاہ امین الدین اعلیٰ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے، شاہ برہان الدین جانم کے فرزند اور شاہ میراں جی شمس العشاق کے پوتے تھے، اپنے باپ سے خلافت حاصل کی، مسندِ ارشاد و ہدایت پر متمکن ہوئے علم عرفان اور سلوک میں ید طولیٰ رکھتے تھے، آپ کے مریدوں کا حلقہ نہایت وسیع تھا، نظم و نثر میں کئی کتابوں کے مصنف ہیں جو سب کے سب تصوف کے موضوع پر ہیں۔

شاہ امین الدین کے جن تصانیف کا پتہ اب تک چلا ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

ذکر نامہ[1]، محبت نامہ[2] (محب نامہ) نظم وجودی[3]، رموز السالکین[4] گنج مخفی[5]، رموز العارفین[6]، نور نامہ[7]، عرفان العاشق[8]، رسالہ قربیہ[9] چکی نامہ[10] وغیرہ۔

۱۰۸۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا بیجاپور میں باپ کے مقبرے میں دفن ہیں۔ شاہ امین الدین کے مفصل حالات تذکرۂ اولیائے دکن مؤلفہ عبد الجبار خاں، اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام مولف ڈاکٹر عبد الحق صاحب، اردو شہ پارے ڈاکٹر زور صاحب اور دکن میں اردو مولف راقم میں درج ہیں۔

آغاز:-

"مزید یہ ارشاد دیا در کھنا عارف ہوا تو پچھانے گا اس کتاب کے تین ناؤں ہے، اول ذکر نامہ، دوسرا ناؤں وجود نامہ، تیسرا ناؤں وصل نامہ، حدیث نبیؐ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اوس کا معنا ایں میں خدا کو پچھانا ہو خدا کوں دیکھنا سو اوس کا بیاں بولتے ہیں کہ عارف کون اس حدیث کی خبر سوں باہر خدا کوں نہ پایا تو کچھ غرض نیں۔"

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے اس میں خدا تعالیٰ کی ذات اور اپنے نفس کی پہچان کا تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام:-

" دس ہات میں پانی بھرنا ہے دس ہات انترے خانی اچھتے ہے تل برابر ہڈ انک میں ہے جو برابر ہر نفس اندام میں ہے سمجھنا۔

امین مرشد جس کو بھاگ اوس کے سر پر جنم سہاگ"

شاہ امین الدین علی کے تصانیف، کتب خانہ سالار جنگ کتب خانہ جامعہ عثمانیہ، اور ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں۔

(۳۱۰) ترجمہ شمائل الاتقیا

نمبر تصوف (۶۶۳) سائز (۶×۹) صفحہ (۲۳۲) سطر (۷ تا ۱۹) خط شکستہ۔ مصنف میراں یعقوب۔

تاریخ ترجمہ ۱۰۷۸ھ۔ کتابت ۱۱۶۳ھ۔

میراں یعقوب قطب شاہی دور کے ایک صوفی بزرگ تھے، سید میراں حسینی چشتی کے مرید اور خلیفہ تھے، سید میراں چشتی "خدا نما" کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں، صاحب تصنیف تھے سید میراں حسینی خدا نما کے فرزند سید امین الدین حسینی تھے جو اپنے باپ کے انتقال پر ۱۰۷۴ھ میں ان کے جانشین ہوئے اور مسند ارشاد پر بہ حیثیت خلیفہ متمکن ہوئے۔

ان ہی سید امین الدین حسینی کی فرمائش پر میراں یعقوب نے شمائل الاتقیا کا ترجمہ دکھنی زبان میں کیا ہے،

اس زمانہ میں ایک اور صوفی بزرگ بابا ابراہیم خلیل بھی تھے
جو صاحب باطن ہونے کے علاوہ عالم بھی تھے میراں یعقوب نے
اپنا ترجمہ ان کو بھی بتایا، موصوف بھی اس کو مطالعہ کرکے خوش
ہوے، میراں یعقوب کے متعلق کوئی تفصیلی حالات ہمدست
نہیں ہوے۔

"شمائل الاتقیا" فارسی شمائل الاتقیا کا ترجمہ ہے، فارسی
شمائل الاتقیا کے مصنف شیخ رکن الدین عماد کاشانی ہیں . . .
جو شیخ برہان الدین غریب کے مرید تھے۔

اور دیباچہ کا آغاز۔

" فہرست کتاب شمائل الاتقیاد کا چہار قسم ہور نود بیاں سوں
کتاب جمع کیا گیا نفس مضمون کا آغاز

"حمد وثنا، اتقیا و اصفیاد کی کتاں ہور خصلتاں کے ثمن بے حد
وبے پایاں، ہور سرانا، ہور بکھاننا اولیا ہور انبیا کیاں
نیکیاں ہور اس کے صفتاں کی بھانت بے گنت ہور بے انت
اس نیک پاک ذات کو واجب ہور سزاوار ہے کہ جن نے
پرہیزگاران کی ٹولی کوں اپنی نزدیکی کی بڑائی دیا ان اکرمکم
عند اللہ اتقکم۔"

یہ کتاب (۵۲) ابواب پر مشتمل ہے، جس میں تصوف کے
مسائل، رمز اور نکات بیان کئے گئے ہیں، ابتدا میں یہ بھی
بیان کیا ہے کہ کتاب چہار قسم اور نود بیان پر مشتمل ہے، ان
اقسام کی تفصیل یہ بیان کی گئی ہے۔

" پہلا قسم طریقت کے لوگاں کے اشغال کے بیان میں ہے
دو اگلے پچاس بیان سوں۔

دوسرا قسم، حقیقت کے لوگاں کے اقوال کے بیان میں
دو اگلے تیس بیان سوں۔

تیسرا قسم، خدا تعالیٰ کے وجود ہور ذات کے صفات کے
بیان میں ہور ازل ہور ابد کے بیان میں۔ ہور حضرت محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پک ذات ہور نبیت میں چہار
بیان سوں۔

چوتھا قسم، نہایت نہایت کے اچنبھے ہور نازکیاں
کے بیان میں ہور وزا وزا (وضع) کی حقیقت، ان کے رموزاں
ہور باریکیاں کے بیان میں ہور حضرت آدم کی پیدائش کی صفت
میں، ہور آدمیاں کی برائیاں ہور انسان کیاں خصلتاں ہور
اینوکیاں، امیدواریاں ہور اینو کے حق میں خدا کیاں عنایاں
کے بیاں میں، تین بیاں سوں۔"

مترجم نے اس کے ترجمے کے متعلق جو صراحت کی ہے اس
کا مختصر اقتباس یہ ہے۔

" یو کتاب پہلیں فارسی تھا۔ رکن عماد، پیر معنوی حضرت
سلطان العارفین خواجہ برہان الدین غریب کے مرید تھے انو بھوت
مدت تک بزرگاں کے بھوت کتاباں ہور رسالے مطالعہ کئے
تھے، اس کتاباں تے ہر ایک بیان علاحدہ کر کر یو کتاب فارسی
لکھے ہیں، ہور اس کا نانوں شمائل الاتقیا کر رکھے ہیں یعنی
پرہیزگاراں کے خصلتاں ہور اس تمام کتاباں میں جو کچھ
ولیاں کا اقوال و احوال ہور خصلتاں ہور خارج کشف اپنے
پیر کی زبان مبارک تے سُنے ہیں ہور تلقین پائے ہیں سو بھی
تمام اس کتاب میں لیائے ہیں، جو طالب کوں اتنے کتاباں
مطالعہ کرنا نا پڑے ہور آسانی سوں مطلب کوں اپڑے۔"

کتاب کے چند ابواب کی صراحت کی جاتی ہے۔

طریقت کا بیان، توبہ کا بیان، اچھی خصلت اور اچھے
صفات، ہدایت اور ارشاد، حقیقی اور مجازی کا بیان، بغیروں

کے معجزے ارادت اور بیعت، مرید اور مراد، خرقہ۔ زہد۔
تصوف کے فضائل، تلاوت قرآن، عاشقاں اور محباں، شریعت
طریقت معرفت کا فرق۔

اختتام :-

"آدم کون پہلا گناہ اس سبب سوں بخشیا ہے تو ہمنا
کوں بی اسی سبباں سوں بخشے گا، بخشے گا۔ آمین۔ رباعی

تجہ لطف جلال ہور جمال تھے پل پل
امید کرم رکھے رہے بیحد ازل
تیری مدد عام تھی نیں کوئی نراسی
جب قوم . . . جس جگ میں ہے سگل

ترقیمہ :-

"تمت تمام شد کتاب شمائل الاتقیا، تحریر فی التاریخ بست و
یکم شہر ربیع الثانی ۱۱۶۳ھ ہجری بوقت سہ پہار روز جمعہ"
اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ، کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ اور ادارۂ ادبیات اُردو میں موجود ہیں۔

(۳۱۱) شمائل الاتقیا دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۸۷ ۸) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۷۸۸) سطر
(۱۹) خط نسخ۔

آغاز :-

"حمد وثنا انبیا و اصفیا کی کہاں ہور خصلتاں کی نمن
بی پایاں۔

اختتام :-

"گناہ اس سبباں سوں بخشیا ہے تو ہمنا کون بی۔
اس سبباں سوں بخشے گا بخشے گا بخشے گا۔ آمین، آمین، آمین"

ترقیمہ :-

کتبہ اضعف عباد اللہ الغنی الکریم عبد القادر بن ابراہیم
خلیل اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین والمومنات
ختم کتاب فی العشرین وثمانین من رجب المرجب سنہ ثمان
وسبعۃ مایہ حامداً ومصلیاً ومسلماً تسلیماً کثیرا۔
کتاب پر دو مہر ثبت ہیں فخر اللہ خاں ولد حاتم خاں
درج ہے اور دوسری مہر مٹ گئی ہے پہلا صفحہ مطلا ہے۔

(۳۱۲) رسالہ مشاہدہ

نمبر (تصوف شامات ۷۵) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۲) سطر
(۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف
مابعد ۱۰۸۶ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"واجب کا مشاہدہ نرکن سو ممکن کا مشاہدہ سکن، ممکن
کا مشاہدہ نرکن ممتنع کا مشاہدہ سکن، ممتنع کا مشاہدہ
نرکن سو عارف کا مشاہدہ سکن"
یہ رسالہ تصوف کے بعض مسائل مشاہدہ، روح اور اس کے
اقسام پر مشتمل ہے، وجود اور اس کے اقسام بھی بیان کیے گئے ہیں۔

اختتام:-

"جواب ـ جیکچہ ماسوا اللہ ہے ہور مخلوقات ہور موجودات ہے ـ ہور ظہور حق ہور علم جہاں تک ہے سو تمام مقید ہے ہور مطلق بیچوں بیچگوں بے شبہ بے نمونہ ہے"

(۳۱۳) رسالۂ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۵۸) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۰)
سطر (۱۲) خط نستعلیق ـ مصنف نامعلوم ـ تاریخ
تصنیف قریب سنہ ۱۰۸۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

"گنج مخفی　　نقطہ　　ذات مسلق　　احدیت
این وجود　　این شاہد　　این ایک　　روح مقیم
وحدت　　واحدیت　　ارواح　　مثال
انا نور　　ممکن الوجود　　روح جاری　　من نور
شہادت　یہ تو مرتبہ ذات کے نزول ہے"
واجب الوجود

تصوف کے چند مسائل ذات باری تعالیٰ وغیرہ کا تذکرہ اس میں ہوا ہے۔

اختتام:-

"دو پن دو پن میں سوں میں پن نکلیا اس میں پن کون
حق تعالیٰ بیچ صورتی دیا سر پر تاج (علی) گگی میں (وحدت) تو سر بار (فاطمہ)

کانوں میں در"
حسن حسین

آخر پر ایک نظم گھڑیال خسرو کے عنوان سے درج ہے

اہے میر خسرو کرا یو گھڑیال
کہ دایم بجے روز شب ماہ و سال
دلی تجہ میں ہونا تحیر تمام
کہتا چاشت کہ تیں نہ بولیوں شام

(۳۱۴) مراۃ السالکین

نمبر (تصوف شاملات ۵۰) سائز (۷×۵) صفحہ (۳۰)
سطر (۱۱) خط نستعلیق ـ مصنف عابد شاہ
تاریخ تصنیف قبل سنہ ۱۰۹۲ھ

عابد شاہ گولکنڈہ کے ایک صوفی بزرگ تھے جو قطب شاہی دور کے آخری زمانے سے تعلق رکھتے ہیں، شاہ راجو حسینی کے مرید اور خلیفہ تھے، یہ شاہ راجو حسینی وہی بزرگ ہیں جن کا مرید ابو الحسن تانا شاہ بھی تھا۔ اور آپ نے اس کو سلطنت کی خوش خبری قبل از قبل دے دی تھی۔

عابد شاہ کی ایک اور مشہور کتاب گلزار السالکین بھی ہے جس کے دو نسخے کتب خانہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں
عابد شاہ کے کئی ایک کتابوں کا پتہ چلا ہے جن میں مراۃ السالکین اور گلزار السالکین، کنز المومنین، مخزن السالکین ہم کو معلوم ہیں۔

عابد شاہ نہ صرف ایک صوفی بزرگ تھے بلکہ عالم متبحر بھی تھے "کنز المومنین" کہ جو فقہ اور عقاید کی کتاب ہے اور سالار جنگ کے کتب خانہ میں موجود ہے، مرتب کرنے کے لیے اونھوں (۱۵۳) سے زیادہ کتابوں کو پیش رکھنے کی صراحت کی ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ قال النبی صلعم الخ
یعنی فرمائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کوئی درود ایک بار مجھ پر بھیجے گا میں اوس پر ستر بار درود بھیجوں گا۔ بعدہٗ اے سالک اس رسالہ کا نام مراۃ السالکین رکھا یعنی رستہ طریقت کے جاننے والے کا۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے اس میں روح، عقل، نفس اور اس کے اقسام۔ نور، وحدت، واحدیت وغیرہ کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"نام بوجھ کر فقیر کے ذات سمجھ کر خاموش رہنا یقین ہے والتمام۔
اللہ گھوڑا محمدؐ زین حسنؓ حسینؓ رکاب، فاطمہؓ زیر لگام، علیؓ کو لڑایا"

(۳۱۵) مخزن السالکین

نمبر (تصوف ۱۹۰۰) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۰۰) سطر (۱۱)
خط نستعلیق۔ مصنف حامد شاہ حسینی۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۰۹۲ھ

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ بعد ازاں اے عزیز اول ثنا اور صفت کرنا اللہ تعالیٰ کی کہ وہ تمام چیز پر قادر ہے، اور ہر شئی میں حاضر و ناظر ہے جیسا کہ شکر میں مٹھاس ہے اور پھول میں باس اسی طرح سے سب میں صنعت گری رکھتا ہے۔"

اولاً طویل حمد ہے اس کے بعد نعت، پھر اپنے مرشد شاہ یوسف ثانی شاہ راجو حسنی الحسینی کی مدح مثنوی میں کی ہے۔
کتاب کے موضوع کے متعلق مصنف نے حسب ذیل صراحت کی ہے۔
"اس میں طرح طرح کے جواب و سوال لایا ہوں اور سالک کے حب الوطن بوجھنے کا بیان لایا ہوں جو کوئی اس رسالے پر عمل کرے گا اس کو درجہ عارفوں کا ملے گا۔ اور اس کی ذات میں ملے گا جیسا کہ ندی جا کر دریا میں ملتی ہے۔

بعض سوالات حسب ذیل ہیں "س" اللہ کے ملنے کے کتنے راستے ہیں۔ تین راستے۔ "س" موت کتے ہیں ج قرآن میں آیا ہے کہ دو بار جلایا ہوں دو بار مارا ہوں۔ "س" اوّل موت ہے یا حیات وغیرہ، ج اول موت ہے۔ "س" تو کہاں سے پیدا ہوا، ج آب اور مٹی سے۔

اختتام:-

"جو کوئی فقیر یا مشائخ یا خلیفہ ہو کر یہ کام نہیں جانتا ہے اس کو نہیں گنتے ہیں بوجھا اور جو جانتا ہے وہ گنتی میں ہے واللہ اعلم بالصواب"

(۳۱۶) رسالہ وجودیہ

نمبر (داخلہ ۲۷۳ جدید) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۸) سطر (۱۴)
خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۰۸۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"تلاوت الوجود اسے ہے حدیث میں من عرف اللہ نفسہ فقد عرف ایہ یعنی پیغمبر کہے جو کوئی اپنی نفس کوں پچھانے گا سو او خدا کوں پچھانے گا"

اس رسالے میں تصوف کے بعض مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ شغل، نفس، وجود، واجب الوجود، نفس مطمئنہ وغیرہ امور کی صراحت کی گئی ہے۔

اختتام :-

"یعنی اے بار خدا ارادت کر منجہ پرتا کہ تیری احدت میں فنا ہوں اس سات شغل سوں عارف الوجود کوں خدا کے حوالہ کرے۔" تمت تمام

ترقیمہ :-

تمت ہذا الرسالہ وجودیہ بتاریخ ہشت ہم شہر شعبان المعظم روز یکشنبہ بوقت نماز عصر مرتب سنہ ۱۲۱۰ھ
شاہ عبداللطیف قادری۔ شیخ محمد قاضی زادہ قصبہ نلنگہ زادہ شد ہر کہ دعوا کند باطل عاطل است۔

(۳۱۷) خلاصتہ الرویہ

نمبر (تصوف ۶۱۰) سائز (۶×۹) صفحہ (۴۵) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف شاہ عبدالقادر عرف شاہ میراں جیبلی۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۱ھ۔ کتابت سنہ ۱۲۶۰ھ

حالات :-

دکن میں گیارھویں صدی ہجری میں کئی اصحاب عبدالقادر نام کے گزرے ہیں جو صوفی تھے اور صاحب سجادہ بھی، اگرچہ اس کتاب کے مصنف کے ساتھ ان کا عرف بھی موجود ہے یعنی "شاہ میراں جیبلی" مگر اس خصوصیت کے باوجود تیقن کے ساتھ کسی مخصوص شخصیت کا ذکر کیا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ کئی عبدالقادر نام ایک ہی زمانہ میں حیدرآباد میں موجود تھے اور ہر ایک کو تصوف سے خاص دلچسپی تھی صاحب سلوک اور عرفان تھے، ان کے حلقۂ ارادت کا سلسلہ وسیع تھا۔

بہر حال یہ امر قیاس کیا جا سکتا ہے کہ صاحب تصنیف بزرگ سنہ ۱۱ھ سے تعلق رکھتے ہیں اور حیدرآباد سے متعلق ہیں، شاہ عبدالرزاق کے فرزند تھے اور ان کا سلسلہ شاہ اسماعیل قادری بن شمس الدین ابو الفتح محمد سے ملتا ہے شاہ عبدالرزاق سالک مجذوب تھے۔ ہمیشہ برہنہ تلوار ساتھ رکھتے اور خود بھی برہنہ ہوتے تھے۔ شاہ عبدالقادر مرتبہ سلوک اور شریعت دونوں کے حامل تھے، امور شرع اور تقوی میں بے نظیر تھے، ایک مرتبہ ناظم حیدرآباد نے آپ کا مکان ضبط کر لیا چند روز کے عرصے بعد خود اس کا مکان ضبط ہو گیا۔

آغاز :-

"اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن وہو السمیع العلیم فقیر احقیر حاجی الحرمین شاہ عبدالقادر عرف شاہ میراں جیبلی القادری۔ ہے عیاں ذات اور صفات کا ہور مراقبہ اور مثال کے چند کلمے ظاہر کیا جاتا ہے اگر کوئی طالب خدا کا و سالک راہ کا اس بیان کتیں خوب تامل او تفکر سے دیکھے۔"

یہ بھی ایک تصوف کا رسالہ ہے، ذات اور صفات، مراقبہ کا بیان کیا گیا ہے۔ مراقبہ کرنے کے کئی "شغل" بیان کئے ہیں آخر پر چند حکایتیں بھی درج ہیں، کتاب ایک نظم پر ختم ہوئی ہے، یہ نظم شاہ صدر الدین کی ہے۔ چنانچہ

صدر الدین اب یہاں زباں توں سنبھال
یہاں عشق کے ہے دریا کوں اتبال

اختتام:-

جو ہے شاہ میران ولی جس کا نام
کہے مجکوں سب بھید اس کا تمام
جتا کچھ جو طالب کوں درکار ہے
وہ سب نظم کے بیچ اظہار ہے
صدر الدین اب نظم کوں کر تمام
درود بر محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد کار من نظام شد ایں رسالہ خلاصۃ الزوبت در ماہ جمادی الثانی بتاریخ چہار دہم بروز دوشنبہ ۱۲۶۰ھ بوقت دوپہر باتمام رسید از دست غریب حقیر ولی محمد عاصی پر معاصی"۔

کتاب پر ایک مہر محب حسین کی درج ہے، جس سے واضح ہے کہ یہ نسخہ حکیم محب حسین کے کتب خانے سے متعلق ہے۔

(۳۱۸) وجود العارفین

نمبر (تصوف ۷۳۵) سائز (۵×۹) صفحہ (۹) سطر (۱۱)

خط شکستہ۔ مصنف علی پیر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۰ھ

اس کے مصنف علی پیر امین الدین علی کے پوترے اور باباشاہ کے فرزند ہیں، صوفی اور شاعر تھے، اس خاندان کا شجرۂ نسب ڈاکٹر زور صاحب نے تذکرہ اردو مخطوطات پانچویں جلد میں قلمبند کیا ہے جو حسب ذیل ہے:-

شاہ میراں جی شمس العشاق
شاہ برہان الدین جانم
شاہ امین الدین علی
شاہ باباصاحب
شاہ علی پیر

ناقص الاول

آغاز:-

"آدمی سیں بات کرو اوس کی عقل موافق۔ رباعی

وجود العارفین ہے ناوٴ اس کا
وہی پاوے نصیب پر خوب جس کا
جو کوئی پیر کامل سوں یو دیکھے
علیؔ اوس کا متاع ہے نیں پھر کس کا

اے عارف ہر ایک انسان کوں پانچ وجود ہیں"۔

یہ تصوف کا رسالہ ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ ہر انسان کو پانچ وجود ہوتے ہیں، چار وجود بندگی کے ہیں اور ایک وجود خود باری تعالیٰ کا ہے، ہر وجود کے شرائط اور لوازمات بھی بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

"مرنے کے آگے مرنا تو وہ کیوں مرنا یعنی اس پانچ حواس کے لذتاں سوں گزرنا تو جانو یو تن استے چھونا۔ ۔ ۔ ۔"۔

ناقص الآخر کتاب ہے۔

ادارہ ادبیات اردو میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۳۱۹) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۳۴) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۱) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"کل امر ذی بال لم یبدء بہ باسم اللہ

پیغمبر کئے جکچہ کام کرے گا کوئی خدا کا نام نالے کرتو او کام بانما دل ہوگا۔ الحمد للہ رب العالمین سرانا نواز نا خدا کوں بھوت ابھیکہ اوپالنے ہارا ہے عالم کیا"

اس رسالے میں خدا کی شناخت، ایمان، امر بالمعروف وغیرہ کے متعلق صراحت ہے قرآن مجید اور چند احادیث سے استنباط کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

"ہوں بلہاری اس پر کہہ کی جی ماہ لا مسجد جائی یعنی صدقہ ہول میں اس شخص کے کہ ازلی محبت الہٰی کے مست در مسجد جہتہ عبادت جا رہے"۔

اس کتاب پر ایک مہر سید محب حسن ۱۲۸۵ھ ثبت ہے اور آخری صفحہ پر ایک عمل کی صراحت ہے جس پر رجب ۱۵ سنہ ۱۲ درج ہے اس سے واضح ہے کہ اس کتاب میں ۱۲۵۱ھ کے پہلے کتابت ہوئی ہے۔

آنحضرت صلعم کا نسب نامہ بھی درج ہے جو حضرت آدم سے ملایا گیا ہے۔

(۳۲۰) بشارت الانور

نمبر (تصوف شاملات ۳۶) سائز (۸×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف سید میران حسینی۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔

دکن میں سید میران حسینی ور شاہ میران حسینی کے نام کے دو تین بزرگ گزرے ہیں جن کا زمانہ ۱۰۰۹ھ سے ۱۱۵۰ھ تک قرار پاتا ہے یہ ایک بزرگ جن کا انتقال ۱۱۲۵ھ میں ہوا ہے شاہ خداوند ہاندی خلیفہ شاہ امین الدین اعلیٰ کے مرید تھے، حیدرآباد میں دروازہ علی آباد کے قریب مدفون ہیں، ممکن ہے کہ یہ کتاب ان ہی کی تصنیف ہو، مگر تیقن کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یہ بزرگ اول سپہ گری کرتے تھے، نیا گل کے قصبہ میں سکونت تھی، حیدرآباد آ کر شاہ محمود شیر تن سے بھی فیض باطن حاصل کیا۔

آغاز:۔

سب نیست کر آپس کوں نت ہست رہ توں میران

اب مست کر توں ہو سول نت ہست رہ توں میران

ہستی آپس کی دیتا ستے پیا سوں لیتا
نت ہوا ہوئی اپنا نت ہست رہ توں میران
. . . کوں بسر تعیں بے یا دپیو دہر توں
تن موت موت مرتوں نت ہست توں میران
۹۹ شعر کی یہ مثنوی تصوف کے بعض مسائل پر مشتمل ہے۔

اختتام :-

دیتا دریا نشانی سید میراں حسینی
لیتا ہے دان گیان نت ہست رہ توں میران
ہے یو بشارت الانوار ہے عاشقاں کا گلہار
معشوق پیتی یو بلہار نت ہست رہ توں میران
اس کے بعد دو صفحے پر ایک تصوف کی عبارت درج ہے۔

(۳۲۱) رسالہ الف، ب

نمبر (تصوف شاملات ۵۳) سائز (۵x۷) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱)
خط نستعلیق۔ مصنف میاں وجہی شاہ۔ تاریخ تصنیف ترب ۱۱۱۱ھ ۔ کتابت ۱۲۸۳ھ ۔

دکن کے وجہی کا تذکرہ " سب رس " کے تذکرہ میں ہو چکا ہے جس کو ہم نے افسانے کے ضمن میں جلد اول میں درج کیا ہے مگر یہ " وجہی " شمالی ہند کے معلوم ہوتے ہیں جن کے متعلق ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں ہیں ۔

آغاز :-

الف ایک بھورنگی سائیں
ہر گہٹ مان دو کی پرچھائیں
جہاں دیکھو تہاں روپ ہے نیارا
ایسا وہ بھورنگی پیارا
وجہیں کہیں تو کیا کہیے کہنے کی نہیں بات
سمندر سمایو بوند میں یہ اچرج بڑا دیکھات

اس منظوم رسالے میں اصلی پریم کی صراحت کی گئی ہے اور ابجدی حروف الف، ب، ج، ح، د کے لحاظ سے اس کا بیان ہوا ہے ۔

اختتام :-

یہہ یادی ہر سے جو کرنا
یہی اچھر ہردی بیچ دھرنا
نیت نیت میں جیسی ایسا
کوئی دتن منصور تھا جیسا
وجہیں اچھے ایسی کر سادھن کے ہتیار
برہا کے میدان میں پتنگ کے را کہتار

ترقیمہ :-

" ہذا نسخہ الف بے من تصنیف میاں وجہی شاہ انار اللہ برہانہ از اصل نسخہ مطبوعہ مطبع علوی بتاریخ بست ہشتم شہر محرم ۱۲۸۳ سنہ روز سہ شنبہ وقت عصر بمقام علی آباد پرگنہ اودنی ضلع دریا آباد متعلق اودھ از دست بندہ اشرف علی ولد یوسف علی لکھنوی صورت تحریر یافت ۔"

(۳۲۲) ترجمہ دُر اسرار

نمبر (تصوف شاملات ۳۷) سائز (۷x۶) صفحہ (۵۵)

سطر (١١) خط شکستہ۔ مصنف نعمت اللہ شاہ۔ تاریخ تصنیف اوائل سنہ ١١٠٠ھ۔

مصنف خواجہ بدر الدین حسینی کے مرید تھے۔

ایک شیخ نعمت اللہ کا ذکر اولیا کے تذکروں میں ملتا ہے جو شیخ محمد بن فضل اللہ کے مرید تھے اسی طرح بدر الدین چشتی کا ذکر ملتا ہے جو سنہ ٨٥٠ھ کے قریب دکن آئے تھے، مگر زیر بحث نعمت اللہ اور ان کے مرشد خواجہ بدر الدین وہ نہیں پائے جاتے کیونکہ اس رسالے کے مصنف کا زمانہ مابعد کا معلوم ہوتا ہے۔

آغاز:-

"اول خدا جس کا ہزار ہور ایک نام جس کی نام سوں کل کائنات کون کام، عابد کوں نماز ہے عاشق کوں نیاز ہے ہور نماز ہے۔"

یہ رسالہ تصوف کے بعض مسائل پر مشتمل ہے۔

اختتام:-

"یہ در الاسرار از حضرت سلطان ثانی صاحب فرماتے ہیں سو اوس کا شرح فقیر حقیر نعمت اللہ شاہ اپنے سمجھ کے موافق کئے ہیں مرشد خواجہ بدر الدین حسینی کے صدقے سوں کہا اگر شرح میں تفاوت آوے تو اپنے پرورشی کے نگاہوں سوں پرورش کرو حدیث المومنین مرات المومنین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم فرمائے ہیں۔ تمام شد۔"

(٣٢٣) رسالہ تصوف

نمبر (شاملات تصوف ٣٧) سائز (٧×٦) صفحہ (٣٤) سطر (١١) خط شکستہ۔ مصنف شاہ نعمت اللہ۔ تاریخ اوائل سنہ ١١٠٠ھ۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین تمام ثنا ہور صفت ہور سرانا ازل سوں ابد تک ثابت ہور سزاوار ہیں ذات کو اوس بیچوں و بیچگوں ہور بے شبہ بے نمود ہے۔"

ایک تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل کا تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام:-

"۔ ۔ ۔ ۔ اور کثرت بولتے ہیں اور ۔ ۔ ۔ ۔ اہمیت میں"

ناقص الآخر ہے۔

(٣٢٤) رسالہ در بیان چار پیر و چودہ خانوادہ

نمبر کتاب (٣٨٦٥) جدید۔ سائز (٦×٤ انچ) تعداد صفحات (١٥) تعداد سطور (١٥) خط طبعی بد خط۔ نام مصنف نعمت اللہ حیدر آبادی۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ١١٥٠ھ

آغاز:-

"بعد از حمد اور شکر پیدا کنندہ ہژدہ ہزار عالم کے کہ جوں بنی آدم کو خرقہ خلعت وجود کی سرفراز فرمایا۔"

اس مختصر رسالہ میں چار پیر چودہ خانوادوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

اختتام:-

اکثر اپنے تیئں چشتیاں کہلاتے ہیں معلوم رکھنا خوب ہے
مذکور مصنف کا یو ہے کہ عاصی معاصی خاکپائے درویشاں و
درویشیں فدائی علی نعمت اللہ در حیدرآباد نشستہ گاہ است
واللہ اعلم بالصواب تمام شد۔ تمام شد ایں رسالہ سرکار حسینی پیر
صاحب ساکن سرہات ۔

(۳۲۵) رسالہ در بیان چار پیر چودہ خانوادہ دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۳۸۶۷ جدید) سائز (۶×۴ انچ) تعداد صفحات
(۳۴) تعداد سطور (۱۰) خط طبعی بد خط۔ نام مصنف
نعمت اللہ حیدرآبادی۔ تاریخ تصنیف ندارد

آغاز :۔

"بعد از حمد اور شکر پیدا کنندہ ہژدہ ہزار عالم کے کہ جو بنی آدم
کون سایز خرقہ خلعت وجود کی سرفراز فرمایا"

اختتام :۔

"۔ ۔ ۔ مذکور مصنف کا یو ہے کہ عاصی خاکپائے درویشاں
درویش فدائی علی نعمت اللہ در بلدہ حیدرآباد نشست گاہ است
واللہ اعلم بالصواب تمت تمام ارقام شد ایں رسالہ حسینی پیر شاہ
صاحب ساکن سرہی است"

(۳۲۶) کنز مخفی

نمبر کتاب (۲۶۶۳ جدید) سائز (۶×۴ انچ) تعداد صفحات
(۹۲) تعداد سطور (۱۰) خط نسخ۔ نام مصنف۔ شیخ محمد
دریا ؟ ۔ تاریخ تصنیف ۱۱۱۱ھ ۔

حالات مصنف :۔

دکن میں دریا تخلص دو تین بزرگ ہوے ہیں ایک قاضی
محمود بحری کے والد بحر الدین گوگی کے قاضی اور دوسرے شاہ محمد
قادری خلیفہ شاہ امین جو نو دریا کے لقب سے موسوم تھے اور ۱۰۸۵ھ
میں وفات پائی، یہ رسالہ ان دونوں کی تصنیف نہیں ہے بلکہ یہ
تیسرے بزرگ ہیں ان کی ایک اور تصنیف وفات نامہ بھی ہے
جس کے نسخے جامعہ عثمانیہ اور ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہیں

آغاز :۔

"قال النبی صلعم تکلم الناس علی قدر عقولھم یعنی
رسول فرماتے ہیں کہ بات بولنا اونمیں سوں انو کی عقل کے موافق"
اس رسالے میں تصوف کے مسائل بطور سوال وجواب مرید
و مرشد بیان کئے ہیں۔ اس رسالے کے مرتب کرنے والے کا نام
پہلے صفحے کے آخر میں اسی طرح درج ہے :۔
"ترتیب دیتہاری احمد بید شیخ دریا محمد مرید ؟ اللہ سرہ
العزیز یہ مسائل گنج مخفی کے"
"سوالاں کے برگزیدہ قادر قدیر شیخ المشائخ خوند میراں
ابن شیخ احمد جنیدی ہیں"
اس رسالے کے آخر میں ایک اور رسالہ تصوف مجہول الاسم
والمولف۔ اصفحات کا منسلک ہے۔

اختتام :۔

"اللہ تعالی ذات کہے کل شی محیط توحید سوں شکر اس پروردگار
کوں پچھانیا کون بلکہ ہزار شکر بلکہ لاک شکر بے حد بے نہایت شکر

اس کلام لطیف بے کیف کوں مہیناں میں مہیناں رمضان المبارک روز تاریخ ہور اگیارھویں ماس ہور ایک ہزار یک سو اگیارہ برس کے ہجرۃ نبوی ۱۱۱۱ھ میں ہور دکھنی زبان سوں پنجشنبہ کے روز شروع ہور مرتب کیا یو کتاب کنز مخفی اپنے جمال کوں یا حضرت رب العالمین یا خیر النّاصرین . . . . . . ہور تمام وصلان حق کے ہور عاشقاں مطلق کے برکت سوں آمین . . . "

(۳۲۷) رسالہ وجود العارفین

نمبر (تصوف ۸۱۷) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۰) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف۔ شاہ برہان الدین قادری رازالٰہی۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۰۸۳ھ۔

حالات :-

شاہ برہان الدین رازالٰہی عالمگیری عہد میں موجود تھے، شیخ عیسٰی جنید اللہ سے بیعت اور خلافت پائی تھی۔ عالمگیر کو نصیحت کی تھی کہ میرے بعد میرے اولاد کو کوئی وظیفہ اور یومیہ مقرر نہ کرنا اسّی سال کی عمر ہوئی برہان پور میں مدفون ہیں، رازالٰہی آپ کا لقب مشہور تھا۔

سماع سے آپ کو دلچسپی تھی ساتھ ساتھ قانون شریعت کے سختی سے پابندی کرتے تھے، حلقۂ ارادت وسیع تھا، ۱۰۸۳ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔

آغاز :-

" اے عارف خدا تعالیٰ قرآن میں فرمایا ہے کل شئی وفی انفسکم افلا تبصرون وھو معکم اینما کنتم ونحن اقرب الیہ من حبل الورید . . . . . ضرور ہوا کہ کچھ حق کا معرفت بولنا جیوں آپس کو سمجھی گیا تیوں قال علیہ السلام کلمھم النّاس علیٰ قدر عقولھم یعنی آدمی بات کرتا ہے اپنی عقل موافق وجود العارفین ہے اس لیے ناوں اس کا وہی پاوے نصیب ہے خوب جس کا "

یہ ایک رسالہ علم تصوف میں ہے اس میں بتایا گیا ہے پانچ وجود ہیں پہلا واجب الوجود، دوسرا الممکن الوجود، تیسرا ممتنع الوجود چوتھا عارف الوجود اور پانچواں واحدۃ الوجود۔ اس کی تفصیل کی گئی ہے اور نیز نور محمدی اور انا مدینۃ العلم وعلی بابھا کی صراحت ہوئی ہے اس میں بطور سوال جواب چند مسائل کا جواب دیا گیا ہے۔

اختتام :-

" جو مجلس میں لوگاں کے ساتھ مل بیٹھ کر یاد کرتے رہنا او خدا کے یاد نہ بھولنا بس منگنا . . . . . دل جانتا روح دیکھتا۔ تمام شد "

ترقیمہ :-

ایں رسالہ وجودیہ مصنف صاحب حضرت سید شاہ برہان الدین قادری رازالٰہی۔ نوشت محمود خاں

اس نام کی ایک مثنوی کتب خانہ سالار جنگ میں ہے، جو معظم کی تصنیف ہے۔

(۳۲۸) رسالہ تصوف دربیان نفس و روح

نمبر کتاب (۴۸ لاجدید) سائز (۷ .× ۵ انچ) تعداد صفحات (۱۸) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی بدخط نام مصنف ×

تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

آغاز

اُناوتؔ اٰثار من وُدٰی فلکتی الخ

ترجمہ بساول نفس امارہ ماٹیکا گمرتلی الخ

یہ رسالہ تصوف بہ زبان پشتو نفس و روح کی معرفت میں ہے۔ بین السطور دکھنی زبان میں ترجمہ ہے۔

اختتام :-

لے ازگد جل رودہ اریاوم ڈ ڈ واجب الوجود ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ سجدے کا آیت یو ہے ۔ سِیمَاھُمْ فِی وُجُوھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۔ تمت تمام شد ۔

(۳۲۹) تلاوت الوجود (مرآۃ السالکین) دُوسرا نسخہ

نمبر کتاب (تنامل ۷۷، ۴۸ جدید) سائز (۷ × ۵½ انچ) تعداد صفحات (۱۰۴) تعداد سطور (۱۴) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف۔ سید مخدوم شاہ حسینی چشتی ملکاپوری۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ

حالات مصنف :-

سید مخدوم شاہ حسینی، شاہ میراں جی خدانما کے مرید اور خلیفہ شاہ میر اللہ حسینی کے مُرید تھے، شاہ میراں جی خدانما قطب شاہی دور کے شاعر ہیں۔ سید مخدوم شاہ کا زمانہ ۱۱۲۵ھ کے بعد کا ہو سکتا ہے۔ "سوال نامہ" کے نام سے آپ کی ایک اور تصنیف ہے جو سالار جنگ کے کتب خانے میں موجود ہے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین قال اللہ تعالیٰ . الا لہ الخلق والامر"
اس کا معنا خدا اکھیا تمن تجے بوجو ہیں تمنا کیوں پیدا کیا میرا امر تمارے پر ہوا" وہ امر خدا کا ہے۔ اس وقت قالوبلیٰ کہے تمیں میرے سوں وعدہ کیے"

یہ رسالہ علم تصوف میں عقاید صوفیہ و عبادات و معراج مبارک وغیرہ کے بیان میں ہے اور تیرہ ۱۳ ابواب میں منقسم ہے۔ اس رسالہ کا نام حقیقت المعراج سرنامہ پر تحریر ہے اور دیباچہ میں تلاوت الوجود لکھا ہے۔ اس رسالہ کے باب ہفتم میں معراج کا بیان ہے۔ جس میں صوفیوں کے لیے معراج باطنی کی تلقین ہے۔ یہ شعر آخر میں ہے۔

یو باطن کا معراج ہوا یوں تمام + بحق محمدؐ علیہ السلام۔

اختتام :-

یا اکرم الاکرمین و یا ارحم الراحمین و یا ذوالجلال والاکرام۔

ترقیمہ :-

در شہر ماہ ربیع الاول بتاریخ پہلی روز چہارشنبہ ۱۳۰۴ھ بخط خاکپائے عالمان ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من بندہ گناہگار مقام ہنوا حاجی محمد نوشتم صرف کردم روزگار۔

پہلا نسخہ صفحہ ۲۰۴ پر درج ہوا ہے

(۳۳۰) تلاوت الوجود حقیقت المعراج تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۸۱۴ اجدید) سائز (۶ × ۷ ¾ انچ) تعداد صفحات

(١٠٦) تعداد سطور (١٤) خط طبعی۔ نام مصنف ×
تاریخ تصنیف مابعد ١١٥٠ھ۔

آغاز:-

" لقد من اللہ علی المومنین والمومنات۔ ۔ ۔ اوس کا
معنے تحقیق خدا منت کیا ہے مسلماناں کوں۔
اس کا اور ایک نسخہ سابقاً مذکور ہو چکا ہے۔ یہ دوسرا نسخہ ہے۔

اختتام:-

" ہمہ ہا امیدوار درگاہ کریم اند کرم کن بر سر بندگان نام اوست
یا اکرم الاکرمین و یا ارحم الراحمین "
اس کے ہمراہ ایک اور رسالہ تصوف مجلد ہے جس کا کوئی نام
نہیں ہے اور آخر سے ناقص ہے۔ جو یوں شروع ہوتا ہے۔

آغاز:-

" اول اللہ کیا پیدا کیا ہے جواب۔ اول کاف ہورن پیدا کیا۔"

اختتام:-

" حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام۔ نسب نامہ آدم صفی اللہ۔"
دوسرے رسالہ کے بعد ایک نظم (٤١) شعر کی ہے، اس میں تصوف
کے بعض مسائل کو بیان کیا ہے:-

ذکر جلی کرو باسم ذاتی
بجز اوس اسم کے کوئی نیں ہے ساتی
تو ہوتا ذکر پر ایسا جو مشغول
گویا گل پر خدا ہوتا ہے بلبل

اختتام:-

فنا فی الرسول اس حال کا نام
تیرا یہاں بخت کرے حضرت انجام
نظر ناظر و منظور علم پہچان
روحی ستری خفی اس سچ جان
اس نظم کے بعد ایک اور تصوف کا نسخہ (٥) صفحے کا ہے مگر
ناقص الآخر ہے۔

آغاز:-

" احد صاحب آپ ہوا نور کوں اپنے۔ ۔ ۔ کے لیے یا ذات
تے نور سے تکرار کیا۔"

اختتام:-

" اس محل کے اندر مالک نبی اس محل سے اندر سیس کرنا۔ ۔"
اس کے بعد کا صفحہ نہیں ہے۔

(٣٣١) تلاوت الوجود چوتھا نسخہ

نمبر کتاب (٣٤٨٩) جدید۔ سائز ٥×٨ ١١×٧ تعداد صفحات
(٤) تعداد سطور (٢٢) خط نسخ معمولی۔

آغاز:-

" ایں رسالہ تلاوت الوجود از تصنیف محمد مخدوم شاہ حسینیؒ
قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق والامر یعنی اس کا معنی یوں ہے
خدا کہا تمیں مجھے بوجو میں متا پیدا کیا" الخ

یہ رسالہ ناتمام ہے صرف ایک ورق ابتدائی ہے، رسالہ کی
ناتمام عبارت کے بعد حضرت شمس تبریزؒ کی ایک فارسی غزل اور
کچھ متفرق اردو فارسی غزلیات ہیں۔

اختتام:-

" ہور علی رضی اللہ عنہ بولتے ہیں یوں قول تعالیٰ رایت
ربی بربی اوس کا . . . . "

(۳۳۲) کشکول رسائل تصوف

نمبر کتاب (۱۵۰ جدید) سائز (۱۲½×۱۰ انچ) تعداد صفحات
(۷۰۰) تعداد سطور (۱۳۔۱۵ مختلف) خط نستعلیق معمولی
شکستہ آمیز۔ نام مصنف۔ شاہ کمال الدین وغیرہ
جامع ولی الدین شاہ۔

آغاز:-

" بسم اللہ ہر دم میں بولوں گی + سات صفت کے موتیاں رولوں گی۔
الحمد للہ رب العالمین . . . اما بعد فقیر حقیر محمد ندیم اللہ شاہ
قادری سجادہ نشین الخ

یہ ایک ضخیم کتاب تصوف کے رسائل اور شجرات پیری و مریدی
اور حالات چہاردہ خانوادہ وغیرہ پر مشتمل ہے۔ اس میں پہلے نظم میں
چکی نامہ اور مناجات ہے اس کے بعد شجرات حضوری شاہ اور محمد
ندیم اللہ شاہ وغیرہ کے ہیں اور درجہ فاتحہ ہے۔ بعد ازاں خرقۂ فقراء
کا بیان نظم میں ہے۔ اس کے بعد خانوادہ ہائے فقراء کے تفصیلی
حالات مع مسائل تصوف مذکور ہیں۔ مصنف کا پتہ نہیں چلا البتہ
ورق ۶ پر جو شجرہ ہے اوس میں محمد ندیم اللہ شاہ قادری لکھا ہے۔

اختتام:-

" اپنے رب کے طرف سے اس مراتب کو پہنچتا ہے اور یہ طور
عالم جسمانی سے تعلق رکھتا ہے۔"

ایک جگہ جامع کا نام ولی الدین شاہ اور تاریخ غرہ ذیحجہ
۱۳۲۳ھ درج ہے۔ اس سے واضح ہوتا ہے ولی الدین شاہ نے
یہ کشکول مرتب کیا ہے۔

(۳۳۳) کتاب حسینی

نمبر کتاب (۳۴۸ جدید) سائز (۷½×۴½ انچ) تعداد صفحات
(۱۳۸) تعداد سطور (۱۷) خط نسخ۔ نام مصنف . . .
تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۱۰۰ھ۔
ناقص الآخر۔

آغاز:-

" بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ بڑا صاحب ہے اس کوں بھوت
سرانا ہور بھوت نوازنا کہ اس کی خدائی تھی دو عالم پیدا کرنے میں
عقل گیاں انکھیاں خدا دائم قائم ہے۔"

یہ رسالہ مسائل علم تصوف میں ہے اور حضرت خواجہ بندہ نوازؒ
اور حضرت جنیدؒ اور حضرت شاہ میراں جی شمس العشاق وعین القضاۃ

بایزید وغیرہ کے اقوال بھی ہیں۔ یہ رسالہ قدیم دکھنی زبان میں ہے آخر سے ناقص ہے۔ مصنف کے نام کا پتہ نہیں چلا۔ نام کتاب ابتدائی صفحہ کے بالائی حصہ پہ اس طرح لکھا ہے:۔

"ایں کتاب حسینی بہ تمہید معظم وکرم بہ روح پیر مرشد نام نہادہ"

اختتام:۔

"ہور مبتدی کون یعنی پہلے دکھنہاری کون بعد کی نور میں باج"

(۴۳۴) تلاوت الوجود (مرات السالکین)

نمبر (تصوف ۶۲۱) سائز (۶×۹) صفحہ (۴۴) سطر (۹)
خط نستعلیق۔ مصنف مخدوم شاہ حسینی تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۲۵ھ
اس کے چند نسخوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

حالات:۔

مخدوم شاہ حسینی کا جیسا کہ کتاب سے واضح ہے کہ آپ شاہ میراں جی خدانما کے خلیفہ شاہ عبداللہ حسینی کے مرید اور خلیفہ تھے، شاہ میراں جی خدانما کا زمانہ قطب شاہی دور سے تعلق رکھتا ہے اس لیے مخدوم شاہ کی تصانیف ۱۱۲۵ھ کے بعد سے تعلق رکھتی ہیں۔ افسوس ہے کہ مخدوم شاہ کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔ اگرچہ بعض تذکروں میں "مخدوم" نام کے چند بزرگوں کا ذکر ہے مگر یقین کے ساتھ آپ سے متعلق نہیں کہا جاسکتا۔

آغاز:۔

"ایں رسالہ تلاوت الوجود و مرات السالکین از تصنیف مخدوم شاہ حسینی رہنما قولہ تعالیٰ الا لہ الخلق والامر، اس کا معنیٰ خدا کہا مجھے بوجھو تمنا کون پیدا کیا میرا امر تمارے پر ہوا اور امر خدا کا ہے اس وقت قالو بلیٰ کئی تمیں میری سوں وعدہ بجا کئی۔"

اس میں تصوف کے مختلف مسائل بطور سوال و جواب درج ہیں، طالب، مرشد، عشق، حسن، جمال، ذات صفات روح، نور، وجود، موجود کا تذکرہ ہے۔

اختتام:۔

"قولہ تعالیٰ کل شئی ھالک الا وجھہ خدا کہیا اس کا معنی جکوجہ توں دیکتا سو سب اوج جانے کا تیری ہلاکی بسریگا۔"

ترقیمہ:۔

"تمت تمام شد ایں رسالہ تلاوت الوجود مراۃ السالکین نام رکھیا کیا ہے اگر خواہش پیرنے کی ہور اس بموجب عمل کرنے کی . . . تو نزدیک سالکان کے ہور عاشقان کے ہور محبوبان کے خدمت میں غلامی ہور عاجزی راہ سوں جا البتہ تجے . . . اون کی ہور نیکی کرنے کی انشاء اللہ تعالیٰ تصنیف حضرت مخدوم شاہ حسینی تحت ہذا الکتاب بعون لوہاب یوم پنجشنبہ بتاریخ چاردہم ذیقعدہ ۱۲۳۴ھ فقیر حقیر سید کریم الدین ابن سید عبدالقادر مکی القادری مرحوم ساکن کرنول حالا ایں رسالہ بتاریخ یازدہم ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ کاتب حقیر سید محب حسین ابن سید تراب علی ساکن ہندوستان قصبہ پالوڈی ضلع کاکوری تمام شدم۔"

اسی آخری صفحہ پر حسب ذیل نوٹ درج ہے۔

"از تصنیف حضرت مخدوم شاہ حسینی کہ یکے از مریدان سلطان المحققین حضرت شاہ بیر اللہ حسینی و ایشاں خلیفہ تاج السالکین ... لعاشقین حضرت شاہ میراں جی خدا نما است قدس اسرہ۔"

(۳۳۵) ترجمہ کلمۃ الحق

نمبر کتاب (۲۳۷ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) تعداد صفحات (۴۴۹) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔

نام مصنف ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد لمن هو اقرب الینا من حبل الورید الخ یعنی سب تعریف اوس ذات پاک کو جو اگر جان سے زیادہ ہم سے نزدیک ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جیسا کہ اوس نے خود فرمایا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید یعنی ہم اس کے دھڑکتے رگ سے زیادہ نزدیک ہیں"

ایک عربی تصوف کی کتاب موسوم بہ کلمۃ الحق مصنفہ عبد الرحمن (غالباً جامیؒ) کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ مترجم کا نام اور تاریخ ترجمہ وغیرہ موجود نہیں ہے۔ اصل عربی عبارات لکھ کر اوس کا ترجمہ ساتھ ساتھ کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"جس سے مشرکین اوس کو موصوف جانتے ہیں اور سلام تمت

تمام نبیوں پر علیہم السلام والحمد للہ رب العالمین"

ترقیمہ:-

کاتب فقیر بدر عالم چشتی القادری المعروف بہ سید فصیح الدین۔

(۳۳۶) مرات الواصلین

نمبر کتاب (۱۳۴۱ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) تعداد صفحات (۲۴) تعداد سطور (۱۵) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف شیخ لطیف چشتی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۳۲۳ھ۔

حالات مصنف:-

عہد عالمگیری میں موجود تھے، محمد عالم چشتی کے مرید تھے رقعات عالمگیری میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ اما بعد بعون امام الواصلین تاج العاشقین راہ نما محمد عالم چشتی بندہ اضعف اقل العباد شیخ لطیف کشتہ دقیق تر پایاں انتخاب کیا ہوں"

اس مختصر رسالہ میں من عرف الخ کے متعلق تصوف کے رسالوں اور بزرگوں کے ارشادوں سے تحقیق کرکے اوس کی شرح کی گئی ہے۔

اختتام:-

"اگر بو بیان مرشداں سوں تحقیق کر کر کننگ روز برت

کرے گا تو خدائے تعالیٰ کا :ے ہووے گا۔

ترقیمہ :-

تمت تمام شد رسالہ بتاریخ رجب المرجب تاریخ بست و دویم بروز پنجشنبہ تحریر یافت کتبہ میر محمد اسد سنہ ۱۱۳۲ھ ۔

(۳۳۷) لوری نامہ

نمبر کتاب (۹۷۹ جدید) سائز: ۹×۵ انچ تعداد صفحات (۵۹) تعداد سطور (۱۵) خط بد خطی۔ نام مصنف دائم تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۵۰ھ ۔

مصنف کے حالات ہمدست نہیں ہوئے

ناقص الآخر ہے

آغاز :-

" اللہ واحد ذات قدیم + مطلق مخفی گنج مقیم
اول ابیں آپ اتھا + اس بن رجنک کچھ نہ تھا
آپ غنی صاحب ہے کروا + سب جگ تھے تھابے پروا

مسائل تصوف کو لوری کے طور پر دکھنی میں نظم کیا ہے ۔

اختتام :-

خوب کام کرتا دایم حال — یوں لوری دہوی وصال
دایم اُس کوں جا دیکھنا ہے — دیکھنے میں ہو پیکھنا ہے
مہدی بعد از عیسا آئے — یک وایت دو یک تھائے

(۳۳۸) مراۃ المحققین

نمبر کتاب (۳۴۸۱ جدید) سائز: ۸½×۶½ انچ تعداد صفحات (۴۰) تعداد سطور (۱۴-۱۷) خط نستعلیق شفیعہ آمیز معمولی۔ نام مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۰۰ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"بیحد و بے شمار تعریف اس ذات ذوالجلال کو سزاوار ہے کہ جس کی قدرت کی نشانیاں دونو جہان میں اور تمام آفاقِ عالم اور نفسوں میں دیدہ بینا پر مثل آفتاب تاباں کے روشن ہے۔"

یہ رسالہ علم تصوف کے اس بیان میں ہے کہ جو اپنے نفس کو پہچانا "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ"۔ اور سات ابواب پر مشتمل ہے۔ لیکن یہ نسخہ ابتدا سے ایک صفحہ ناقص ہے اور آخر میں صرف باب ششم کے ناتمام بیان تک ہے۔ اس وجہ سے مؤلف کے نام کا پتہ نہ چلا۔

اختتام :-

" اگر آنکھ کان ناک۔ منہ اور ہاتھ نہ ہوں یہ حواس بھی جو سامعہ و باصرہ و شامہ ذائقہ لامسہ ہیں۔" (ناقص الآخر)

(۳۳۹) اسناد نور نامہ معہ نور نامہ

نمبر کتاب (۳۴۸۲ جدید) سائز: ۸½×۶ انچ تعداد صفحات (۴۸)

تعداد سطور (۹) خط نستعلیق۔ نام مصنف شاہ عنایت تاریخ تصنیف ۱۱۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۷۸ھ۔

حالات مصنف:-

"شاہ عنایت حیدرآباد کے ایک صوفی بزرگ تھے جو حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ کی اولاد میں تھے، آپ کی وفات ۱۱۵۵ھ میں ہوئی۔"

آغاز:- اسناد نورنامہ

الٰہی تو ہے نور اور تجھ سے نور | کیا نور تیرا نبی میں ظہور
تیرے نور نے کون صفت کیا کر | ازل سے ابد لگ کبھو نا مرے
تیرا نور نور علیٰ نور ہے | تیرے نور سے جگ کون معمور ہے

اس رسالہ میں نورِ محمدی کا ذکر ہے:-

شرف ساتواں نورنامہ کا یو | خبر ہے رسول خدا سے سنو

اختتام:-

شفاعت نبی کی مجھے کر نصیب | نکو پوچھ مجھ کچھ حساب عجیب
الٰہی بیامرز ایں ہر سہ را | مصنف نویسندہ خوانندہ را

نورنامہ کا آغاز:-

الٰہی کرن ہار کرتار توں
سنوارا یا ہے قدرت سوں یو ساز توں
تو قدرت سوں پیدا کیا سب جہاں
پون اور پانی زمیں و سماں
زمیں کو تو ایسی ہی خلعت دیا
رنگا رنگ اوس کوں تو گلشن کیا

اس میں نورِ محمدی کے ذکر کے ساتھ کئی حکایتیں بیان کی گئی ہیں، جنت کے درختوں کا تذکرہ ہے روایتیں بیان کی گئی ہیں۔

اختتام:-

مرتب کیا سر بسر یو کلام | کہ عاجز بندا ہے نبیؐ کا غلام
ختم کر کے فاتحہ کیا نت مدام | با حقِ محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

"کتاب نورنامہ بجہت خواندن رحمت بی بی صاحبہ از دست خواجہ عبداللہ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد بتاریخ دہم جمادی الثانی بروز جمعہ ۱۲۷۸ھ ہجری بوقت چہار گھڑی روز باقی ماندہ بود صورت اتمام رسید"

ادارۂ ادبیات اُردو میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۳۴۰) تحفۃ الاسرار

نمبر کتاب (۳۴۷۶ جدید) سائز (۷½×۴½ انچ) تعداد صفحات (۹۰) تعداد سطور (۱۵-۱۶، مختلف) بدخط نام مصنف۔ محمد حسین ولد شیخ محی الدین ساکن قلعہ کلیانی صوبہ بیدر۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۹۳ھ۔

آغاز:-

"دربیان روح انسانی یہ تعین ذات کا اوّل ہے۔ . . . ."

... بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی خالق السموات والارض ...... آں بے نشان است کم ہستی صرف عبارت اوست ... الخ

پہلے دو ورق کسی رسالہ تصوف کے تحریر ہیں اوس کے بعد اصل رسالہ تحفۃ الاسرار شروع ہوتا ہے جس میں ابتداً فارسی زبان میں تین ورق ہیں بعد ازاں اس کی تشریح دکھنی زبان میں کرکے اصل مطالب نظم و نثر میں بیان کئے گئے ہیں۔ یہ نسخہ مسودہ ہے خود مؤلف کا مکتوبہ معلوم ہوتا ہے۔

اختتام :-

" رہ نزدیک دوری ..... اگر یکتا شوی بردی خدائی "

ترقیمہ :-

" تحریر فی التاریخ دوازدہم شوال روز چہارشنبہ ۱۲۹۳ھ بالفرام رسید۔ اس رسالہ کا نام تحفۃ الاسرار تام رکھا۔ مصنف اس کا فقیر حقیر محمد حسین ولد شیخ محی الدین ساکن قلعہ کلیانی صوبہ بیدر دکھن حال در قصبہ ملکاپور ضلع بلڈانہ است۔"

(۳۴۱) ترجمہ نفس رحمانی

نمبر تصوف شامالات ۳۹ سائز (۷×۱۰) صفحہ (۳۱۰) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ کلیم اللہ ابو المحی الدین قادری۔ تاریخ تصنیف اوائل سنہ ۱۱۰۰ھ۔

نفس رحمانی سید عبدالرحمن کی تصنیف ہے جو ابراہیم عادل شاہ کے عہد میں موجود تھے۔ اس کا ترجمہ شاہ کلیم اللہ نے کیا ہے۔ دکن کے دو شاہ کلیم اللہ کا تذکرہ عبدالجبار صاحب ملکاپوری نے اپنے تذکرہ میں کیا ہے۔ مگر ان دونوں میں ابو المحی الدین قادری کی صراحت نہیں ہے، بہرحال تیقن کے ساتھ کسی کا حال نہیں لکھا جاسکتا صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ آپ دکن کے باشندے تھے۔

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین کہ جمیع حمد و ثنا ثابت ذات اللہ تعالیٰ کے تیں کہ پرورش کنندہ عالم کا ہے کہ او اللہ الصمد واحد الاحد یعنی موجد موجودات ہے تمام کائنات ستے۔"

یہ کتاب سید عبدالرحمن الحسنی الحسینی قادری کی کتاب نفس الرحمان کا ترجمہ ہے۔ لیکن ترجمہ میں مترجم نے اپنی جانب سے مزید اضافہ کیا ہے۔

تصوف کے مسائل اور اسرار اس میں بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

" شیخ ابی اسحاق شہید ختلانی اون سے سید محمد المشہور بہ نور بخش اون سے شیخ محمد المشہور اون سے شیخ غیاث الدین محمد اون سے شیخ محمد الحسن اول سے ..... ناقص الآخر ہے۔"

(۳۴۲) جامع الحقایق منظوم

نمبر تصوف ۱۵۷۴ سائز (۷×۹) صفحہ (۱۸۸) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف سید احمد قادری سبز پوش۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق تفصیلی معلومات نہیں ہوئے، اس قدر پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنے وقت کے ایک بلند پایہ صوفی بزرگ اور اچھے شاعر تھے۔

آغاز:-

ناؤں جس کو نیں اس کی ناؤں سوں
کر بنا اس بعد بھی کچھ بول توں
ناؤں اس کو نیں ولے پر ناؤں سات
سر او بھاتی ہے دیکھو ذات وصفات
ناؤں شئی کا عین شئی نا غیر ہے
اہلِ باطن کے نزدیک سب خیر ہے

یہ مثنوی تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے، عنوانات کے تحت ہر ایک بیان ہوا ہے، چند عنوان یہ ہیں:۔
اسماء الٰہی، مرتبہ جامع انسان، دو وجود، سر وجود مسئلہ میت، مسئلہ وصل، قضا و قدر، تجلیات الٰہی وغیرہ۔
اکثر عنوانات کے تحت سوال جواب کے تحت سوالات اور جوابات دیئے گئے ہیں، نیز بیسیوں حکایات بھی ان ہی عنوانات کے تحت آگئے ہیں جن کو علحدہ عنوان دے کر لکھا گیا ہے۔
عنوانات فارسی میں ہیں۔
مثلاً حکایت رفتن سلطان سکندر در لباس حاجب۔
شیخ عبدالکریم جیلی در انسان کامل میفرماست۔
قال غوث الاعظمؒ۔
یکے شخص کہ ظرف روغن گنجد بر سر نہادہ در راہ رفتہ بوجہ در آنجا اشرفی دید۔
حدیث نبوی العلم نقطۃ و کثرہا جہل، شخصی طالب الطاس بود و نزدیک کامل رفت۔
یک شخص در حالت شکرے در بازار رفتہ بود،
دریں باب (معراج) ابوالحسن نوری
دریں باب (معراج نبیؐ) سید احمد قادری الحسینی سبزپوش کہ مصنف ایں کتاب میگوید"۔

اختتام:-

ہات میں تیرے جو دلیے ہات او
ہات او تیرا ہے نیں او سی کا نیکھ
گر او پکڑے گا جسے اس ہات سوں
فیض کا ہے ہات تیرا دیک توں
دست بدست کوئی ایک کے یک ہووین اگر
ہات او تیرا ہے تا روزِ حشر

(۳۴۳) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۵۵) سائز (۵×۹) صفحہ (۷) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۱۱ھ
اس رسالہ کے مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوسکے۔

آغاز:-

حمد و ثنا و نعت میں عزوجل اس حکم ارشاد نامہ اس رسالہ محبوب الاسرار کا مصنف سید محمد حسینی ارشادہ خطاب من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو کوئی پہچانا ہے اپنے تن کو"
یہ تصوف کا رسالہ ہے جس میں چند مسائل کا تذکرہ ہے۔

اختتام:-

رو کہ پیر اپنا لا کو سر پر سے تو تب پیر کا کلمہ پڑھے تو پیر سا ہوئے

نظر آوے گا۔ اور پیر مرید کو دیکھنا چاہا تو اس دستور مرید کا کلمہ پڑھا تو مرید نظر آوے گا۔"

آغاز کے دو صفحے ایک دوسری کتاب کے معلوم ہوتے ہیں۔

(۳۴۴) رسالہ تصوّف

نمبر (تصوف شالملات ۵۶) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۸) سطر (۱۴) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱ھ۔ کتابت سنہ ۱۲۵۵ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"ذات جس حیثیت سوں کہ وہ ذات ہستی محض ہے اس ذات کو غیب ہویت ہور مجہول النعت ہور لاتعین ہور ازل ولا ازال ہور غیب الغیب ہور وجود محبت ہور عین الکافور"

اس رسالہ میں خدا کی ذات اور صفات کا مختصر طور پر تذکرہ ہوا ہے۔

اختتام:-

"اپنے وجود سوں اب بھی دنیا میں محتاج ہے ایس کو دیکتا خوب ہے ہور بھر فائدہ یو ہے بندہ منگیا تو خدا خوش ہوتا ہے جیسا کہ بعضے حدیثاں سو یوں بات ثابت ہوئی فہم من فہم۔"

ترقیمہ:-

اختتام ایں رسالہ ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۲۵۵ھ انصرام شد بایں وجو ۔ ۔ ۔ بندہ کمترین غلام قادر صبغتہ الہی

حسب ارشاد جناب فیضمآب میراں سید شاہ محمد الحسینی القادری بصبغتہ الہی اودگیری۔

اس رسالہ کے آغاز میں ایک اور رسالہ چار صفحے پر لکھا گیا ہے جو تصوف پر مشتمل ہے اور بطور سوال جواب لکھا گیا ہے۔

(۳۴۵) رسالہ تصوّف

نمبر (تصوف شالملات ۱۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۶) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱ھ کتابت سنہ ۱۲۲۱ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوے۔

آغاز:-

"حضرت میراں محی الدین قدس سرہ العزیز روایت کے سو بیان بولیا جاتا ہے کہ رمز سوں راز و نیاز کے باتاں ہور کلمہ کے پچھانتاں معلوم کرنے کی لوگاں سوں معلوم کرتا ہیں تو کلمہ کیا ظاہر ہے ہور اس ظاہر کوں باطن میں ثابت کرنا بہوت مشکل ہے۔"

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے جس میں طالب کو مخاطب کر کے بعض تصوف کے مسائل روح، مصحف فقیر کے مراتب وغیرہ کا بیان ہے۔

اختتام:-

"انسان کا اصل خدا کی ذات دنیا کا دروازہ ہوں آیا سو بے پناہ کیا سو توں پیارا ہا۔"

ترقیمہ:- فی التاریخ دہم جمادی الآخر سنہ ۱۲۲۱ھ بروز بلدہ نہر ٹنگرہ بہ اتمام رسید۔

ختم کتاب کے بعد ایک صفحہ پر ایک یادداشت معراج کے متعلق ہے۔

(۳۴۶) رسالہ وحدت الوجود

نمبر (تصوف ۱۷۸۸) سائز (۱۲×۷)، صفحہ (۶۵) سطر (۱۷) خط شکستہ۔ مصنف۔ نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بہم دست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"جمیع اقسام حمد وثنا ثابت ہے ذات ایک کنیں، کہ وجود اس کا عین اوس کا ہے جل جلالہٗ اور اول ظہور اوس کا حقیقت محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلام کہ سید المرسلین اور شفیع المذنبین"

یہ تصوف کا ایک رسالہ ہے اس میں وجودِ خدا اس کی ذات صفات، مرتبہ الوہیت۔ وحدانیت وغیرہ کے مسائل کی تفصیل کی گئی ہے۔

اختتام:-

" الشیخ سید شاہ قادر محی الدین فخری الصفوی مدظلہ العالی وافاض علینا الفیوض منہ فی الخفی واعلیٰ فرماید آمین ثم آمین"

(۳۴۷) مورکھ سمجھاوتی

نمبر (تصوف ۷۷) سائز (۵×۸)، صفحہ (۲۶) سطر (۱۴ تا ۱۶) خط نستعلیق۔ مصنف۔ فقیرا۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ

ڈاکٹر زور صاحب نے دکن کے ایک مصنف فقیر اللہ شاہ حیدر کا تذکرہ اُردو مخطوطات کے صفحہ (۱۶۰) پر کیا ہے۔ اور ان کو بارھویں صدی کا شاعر تسلیم کیا ہے، مگر زیرِ بحث کتاب کے مصنف کوئی اور شاعر معلوم ہوتے ہیں، جن کے متعلق ہمیں کوئی معلومات بہم دست نہیں ہوے۔

آغاز:-

اللہ نام جپو رے بھائی	جو تمیں کچھ ہے چترائی
اللہ نام جپو دن داتا	غیر کا چھوڑو دل سے ناتا
اللہ نام جپو ہر سان سا	جو چاہو بیکنٹھ کا باسا

یہ ایک رسالہ تصوف میں ہے جس میں چند قرآنی آیات کو عنوان قرار دے کر اس کے تحت نظم میں صراحت ہوئی ہے۔ چند عنوان یہ ہیں:-

(۱) فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون۔

(۲) لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔

(۳) انی جاعل فی الارض خلیفة۔

(۴) کل شئی یرجع الیٰ اصلہ۔

(۵) الدنیا مزرعة الاخرة۔

تخلص:-

اتنی بات کہی ہے فقیرا	واذکر ربک ذکر کثیرا

اختتام:-

نرک میں جاویں مہر ستاویں
اپنی کیا کیا بدلا پاویں
فی انفسکم اوس دن جانوں
من عرف ہے رمز کوں مانوں
وفی انفسکم افلا تبصرون

حیدر آباد کے دوسرے کتب خانوں میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۴۸) گنج مخفی

نمبر (تصوف ۲۰۳۱) سائز (۷×۹) صفحہ (۱۵۴) سطر (۱۳)
خط نستعلیق۔ مصنف۔ محمد شریف۔ تاریخ تصنیف ۱۱۱۱ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۳۴ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بہم دست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"شکر بے حد ہور ثنا بے عد وتبارک اللہ تعالیٰ کوں کہ بی وحدانیت محبت کی صراحی تھی عشق کی پیالی میں بھر کر اپس کی خاص پاک اخلاص کے دوستاں حق ہور طالبان مطلق کوں پلا کر وصل کے مکان میں مست الست کیا ہور مرا تب عالی ہور نبوت ہور ولایت غوثیت ہور قطبیت دیا"

یہ ایک تصوف کی کتاب ہے جس کو فارسی سے ترجمہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ تصوف کے کئی مسائل او نکتے بیان کئے گئے ہیں اولاً قرآن شریف کی آیت لکھی گئی ہے اس کے بعد حدیث اور اس کا ترجمہ کر کے مزید صراحت کی گئی ہے جس میں حکایات بھی شامل ہیں، کئی فصلوں میں بیان ہوا ہے پہلی فصل میں روح کا بیان ہے۔ دوسری میں دل کا بیان اور نفس کا بیان، تیسری خدا کی پہچان، چوتھی میں نماز کا بیان (۵) حج کا بیان وغیرہ۔

اختتام:-

"سگل بزرگاں کے جمع جس میں، رہتی بھر نہیں کچھ طمع حکایت کتے پاک بی رو ریا بھوت جب تب سات آپس میں لیا'۔ . . خاک میں ملکو توں جائے گا۔ اسم زندہ اس کتاب میں پائے گا۔ ہے لازم بھی ہونا تجھ یک دن نگا ہی ناؤں تیرا حشر لگ تھا"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد بتاریخ چہارم شعبان ۱۲۳۴ھ اختتام شد۔

خاتمہ کے قریب مصنف نے بیان کیا ہے کہ ۱۱۱۱ھ میں انھوں نے فارسی سے دکنی زبان میں ترجمہ کیا ہے چنانچہ اس کا مختصر اقتباس پیش ہے:-

" بلکہ بے حد دلی نہایت شکر کہ اوس کام لطیف بے کیف کون مہینیاں میں کا سب مہینا رمضان المبارک کے گیارھویں تاریخ ہور گیارھویں اس ہور ایک ہزار ایک سو ایک بار برس تے ہجری نبوی ۱۱۱۱ھ ہور دکنی زبان سوں پنجشنبہ کے روز شروع ہور مرتب کیا یو کتاب گنج مخفی آئینہ جمال نما کوں . . . . . .

یو خادم کمینہ محمد شریف   مصنف ہے اس کا یو عاجز ضعیف
مرتب کیا یو مبارک کتاب   صفاتی و ذاتی کی سب کھول بات

مزید چند اشعار ہیں۔

(۳۴۹) من لگن

نمبر (تصوف ۶۶۰) سائز (۶×۹) صفحہ (۴۴) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف قاضی محمود بحری تاریخ تصنیف ۱۱۱۲ھ۔

محمود نام اور گوگی کے متوطن تھے جو گلبرگہ سے قریب ہے

باپ کا نام بحر الدین تھا اور قضات کی خدمت تھی، اس لحاظ سے قاضی اور بحری کے لقب سے مشہور ہوگئے، گوگی بیجاپور کے علاقہ میں تھا، سلطنت عادل شاہی کے زوال پر قاضی محمود حیدرآباد آئے مگر یہاں بھی پھولنا پھلنا نصیب نہ ہوا اس لیے اورنگ آباد چلے آئے۔ "بحری" تخلص قرار دیا تھا مگر شاعری میں کسی سے تلمذ نہیں تھا۔

بحری روشن دل صوفی اور صاحب تصنیف بزرگ تھے، شاہ محمد باقر کے مرید تھے، چالیس سال کی عمر تک عشق اور شاعری کے نشہ میں مست رہے، وہ فطرتی شاعر تھے، فارسی اور اردو میں جس کو انھوں نے "ہندی" سے موسوم کیا ہے شاعری کرتے تھے، مثنویاں، غزلیات، رباعیات اور قصائد تصنیف کیے تھے۔

کل اشعار کی تعداد اندازاً پچاس ہزار ہوتی ہے، بیجاپور سے حیدرآباد آتے ہوئے راستہ میں چوروں نے لوٹ لیا، دیگر سامان اور اثاثہ کے ساتھ تصانیف کا صندوق بھی چلا گیا، حیدرآباد آنے کے بعد یہاں ایک امیر کے انتہائی اصرار اور خواہش پر مثنوی من لگن تصنیف فرمائی اس کے علاوہ ان کے جس قدر تصانیف کا پتہ چلا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

دیوان، مثنوی بھنگ نامہ، مراثی، قصاید، مثنوی من موہن، ان کی وفات کے سنہ کی کسی نے تحقیق نہیں کی۔

ہماری تحقیق کے لحاظ سے سنہ ۱۱۳۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا ہے۔

ڈاکٹر حفیظ سید نے کلیات بحری کے عنوان سے ایک ضخیم کتاب شائع فرمائی ہے، جس میں قاضی صاحب کے حالات کے علاوہ آپ کی تصانیف اور آپ کے تصوف کا تذکرہ صراحت سے کیا ہے۔

آغاز:۔

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربت پتی پتی ہے
پربت میں ادک نہ کم رتی ہیں
یک سانس ہے نراس ہو رہتی ہیں

من لگن تصوف کے مسائل پر مشتمل ہے، اولاً توحید باری تعالیٰ، پھر توحید ثانی، اس کے بعد نعت، صفت اور منقبت کے بعد اپنے مرشد شیخ محمد باقر کی ستایش کی ہے، اس کے بعد اپنے زمانے کے بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی مدح کی ہے، اس کے عدل اور انصاف کا تذکرہ کیا ہے، بادشاہ کی مدح کے بعد سبب تالیف کا عنوان ہے جس میں حیدرآباد میں اس کی تصنیف کا ذکر کیا ہے، پھر حکایت روزگار کے عنوان سے زمانہ کی حالت بیان کی ہے۔

بیان کیا ہے کہ تصوف کی پہلی منزل تزکیہ اخلاق ہے، اچھے اخلاق کو اختیار کرنا اور برے اخلاق یعنی شہوات نفسانی عادات قبیحہ مثلاً دروغ گوئی، غرور، افترا پردازی وغیرہ سے دل کو پاک کرنا چاہیے، تمثیلات اور حکایات دے کر اپنے مضمون کو ثابت کیا ہے، چند عنوان یہ ہیں:۔

فضیلت انسان، عرفان غیر مرئی وجود روحانی، دانش و بینش، فتوح روح، اسرار دل، اسرار بیخودی، اولیاء اللہ کی بصیرت، نغمہ اور اس کا اثر، عشق وغیرہ، نفس مضمون کے تحت پندرہ حکایات بھی بیان کی گئی ہیں۔

اپنے مرشد شیخ محمد باقر کی مدح میں کہتے ہیں۔

مولا کے محب نبیؐ کے نائب — مانس نہیں مظہر العجائب
ساگر میں سبو تے معرفت کے — مل جن ہیں نور معرفت کے
اس دور میں جو بایزید ہوتے — مل شیخ سوں مستفید ہوتے

ترلوک اپر تری امیری — در حال کرے تو دستگیری
سب چھوڑ پکڑ پڑا ہوں کھونا — یا پیر تو دستگیر ہونا

اورنگ زیب عالمگیر کی ستائش اس طرح کرتے ہیں

اب بول تو مدح بادشاہ کا — اور اس کی کمالیت کلاہ کا
جس کی یہ دو پن کی عادت — عالمگیری ہے اور عبادت
یک ملک نہیں جو اُن لیا نین — یک نقل نہیں جو اُن کہا نیں
ایسا نہ ہوا کسی شہاں میں — نا بلکہ بڑے ساکھاں میں
جس ناؤں لہے ابو المغازی — سلطان اورنگ زیب غازی
دیندار دلیر اور دانا — یک علم نہ سب تے سیانا

اختتام :-

بول نہ یو اسنی ہے اوس تے
یو بات نیں نہ اور کس تے
اس جھوٹ کسی جیبں پڑے نہ تیزی
ہور جش کوں چھوڑ کے نہ چھڑی

من لگن بڑی مقبول مثنوی تھی اس کے کئی نسخے حیدر آباد کے کتب خانوں میں موجود ہیں چنانچہ جامعہ عثمانیہ کتب خانہ سالار جنگ، ادارۂ ادبیات اُردو کے کتب خانوں میں قلمی نسخے موجود ہیں۔

پہلے بمبئی سے شائع ہوئی اب دوبارہ پاکستان سے شائع ہوئی ہے اس نسخہ میں حاشیہ پر بھنگ نامہ بھی درج ہے جس کی صراحت علیحدہ کی گئی ہے۔

(۳۵۰) من لگن دُوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۳۷۳) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۴۷) سطر (۱۰ تا ۱۳) خط نستعلیق۔ کتابت ۱۲۶۵ھ۔

آغاز :-

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پر بہت بہتی پتی ہے

اختتام :-

بوجیا ہے عبث ہوس کے تیں ہوس
کر ہوش ہوس سبھی فراموش
اک اصل پہ چھت نہ چھاؤں اوپر
کر ختم خدا کے ناؤں اوپر

ترقیمہ :-

"تمت تمام شد بعونہ نسخہ من لگن تمام شد بوقت صلوٰۃ تہجد مالک ایں کتاب شیخ احمد عرف محمد صاحب غفر اللہ ذنبہ ۱۲۶۵ھ"

اس کے ساتھ آخر میں ۱۳ صفحوں میں مشکل الفاظ کے معنی بھی لکھے گئے ہیں حروف تہجی کے لحاظ سے الفاظ کی صراحت ہوئی ہے۔

(۳۵۱) من لگن تیسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۵۸۱) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۶۲) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ کتابت ۱۳۵۱ھ

آغاز :-

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربت پتی پتی ہے

اختتام :-

رکھ اصل پہ چیت نہ چھانوں اوپر
کرختم خدا کے نانوں اوپر

ترقیمہ :-

رسالہ من لگن من تصنیف سرچشمہ عاشقاں باری حضرت قاضی محمود دہری نور اللہ مضجعہ ساکن گوگی روز دوشنبہ بتاریخ چہاردہم شہر رجب المرجب ۱۲۵۱ھ در زمان تصنیف تواماں دین پرور دیانت گستر سلطان ابوالمغازی سلطان محمد شاہ بادشاہ سنہ جلوس ۲۰

اس کتاب میں بھی فرہنگ من لگن کے نام سے الفاظ کے معنی لکھے گئے ہیں۔

(۳۵۲) من لگن چوتھا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۵۸۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۱۷) سطر (۱۳ تا ۱۷) خط شکستہ۔ کتابت ۱۱۲۶ھ

یہ کتاب قاضی صاحب کی زندگی میں لکھی گئی ہے کیونکہ ان کا وصال ۱۱۳۰ھ میں ہوا ہے۔

آغاز :-

اے روپ تیرا رتی رتی ہے
پربت پربت پتی پتی ہے

خاتمہ :-

رکھ اصل پہ چیت نہ چھانوں اوپر
کرختم خدا کے نانوں اوپر

ترقیمہ :-

ایں کتاب من لگن بہ ید فقیر حقیر غلام حسین بتاریخ شانزدہم ربیع الثانی بوقت ظہر ۱۱۲۶ھ۔

آخر پر قاضی محمود کا کچھ اور متفرق کلام بھی ہے۔

(۳۵۳) مثنوی من لگن پانچواں نسخہ

نمبر (مثنوی شاملات ۸۸) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۲۳) سطر (۱۵) خط شکستہ۔

آغاز :-

کرم خوردہ — پربت پربت پتی پتی ہے
یک سانس ہے نرکس ہورتی ہے

ناقص الاول ناقص الآخر ہے۔

اختتام :-

دیکھا ہے جنے سفر کی کچھ درد
سو سیا ہے سفر کی گرم ہور سرد
تن کچھ کرے آپ سے نمایاں
دایں تو ہے چونکہ چہار پایاں
مکتب کو اب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ناقص الآخر ہے۔

(۳۵۴) بھنگ نامہ

نمبر (تصوف ۶۶۰) تقریباً ۲۰۰ شعر ہیں۔ خط شکستہ
مصنف قاضی محمود بحری۔ تاریخ تصنیف ۱۱۱۱ھ
کتابت ۱۲۵۴ھ۔
بھنگ نامہ من لگن کے حاشیہ پر درج ہے۔

آغاز:-

لال رنگیلا جو الس رنگ کوں
دیکھ لوڑ یا تو کیا بنگ کوں
بنگ سوں بنگ آپ فشانی کیا
گال نگر باج کو پانی کیا

تصوف کی یہ مثنوی ہے چند "جاموں" میں اس کو تقسیم کیا گیا ہے، جامِ اوّل ظہورِ ذات اور صفات کے بیان میں ہے، اس کے بعد اور گیارہ جام ہیں یعنی جام دوم درمیان وحدت و کثرت۔ جام سوم کشف الٰہی موقوف بر فضل الٰہی جام ۴ درمیان نزول و عروج جام ۵ غیب الغیب مظہر اتم۔ جام ۶ عینیت و غیریت۔ جام ۷ در بیان ہر شئی مظہر اتم۔ جام ۸ سلوک۔ جام ۹ صحبتِ مرشد۔ جام ۱۰ قال صحیح از مرشد درویش۔ جام ۱۱ تعریف ذات ہوا۔ جام ۱۲ تعریف مرشد۔

اختتام:-

اب تو تنگ اپنی اسرار کوں
سونپ الس اپنی کرتار کوں
ہوش سوں بیگانگی مدہوش اچھ
ختم کر اس بات کوں خاموش اچھ

ترقیمہ:-

"تمام گردید بنگار نامہ حضرت محمود بحری واقف اسرارِ خفی و جلی بخط ناتواں روح اللہ قادری بتاریخ ۱۹ شہر جمادی الاوّل ۱۲۵۴ھ"

(۳۵۵) ترجمہ معرفت السلوک

نمبر (تصوف ۲۴۸) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۲۶۰) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف محمد ولی اللہ قادری
تاریخ تصنیف قبل ۱۱۲۵ھ۔ کتابت ۱۱۹۵ھ۔

شاہ ولی اللہ قادری کے والد شاہ حبیب اللہ قادری تھے آپ کا سلسلہ نسب سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ تک منتہی ہوتا ہے شاہ حبیب اللہ قادری شاہ مرتضیٰ قادری کے مرید اور خلیفہ تھے، شاہ حبیب اللہ کا مختصر حال تذکرۂ اولیائے دکن میں درج ہے (ص ۲۶۴)۔

شاہ ولی اللہ قادری اپنے باپ کے ہمراہ حیدر آباد آئے اور محلہ مستعد پورہ میں قیام کیا۔ انورالدین خاں جو آصفجاہ کی جانب سے ارکاٹ کے صوبہ دار بنائے گئے تھے آپ کے مرید اور معتقد ہو گئے، ہر جمعہ کو آپ مکہ مسجد کو پیدل جاتے تھے، ایک مرتبہ فرمایا، مجھے خواب میں معلوم ہوا کہ میرے پاؤں چلنے سے تھک گئے ہیں اس کی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیادہ آنے سے معذور رکھا ہے، اس کے بعد ایک جاگیردار صندل خاں آپ کا مرید ہوا اور ایک پالکی نذر کی اور کہاروں

کی تنخواہ اپنے ذات سے دینے لگا۔

انورالدین خاں کے پہلی مرتبہ فتح کے متعلق بھی شاہ صاحب نے پیش گوئی کی تھی۔ مریدوں نے تاریخ اور دن قلمبند کر لیا تھا۔ جب انورالدین خاں واپس آئے تو اس کی تصدیق ہو گئی۔

شاہ ولی اللہ صاحب تصنیف تھے، علمی قابلیت بہت اچھی تھی، ۱۱۵۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا، حیدرآباد میں باغ گوردھن کے قریب مزار ہے، محمد علی خاں والاجاہ نے آپ کی قبر کا احاطہ سنگ سیاہ سے تعمیر کرایا تھا، تذکرہ اولیائے دکن میں شاہ ولی اللہ کے حالات درج ہیں (ص ۱۱۱۳)

زیر بحث کتاب کا ترجمہ شاہ ولی اللہ نے اپنے باپ کی زندگی میں کیا تھا، اور موصوف کا انتقال ۱۱۲۵ھ میں ہوا اس لیے ترجمہ کی تاریخ ۱۱۲۵ھ کے قبل قرار دی گئی ہے۔

اصل کتاب معرفت السلوک شیخ بندگی معروف بہ شیخ محمود کی تصنیف ہے، جو فارسی میں ہے اسی کا ترجمہ شاہ ولی اللہ نے کیا ہے۔

آغاز:-

"صفت ہور سرانا بے غایت ہور شکر کرنا بے نہایت ثابت ہے اوس واجب الوجود کوں۔ جو ممکن الوجود کوں ممتنع الوجود کے دائرے میں پیدا، ہور اپنے واجب الوجود کوں اس دونو وجود سوں موجود ہور ظاہر کیا۔ بزرگ ہے بزرگی اوس کی۔ ہور عام ہے نعمت اوس کی ہور بہوت ہے نعمت دینا اوس کا۔"

یہ تصوف کی کتاب ہے۔ اس میں قرآن مجید کے آیتوں کو پیش کر کے خدا کی وجود اس کی توحید کی تشریح کی گئی ہے نیز دیگر مسائل تصوف کی صراحت ہوئی ہے۔

دیباچہ میں اپنے والد کی مدح اور ستائش کی گئی ہے۔

اختتام:-

"ہور تمام ظاہر ہور باطن کے عالم کی نمائش کون دکھایا دے اپنے حبیب کی دوستی سوں، جو محمد رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین"

ترقیمہ:-

"تمام شد معرفت السلوک برائے خواندن شاہ زین العابدین طال اللہ عمرہ کتبہ غلام مرتضیٰ ابن شیخ علاء الدین بروز جمعہ شہر جمادی الاول ۱۱۹۵ھ۔"

اس کتاب کے قلمی نسخے کتب خانہ سالار جنگ، ادارۂ ادبیات اردو اور جامعہ عثمانیہ میں موجود ہیں۔

(۳۵۶) ترجمہ معرفت السلوک دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف-۶۸۰) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۱۷۷) سطر (۱۹) خط شکستہ

آغاز:-

"صفت ہور سرانا بے غایت ہور شکر کرنا بے نہایت ثابت ہے اس واجب الوجود کوں جو ممکن الوجود کوں ممتنع الوجود کے دایرہ میں پیدا کیا"

اختتام:-

"ہور تمام انہیں ظاہر ہور باطن کی عالم کے تماشے کوں دیکھلادے اپنی حبیب کی دوستی سوں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ اصحابہ اجمعین الطاہرین وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین۔"

ترقیمہ:-

تمام ہوئی یو کتاب چہار شنبہ کے روز ظہر کے وقت اکتیسویں تاریخ ربیع الاول۔

(۳۵۷) پنچھی باچھا

نمبر (قصص ۶۴) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۶۰) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف۔ وجیہہ الدین وجدی۔ تاریخ تصنیف ۱۱۳۱ھ۔

حالات:-

دکن کا ایک مشہور شاعر وجیہہ الدین وجدی ہے، کرنول اس کا وطن تھا، شاعری سے بڑی دلچسپی تھی تصوف کا صحیح ذوق رکھتا تھا، شیخ فرید الدین عطارؒ کی تصانیف سے شغف تھا، ان کی دو مثنویوں کو فارسی سے اُردو میں ترجمہ کیا ہے وجدی کو شاعری کے ساتھ فنون لطیفہ کی دوسری شاخ موسیقی میں بھی دستگاہ حاصل تھی، شاعری کے لحاظ سے اس کا مرتبہ بہت بلند ہے، اونھوں نے واقعہ نگاری، مرقع نگاری کا بہت اچھا نمونہ پیش کیا ہے۔

وجدی نے تصوف کے کئی مسائل مثلاً عشق الٰہی، جبر و اختیار، تائید غیبی، بے ثباتی، ترک دنیا، جود و کرم وغیرہ عنوان پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی ہے، دکن کے جدید تذکرہ نگاروں نے وجدی کا تذکرہ کیا ہے، اردوئے قدیم، اُردو شہ پارے، دکن میں اُردو وغیرہ میں ان کا حال قلمبند ہوچکا ہے، ان کے علاوہ محمد بن عمر صاحب مرحوم ایم۔ اے لکچرار جامعہ عثمانیہ نے ایک خاص مقالہ قلمبند کیا ہے جس سے ان کے حالات اور کلام پر روشنی پڑسکتی ہے۔

وجدی کی تین مثنویاں مشہور ہیں، پنچھی باچھا، جو شیخ عطارؒ کے 'منطق الطیر' کا ترجمہ ہے۔ دوسری مثنوی تحفہ عاشقاں یہ عطارؒ کی گل و ہرمز کا ترجمہ ہے، تیسری مثنوی باغ جانفزا ہے۔ پروفیسر سید محمد صاحب نے پنچھی باچھا کو شایع کی ہے۔

آغاز:-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کے بلند آواز کر
شوق سوں الیا اوچایا یک پچھا
جو رہے ترلوک کا عالم لوبھا
گلشن وحدت ہے تیرا آشیاں
احدیت کا راز سب تجھ پر عیاں

یہ شیخ عطارؒ کی مثنوی منطق الطیر کا دکنی ترجمہ ہے لفظی ترجمہ نہیں ہے بلکہ کمی و بیشی کی گئی ہے۔

اختتام:-

اس میں یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جی ہوئی پنچھی باچھا تمام

جب کیا تاریخ کا دل میں حساب

تب ہوا میزان میں کیا خاصی کتاب

ترقیمہ :-

کاتب الحروف عاصی . . . . . غلامان غلام خادماں خاکسار خادم خاک پا نعلین حضرت رسول الثقلین فدوی عاجز منشی نیاز محمد خاں ۔

پنچھی باچھا بڑی مقبول کتاب ہے، مدراس میں ۱۲۷۳ھ و ۱۳۱۴ھ ۔ اور بمبئی سے ۱۲۸۰ھ و ۱۳۱۹ھ میں شائع ہوئی ہے، کتب خانہ جامعہ عثمانیہ، کتب خانہ سالار جنگ، کتب خانہ ادارہ ادبیات اُردو میں ایک سے زیادہ قلمی نسخے موجود ہیں، یورپ میں بھی اس کے نسخے پائے جاتے ہیں ۔

اس نسخے میں تاریخ تصنیف کیا خاصی کتاب کے نیچے (۱۱۴۶) لکھا گیا ہے جو صحیح نہیں ہے ۔

(۳۵۸) پنچھی باچھا دوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۵۲۲) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۲۸۶) سطر (۱۳) خط نستعلیق ۔

آغاز :-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر

حمد سوں حق کے بلند آواز کر

شوق سوں ایسا اوچا ایک چھچا

جی رہے ترلوک عالم لوبھا

اختتام :-

اس منے یارب میرا ہوتا ہے کام

شکر ہے جی ہوا پنچھی باچھا تمام

جب کیا تاریخ کا دل میں حساب

تب ہوئی میزان میں خاصی کتاب

ترقیمہ :-

بدہ توفیق یارب گنج مالا

جزاک اللہ فی دارین خیرا

اس کتاب کے خاتمہ کے حاشیہ پر کسی نے ۱۱۲۴ھ لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے ۔

(۳۵۹) پنچھی باچھا تیسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۶۷۰) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۸۸) سطر (۱۳) خط شکستہ ۔

آغاز :-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر

حمد سوں حق کے بلند آواز کر

اختتام :-

جب کیا تاریخ کا دل میں حساب

تب ہوا میزان میں خاصا کتاب

ترقیمہ :-

کاتب رحمان بندا تیرا ہے غریب

دے صفائی دل کی میری . . .

سب دیا تقدیر سوں مج گنج تمام
بخش دی میرے گناہ سب تمام

ترقیمہ سے واضح ہوتا ہے کہ اس کتاب کا کاتب کوئی رحمان ہے شاید عبدالرحمن ہوگا۔

(۳۶۰) پنچھی باچھا چوتھا نسخہ

نمبر (جدید ۳۵۵) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۲۴۶) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف۔ وجدی۔ تاریخ تصنیف ۱۱۳۱ھ۔ کتابت ۱۲۳۹ھ۔

آغاز:-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کی بلند آواز کر

اختتام:-

جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزاں میں کیا خاصی کتاب
من نوشتم صرف کردم روزگار
من نماند خط بماند یادگار

ترقیمہ:-

در یعون ملک الرحمان ترجمہ منطق الطیر کہ در ہندوی پنچھی باچھا عرف است بموجب فرمایش۔ . . خاں صاحب عرف اسمٰعیل خاں صاحب سرخیل زئی بوقت ریاست حضرت کرارنواز خاں بہادر مدظلہ۔ از خط احقر العباد سید میراں ساکن قلعہ تلدرگ بتاریخ بست دوم شہر رجب روز دوشنبہ سنہ ۱۲۳۹ھ بوقت سہ پہر اختتام رسید۔

(۳۶۱) پنچھی باچھا پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۱۰۱۴) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۸۶) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق کتابت ۱۲۳۱ھ
ناقص الاوّل

آغاز:-

خار بولیں گے تو بے علت نہیں
گل کوں دیکھ بن کے تو بے حکمت نہیں
دوزخ و جنت نہیں بے مصلحت
خوب ہے معلوم اس کوں اس کی گت

اختتام:-

اُس منے یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جی ہوئی پنچھی باچا۔ تمام
جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزاں میں کیا خاصا کتاب
اوس طرح کا دل میں ہے میرے ہوس
فضل کر یارب کہ وجدی پو برس
جب ہوا لکھنے ستی نامہ تمام
فضل نورانی سمجھ کر والسلام

ترقیمہ:-

الحمد للہ کہ این نسخہ منطق الطیر کہ تصنیف شیخ المشائخ الوجدی

نور اللہ مرقدہ از دست خواجہ معین الدین در مقام پر دال در ماہ شعبان المعظم بتاریخ بست و پنجم بروز دوشنبہ بوقت عصر ۱۲۳۱ھ نبوی باتمام رسید۔ بموجب فرمائش حیاتی بی بی مکرمہ و برائے خواندن ہمشیرہ نوشتہ گردید۔ . . . .

(۳۶۲) پنچھی باچھا چھٹا نسخہ

نمبر کتاب (۳۵۱۰ جدید) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۲۷) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق

تاریخ کتابت ۱۲۰۱ھ۔

ناقص الاول۔

آغاز:-

علم ظاہر تو نہ تھا اس وقت پر :: صرف نحو فقہ تفسیر و خبر
کون او علم سے ای باشعور :: ڈھونڈتے جانا جسے استاضرور

اختتام:-

اس منے یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جے ہوئی پنچھی باچا تمام
جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزاں میں کیا خاصی کتاب

ترقیمہ:-

کتاب منطق الطیر عرف پنچھی باچا مقام جالنہ تحریر غرہ شہر ذیقعدہ بروز پنجشنبہ اتمام انصرام یافت۔ بدست کاتب قادر صاحب ۱۲۰۱ھ ہجری۔

(۳۶۳) پنچھی باچھا ساتواں نسخہ

نمبر کتاب (۳۵۰۱ جدید) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۴۹) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق

تاریخ کتابت ۱۲۱۷ھ۔

آغاز:-

اے پنچھی پیارے سخن آغاز کر
حمد سوں حق کے سخن پرواز کر

اختتام:-

اس منے یارب میرا ہوتا ہے کام
شکر ہے جی ہوئی پنچھی باچا سب تمام
جب کیا تاریخ کا دل میں حساب
تب ہوا میزان میں کیا خاصی کتاب

ترقیمہ:-

چاشنی ہے جس کو . . . بات کا
تلخ ہے اس کوں سخن نابات کا
یارب نگہدار تو ایماں آں کند
کیں خطمیں بخواند بر من دعا کند

کاتب الحروف حیدر علی تمت تمام شد بحرمت النبی و آلہ الامجاد ۱۲۱۷ھ بتاریخ چہارم ماہ ربیع الثانی۔

(۳۶۴) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۱۳۹۸) جدید ساٸز (½۸×½۵ انچ) تعداد صفحات (۱۴) تعداد سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق
نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین
وصلوٰۃ برخاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اے فرزند آدم کیتی باتاں خدا کی پچھانت کی
نامحرم سے نابولنا بول کراپی کا فرنا ہونا وسی دیوانہ ناکرنا نعوذ
باللہ منہا۔ اگر اس باتوں کو پچھانے ہور سمجھا ہور
بوجھا ہوے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس باتاں سوں خدا کی
ذات سوں واصل ہووے گا"۔

اس مختصر رسالہ میں خدا کی صفات کے پہچانے کا ذکر
ہے۔ مصنف کا نام وغیرہ موجود نہیں ہے (اس کے ساتھ
ایک فارسی رسالہ منسلک ہے)

اختتام:-

"دیکھنا جاننا وس ایک نکتہ سوں ساتوں صفتاں
ہیں والسلام"۔

(۳۶۵) رسالہ تصوف

نمبر تصوف شاملات (۳۵) ساٸز (۶×۷) صفحہ (۲۳)
سطر (۱۲) خط ثلث۔ مصنف۔ نامعلوم۔

تاریخ تصنیف قریب ۱۱۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق ہمیں کوئی معلومات حاصل نہیں
ہوے۔

آغاز:-

"اول فقیری اوپر پنجتن کے اوپری ہے فقیری کی صفت
یو ہے الفقر فخری والفقر منی ہور تاج اوپر محمد صلی اللہ علی
خیر خلقہ محمد وآلہ وسلم"۔
اس میں فقیری کے متعلق چند مسائل لکھے گئے ہیں۔

اختتام:-

"ولا یشرک بعبادت ربہ احدا یعنی نکو کرو
شریک . . . . ورد کار کہ یاد میں کسی کوں"۔
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۳۶۶) رسالہ تصوف شاہ قربی

نمبر تصوف شاملات ۳۹۲) ساٸز (۷×۵) صفحہ (۷)
سطر غیر معین۔ خط شکستہ۔ مصنف شاہ قربی
مابعد ۱۱۵۰ھ۔

شاہ ابوالحسن قربی کی پیدائش ۱۱۱۷ھ میں بیجاپور میں
ہوئی مگر چار سال کے سن میں دیلور علاقہ مدراس آگئے یہاں
۱۱۸۲ھ میں آپ کا انتقال ہوا، شاہ صاحب علوم ظاہری
اور باطنی میں کافی دستگاہ رکھتے تھے، صاحب تصنیف تھے،
شاعری سے شغف تھا، وہ اپنے زمانے کے عالم متبحر بھی تھے
اور صوفی صافی بھی، قربی تخلص تھا، عربی، فارسی اور اردو
میں طبع آزمائی کرتے تھے، آپ کے فیض باطنی سے مولانا

باقر آگاہ نے استفادہ کیا تھا شاہ قربی کی ایک مثنوی چکی نامہ بھی ہے۔ زیر بحث رسالہ نثر میں ہے۔

آغاز:-

"بعد از ثنا ہور صفت خدا تعالیٰ کے ہور درود وسلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم، اے بھائی بوج توں کہ معرفت اللہ تعالیٰ کی تین روش پر ہے۔ پہلے معرفت مطلق عام دوسرے معرفت مقید عام تیسرے معرفت مطلق خاص"

اس کتاب میں تصوف کے چند مسائل یعنی معرفت خدا کی تفصیل کی گئی ہے اور وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔

اختتام:-

"ایسے ملحداں و رافضیاں کے صحبت سے ہمن ہور ہمارے دوستاں کو پناہ دیوے آمین یارب العالمین۔"

اس خاتمہ کے بعد ایک فارسی عبارت میں قال نی خصوص الحکم الولحدیث و افضل من نبوت کی تشریح کی گئی ہے۔

(۳۶۷) خزانۂ معرفت

نمبر (تصوف ۱۵۴۶) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۶۲) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ محمد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۷۵ھ۔ کتابت ۱۲۱۵ھ

دکن میں شاہ محمد نام کے کئی بزرگ ہوئے ہیں، ایک شاہ محمد وہ تھے جو نور دریا کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں، دوسرے یہ بزرگ ہیں جن کا زمانہ نور دریا سے ایک صدی بعد کا ہے، زیر بحث شاہ محمد کے والد کا نام میراں صاحب تھا وہ مرشد بھی تھے چنانچہ خود کہتے ہیں:-

میں آپیچ ہوں قبلہ گاہ کا مرید
ہے نام میراں صاحب سو روشن ضمیر
مراقبہ میں غرق شام و فجر
بھی ایسا سو کا سب نہ دیکھا دیگر

شاہ محمد صوفی بھی تھے اور عالم بھی، آپ کی دو کتابوں کا پتہ چلا ہے یعنی خزانہ معرفت اور خزانہ عبادت۔

زیر بحث کتاب نظم میں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے آپ ایک اچھے شاعر بھی تھے بقول عبدالجبار خاں آپ کا انتقال ۱۲۱۰ھ میں ہوا، قلعہ گولکنڈہ کے قریب مزار ہے۔

آغاز:-

جمیع حمد ثابت خدا کو اچھو
درود و سلام مصطفےٰ کو اچھو
صحاباں پو سارے اچھو برقرار
کہ یعنی سو رحمت پروردگار
بھی سارے ولیاں پو اچھو سر بسر
اچھو میرے بھی پیر و استاد پر

یہ مثنوی تصوف میں ہے۔ حمد و نعت کے بعد اپنے باپ اور پیر کی مدح ہے اس کے بعد عنوانات کے تحت تصوف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں چند عنوان درج کئے جاتے ہیں:-

(۱) مریدوں کو تعلیم دینا۔ (۲) حدیث کی سماعت۔

(۳) تعین اول (۴) سبعہ صفات (۵) مراتب روح۔ (۶) وجود ذات (۷) محیط ذات باری تعالیٰ (۸) مشاہدہ (۹) الوہیت (۱۰) مراتب عالم مثال۔

اختتام:-

نکو پیر کے دل سے توں اُتر
کہ اترے سر یکا نکو کام کر
اتا باتاں سو کر شاہ محمدؐ تمام
محمدؐ پہ بھیج کر درود و سلام

ترقیمہ:-

"کاتب الحروف غلام محمدؐ ولد محمدؐ خواجہ الدین تاریخ بست و نہم شہر ذیقعدہ ۱۲۵۱ھ در مقام نوکنڈہ نوشتہ شد۔"
کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۳۶۸) ارشادات الغافلین

نمبر (تصوف ۱۵۴۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۱۲) سطر (۱۳ تا ۱۶) خط شکستہ۔ مصنف۔ سید محمدؐ عاشق وحشی تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۷۲ھ۔ کتابت ۱۲۲۴ھ
مصنف کی ایک کتاب کا تذکرہ پہلی جلد میں کیا گیا ہے۔

آغاز:-

قال علیہ السلام الشعراء تلمیذ الرحمان
ہا ہو ہے سوں اس کا کر ابتدا
خدا کے جو طالب کوں ہوے فایدا
اللہ نام اول لے بولوں ان کے
توں دیتا ہے اوس کوں جو تجہ کن منگے
قال اللہ تعالیٰ واللہ غنی وانتم الفقراء
توں داتا ہے تیری یو منگتے ہیں سب
کو آتا ہے توں سب یو منگتا نکا رب

اس کتاب میں قرآن مجید کے آیات اور احادیث نبویؐ لکھ کر اس کی تفسیر اور شرح دکنی نظم میں کی گئی ہے۔ آیات اور احادیث وہ جمع کئے گئے جن میں بیعت کرنے مرید ہونے کی ہدایت ہے۔
مصنف کا نام اور کتاب کے اندراجات سنہ تصنیف وغیرہ کے متعلق مصنف نے کتاب کے آخر میں تفصیل دی ہے اس کی صراحت بیان کی جاتی ہے:-

ختم اس سخن پر کیا میں کتاب
کہ عالم او جاہل جو ہوویں لاجواب
یو تصنیف محمدؐ سو عاشق نے کر
تخلص سو وحشی کا دھر اوس اوپر
ہے بارہ وطن مجھ سنو تم اے یار
یہی سٹ بڑولی کا موں ہے ہار
دکھن میں سو رہ کر دکھنی کی زباں
دکنی کے زباں میں کیا ہوں عیاں
کہ بعضی جو بی پیر مرتے ہیں گر
او تو واسطے یو لیکھا ہوں خبر
یو سن کر سو بے پیر نا کوئی مرے
بہوت صدق سوں دل کے بیعت کرے
جو بے پیر باتاں بھی کیتے خراب

انو واسطے یو کہا ہوں کتاب
محرم کی چھٹے بوقت عصر
او سنہ گیارا سو تھا چوہتر اوپر
ہوا ختم شعر او دوشنبہ کے روز
دلے اس میں کہتا تھا باقی ہنوز

اختتام :-

الٰہی بخش لطف آیت حدیث
دفع ہوے دل میں سوں شیطان خبیث
کہا تو ہوں ناقص عقل سوں کتاب
کہ واللہ ہور عالم بالصواب

ترقیمہ :-

تمت تمام این کتاب اشارۃ الغافلین تاریخ ہشتم شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۲۳ھ

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔

(۳۶۹) فقیر نامہ

نمبر (تصوف ۱۵۲۷) سائز (۹×۶) صفحہ (۳۷) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف سید محمد عاشق وحشی تاریخ تصنیف ۱۱۶۹ھ

آغاز :-

ہو الاول ہو الآخر توں معبود
ہو الظاہر ہو الباطن توں موجود
اول کہوں حمد میں پروردگار را
کیا قدرت سوں جن چنداں سارا
سو اوس کے لطف سوں اب دل کو کھولوں
محمدؐ مصطفیٰ کا فقر بولوں

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں آنحضرتؐ کی سیرت کے ایک پہلو فقر کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ مصنف نے تاریخ تصنیف وغیرہ کا تذکرہ کر دیا ہے۔

اتھا سنہ گیارا سو پر ساٹ ہور نو
ہوا تیار نامہ اس وقت جو
اگر پوچھے جو کوئی تاریخ کو تھی
تھی رمضان المبارک کی اوپر چوتھی

اختتام :-

عنایت ہے اماماں پر شہادت
فقر ہے بخشش ہور خاتونِ جنت
درود اں ہور صلواۃ نبیؐ پر
کرو پڑکر فقیر نامہ کوں آخر

ترقیمہ :-

تمت تمام شد کار من نظام شد

(۳۷۰) رسالہ تصوف

نمبر (ادعیہ شاملات ۳) سائز (۹×۶) صفحہ (۶) سطر (۱۱ تا ۱۳) خط ثلث۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۷۵ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

بایزید یک نس شہر کے بھار آئے
شور ہور غوغا سوں خالی جگ کو پائے
چاند چھٹکیا ہے روشن جیوں کہ روز
نور سوں جس کی ہے نس عالم فروز
شیخ چتنا پھر کے دیکھے سب جنگل
کسی کی ہل چل کا رسیا نیں دھان سچل

تصوف کی ایک نظم ہے جو بطور حکایت بیان کی گئی ہے۔

اختتام:-

او اگر تجہ کوں کرے اپس تے یاد
ہے دوا تجہ کوں جو ہووے شاد شاد
اصل میں اوس کی کشش درکار ہے
نیں تو یو کوشش تیری بیکار ہے

(۳۷۱) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۶۱۵) سائز (۶×۹) صفحہ (۱۶) سطر (۸ تا ۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۷۵ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

"اے دوست عزیز حضرت علی کرم اللہ وجہٗ گیے سو سخن من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی آپس کو پہچنیا بنا سو تحقیق خدا کوں پچھانیا۔ یو پہچانت خدا کی کون بوجنا ہے۔"

ایک مختصر رسالہ تصوف کا ہے، نور الٰہی، ید الٰہی، نور محمدی کا ذکر ہے۔ دراصل آغاز میں جو کہا گیا ہے اس کی توضیح ہوتی ہے کتاب کے خاتمہ پر ایک طویل مسلسل غزل بھی درج ہے۔ غزل میں تصوف کے مسائل نہیں ہیں بلکہ فقط "فقد عرف ربہ" کا بیان ہے، غزل کسی شاعر "سلیمان" کی ہے غزل کا پہلا اور آخر شعر درج ہے غزل کے چالیس شعر ہیں

ابتدا:-

الحمد للہ قادر سبحان عز و جل ہے
احمد سوں لی احد لگ یکی منی حل ہے
باطن میں تھا سو قدرت ظاہر کیا محمدؐ
ان کا طفیل معراج مومن کو پل میں حل ہے

آخری:-

جب ہوئی فانی فی اللہ تب ہوئی باقی باللہ
کر ختم تو سلیماں ہر نکتہ شہ غزل ہے

اس غزل کے بعد ایک نثر ہے، اس میں ایک حکایت درج ہے اس کے بعد پھر ایک غزل فارسی اور ایک اردو درج ہے۔

رسالہ تصوف کا اختتام حسب ذیل عبارت پر ہوا ہے:-
"بزرگاں کی شان میں سوں تو تجے معلوم ہووے گا میں کیا کہیا ہوں سو یوں خوبی خدا جانتا ہے۔"

اور ایک غزل ولی کی ہے

آغاز:-

سجن کے باج عالم میں ذکر نہیں
ہمن ہے ولی ہم کو خبر نہیں

اختتام:-

ولی اس کی حقیقت کیونکہ بوجھوں
کہ جس کا بوجنا حد بشر نہیں

(۳۷۲) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۴۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۴۸) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۷۵ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

"پہلی وجود کا بیان خدا کی مدد سے کرتا ہوں کہ عیاں ناسوت کے منزل میں فہم کی قیاس سے بوجھو اے عزیز وہ خواجگان چشت اہل بہشت اس وجود عنصری کا نام واجب کر بولے ہیں۔"

اس رسالہ میں تصوف کے مسائل مثلاً اسمائے الٰہی، صفات الٰہی، ایمان۔ تقوی کا تذکرہ ہے۔

اختتام:-

"اور طریقت کے راہ میں قدم مارے تا وہ راہ تجھے آسان ہو ملکوتی منزل کو انپڑاوے اور اپنی مقصود کو پاوے اور سب جہاں سے ہاتھ جھاڑے تو خلاصی کے صورت نظر آوے۔"

(۳۷۳) رمز العشق

نمبر (تصوف ۹۰۱) سائز (۷×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۰) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۷۵ھ۔ کتابت ۱۲۰۵ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

وہی وہی تا دو جہاں کوئی
پر کہت ہو یا محمدؐ ہوئی
احد محمد ایک پچھانوں
ایک ہی دیکھو ایکو جانوں
حمد کہو اور بہت درود
فہو الحامد والمحمود

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل کا ذکر ہے، عنوان کے تحت چند مسائل کا تذکرہ ہے، بعض عنوان حسب ذیل ہیں:-

مراتب وجود، وحدت والیقین الاول، اتحاد حقیقت و تعدد مراتب، مراتب الحدوث، ایمان الی روح الروح، عالم المثال وغیرہ۔

اختتام:-

اپنے شہ کا لے کر نام
کہا رمز العشق تمام

رمز العشق کوں جس نے جانا　　بیشک خود کو دیکھ پچھانا

حمد کہو اور بہت سلام　　اوّل آخر نیک کلام

اپنے مرشد کی ستایش کرتا ہے:-

دین دنیا کا پشت پناہ　　والی میرا فاضل شاہ

قطب حقیقت شمس یقیں　　نائب سید محی الدیں

عارف کامل دل آگاہ　　نورِ محمد سر آلہ

اول آخر ظاہر باطن　　ہاتھ ہمارا اس کا دامن

ناہیں اوس بن کو یو پیرا　　اس کا ہوں میں اس کا چیرا

نہ کسو سوں مجھ کوں کام　　وہی ہے مولی وہی غلام

ترقیمہ:-

کاتب الفقیر حافظ مرتضیٰ ولد محمد خاں شہاب الدین القصوری ۱۲۰۵ھ۔

(۳۷۴) ترجمہ نامۂ حق

نمبر (۸۸۶ جدید) سائز (۹×۶) صفحہ (۲۸) سطر (۱۳ و ۱۴) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف ۱۱۹۳ھ کتابت ۱۲۵۱ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں

آغاز:-

"نام حق برزبان ہمی رانم

کہ بجان و دلش ہمی خوانم

نام حق کا اوپر زبان کے ہمی چلاتا ہوں جیسا دل ہور جان کی یو پڑتا ہوں میں۔

ملک و صانع قدیم و حکیم

خالق و رازق و رؤف رحیم

بادشاہ ہور کار اگر ہے ہمند قدیم ہے ہور حکیم ہے پیدا کندہ ہے رزق دینے والا مہربان رحمت کرنے والا"

یہ نامہ حق کا لفظی ترجمہ ہے، جو ہر شعر کے نیچے نثر میں لکھا گیا ہے مترجم کا نام نہیں معلوم ہوا۔

اختتام:-

نود و سہ چو رفت سی صد سال

از وفات رسول تا امسال

نیمہ از ماہ جمادی الاول

یو دکھنی نظم گشت

رحمت حق نثار خوانندہ

یادگیرندہ و نویسندہ

اس سے واضح ہے کہ یہ ۱۲۹۳ھ لکھی گئی ہے مگر صحیح نہیں معلوم ہوا۔

ترقیمہ:-

تمت تمام بالخیر کاتب الحروف شیخ عاصی بندہ عاجز ولد شیخ امام الدین ساکن انکل کوت در ماہ جمادی الاول تاریخ چہاردہم روز دوشنبہ وقت ظہر ۱۲۵۱ھ۔

(۳۷۵) رسالۂ سائل تصوف

نمبر (تصوف ۱۶۱۵) سائز (۱۲×۹) صفحہ (۱۰) سطر (۱۸) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"اللّٰھمّ صلِّ علیٰ سیّدنا محمّدٍ وعلیٰ آلِ سیّدنا محمّدٍ وبارِک وسلّم اول گیارہ مرتبہ پڑھنا بعدہٗ یہ دعا پڑھنا"

یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل بیان کئے گئے ہیں:-

اختتام

کہیں صاحب ہوا کہیں غلام ہوا
کہیں بڑا ہوا کہیں چھوٹا
کہیں پیر ہوا کہیں مرید ہوا
کہیں باپ ہوا کہیں بیٹا
آپی گائے آپی قضائے
آپی کاٹے آپی کھائے

(۳۷۶) رموز العارفین

نمبر کتاب (۲۰۵۸ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) تعداد صفحات (۶۲) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق
نام مصنف حسن تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۸۵ھ

آغاز:-

ہے سزاوار ثنا وہ کردگار
جس نے کی وحدت سے کثرت آشکار
ایک دانے سے عیاں خرمن کیا
ایک شعلے سے جہاں روشن کیا

اس مختصر مثنوی میں حمد و نعت و مناجات کے بعد ایک داستان بیان کی گئی ہے جس میں بتلایا گیا ہے کہ ایک درویش عارف واصل حق کے پاس ایک دنیادار نے فقر کی چاشنی کا مزا پوچھا تو اوس درویش کامل نے چند حکایات برسبیل تمثیل بیان کیں۔ پہلے سلطان ابراہیم ادھم اور اون کی کنیز کا قصہ۔ یعنی بادشاہ کی عدم موجودگی میں کنیز بادشاہ کے بستر پر غافل سوگئی تھی اور بادشاہ نے جب یہ حالت دیکھی تو غصہ سے اوس کو پیٹنا شروع کیا اور وہ ہنستی رہی بادشاہ کے استفسار پر اوس نے جواب دیا کہ ایک وقت اس بستر پر سونے سے میری یہ گت بنی اور جو شخص ہر صبح و مسا اس پر آرام کرتا ہے اوس کا حشر روز جزا میں کیا ہوگا۔ اور اسی لیے میں ہنس رہی تھی اس پر ابراہیم ادھم نے بادشاہت چھوڑ دی اور فقر اختیار کیا۔ اور اسی سلسلے میں ابراہیم ادھم کے دیگر حالات منظوم کئے گئے ہیں۔ اس کے بعد دیگر بزرگان دین کے درویشی اختیار کرنے کا سبب یعنی حضرت فریدالدین عطارؒ اور بایزید بسطامیؒ کے حالات نظم کئے گئے ہیں۔

نام کتاب اور سنہ تصنیف کا ذکر اشعار ذیل میں ہے:-

عارفوں کی لیکہ رمزیں میں لکھیں
نام اس کا ہے رموز العارفیں
جب بھرا دُرِ معانی سے یہ طشت
تھی ہزار و یکصد و ہشتاد و ہشت
۱۱۸۸ھ

اختتام :-

جو کہ بیمار اُس کا . . . بایزید
اوس کے حق میں یہ دوا بس ہے مفید
دو حسن کو بھی الٰہی یہ دوا
اس مرض سے تا کہ ہو اوس کو شفا
تمت تمام شد

(۳۷۷) جام جہاں نما

نمبر (تصوف ۱۸۶۷) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۲۰) سطر (۱۹) خط نستعلیق - مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ کتابت سنہ ۱۲۶۰ھ -
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں -

آغاز :-

الحمد للہ رب العالمین الخ

" جان اے عزیز دائرہ اول جام جہاں نما کا یہ ہے کہ اسے حقیقت محمدی دائرہ کہتے ہیں - تو ل . اول قدسی حدیث ہے - یعنی مطلق الوجود یعنے اوس کا معنی یہ ہے کہ وہاں قطع ہیں - سب صفاتی دریافت - اور منقطع الاشارات کہتے ہیں "
آغاز کتاب کے پہلے صفحہ پر ایک دائرہ بھی کھینچا گیا ہے اور اوس کو حرف ابجد اسے ی تک لکھے گئے ہیں یہ نصف دائرہ میں آتے ہیں اس کے بعد باقی نصف دائرہ عقل ، نفس ، طبیعت ، شکل جسم ، عرش ، فلک ، زحل مشتری وغیرہ - چار کرہ ، خاک ، باد وغیرہ پھر چھ مرتبہ جمادات و نباتات وغیرہ کا ذکر ہے - اس کے اندر پھر ایک دائرہ ہے اس میں خدا کے نام وغیرہ لکھے گئے ہیں ، اسی کی صراحت تفصیلی کتاب میں کی گئی ہے -

اختتام :-

" از ازل تا ابد دے باشد ۔ داند آں کس کہ ہمہ دے باشد "

(۳۷۸) واجب الوجود

نمبر (تصوف ۱۸۶۷) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۱۴) سطر (۱۹) خط نستعلیق - مصنف نامعلوم - تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ - کتابت سنہ ۱۲۶۰ھ -
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں -

آغاز :-

اے عارف خدائے تعالیٰ قرآن میں یوں فرمایا ہے کل شئی محیط ھو و فی انفسکم الخ اس واسطے ضرور ہوا کہ کچھ حق کا معرفت جیون آپس کو سمجھے "
یہ تصوف کی کتاب ہے اس میں جیسا کہ نام سے ظاہر ہے وجود باری کے متعلق ، صراحت کی گئی ہے واجب الوجود ممتنع الوجود کی صراحت ہے میراں جی شمس العشاق ، شاہ برہان الدین وغیرہ کے اقوال بھی بیان کئے گئے ہیں -

اختتام :-

جب لگ فرصت داد الٰہی نہ غفلت کہیں بسار القاف باقی شاید ہوتا بندہ فعل مختار - بیت
کہنے میں تو بہاؤں نا پڑے جس کا سو ہے جانی
یا جن چاکی جس کا چکا چا کیا ہوے سو جانی
ترقیمہ :-

یہ رسالہ واجب الوجود کا دسویں تاریخ ربیع الاول ۱۲۶۰ھ ہاتھ سے احقر قاسم خاں کے تمام ہوا۔

(۳۷۹) تفسیر معرفت

نمبر (تصوف ۱۹۳۶) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۰۷) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۳۳۱ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

آغاز:-

"نحمدہ و نصلی الخ
اللہ تعالیٰ شانہ قبل پیدائش مخلوق خزانہ غیب تھا جب او تعالیٰ شانہ کو عرفان کرانے کا قصد ہوا تو اوس نے مخلوق پیدا کی پس مخلوق محبت الٰہی سے پیدا ہوئی اور غرض اس سے معرفت الٰہی ہے"
یہ ایک تصوف کا رسالہ ہے اس میں معرفت الٰہی کا تذکرہ ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان اپنے کو فانی کر کے جیسا کہ قبل تخلیق اللہ تعالیٰ میں مخفی تھا۔ اسی طرح ہو جائے اللہ تعالیٰ کا ظہور انسان پر خود غیب ہی ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ذات الٰہی کو قائم کر کے خود غائب ہو جائے نتیجہ اس کا بقا باللہ ہو جاتا ہے۔

اختتام:-

"یہ جان لو کہ وہی موجود ہے وہ ہست ہے اوس کے سوائے سب عدم ہے یہ خیال یقین کو پہونچا اور محبت

مخلص و کامیاب ہوا۔ خداوند امعرفت خود روزی و افوض امری الی اللہ حسبی الخ

(۳۸۰) رسالہ سلوک

نمبر (تصوف شاملات ۳۰) سائز (۹×۵) صفحہ (۹) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوے۔

آغاز:-

کلمہ طیب سے یہی مقصود ہے
یعنی میں نیں ہوں خدا موجود ہے
نا مجھے ہے ذات نا مجکو صفات
نا مجھے ہے علم نا مجکو حیات
نا ارادت ہے نہ قدرت ہے مجھے
نا سماعت نا بصارت ہے مجھے

یہ ایک منظوم رسالہ تصوف میں ہے جو ناقص الآخر ہے۔ اس میں ذات باری تعالیٰ اور اس کے علم و قدرت کا ذکر ہے۔

اختتام:-

علم عالم کی حقیقت ہے یہ پہچان
علم عالم میں ودیعت ہے پہچان
علم کا عالم تصرف جان لے
علم عالم کا بینش جان لے

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

(۳۸۱) صحت الاسلام

نمبر (تصوف شاملات ۲۱) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۱۴) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"جمیع حمد ثابت ہے اللہ تعالیٰ کو وہ کیسا خدا ہے کہ پالنے والا دونوں جہان کا ہے اور عاقبت کی نیکیاں واسطے پرہیزگاراں کے ہے اور درود وسلام اوپر رسول مقبول اوس کے کہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آل اوس کی پر اور اصحابوں سب پر جان کہ نیک بخت کرے تجکو اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں جو رسالہ مسمی صحت الاسلام ہے بہت کتابوں معتبر سے لکھے ہیں لازم ہے اس کو یاد کرو۔"

اس رسالہ میں بطور سوال جواب تصوف کے اور عقائد کے چند مسائل درج ہیں امام، وجود، تن اور جان، نماز، حج سجدہ وغیرہ کا بیان ہوا ہے۔

اختتام:-

"جواب یہ بول کہ تن میرا مصلی اور دل مسلمان اور ایمان قرآن اور حق تعالیٰ نے راہ بتائی سو وہاں سے ہمنا مسلمانی پائی۔"

ترقیمہ:-

تمام شد ہذا کتاب مالک ابن محمد علی کاتب بھی ہی ہے۔

خط ایک ہی ہے۔

حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۸۲) جامع الاکساب

نمبر (تصوف ۱۲،۷) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۳) سطر (۱۳)
خط شکستہ۔ مصنف امین۔ تاریخ تصنیف قبل سنہ ۱۲۰۰ھ

حالات مصنف:-

دکن اور گجرات میں امین تخلص کے کئی اصحاب گزرے ہیں تیقن کے ساتھ کسی امین سے اس کتاب کو منسوب نہیں کیا جا سکتا ہے، مصنف گلزار آصفیہ نے "امین" نام کے تین اصحاب کا ذکر کیا ہے ان میں سے دو اصحاب اس زمانہ یعنی سنہ ۱۱۰۰ھ کے مابعد سے تعلق رکھتے ہیں، ایک تو میراں شاہ حسینی بن بڑے صاحب کے فرزند تھے، جن کا انتقال سنہ ۱۱۴۲ھ میں ہوا دوسرے امین قمر نگر کرنول سے حیدرآباد آئے تھے اور سنہ ۱۲۰۰ھ میں زندہ تھے، بقول مصنف گلزار آصفیہ (ص ۳۸۷) تصوف کے بڑے عالم تھے اس زمانہ میں ان کا کوئی ثانی اس فن میں نہیں تھا، گمان غالب یہ ہے کہ یہ کتاب ان ہی کی تصنیف ہے۔

آغاز:-

تجھ کو ہے شوق کسب کا گر یار
میں لکھا ہوں سو دیکھ گر یہ کار
ہر کسب کا لکھا ہوں سب مذکور
سب نشست اور مشاہدہ دستور

اس کو بینا کہتے ہیں سب دانی
آپ آپس کوں خوب پہچانی

تصوف کے بعض مسائل اس میں بیان کئے گئے ہیں علم دید، علم محمود، کسب حیدری، ذکر جلی، معائنہ شمسی، نفی و اثبات معائنہ مرات، نقل روح، معائنہ انجم، ادا نماز، نماز معکوس عنوانات قرار دیئے گئے ہیں۔

اختتام:-

مبتدیاں واسطے بنایا ہوں
کھول سارا کسب سنایا ہوں
گر تیرے دل اپر اگر ہے جوش
کر کسب میں لکھا ہوں تنیوں لکہ ہوش
جب امین نظم سے لکھا یو کتاب
تب رکھا نام جامع الاکساب

حیدر آباد کے کسی دوسرے کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۸۳) رسالہ تلاوت الوجود

نمبر (جدید ۱۸۹۸) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۱۰۹) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ عظیم صاحب۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔

شاہ عظیم کے متعلق کوئی معلومات ہدست نہیں ہوے، ان کی دو کتابیں کتب خانہ آصفیہ میں موجود ہیں ڈاکٹر زور صاحب نے ایک شاعر شاہ عظیم الدین کا ذکر کیا ہے ممکن ہے یہ وہی بزرگ ہوں (تذکرہ اردو مخطوطات جلد اول ص ۲۹۱)

اس کتاب میں اولاً چند غزلیات، نقش تعویذ، کچھ ادعیہ درج ہیں، اس کے بعد رسالہ تلاوت الوجود ہے۔

آغاز:-

"حمد اور تعریف ذات ایک کی تیں ہے جو پیدا کیا نورِ محمدؐ کو ساتھ نور وجود اپنے اور موجود کیا خلعت کتیں ساتھ نورِ موجود اپنے یعنی اول ساتھ نور وجود اپنے نور محمدؐ کو پیدا کر کر نورِ محمدؐ سوں تخلیق عالم اور آدمؑ کا کیا"

یہ رسالہ تصوف پر مشتمل ہے، عناصر خمسہ، خاک، آب، آتش، بارش، ہوا کے تذکرہ کے ساتھ دوسرے مسائل کو بیان کیا گیا ہے، مخلوق، غیر مخلوق، خالق، رازق رحمان، رحیم کی تفصیل کی گئی ہے۔

اختتام:-

رُباعی

نہیں ہے یہ وجود ممکنات اے جاہد
جز پرتوے خورشید وجود واحد
جب ذات ممکنات کی جھک کران کو
کیتا ہے عدم سے سوے ہستی وارد

ترقیمہ:-

۲۵ صفر المظفر بوقت نماز ظہر روز سہ شنبہ اختتام یافت، اس نام سے مخدوم شاہ نے بھی ایک کتاب لکھی ہے جو نواب سالار جنگ کے کتب خانے میں موجود ہے۔

(۳۸۴) رسالہ مقصود العارفین

نمبر (۱۸۹۸ جدید) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۳۰) سطر (۱۳) مصنف شاہ عظیم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۶۱ھ۔

آغاز:۔

"حمد اور تعریف اوس ذات کو ہے جو عین اشیاء کا ہے از روئے تشبیہ اور وجود کی اور غیر اشیاء کا ہے۔ از روئے تنزیہ اور نمود کہ حق سبحانہ تعالیٰ بیچ کلام شریف اور فرقانِ حمید کی جو قول ہو الظاہر اور ہو الباطن ہے۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔ ناقص الآخر ہے۔

اختتام:۔

"بلکہ من وجہ عالم امر سے ہے اور من وجہ عالم خلق سے اس کتئیں خیال اور مثال بھی کہتے ہیں کس واسطے کہ بیچ صورت اور شکل مقدار اور انداز و تعین اور تشخص۔"

ترقیمہ:۔

بتاریخ بست و نہم شہر صفر المظفر ۱۲۶۱ھ روز شنبہ بوقت ظہر ایں رسالہ در موضع مز میاں پرگنہ نرکھورہ تحریر یافت

حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانے میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۸۵) رسالہ اثبات مراتب احدیت

نمبر (ادعیہ شاملات ۴) سائز (۹×۵) صفحہ (۴) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۱۵۰ھ کتابت ۱۱۸۹ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ جان اے عزیز کہ اول کچھ نہ تھا اور آسمان نہ زمین نہ عرش نہ کرسی نہ چاند نہ تارے نہ سورج کچھ نہ تھا اور ذات سبحانہ اپنے سوا اپنی اوس حد تلک کے صفتاں کا ظہور نہ تھا۔ اپنی خبر رکھتا تھا نہ غیر کی۔"

اس رسالہ میں بطور سوال و جواب تصوف کے مسئلہ وحدت الوجود۔ مراتب احدیت و وحدت کے متعلق صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:۔

"حقیقت حق الیقین کے یوں مرتبہ اگرچہ بعض اولیاں کو دنیا میں ہوتا ہے اور ایسا آخرت میں بھی ہوے گا آمین یارب العالمین۔"

ترقیمہ:۔

ختم شد و انصرام یافت رسالہ بہ نوشتہ بتاریخ ہفتم شہر شعبان ۱۱۸۹ھ بروز سہ شنبہ بہ ید اضعف عباد اللہ

ومعتقد اہل اللہ صداقت گزیں خواجہ صدر الدین بن سید خواجہ احمد حسینی عفی اللہ عنہ نوشتہ بماند سیہ بر سفید رانیست فردا امید کہ از مطالعہ کنندگان ایں رسالہ از منقول عم محرر را از فاتحہ خیر یاد نمایند ۱۲۱۹ہجری۔

(۳۸۶) اسرار الحسنی

نمبر (تصوف ۱۵۹۶) سائز (۱۴×۹) صفحہ (۱۰۸) سطر (۲۲) خط نستعلیق۔ مصنف سید بادشاہ حسینی واقف۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۲۶ھ

حالات مصنف :-

مصنف کے متعلق اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ان کے والد کا نام سید حیدر شاہ تھا، مصنف کو خاندانی طور پر تصوف سے دلچسپی تھی صوفی بھی تھے اور شاعر بھی، آصفی دور میں موجود تھے، مصنف گلزار آصفیہ نے ایک بزرگ شاہ میر حیدر کا ذکر کیا ہے جو ۱۲۰۰ھ کے قبل مچھلی بندر سے حیدر آباد آئے تھے موصوف کے بڑے فرزند میرن صاحب کے نام سے ملقب تھے ممکن ہے ان ہی میر حیدر کے دوسرے فرزند مصنف زیر بحث ہوں مگر تیقن کے ساتھ کوئی خیال ظاہر نہیں کیا جاسکتا۔

آغاز :-

"حمد و ثنا سزاوار ہے خاص اوس ذات مطلق اور واجب الوجود کے تیں کہ جس نے اپنی قدرت کاملہ سے گنج مخفی کے مرتبہ احدیت کو پیدا کیا اور مرتبہ احدیت سے مرتبہ وحدت کو ہویدا کیا۔"

یہ ایک تصوف کی کتاب ہے اس میں بارہ فصل ہیں جن کی صراحت کی جاتی ہے۔

(۱) عقائد (۲) خلافت صغرا و کبریٰ۔ (۳) ذکر... سجدہ (۴) ذکر اصطلاحات صوفیا (۵) ذکر ارشادات قادریہ (۶) ارشادات و فیوضات خواجگان چشت (۷) خلافت مرید و طالب (۸) فقر (۹) چار پیر چودہ خانوادہ (۱۰) طریق فقرا اور آیات لنگ و لنگوٹ (۱۱) مثالات و ارشادات۔ (۱۲) شغل و اشغال

اختتام :-

"اس رسالہ کو عارفوں کی نظر میں مقبول کر اور سالکوں کے نزدیک ہر دل عزیز کر اور تا قیامت اس کا فیض عالم میں جاری رکھ آمین"

ترقیمہ :-

محررہ پنجم محرم ۱۳۲۶ھ۔

(۳۸۷) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۱۹۹۱) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۹۸) سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف محمد مخدوم سادی۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے صرف اس قدر پتہ چلتا ہے شاہ ناصر الدین کے مرید اور خلیفہ تھے یہ شاہ ناصر الدین کے حالات بھی دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

الہٰی میں منگتا ہوں تیرا صفت
دے توفیق کہنے مجھے ان گنت
دیکھیا مجکوں توں درپن پرت کا
کروں وصف تا میں تیری کرت کا

یہ تصوف کا رسالہ ہے اولاً حمد مناجات نعت منقبت صحابہ کے بعد اپنے مرشد شاہ ناصرالدین کی مدح نظم میں لکھی گئی ہے اس کے بعد نثر میں نفس مضمون ہے بتایا گیا ہے کہ علم کے پانچ اقسام ہیں (۱) شریعت (۲) طریقت (۳) حقیقت (۴) معرفت (۵) وحدت اسی کی تفصیل کتاب میں ہے۔

اختتام:-

"خدا تعالیٰ بہتر ہور راست معلوم ہور مفہوم ہے واللہ اعلم بالصواب۔ صلوات و سلام محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہور ان کے آل پر ہور ان کے اصحاب پر ہوے۔ تمت تمام شد"

(۳۸۸) پاکی پوتھی

نمبر (۲۳۷۴ جدید) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۴) سطر (۱۸) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قبل ۱۲ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

"بسم اللہ رے معنی کیرے نبی توں رکھ جوں ایلہ شروع کرتا ہوں اس کتاب توں"

اس رسالہ میں تصوف کے بعض مسائل کا ذکر ہے۔

اختتام:-

"عزرائیل مرہب لوح و قلم دے لوح قلم جا پہونچا درکار خاص جناب پاک پروردگار الہٰی" تمت تمام شد"

(۳۸۹) انوار العاشقین

نمبر (تصوف شاملات ۳۲) سائز (۹×۵) صفحہ (۲۰۴) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف سید حسین علی شاہ تاریخ تصنیف قریب ۱۲ھ۔

ناقص الآخر ہے۔

سید حسین علی شاہ سید شاہ عبداللطیف قادری الحسنی الحسینی چشتی الشطاری کے مرید اور خلیفہ تھے۔ سید حسین علی شاہ خانوادہ طرطوسیہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے، شاہ عبداللطیف قادری عالمگیری عہد میں موجود تھے حیدرآباد میں مدفون ہیں۔

آغاز:-

"حمد بے حد مر سلطان احدیت کہ ظہور اقالیم سبع صفات اوس سے ہو کر باوجود شیونات رنگارنگ اور اعیان ثانیہ منکثرہ کی قدم تخت گاہ حضرت وحدت سے نزول بیچ مرتبہ کثرت کی فرمایا"

یہ تصوف کی کتاب ہے۔ چار باتیں جن کو "سیر" سے ملقب کیا گیا ہے کتاب منقسم ہے۔

(۱) چار وجود کا بیان (۲) چند مراتب اور عرفان راہ سلوک (۳)... بطون (۴) چند احوال۔
ہر سیر میں احادیث اور قرآن سے دلائل پیش کئے گئے ہیں

اختتام:۔

"یہ سگ حقیر فیض اوس جناب پاک سے دو وقت فیض وارشاد لیا ہے قسم ہے اوس رب الارباب کے یہ سارا صدقہ نعلین پاک کا اور فیض جناب حضرت پیرو مرشد کا ہے۔"

(۳۹۰) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۴۰) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۱۷) خط شکستہ۔ مصنف شاہ میر کمال الدین۔
تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔
شاہ کمال سادات سے تھے، ترکِ لباس کر کے صرف ایک لنگوٹی پر قناعت کی تھی۔ مہاراجہ چندولال ان کے بڑے معتقد تھے شاعری سے بڑی دلچسپی تھی اس زمانہ میں ان کو طوطیِ دکن سے موسوم کیا گیا تھا۔ خوش آواز بھی تھے، بڑے حلیم شمیم بزرگ تھے ۱۳۵۱ھ میں انتقال ہوا، موسی ندی کے کنارے منڈی بازار میں دفن کئے گئے۔

آغاز:۔

گوش کن التماس اے صاحب
گر تو باشی خدائے را طالب
کہ در انتاد جمع ایں اوراق
لکھ ہندی زباں بخوبی طاق

ابتدا میں چند فارسی اشعار ہیں اس کے بعد اردو شعر ہیں۔
اس منظوم رسالہ میں تصوف کے بعض مسائل حقیقت، موجود، معبود، عبد وغیرہ کی صراحت ہوئی ہے۔

اختتام:۔

شہ میر کمال دیں سے نامی ہو تم
توحید کی مرتبہ میں سامی ہو تم
در کشف حقایق پے تخصیص عوام
شیخ اکبر ثمن ... گرامی ہو تم
حامل دل احسن قول کلاں
ہے لاجرم اے کمال کر اس کو تمام
ہزار سال درود و ابلاغ سلام
بر ختم رسل حبیب حق خیر الانام

حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۹۱) رباعیات کمالیہ

نمبر (جدید ۱۸۹۹) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۳۱) سطر (۱۴) خط نستعلیق۔ مصنف۔ کمال۔ تاریخ تصنیف اوائل ۱۳۰۰ھ۔

آغاز:۔

مسئلہ وحدت الوجود اول

پیر کامل سے کر کما ہی حل

رُباعی

ہر چند کہ ہم گنہ گاران بیخ

ہے جن کے عباد صالحین سے مخرج

پر رحمت عالمین کرم سے ہم کو

کہتے ہیں بصغیر علیتا مدرج

رباعیات میں تصوف کے مسائل کا تذکرہ ہے۔

اختتام:-

شہ کمال دین سے نامی ہو تم

توحید کے مراتب میں سامی ہو تم

در کشف حقایق پی تخصیص عوام

شیخ اکبر نمن مدگرامی ہو تم

اس کے بعد چند اوراق میں ادعیہ دینی ہیں۔
حیدرآباد کے کسی کتب خانہ میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۳۹۲) رسالہ اسم اللہ

نمبر کتاب (۲۱۵۴ جدید) سائز (۸½×۶) انچ تعداد صفحات (۶) تعداد سطور (۱۹) خط نسخ معمولی۔
نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲ھ۔

آغاز:-

"ایں رسالہ اسم اللہ است بہ زبان دکھنی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد و آلہ وصحبہ اجمعین، یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ۔۔۔ الخ

اس مختصر رسالہ تصوف میں اسم اللہ کے نکات بیان کئے گئے ہیں۔ اور آنحضرت رسول اللہ صلعم اور خدائے تعالیٰ کے مظاہر خارجی اور داخلی کی تصریح کی گئی ہے۔ اس میں مصنف کا نام نہیں ہے لیکن کسی زبردست صوفی کی تصنیف معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔ ابتدا میں ایک صفحہ میں کچھ ادعیہ کا ذکر ہے اور آخر میں ایک تعبیر نامہ وغیرہ تحریر ہے۔

اختتام:-

بلکہ آپ بیچ ہور تاب لے کر اپنے تیئں دوسری حروف ہے کر نام بولالیا ہے۔

(۳۹۳) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۱۱۲۰) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۱۲)
خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف اوائل ۱۳ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

بشنوید اے دوستاں ایں داستاں

خود حقیقت نقد حال ماست آں

بشنوید اے دوستان رازداں

بولتا ہوں بولنے کی داستاں

بولنے کہ راہ پر ہوا استوار

بول بسم اللہ دل سے باربار

یہ رسالہ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے تصوف میں ہے،

لیکن نہ تو اصل نام واضح ہوتا ہے اور نہ مصنف کے نام کی وضاحت ہوتی ہے، اس مختصر رسالہ میں سورہ اخلاص وغیرہ کی تشریح کی گئی ہے مگر مجمل طور پر اور لفظ "بولنا" اور "بولتے" کا ورد تقریباً ہر شعر میں ہوا ہے مثلاً۔

بولتا ہے بود اور نابود ہے
بولتا ہے ہر جگہ موجود ہے
بولتا ہے رہنما رہبر ہوا
بولتا ہے یار ہم بستر ہوا

اختتام :۔

ہر نفس رو برو بحضرت ذات
باز آید بکار گماہ صفات
گزر کر آپ سے پھر آپ کو جو پایا ہے
اوسی کی آنکھ میں سارا جہاں سمایا ہے
نہ کوئی جاتا ہے یہاں سے نہ کوئی آیا ہے
ڈرانے کے لیے سب کے حدیث و آیہ ہے

(۳۹۴) رسالہ گنج الاسرار

نمبر (تصوف ۱۹۵) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۱۶) سطر (۲۴) خط شکستہ۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف اوائل ۱۲۰۰ھ۔ کتابت ۱۲۹۵ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز :۔

"تعریف اس ذات احدیت کی جس میں کل اوصاف گنج مخفی سے باہر نہیں تو وہی ذات احدیت اپنے اوصاف سے بری تھا اس مرتبہ میں جس کو ذات بلا اعتبار اور بلا اسماء اور بلا صفات بولتے ہیں۔"

یہ ایک تصوف کی کتاب ہے جس میں بطور سوال اور جواب تصوف کے مسائل اور اسرار و رموز بیان کئے گئے ہیں

اختتام :۔

"پس فنا ظاہر کا حقیقت سے باطن حقیقت تک اسے وجود میں ہوا تو سب و دار الوری کا معنی سمجھ میں آئے گا یہاں سے ختم کیا اپنے مقصد کو مراد اور نام رکھا گنج الاسرار کر کر۔ انہ ربی قریب مجیب وباللہ التوفیق وعلیہ التکلات

ترقیمہ :۔

و کرمہ تمام شد کتاب گنج الاسرار بتاریخ غرہ ربیع الاول ۱۲۹۰ھ۔

اس نام کی مثنوی ادارہ ادبیات اُردو میں موجود ہے، اور یہ شاہ سلطان ثانی کی تصنیف ہے، مگر یہ نثر میں ہے، اس کے مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

(۳۹۵) چار پیر چودہ خانوادہ

نمبر (تصوف ۵۲۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۵۷) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف اوائل ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :۔

"الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین صلی اللہ علیہ وسلم

اس رسالہ اذا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ تصنیف یافت چار پیر چودہ خانوادہ حضرت رسول صلی اللہ و آلہ وسلم سوں حرقہ حضرت علیؑ کے تیں پونچا ہے حضرت علی سات شخص سوں طالب کئے گئے۔

جیسا کہ نام سے واضح ہے اس میں بیعت کے سلسلوں کے شجرے دیئے گئے ہیں، چودہ خاندانوں کے شجرے ہیں جو حضرت علی تک پہونچتے ہیں۔

اختتام:۔

"چہارم سریاں خواجہ امین الدین انو حسن بصری سے ہیم چشتیاں خواجہ شمس الدین ابو اسحاق سے ہے۔"
کتب خانہ سالارجنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۳۹۶) رسالہ بیعت

نمبر (تصوف ۶۱۲) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۶) سطر (۱۳)
خط ثلث۔ مصنف۔ تاریخ تصنیف
اوائل ۱۳ھ کتابت ۱۲۸۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:۔

"مسئلہ درباب بیعت اے عزیز کہ بیعت اوپر دو قسم کے ہیں ایک بیعت اطاعت اور دوسرے بیعت مطاوعت اور دونو بھی واجب ہیں، اطاعت فرمانبرداری کو کہتے ہیں۔"
یہ رسالہ کسی دوسرے کتاب کا ایک باب معلوم ہوتا ہے کیونکہ صفحے کے اوراق (۶۲) سے شروع ہوتے ہیں، اور پھر آغاز میں بسم اللہ بھی نہیں ہے جو زمانہ سابق میں ابتدا کتاب کے لیے ضروری امر تھا، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اس میں بیعت اطاعت فرمانبرداری اور بیعت مطاوعت (مرشد کی بیعت) کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخر پر مرید کرنے اور بیعت لینے کا طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:۔

"مرشد ہات میں پیالہ لیوے شربت کا اس پر دم کرے اور قدرے آپ پیوے اور اس کو دونو ہاتواں سیں دیوی اور مرشد نظر بھر کر دیکھتا جاوے۔"
سید محب حسین صاحب کی مہر ثبت ہے۔
شراب طہورا وتم بالخیر۔
فدوی سید محب حسین مہر میں ثبت ہیں ۱۲۸۰ھ

(۳۹۷) ترجمہ وصیت نامہ آنحضرت صلعم

نمبر (تصوف شامالات ۵۸۲) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہدست نہیں ہوے۔
اولاً ایک صفحہ فارسی مضمون ہے اس کے بعد اُردو شروع ہوتی ہے فارسی اور اُردو دونو کا آغاز حسب ذیل ہے۔

آغاز:۔

"بتاریخ اول ماہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ نیک است اگر درین روز . . . . . وصیت کردن۔"

"حضرت رسالت پناہ محمد رسول اللہ علیہ وسلم نے بولے کہ یا علیؑ جو کوئی فجر کا نماز پڑھ کر آفتاب اپر آوی تاک خدا کے ذکر میں سہیگا تو خدا تعالیٰ اوس بندے کو دوزخ کی آنچ حرام کرے گا۔"

اس رسالے میں بعض امور نماز، صبر، شکر، حاجت براری کرنا اور بعض جنسی امور کا تذکرہ ہے۔

اختتام :-

" یا علی انسان پر مُنہ کا پانی نکوستو یو نصیحت رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے امیرالمومنین کوں فرماتے ہیں اوس کے موافق عمل کرو تو بہتر ہے۔"

تمت تمام شد

(۳۹۸) ترجمہ وجود العارفینؔ

نمبر (تصوف شاہلات ۴۵) سائز (۹ × ۵) صفحہ (۴۵)
سطر (۱۱ تا ۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف صاحب علی
تاریخ تصنیف اوائل ۱۳ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز :-

"اے عارف خدا اے تعالیٰ قرآن میں فرماتے ہیں کہ کل شئی محیط، وفی انفسکم افلا تبصرون۔۔۔
اس واسطے ضرور ہوا کہ کچھ حق کا معرفت بولنا جوں اپکوں سمجھ گیا تیوں۔"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل ہیں وجود، واجب الوجود، ممکن الوجود، روح، نفس امارہ، ذکر جلی وغیرہ مسائل کی صراحت کی گئی ہے۔

اختتام :-

"جب سالک فرصت داد ۔ الہی نہ غفلت کہاں بسار انصاف باقی شاہد ہوتا ۔ بندا انعل مختار

ترقیمہ :-

" کار نظام شدہ . . . . . غلام شد ایں رسالہ وجود العارفین من تصنیف حضرت پیر صاحب علی کاتب الحروف غلامان غلام خاک پائے درویشاں شاہ نظر علی بنگالی القادری شطاری تمت تمام شد۔ مالک ایں کتاب سید شاہ حیدر صاحب حسینی۔"
اس نام کی فارسی کتاب ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے۔
کتب خانہ سالار جنگ میں اس نام کی کتاب معظم کی مصنفہ ہے۔

(۳۹۹) رسالہ عظیم

نمبر (تصوف شاہلات ۴۲) سائز (۱۰ × ۷) صفحہ (۱۶)
سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف اوائل ۱۳ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز :-

" الحمد للہ رب العالمین الخ یہ رسالہ حضرت

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے بیچ تعلیم طریقت درویشی کے ارشاد فرمایا کہ ہر صاحب دل اہلِ فقر کے کام آوے اور اپنے مقصود کو پہونچے اور نام اس رسالہ کا عظیم رکھا گیا۔"

اس رسالہ میں بھی بطور سوال جواب تصوف اور عقائد کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، پیر، خانوادہ، تسبیح مرنگاں، غسل میت، ایمان وغیرہ امور کو بیان کیا ہے اور "ان کی نیت" عربی میں لکھی گئی ہے۔

اختتام:-

دستار گفتار مدت چہل تن چہار یار چہل تن چہل من چار اگلی چالیس تن پنجتن یا علی۔

حیدر آباد کے کسی دوسرے کتب خانے میں اس کے نسخے نہیں ہیں۔

(۴۰۰) رسالہ تصوف (اصطلاحات صوفیا)

نمبر (تصوف شاملات (۴۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۴) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۳۰۳ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جان اے عزیز کہ اول کچھ نہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین تھی ہرگز نہ عرش تھا نہ کرسی تھی، نہ تارے تھے، ہرگز کچھ نہ تھا۔"

اس رسالے میں بطور سوال وجواب صوفیا کی بعض اصطلاحات کا تذکرہ ہوا ہے، اس میں ذات اور صفات الٰہی کا ذکر بھی ہے۔

اختتام:-

انسانِ کامل کسے کہتے ہیں جواب جس میں یو سب مرتبہ جمع ہوویں او سے انسانِ کامل بولتے ہیں۔"

ترقیمہ:-

"تمت تمام شد یعنی اصطلاحاتِ صوفیہ کہ در بیان سنہ وار ذات جہت تنزیہ و بتلایان بقید قلم آوردہ۔"

(۴۰۱) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف شاملات ۴۸) سائز (۸×۵) صفحہ (۸) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۳۰۲ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

"سوال عینیت کسے بولتے ہیں اور غیریت کسے کہتے ہیں ہور عینیت و غیریت کا معنی کیا۔ جواب عینیت یگانگی کو بولتے ہیں ہور غیریت بیگانگی کو بولتے ہیں۔"

اس میں بھی صوفیا کے اصطلاحات اور بعض تصوف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

ہور جمال عین جلال ہے باوجود عینیت کے قدر وافعال
دونو کے ہور یو مسئلہ بہت دقیق ہے تو اوس مرشد کامل
کے صحبت سوں کماحقہ معلوم ناہوے والسلام۔

(۴۰۲) رسالہ حفظِ مراتب

نمبر (تصوف شاملات ۴۷) سائز (۸×۶) صفحہ (۸)
سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ
تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"مرتبہ اول لاتعین کا اور اطلاق کا اور ذات بحث سے نہ
ساتھ اس معنی کی کہ قید اطلاق کا اور سمجھ مثے یقین کی بیچ
اوس مرتبہ سے ثابت ہوئی"
اس رسالہ میں عنصر، نفس، روح وغیرہ مسائل کا تذکرہ
ہوا ہے۔

اختتام:-

روح ناطقہ قرب ذاتی رکھتی ہے اور اسی کو درمقصود
بھی کہتے ہیں اور اسی کو دریائے حقیقی بھی کہتے ہیں۔

(۴۰۳) ترجمہ کلمۃ التوحید

نمبر (تصوف شاملات ۵۱) سائز (۷×۵) صفحہ (۲۳)
سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ
تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ اما بعد ازیں طالبان حق پر
واضح ہو کہ یہ رسالہ کلمۃ التوحید تصنیف حضرت غوث صمدانی
محبوب سبحانی قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی کا ہے
جناب قطب الاقطاب روایت فرماتے ہیں سو بیان کیا جاتا
ہے۔ غور سے سن کر دریافت کرنا لازم ہے"
جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ یہ کلمۃ التوحید کا اردو ترجمہ
ہے۔ اس میں کلمہ توحید کے تفسیر کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے
کلمہ بولنا آسان ہے مگر اس کو سمجھنا مشکل ہے کلمہ کو پانچ جنس
سے سمجھنا چاہئے۔

اختتام:-

الہ کہی تو داؤد الا کہے تو موسیٰ اللہ کہے تو عیسیٰ
ہو کہے تو ذات اللہ تعالیٰ کے واللہ عالم بالصواب
تمت تمام شد۔

(۴۰۴) نماز فقرا

نمبر (تصوف شاملات ۵۲) سائز (۸×۵) صفحہ (۵) سطر
(۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۰۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوے۔

آغاز:-

"وقت فجر اس جماعت سے کرنا واجب کی زمیں پر نوکر جلی کی

اذان کہنا ناسوت کی منزل کا مصلی بچھانا شریعت کی راہ میں نفس امارہ کے خطروں پہ کہ تو ابلیس کے طرف سے مونھ پھرا کر مقتدی کرنا۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے عام نماز کے خلاف فقرا کی نماز کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بتایا ہے ان کی نماز کس طرح مشکل ہے۔

اختتام:-

" اے عزیز نماز کرنے والے کو ہر ایک نماز میں ہزار شہید کا ثواب حاصل ہوتا ہے واللہ ولی التوفیق "

تمت تمام شد

(۴۰۵) رسالہ تصوف

نمبر (جدید ۱۸۹۹) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۶۳) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قبل سنہ ۱۲۰۰ھ کتابت سنہ ۱۲۶۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

" تعریف اور توصیف سزاوار ہے اس خدا کوں جو پرستش کیا گیا ہے اس حالت میں جو ثابت اور محقق ہے مظاہر میں جو ظاہر ہیں عبادت کہا جاتا ہے اس کو سو دہی ظاہر ہے۔"

یہ تصوف کا رسالہ ہے چند مسائل بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

و رضیت لکم الاسلام دیناً اور اختیار کیا میں واسطے تمہارے اسلام کو دین پاک پاکیزہ تمام دینوں سے یعنی معرفت توحید کے با انقیاد شریعت کہ ملا ہی شرعاً والسلام۔"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد بست و ہفتم ذیقعدہ سنہ ۱۲۶۰ھ

اس کے بعد چند ادعیہ وغیرہ درج ہیں۔

(۴۰۶) مثنوی علیم اللہ شاہ

نمبر (تصوف شاملات ۱۷) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۹) سطر (۱۵) خط شکستہ۔ مصنف علیم اللہ شاہ۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۲ھ۔

شاہ علیم اللہ شاہ محدث کا تذکرہ بیجاپور کے صوفیا میں ملتا ہے آپ شمالی ہند سے ابراہیم عادل شاہ ثانی کے زمانے میں آئے تھے، مگر یہ تصنیف اس زمانے کی نہیں معلوم ہوتی کیونکہ زبان بہت صاف ہے اس لیے قیاس ہے کسی اور علیم اللہ شاہ کی تصنیف ہے جن کے حالات کسی تذکرہ میں نہیں ہیں۔

مصنف نے بیان کیا ہے کہ شاہ شرف الدین قلندر بو علی کی فارسی مثنوی شمع دلنواز کا یہ دکنی ترجمہ ہے۔

آغاز:-

نام سیں حق کے کروں میں ابتدا
وصف کو جس کے نہیں ہے انتہا

مصطفےٰ ہے پرتوے خورشید ذات

نور سیں جن کے ہوید اسب صفات

یہ ایک تصوف کی مثنوی ہے، اس میں بلبل کی جانب سے سوال کیا جاتا اور اس کا جواب دیا جاتا ہے، عنوان فارسی میں لکھے گئے ہیں جن مسائل کا اس میں تذکرہ ہے ان میں سے بعض یہ ہیں، عزلت درویشاں، طعنہ بر شیخاں، گمراہ، توحید مطلق، کسب، روح، مراتب عشق، محبت خدا، نفس امارہ، تبدیل عالم دنیا و محبت ایشاں۔

اختتام:-

جو کرے تجھ در پو ہو امیدوار

شاہد مقصود پایا در کنار

یا الٰہی تو بحق مصطفےٰ

از طفیل . . . . . .

در صفت محشر تو یا آلِ رسولؐ

از طفیل مقبلاں کرنا قبول

اے علیم اللہ کر ختم کلام

نظم تیرا آکے یاں پایا نظام

(۴۰۷) فراست الفقرا

نمبر (تصوف ۶۴۳) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۰۸) سطر (۹)

خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز:-

"الحمد اللہ حقانی من کل بیانی احکام سبحانی دلیل یزدانی

کہ ہیچوں ہست یا چوں اگر تو بدانی مکان لامکاں گفتہ باشند"

دو صفحے فارسی عبارت کے بعد اردو میں نفس مضمون شروع ہوا ہے۔ اس کتاب میں چند اخلاقی امور بیان کئے گئے ہیں ان کو سرخی سے لکھا گیا ہے اس کے بعد سیاہی سے نفس مضمون کی صراحت ہوئی ہے بعض عنوان یہ ہیں:-

حرام نا کرنا۔ حرام نا کھانا، چغلی نا بولنا، غیبت نا کرنا، جھوٹ نا بولنا، ظلم نا کرنا، بخیلی نا کرنا، دلالی نا کرنا، طمع نا کرنا، حرص نا کرنا، جنگ و جدال نا کرنا، خون نا کرنا، جوا نا کھیلنا، مسخری نا کرنا، قصور نا کرنا، تقصیر نا کرنا۔

اختتام:-

"سوال ذات صفات کس طرح سے معلوم کرنا۔ جواب درمیان شولہ (شعلہ) آتش کے معلوم کرنا۔ یعنی شعلہ صفات ہے . . . کا ذات ہے۔"

(۴۰۸) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۱)

خط نستعلیق۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

مصنف کے متعلق ہمیں کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوے۔

آغاز:-

کہو ابتدا احد احمد منور

کہوں راز مولا جو کیا سکوں اظہر

ہمیشہ ہو رہا سامع بدل بجان ستی

بکھیانن کرواے نظم گیان ستی

اس میں تصوف کے چند مسائل منظوم کئے گئے ہیں اولاً علم
کی تعریف کی ہے اس کے بعد تصوف کے بعض مسائل بیان کئے ہیں
وجودِ باری تعالی کو ثابت کیا ہے کہ مختلف صورت میں جلوہ گر
ہوتا ہے۔

اختتام:-

دیکھو یہاں رسالہ تو اتمام ہے
سمجھ دیک اوس کا کھانا ہے۔۔۔
جو کوئی ہیں خدا کی جو منزل میں پور
کہاموں ہو گستاخ اون کے حضور
جو کچھ اختلاف ہے تو اس میں اگر
کرم کی کرو تم میرے پر نظر

(۴۰۹) رسالہ تصوف

نمبر (تصوف ۸۲۹) سائز (۸×۵) صفحہ (۸) سطر (۱۱) خط
نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ
ہمیں مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"انی انا اللہ رب العالمین، گنج مخفی، نقطۂ ذات مطلق
یو تینوں بل ذات کے مخفی مرتبے ہیں، دہاں سوں چاہا کہ آپکی
مرتب ظہور کروں"۔

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے، نور
ارواح، ظل حلول، قلت، حقیقت، ملکوت، ناسوت وغیرہ
امور کا ذکر ہے۔

اختتام:-

"ہو محیط بنا جرہ کل پر ہے ہو الاول، ہو الآخر،
ہو الظاہر، ہو الباطن ہے کل امر ذی بال لم یبدو باسم
اللہ فھو اقطع والسلام"۔

(۴۱۰) مثنوی چہاردہ گلزار

نمبر (مثنوی ۴۹۰) سائز (۱۲×۷) صفحہ (۳۳) سطر (۱۷)
خط نسخ۔ مصنف تراب۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ

حالات:-

شاہ تراب حیدر آباد کے ایک صوفی بزرگ اور شاعر تھے،
آصفی دور کے ابتدا میں موجود تھے، حلقہ درس اور ارادت
جاری تھا، طلبہ کو درس بھی دیا کرتے اور مریدوں کی تلقین
بھی فرماتے۔ آپ شاہ امین الدین بیجاپوری کی اولاد میں تھے۔

آغاز:-

بنام آنکہ صاحب خانۂ دل
ز شمع دل کیا روشن ہے محفل
بہار گلشن ارواح و اجسام
نوائے بلبل آغاز و انجام
نہ آخر اوس کے تئیں نا ابتدا ہے
نہ اوس کوں منتہا نا ابتدا ہے

یہ تصوف کی مثنوی ہے اس میں چودہ گلزار یعنی ابواب
ہیں اس میں تصوف کا بیان ہوا ہے۔

بعض ابواب جن کو گل سے تعبیر کیا ہے یہ ہیں۔

(۱) ذکر توحید (۲) تمثیل موم و صفت موم (۳) سات صفات (۴) حق اور حقیقت وحدت و کثرت (۵) بارِ امانت (۶) شبخانہ مجمل (۷) وجود مطلق (۸) ارواح و اجسام (۹) روح جمالی وبیانی (۱۰) کل شئی محیط (۱۱) اسما محمّدی (۱۲) عبد و معبود کی یگانگی (۱۳) نور (۱۴) خاتم الانساب وغیرہ۔

تخلص

تراب بلبل باغ الہٰی
کلام گلشن راز ہے گواہی
تراب نقش پائے ان ولی ہے
کہ جس کا جد امین الدین علی ہے
تراب واقف و راز نہانی
نہیں ہے خوف طول قصہ خوانی

اختتام :-

کہوں کیا حالت دل ریش پُر خوں
جواہر خانہ یو طالبی ہوں
جو ہے یو طالبی سو یو ترابی
ہوا شیرازہ ختم کتابی
تراب نقش نعلین حسینی
کیا ختم سخن اسمی و عینی

(۴۱۱) بارہ بحر

نمبر (تصوف ۶۹)، سائز (۹×۵)، صفحہ (۳۸)، سطر (۱۱)
خط نستعلیق۔ مصنف شاہ میاں تراب۔۔۔
تاریخ تصنیف قریب ۱۲۰۰ھ کتابت ۱۲۸۵ھ۔

آغاز :-

صفت کر اول اوس کی جو رام ہیگا
سدا رام کی سنگ بسرام ہیگا
اوسی رام کی سنگ سے رام ہیگا
ہمیں دھیان اوس کا صبح شام ہیگا

جیسا کہ نام سے واضح ہے کتاب "بارہ بحر" میں تقسیم ہے خدا کے اوصاف کا بیان اس میں ہوا ہے چنانچہ بحر دوم میں نظر و بصر کا ذکر ہے اس طرح سلوک کے اسرار وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔

بحر دس میں سوال اور جواب کے طرز پر بیان ہے طالب سوال کرتا ہے اور اس کا جواب دیا جاتا ہے۔

اختتام :-

ہے آدھار جگر بند چار او تگل
سو اِشتہلہ ہے اوس انکی سنگل اکہل

ترقیمہ :-

نفس کتاب کے بعد ایک غزل شاہ خاموش صاحب کی اور دو صفحے دعائیں درج ہیں۔ تمت بدست فدوی سید محب حسین در بلدہ حیدرآباد دکن ۱۲۸۵ھ۔

(۴۱۲) ریاض العارفین

نمبر (اخلاق ۱۲۴)، سائز (۴×۷)، صفحہ (۳۷۹)

سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف محمد اسحاق
بیجاپوری تاریخ تصنیف ۱۲۰۶ھ کتابت ۱۲۶۱ھ
مصنف کے متعلق اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ان کے اجداد
بیجاپور سے تعلق رکھتے تھے، عادل شاہی حکومت کے زوال
کے بعد ارکاٹ کی طرف چلے گئے، اور میسور کے علاقہ میں قیام
کیا۔ مولوی محمد اسحاق کی ولادت ۱۱۸۴ھ میں ہوئی اور بائیس
سال کے سن میں اس کتاب کو تالیف کیا ہے، اس کتاب کی
تالیف کے وقت وہ "مدرا" علاقہ ترچناپلی میں مقیم تھے، ان
کے اور چار بھائی تھے، ریاض العارفین کی تالیف کے وقت
ان کے والد کا انتقال ہو چکا تھا، اسحاق کے ایک دوست یعقوب
نام تھے جن کو شاعری میں کمال حاصل تھا، ان کے مشورہ
سے اس مثنوی کو اسحاق نے تصنیف کیا ہے، مصنف کے
انتقال کا سنہ معلوم نہیں۔

ریاض العارفین ایک مشہور کتاب ہے اس کا تذکرہ دکن
میں اردو کی پہلی اشاعت میں راقم نے کیا ہے (ص ۳۶) اس کے
بعد مدراس میں اردو میں اس کا ذکر کیا گیا ہے (ص ۱۷۶) ڈاکٹر
زور صاحب نے تذکرہ مخطوطات جلد دوم (ص ۷۳) میں بصراحت
ریاض العارفین کو متعارف کیا ہے، موصوف کے مضمون کی
اشاعت کے بعد محمد سخاوت مرزا صاحب نے رسالہ نوائے
ادب بمبئی (بابتہ جولائی ۱۹۵۱ء) میں ایک طویل مضمون قلمبند
کر کے ڈاکٹر زور صاحب کے بعض خیالات کی تردید کی ہے اور
یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس مثنوی کی تصنیف ۱۱۰۶ھ میں ہوئی
ہے مگر یہ خیال اس لیے صحیح نہیں ہے کہ ایک سے زیادہ قلمی
نسخوں میں ۱۲۰۶ھ کی صراحت ہوئی ہے اور مطبوعہ نسخے
میں بھی یہی سنہ درج ہے، البتہ ایک آدھ نسخہ میں ۱۱۰۶ھ
درج ہے اس کو سہو کتابت قرار دینا چاہیے۔

مصنف نے اس مثنوی کو کسی فارسی نثر کی کتاب سے
نظم میں منتقل کیا ہے جس کی صراحت بھی کر دی ہے۔

آغاز:-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب اجلال و عز و جاہ سوں
حمد حق ہے افسر فرق سخن
زینت ہر نامۂ نو دکھن
پر شرف انوار و حمد ذوالجلال
ہے سخن کے چرخ کا روشن ہلال

اس مثنوی میں اخلاقی گیارہ ابواب ہیں جن کی صراحت
مصنف کے اشعار میں پیش ہے۔

باب اول خواہش قوت حلال
باب دوئم بندگی ذوالجلال
باب سوم ترس حق رکھنا مدام
باب چہارم ہے تحمل کا مقام
پانچواں ہے باب جو شام و سحر
حق اوپر رکھنا توکل کی نظر
باب ششم عاجزی لانا بجا
عیب پوشی خلق کی کرنا سدا
باب ہفتم زہد کا ہے پر قدر
رنج اور سختی منے کرنا صبر
باب ہشتم عشق سوں بھرپور ہے
ہمت عشاق سوں معمور ہے

باب نہم چھوڑ دُنیائے دنی
یادِ حق سوں دل کو دینا روشنی
باب دہم پاک تر مانند جان
اولیاؤں کی کرامت کا بیان
گیارھواں ہے باب پر عزت نصاب
مقبلاں کی ہوے سو دعوت مستجاب

مثنوی میں اول حمد ہے اس کے بعد مناجات، مناجات کے بعد نعت پھر مناجات جناب سرورِ عالم اس کے بعد منقبت خلفائے راشدین ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ عنوان ہے، اس کے بعد محبوب سبحانی کی مدح اور ستائش ہے۔ اس کے بعد سببِ تالیف کا عنوان آتا ہے، سببِ تالیف کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔

تخلص کے چند شعر یہ ہیں:-

کاں تو اے اسحٰق عاصی پر گناہ
کاں منزہ پاک درگاہِ اللہ
شکر منعم کا اے اسحٰق اب
جے تجھے بخشیا ہے نعمت پاک رب
کبریا اسحٰق ہے غافل گناہ
کر اپس کی عرفیت کا آشنا

تاریخ تصنیف کی صراحت۔

جب کیا میں نظم یو شیریں مقال
عمر میری تب اتھی بائیس سال
اور سنہ ہجرت سنہ ذوالافتخار
تھے ہزار یک دو صد و شش در شمار
کر دہن کو اپنے اب اسحٰق بند
طول مت کر مختصر ہے دل پسند

فارسی سے ترجمہ کرنے کی صراحت:-

فارسی کے بحر کے سیپیاں مجھار
تھے نہاں یو گوہران آبدار
میں نہنگ قلزم اخلاص ہو
فارسی کے بحر کا غواص ہو
کاڑ کر اوس گوہراں کوں بحر سیں
لا رکھا دکھنی کری بازار میں
فارسی میں تھا نثر یو آشکار
میں کیا اوس کو نظم دکھنی مجھار

اختتام:-

دے خموشی اب زباں کوں بات سوں
رکھ قلمداں میں قلم کوں ہات سوں
بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود
مصطفیٰؐ کے روح اشرف پر درود
ہور مکرم آل ہور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

ترقیمہ:-

"ایں کتاب بعون الملک وہاب در ماہ ذیقعدہ بتاریخ چار دہم ۱۲۶۱ھ بروز ہفتہ بوقت چاشت بخط ضعیف محمد غوث بہ اتمام رسید"

معلوم ہوتا ہے یہ کتاب بہت مقبول تھی چنانچہ اس کے متعدد نسخے حیدرآباد میں موجود ہیں جن کی صراحت

حسبِ ذیل ہے:-

(۱) کتب خانہ جامعہ عثمانیہ ایک نسخہ (۲) کتب خانہ ادارۂ ادبیات اردو دو نسخے (۳) کتب خانہ نواب سالار جنگ میں پانچ نسخے۔ یورپ میں بھی ایک نسخہ موجود ہے (یورپ میں دکنی مخطوطات ص ۴۲)

ریاض العارفین مدراس، بمبئی اور بنگلور میں طبع بھی ہوئی ہے، بمبئی میں قاری محمد سلیم صاحب نے حافظ محمد اکبر خاں مرادآبادی کے ذریعے بامحاورہ اُردو میں نقل کر کے طبع کروایا ہے۔ ۱۲۷۷ھ میں یہ بمبئی میں طبع ہوئی ہے اور کتب خانہ آصفیہ کی مطبوعہ کتابوں میں موجود ہے (نمبر تصوف ۳۶۹) مدراس میں مطبع مظہر العجائب میں ۱۲۷۶ھ میں طبع ہوئی۔

ریاض العارفین کافی ضخیم مثنوی ہے (۵۹۰۰) شعر سے زیادہ کا پتہ چلتا ہے لیکن مختلف نسخوں میں کمی و بیشی ہے۔

(۴۱۳) ریاض العارفین دُوسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۲۸۹) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۲۰۰) سطر (۱۵) خط نستعلیق۔

آغاز:-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب اجلال عزّ و جاہ سوں

اختتام:-

ہور مکرم آل ہور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کو ختم کر

ترقیمہ:-

بافضال الٰہی کتاب ریاض العارفین باتمام رسید۔

(۴۱۴) ریاض العارفین تیسرا نسخہ

نمبر (تصوف ۸۳۲) سائز (۸×۶) صفحہ (۵۱۸) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ کتابت ۱۲۶۴ھ۔

ناقص الاول ہے ابتدائی چند صفحات نہیں ہیں مناجات کے آخر سے آغاز ہوا۔

آغاز:-

کیا کہوں تجھ کو اے دانائے کار
ہے میرا سب راز تجھ پر آشکار
پس میری جس چیز میں ہے مصلحت
کر تو اے پروردگار سر جگت
صدق دل سو یو میرا گفتار ہے
مغفرت تیری مجھے درکار ہے

اختتام:-

کب تلک یوں فکر سو فرسودگی
بس فکر ہووے ذرا آسودگی
بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود
مصطفیٰ کے روح اشرف پر درود
ہور مکرم آل ہور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

ترقیمہ :-

تمت تمام شد، بتاریخ بست و پنجم شوال ۱۲۶۴ھ در سکندر آباد

(۴۱۵) ریاض العارفین چوتھا نسخہ

نمبر (تصوف ۱۹۴۰) سائز (۱۴×۸) صفحہ (۲۲۴) سطر (۱۴) خط نستعلیق . . .

آغاز :-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب عزو جلال جاہ سوں
حمد حق ہے انسر فرق سخن
زینت سر نامہ نو و کہن

اختتام :-

بھیج اپنے بندگی کوں کر نمود
مصطفیٰؐ کے روح اشرف پر درود
اور مکرم آل اور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

(۴۱۶) ریاض العارفین پانچواں نسخہ

نمبر کتاب (۱۴۸۹ جدید) سائز ۱۰½×۷ انچ) تعداد صفحات (۳۱۳) تعداد سطور (۱۹) خط نستعلیق تاریخ کتابت ۱۲۵۶ھ

آغاز :-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
صاحب اجلال و عزو جاہ سوں

اختتام :-

بھیج اپنی بندگی کوں کر نمود
مصطفیٰؐ کے روح اشرف پر درود
اور مکرم آل اور اصحاب پر
پڑھ تحیت اور سخن کوں ختم کر

ترقیمہ :-

"کتبہ اضعف العباد عباد اللہ میر غلام حسن اللہ در مقام مدراس ہفدہم جمادی الاول روز شنبہ وقت ظہر ۱۲۵۶ سنہ ہزار و دو صد پنجاہ و شش ہجری نبوی صلعم۔
نقل مطابق اصل کے ہے شعر کے پڑھنے میں غلطی آجاوے تو کاتب . . . .

(۴۱۷) ریاض العارفین چھٹا نسخہ

نمبر کتاب (۲۰۵۰ جدید) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۳۳) تعداد سطور (۱۱) خط نسخ تاریخ کتابت ۱۲۸۲ھ

آغاز :-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سے
صاحب اکرام عزو جاہ سے

کیونکہ بسم اللہ ہے اسم جلال
وصف ذات ایزد رب تعال

اختتام :-

چپ زباں کو کر سخن کے ساتھ سے
رکھ قلمدان میں قلم کو ہاتھ سے
اور اون کے آل اور اصحاب پر
اور تمام ازواج اور احباب پر
ختم کتاب کے بعد حافظ محمد اکبر کی نظمیں متعلق طبع کتاب
اور تاریخ طباعت (۱۲۷۰ھ) وغیرہ تحریر ہیں۔

ترقیمہ :-

"خاتمۃ التحریر۔ شکر اللہ کہ یہ کتاب مستطاب ....
یعنی ریاض العارفین .... بخط .... غلام غوث ولد
غلام محی الدین عرف غلام جیلانی المتخلص بہ جولاں شہر
ذیحجہ کی چوبیسویں تاریخ ۱۲۸۲ھ پنجشنبہ کے دن تمامیت
کو پہنچی"

(۲۱۸) ریاض العارفین ساتواں نسخہ

نمبر (کلام ۔ ۴۸) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۱۵) سطر
(۱۵) خط نستعلیق۔
ناقص الآخر ہے صرف حمد و نعت کا ذکر ہے۔

آغاز :-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سے
صاحب اجلال عز و جاہ سے

حمد حق ہے افسر فرق سخن
زینت ہر نامہ نو دلہن

اختتام :-

محو ساری شرع ان کی شرع میں
اصل ساری گم ہیں ان کی فرع میں
جب ہوا خورشید... اون کا طلوع
دین ساری بجگئی مثل شموع
جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کتاب ناقص الآخر ہے
اشعار صدر کے بعد کے اوراق نہیں ہیں۔

(۲۱۹) گیارہ اوصاف (ریاض العارفین آٹھواں نسخہ)

نمبر (مثنوی شمالات ۸۰) سائز (۱۲×۷) صفحہ (۳۲)
خط نستعلیق ۔ کتابت ۱۲۵۵ھ۔
صرف ابتدائی حصہ ہے۔

آغاز :-

ابتدا کرتا ہوں بسم اللہ سوں
قادر و قیوم الا اللہ سوں
حمد جس کا افسر فرق سخن
زینت ہر نامہ نو دلہن
تخلص
کاں تو اے اسحق عاصی پر گناہ
کاں منزہ پاک درگاہ الہ
فارسی میں جو نثر سوں تھی یہاں

نظم سوں دکھنی کی کرتا ہوں عیاں

اختتام:۔

فی المثل گر ہوئے نصیحت مثل در
دال کی کرو رکہ ہے الحق الامر
گرچہ ہوں میں آج گو مدرے میں مقیم
لیکہ بیجاپور ہے وطن قدیم

ناقص الآخر ہے اس کے بعد شعر "باب مرا" سے شروع ہوتا ہے۔ جو اس میں نہیں ہے۔

(۴۲۰) خمسہ متحیرہ (اوج آگاہی)

نمبر مثنوی (۴۲۹) سائز (۷×۱۰) صفحہ (۱۰۷)
سطر (۱۵) خط نستعلیق۔ مصنف باقر آگاہ۔
تاریخ تصنیف ۱۲۰۹ھ کتابت ۱۲۵۵ھ۔
مصنف کے حالات جلد اول میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز:۔

ابتدا میں تین صفحے نثر میں تمہید ہے۔

"بعد حمد حضرت الٰہی و نعت جناب رسالت پناہی کے آگاہ ہیچمداں دور از آگاہی سے طریق عشق و محبت کی رائے معلوم ہوئے کہ یہ خمسہ متحیرہ اوج آگاہی مطالع انوار ناز و نیاز و معارج اسرار سوز و ساز ہیں۔"

اے ساقی نگاہ غور کر نکہ	خم او نے کا تشنابی دور کر نکہ
مجھے کر نشاۂ وحدت سے مسرور	سدا رکھ دردی توحید سے دور

مثنوی میں اولاً حمد و نعت ہے پھر مناجات اس کے بعد معراج کا حال اس کے بعد تصوف کے بعض مسائل درج ہیں، اس میں عشقِ حقیقی یا عشقِ الٰہی پر زیادہ بحث کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے اصل شے عشقِ الٰہی ہے جو ہر انسان کو اپنا نصب العین بنانا چاہیئے۔

خمسہ متحیرہ میں پانچ مثنویاں شامل ہیں، پہلی مثنوی صبح بہار عشق، دوسری ندرت عشق، تیسری غرقاب عشق، چوتھی حیرت عشق اور پانچویں حسرت عشق سے موسوم کی گئی ہے۔

یہ مثنویاں تصوف کے عنوان میں، ہیں مگر ان کو افسانے کے طرز پر لکھا گیا ہے

پہلی مثنوی صبح بہار عشق کے سولہ باب ہیں جن کو دروازہ سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:۔

(۱) مناجات (۲) حمد (۳) مناجات دیگر (۴) نعت (۵) بیان معراج (۶) احوال رسالت مآب (۷) منقبت محبوب سبحانی (۸) اجمال مطلق (۹) ۹ (۱۰) سخن کی تعریف اور سبب (۱۱) ابتدا ظہور عشق کس طرح ہوا۔ (۱۲) تعریف عشق (۱۳) القاب و اسماء عشق اس سلسلہ میں لیلی مجنوں کی داستان درج ہے (۱۴) عشق کی راہوں کا بیان اس میں شیخ اکبر کی حکایت درج ہے (۱۵) اقسام عشق اس میں ایک عاشق خوں ریز کی حکایت درج ہے۔ (۱۶) مراتب عشق اس میں تین حکایتیں درج ہیں۔

تاریخ تصنیف:۔

کیا جب جلوہ یہ صبح بہارے	اندھیرا سر دہری کا چلا ہے
میں کیا جب فکر تاریخ اس کی آگاہ	کیا ہاتف شرارہ عشق کا ہے

اختتام :-

مثنوی کے آخر غوثی اور قادر کے قطعہ تاریخی درج ہیں۔

تاریخ غوثی :-

تاریخ اختتام میں اس کی تھا دل میرا
مانند خامہ فکر سے بس بے قرار آج
ناگاہ بول اوٹھا ز سر درد دل سروش
اڈی ہے درد عشق کی پوری بہار آج

ترقیمہ :-

"ایں کتاب مالک قادر محی الدین عطار است بتاریخ بستم ربیع الثانی ۱۲۵۵ھ"

کتب خانہ سالار جنگ میں مکمل نسخے پانچوں مثنویوں کے موجود ہیں (ص ۲۶۲)

(۴۲۱) ندرت عشق

نمبر کتاب (شاملات ۱۹۹۰ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحہ (۱۰۴) سطر (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف مولوی محمد باقر آگاہ ویلوری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۴ھ

آغاز :-

ای ذات تیری جلیل مطلق — ای نام ترا جمیل برحق
ہر حسن سے ہے مراد تو ہی — ہر عشق کا دلبر ہے تو ہی
کہوں کیا تیرا حمد ای ذوالکمال — کہ انت جمیل و انت جمال
عدم تھی جو ظلمت میں بے تاب من — ہوئی نور سے تیری چندر بدن

اس مثنوی میں چندر بدن و مہیار کے عشقیہ قصہ کو دکھنی زبان میں منظوم کیا گیا ہے۔ تاریخ تصنیف آخر میں اس شعر سے نکلتی ہے۔ آخر میں مؤلف کے قطعہ تاریخ کے بعد اور دو قطعہ تاریخ دیگر شعراء کے تحریر ہیں۔

میں چاہا جب کروں نظم اوس کی تاریخ
کہا ہاتف عجب ہے ندرت عشق ۱۲۱۴ھ

اختتام :-

بھی سب اوس کے آل اور اصحاب پر
اور اوس کے سب اتباع و احباب پر
خصوص اوس کے فرزند دلپذیر
قدم جس کا ولیوں کا ہے سرتاج

(۴۲۲) مثنوی غرقاب عشق

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۹۹۰ جدید) سائز (۸×۵ انچ) تعداد صفحات (۹۵) تعداد سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق نام مصنف۔ مولوی محمد باقر آگاہ ویلوری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۴ھ۔

آغاز :-

نہ کیوں حیران ہو اوس کی حمد میں من
نظارہ کو کیا جو دل کا درپن
بنایا حسن کو آئینہ عشق
عیاں جس سے ہوا گنجینۂ عشق
ای تیرے سے مبدء عشق و جمال

ہے تیرے سے حُسن و عشق آشفتہ حال

ہیں دو جگ کے خوبیاں بے بیش و کم

قلزم خوبی سے تیرے ایک نم

اس مثنوی میں ایک عشقیہ قصہ منظوم کیا گیا ہے۔ (یعنی گنگا کے پنگھٹ پر تفریحاً جانے کے بعد وہاں ایک پری رو کے عشق میں مبتلا ہو کر عشق مجازی سے حقیقی کے طرف رجوع ہونے کا بیان ہے)

اختتام :-

کر مجھے یوں گم ترے محبوب میں

کہ رہوں نت محو ہو اوس خوب میں

صلِّ مولانا علیٰ خیر الوریٰ

سید الاملاک ختم الانبیاء

باہر آیا ناگہاں کہتا ہوا

گیا ہے حسن و عشق کے دریا کا جوش

اس کے بعد آخر میں دو قصیدے ۱۲۱۴ھ اس مثنوی کی تعریف میں ہیں جو سید عبدالقادر قادری تخلص اور سید محمد غوث غوثی تخلص کے ہیں۔

(۴۲۳) ترجمہ رسالہ خواجہ قطب الدین

نمبر (تصوف ۵۹۲) سائز (۸×۶) صفحہ (۱۳۹) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف مرقوم علی شاہ اورنگ آبادی

تاریخ تصنیف قریب ۱۲۱۵ھ۔

مصنف اورنگ آباد کے مشہور صوفی اور صاحب علم و فضل تھے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین الخ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا اور احسان اس کا تمام تعریف سزاوار ہے اللہ کے تئیں تحقیق نیکیاں عاقبت کے واسطے پرہیزگاروں کے درود و سلام اوپر رسول محمدؐ کے اور اوپر آل و اصحاب ان کے اوپر تمام کے ہو جیو کہ اس رسالے کو حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے زبان فارسی میں لکھے تھے۔ کہنے سے یاروں کے اس فقیر حقیر احقر العباد مرقوم علی شاہ اورنگ آبادی کے عقل ناقص میں آیا۔"

یہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے فارسی رسالہ کا ترجمہ ہے، اس میں تصوف کے کئی مسائل کا تذکرہ ہے، سوال جواب کے طور پر اس کو لکھا گیا ہے، اور پھر سوال کے تحت مسئلہ کا عنوان دے کر ایک ایک جز کو لیا گیا ہے۔

اولاً ارکان ایمان اور اس کے شروط، علم غیب، عذاب ثواب فرائض شریعت، فقہی مسائل یعنی وضو، تیمم، مسح موزہ، غسل میت اولاً بیان ہوے ہیں اس کے بعد بیعت، طالب، مرشدوں کے مراتب، عین معرفت الٰہی پاکی انفاس، مراتب فقراء وغیرہ مسائل پر بحث کی گئی ہے اور قرآن مجید اور حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"جواب یہ ہے قیام سجدہ قاعدہ نسبت قرأت یہ چھ فرض انا ر کے ہیں عقاید شرعی میں لکھتا ہے۔"

کتاب ناقص الآخر ہے۔

(۴۲۴) مے خانۂ وحدت

نمبر (تصوف ۴۷۸)، سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۳۲) سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف غلام ولی عرف ولی محمد المتخلص بہ عقلاں، تاریخ تصنیف ۱۲۳۶ھ کتابت ۱۲۴۲ھ

مصنف حیدر آباد کا شاعر تھا اور آصفجاہ ثالث سکندر جاہ کے عہد میں موجود تھا، علمی قابلیت بہت اچھی تھی صاحب تصنیف تھا۔ مہاراجہ چندو لال کے دربار میں رسائی تھی فیض سے بہت دوستی تھی۔

آغاز:-

حمد رب العباد لازم ہے
دمبدم سب کو یاد لازم ہے
سب ہیں مخلوق اور وہ ہے خالق
سب ہیں مرزوق اور وہی رازق

یہ ایک مثنوی ہے جس میں اولاً حمد، پھر نعت، اس کے بعد مدح اصحاب اس کے بعد فضیلت حضرت علیؓ، مدح خمسہ اطہر، مدح غوثؒ صمدانی اس کے بعد سید چرن علی شاہ و برن علی شاہ اور سید بہار علی شاہ قادری کی مدح ہے، اس کے بعد سکندر جاہ پھر مہاراجہ چندو لال کی مدح ہے اس کے بعد وجہ تصنیف کتاب اور پھر نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔ ایک فرضی قصہ بیان کیا گیا ہے اور آخر یہ عشق مجازی کو ترک کر کے عشق حقیقی اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ہے ختم کتاب میں شمس الدین فیض اور مرزا حاتم علی کے تاریخ تصنیف مثنوی درج ہوئے ہیں۔ قصہ میں شیطان اور پریوں کی داستان ہے، "شادی" اور شب زفاف پر قصہ ختم ہوتا ہے۔

شمس الدین فیض کی تاریخ:-

سر الطاف سے کہا فی الحال
داستان طریقت اس کا سال
۳۶ ۱۲ھ

اختتام:-

مادہ اس کا جب ہوا موزوں
تدخلی سے . . . . . مضموں
از سر جو نہ خوب یاد ہے بس
جو ہر مخزن مراد ہے بس
۳۶ ۱۲ھ

ترقیمہ:-

"تمت الکتاب میخانہ وحدت بعون الملک الوہاب الغرت من تصنیف غلام ولی عرف ولی محمد متخلص عقلان وکاتب الحروف مرزا حاتم علی بیگ متخلص امکاں بموجب فرمائش والا حضرت حفیظ الدین یکتا زماں عرف بڑے میاں صاحب قبلہ مدظلہ تاریخ چہار نہم ربیع الثانی ۱۲۴۲ھ"

(۴۲۵) رسالہ ہفت گروہ حیدری

نمبر کتاب (۳۶۶ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) تعداد صفحات (۳۲) تعداد سطور (۱۵) خط نستعلیق نام مصنف کامل علی شاہ قادری تاریخ تصنیف مابعد ۱۲..ھ۔

آغاز:-

شکر الحمد للہ ای خدایا — میں تجھ سے دین اور ایمان پایا
توئی حقائقین داور مطلق — ملک جن و بشر کا رب تو الحق

رسالہ (ہفت گرہ) حیدری جو درویش فدا علی نعمت اللہ
کا مصنف تھا اوس کو حسب ہدایت مرشد خود یعنے قلقال علی
شاہ قادری دکھنی میں نظم کیا ہے۔ مثنوی کے آغاز سے پہلے
ہی اس کو نظم کرنے سے متعلق مؤلف نے کیفیت لکھ دی ہے۔

اختتام:-

ہزاراں ہے درود حضرت نبیؐ پر
ہے چار و یار اور آل نبیؐ پر
درودان پنجتن پہ پڑ تو ہر بار
اماماں دوازدہ پر یہ اسرار

(۴۲۶) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (نمبر ۴۶۶ جدید) سائز (۸ ۱/۲ × ۵ ۱/۲ انچ)
تعداد صفحات (۱۸) تعداد سطور (۱۵) خط نستعلیق
معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۰۰ھ
تاریخ کتابت ۱۲۷۰ھ۔

آغاز:-

"اللہ اکبر للہ الحمد۔ کنت کنزا مخفیا ... خدا
کہا تھا کہ میں گنج مخفی میں پوشیدہ بس چاہا کہ مجھے پوجیں،
یعنی میری پہچانت کریں اس واسطے پیدا کیا ہوں دو عالم کو لیے

اختتام:-

اور مختار ہے اپنے خدائی پر عمل کرے تو لوٹے فضل
کرے تو چھوٹے لمن الملک واللہ واحد القہار سون ٹرنا۔

ترقیمہ:-

تمت تمام شد کاتب الحروف ... کامل علی شاہ قادری
بماہ شعبان المعظم ۱۲۷۰ھ۔

(۴۲۷) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۴۶۶ جدید) سائز (۸ ۱/۲ × ۵ ۱/۲ انچ) تعداد
صفحات (۵) تعداد سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی
نام مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ احد۔ احدیت۔ وحدت۔
وحدانیت یو ذات کے چار مرتبہ ابلیس کیوں سمجھا"
یہ مختصر رسالہ تصوف میں وحدانیت ذات باری تعالیٰ
کے متعلق ہے۔

اختتام:-

"یادگاری ملکوت ہمہ اہل فقرا مرقوم نمود"

(۴۲۸) رسالہ در معرفت

نمبر کتاب (۴۶۶ جدید) سائز (۱۰ ۳/۴ × ۸ ۳/۴ انچ)
تعداد صفحات (۱۴) تعداد سطور (۱۴) خط طبعی نستعلیق
نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف ما بعد ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

"کنت کنزا مخفیا فاجبت فخلقت الخلق لاعرف
یعنی تھا میں خزانہ مخفی پس چاہا میں تو پیدا کیا خلق کو واسطے
پہچانت اپنے ای عزیزہ وہ مقام مخفی کا عین ظلمات تھا الخ"

اس مختصر رسالہ تصوف میں خدائے تعالی کے صفات
اور اوس کا ہر جگہ موجود رہنا اور اول و آخر وہی ہونے کا
بیان ہے۔ اور نور محمدی صلعم کی حقیقت اور روح اور عالم
برزخ کی تفصیل ہے۔

اختتام:-

"یعنے تن ہے اور جوہر سے روح کے مثال ہے اور تقصیر
پر تعزیر اس جسد پر ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔
ایں شرح از احقر العباد است۔

(۴۲۹) سوال نامہ موسوم بہ مراۃ السالکین

نمبر کتاب (۷۷ جدید) سائز (۷×۵½ انچ) صفحات
(۲۴) سطور (۱۲) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف
سید مخدوم شاہ حسینی چشتی بلکانوری۔ تاریخ
تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ تاریخ کتابت ۱۳۰۴ھ

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ قولہ تعالی ۔ ۔
لا الہ الخلق والامر اوس کا معنا خدا کہیا تمیں مجھ کو جو
جو میں تمنا پیدا کیا۔ میرا امر تمنا سے پر ہوا وہ امر خدا کا ہے۔"

اس رسالہ میں تصوف کے مسائل بطور سوال و جواب بیان
کئے گئے ہیں (یعنی طالب کا سوال اور مرشد کا جواب ہے) قرآن
مجید اور احادیث سے ہر سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ آخر رسالہ
میں اس رسالے کے نام کی صراحت کی گئی ہے عبارت یہ ہے
"ایں رسالہ تلاوت الوجود مرآیۃ سالکان و عاشقاں است
مرات السالکین اس کا نام"۔ ۔

اس کے ساتھ ایک دوسرا رسالہ حقیقت المعراج مصنف
موصوف کا بھی منسلک ہے جس کا حال علحدہ لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

"عاشق معشوق ہوے یک عشق نہاں رہے اس میں دیک
بندہ فنا ذات بتا کل ہو رہنا"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد ایں نقل نویسی، تاریخ چہارم شوال
۱۳۰۴ھ ہجری مقدسہ۔

(۴۳۰) رسالہ در بیان چار پیر و چودہ خانوادہ

نمبر کتاب (۲۹۴ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات
(۳۲) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی۔ نام مصنف
سید شاہ کریم اللہ حسینی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اول خرقہ حضرت رب العزت سے
جبرئیل کو پر نقطہ دائرہ احدیت حضرت ابو القاسم محمد مصطفی

صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہو، حضرت پیغمبرؐ سے چہار صاحبان کو خرقہ پہنچا کہ مشہور ہیں لیکن علی علیہ السلام سے بہوت جاری ہوا۔

اس مختصر رسالہ میں چار پیر اور چودہ خانوادوں کے اسماء اور ہر خانوادہ کے سلسلے کے بزرگوں کے اسماء ہیں، مصنف کا نام آخر میں سرخی سے کاتب نے لکھا ہے۔

اختتام :-

"چودہ خانوادے سے تین اوپر چالیس گروہ نکلے ہفت گروہ کا رسالہ فقیروں کا تمام ہوا واللہ اعلم بالصواب۔

ترقیمہ :-

ایں رسالہ بہ تصنیف حضرت سید شاہ کریم اللہ حسینی ابت راقم بندہ فقیر حقیر قلندر شاہ لطف اللہ حسینی عرف سید رسول میاں حسینی۔

اس نام کی ایک کتاب کا تذکرہ صفحات ماقبل میں کیا گیا ہے۔

(۱۳۱۴) فوائد المعرفت رحمانی

نمبر کتاب (۲۹۴۱ جدید) سائز ۸×۵½ انچ صفحات (۵۴) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف غلام حسین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۳۱ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۲ھ۔

حالات مصنف :-

غلام حسین نام عتیق اللہ لقب اور غوثی تخلص تھا، معز الدین شاہ احمد اللہ قادری کے مرید اور خلیفہ تھے، صاحب علم تھے اور صاحب عرفان بھی۔

آغاز :-

"الحمد للہ الذی ھو الاحد فی جلال ذاتہ...

بعد کہتا ہے کاتب اس اوراق کا غلام حسین الملقب بہ عتیق اللہ غوثی مرید جناب حضرت جامع حقیقت ... مولانا سیدنا معز الدین شاہ احمد اللہ موسوی"۔

مولف نے لکھا ہے کہ بعض دوستوں نے خواہش کی کہ ایک مختصر رسالہ جو جامع فوائد معرفت توحید ذات وصفات واسماء میں ہو ہندی زبان میں تالیف کیا جائے۔ چنانچہ اون کے اصرار پر تصوف کے عمدہ کتابوں مثل فصوص الحکم وانسان کامل وشرح رباعیات مولانا جامی وغیرہ وغیرہ سے چن کر کئی فائدے مشتمل بر دقایق ونکات کے تالیف کر کے فوائد المعرفت ۱۲۳۱ھ رحمانی نام رکھا۔ اسی نام سے کتاب میں سنہ تالیف بھی برآمد ہوتا ہے۔

رسالہ بارہ فوائد پر مشتمل ہے۔ ہر فائدہ میں دقایق و نکات ہیں۔

اختتام :-

"ہے ختم غوثی فوائد معرفت انسان پہ
از طفیل مصطفےٰ جو خاتم الانسان ہے

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین۔ ... برحمتک یا ارحم الراحمین"۔

ترقیمہ :-

"بتاریخ سیزدہم بوقت یک پہر روز یکشنبہ انصرام شد سن یکہزار و دو صد و شصت و سہ ہجری نبویہ مقدسہ در بلدہ فرخندہ بنیاد۔

دوہرہ۔

احمد سمن سراسر میں کنوں نہ پایو چین
سانس نگاری کو یخ کی باجت ہے دن اور رین"

تمام شد

(۴۳۲) خلاصۃ الانسان

نمبر کتاب (۸۲۷ جدید) ساز (۸½×۵½ انچ) صفحات (۱۸) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی نام مصنف شریف الدین۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۷۴ھ۔

حالات مصنف :-

شریف الدین کے والد کا نام شاہ نصیر الدین تھا وہ قادریہ اور نقشبندی طریقے میں مرید کرتے تھے، شرف الدین صاحب کو اپنے باپ سے خلافت حاصل تھی۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . . اما بعد فقیر شریف الدین ابن شاہ نصیر الدین القادری النقشبندی۔ یہ بیان علم توحید رسالہ وجودیہ یعنی تلاوت الوجود دکھنی میں لانے کا باعث یہ کہ بعضی برادران شریعت و نور دیدۂ طریقت دکھنی کلام پڑھتے ہیں۔

اس مختصر رسالہ تصوف میں مسئلہ تلاوت الوجود کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ دیباچہ کے ابتدا میں اس کا نام خلاصۃ الانسان رکھا ہے۔ لیکن آخر میں رسالہ تلاوت الوجود لکھا ہے۔ پورا رسالہ نثر میں ہے آخر پر چند شعر ہیں :-

اختتام :-

"بغیر توجہ کیوں کر پایا راز ابکار اسارا
شرف آپی خالی ہو کر پایا دکھیو والی"

ترقیمہ :-

تمت الخیر رسید رسالہ تلاوت وجودیہ بید اضعف العباد احمدی بتاریخ ۲۲ ذی الحجہ ۱۲۷۴ھ . . . .

(۴۳۳) مثنوی نان و نمک

نمبر (مثنوی ۳۶۰) ساز (۷×۵) صفحہ (۸۸) سطر (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ مصنف مرزا جعفر ضیع تاریخ تصنیف قریب ۱۲۴۰ھ کتابت ۱۲۴۲ھ۔

مصنف کے حالات جلد اول میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

آغاز :-

مصرعۂ برجستہ بسم اللہ ہے — ہے یہ لاثانی خدا آگاہ ہے
اس میں ہے نام خدا نام خدا — جو محیط کل ہے اور سب سے جدا
جس نے بسم اللہ سے کی ابتدا — ہے یقینی اوس کو حاصل ابتدا

اس مثنوی میں تصوف کے چند مسائل منظوم کیے گئے ہیں، اس کو مولانا جلال الدین رومی کی مثنوی کے انداز میں لکھا گیا ہے۔

اختتام:-

جبہ و دستار پر ہرگز نہ بھول
رہنما کی شکل بن جاتے ہیں غول
مولوی کا قول ہے یہاں معتبر
چاہیے خذ ما صفا دع ما کدر
اے بسا ابلیس آدم طلعت است
پس بہر دستی نباید داد دست

ترقیمہ:-

"نسخہ نان و نمک تصنیف مرزا جعفر نصیح بتاریخ چہاردہم ماہ رمضان ۱۲۴۲ھ باتمام رسید۔

اس مثنوی کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اردو میں موجود ہے (نمبر ۹۲۳)۔

(۴۳۴) آب حیات

نمبر (مجامع ۱۷۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۹۹) سطر (۱۵)
خط نستعلیق۔ مصنف حیات۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۴ھ
مصنف کے حالات جلد اول میں درج کر دیے گئے ہیں۔

آغاز:-

حمد حق ہے بعد سے نعت نبیؐ
دے ہدایت مومناں کو یاربی
باب اول ہے نصیحت کا حبیب
باخبر ہو موت آئے عنقریب
. . . ہے کھوٹی راہ سیدھی صاف ہے
گر تیرے میں بھائی جاں انصاف ہے

یہ کتاب پانچ باب میں منقسم ہے اور اس میں تصوف اور اخلاق کے مضامین درج ہیں، ہر مسئلہ میں حکایتیں بھی درج کی گئی ہیں، گویا مثنوی میں مولانا روم کی طرز کو اختیار کیا گیا ہے۔ مکارم اخلاق، انصاف، فضیلت من عرف، ترغیب عشق، مقام توبہ، مقام زہد، مقام خلوت، مقام توکل، عالم روح، عالم مثال وحدت خدائے تعالیٰ وغیرہ امور کو بیان کیا گیا ہے۔

اختتام:-

بھائی جان تکرار اور ترتیب پر
فائدہ ہے اس میں تازہ رکھ نظر
نام اس کا دل کہا آب حیات
مصطفےؐ پہ ہو درود اور صلوات

ترقیمہ:-

"تمت باب پنجم کتاب آب حیات۔

کتب خانہ سالار جنگ اور کتب خانہ ادارۂ ادبیات اردو میں اس کے نسخے موجود ہیں

(۴۳۵) آب حیات دوسرا نسخہ

نمبر کتاب ۵۶۳ (۲۰ جدید) سائز ۸×۵½ انچ صفحات (۱۲۴)

تعداد سطور (۱۲) خط طمبی نستعلیق ۔ تاریخ کتابت ۱۲۷۴ھ

آغاز :-

حمد حق ہے بعد ہے نعت نبیؐ

دے ہدایت مومنوں کو یا ربی

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اس میں چند ابواب کے تحت تصوف کا بیان ہے، ابواب یہ ہیں۔ باب اول دربیان نصیحت۔ باب دوم در ذکر سلوک۔ باب سیوم دربیان ارشاد۔ باب چہارم دربیان توحید۔ باب پنجم دربیان تنزل۔

اختتام :-

نام اس کا دل کہا آب حیات

مصطفٰےؐ پر ہو درود ال اور صلوات

جو پڑھے سمجھے اوٹھاوے وہ مزا

آخرت کا اوس سے جاوے دغدغا

مصطفٰےؐ کے رہیگا وہ مجلس منے

آپ کو سمجھا سو پہچانے اُنے

ترقیمہ :-

بتاریخ بست و ششم شہر ذیحجہ بروز شنبہ بوقت دوپہر روز اول از دست فقیر الحقیر مسکین سید انصار علی شاہ قادری ۱۲۷۴ھ ہجری نبوی۔

(۴۳۶) رسالہ من موہن

نمبر (تصوف ۱۵۸۰) سائز (۷×۴) صفحہ (۶۸) سطر (۱۱)

خط نستعلیق ۔ مصنف آزاد ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۷ھ

حالات :-

مصنف کا تخلص "آزاد" ہے اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ یہ کتاب مولانا غلام علی آزاد بلگرامی کی ہو سکتی ہے، موصوف ناصر جنگ کے زمانے میں موجود تھے شاعر بھی تھے اور عالم بھی، تصوف سے بھی دلچسپی تھی، لیکن یہ ان کی تصنیف نہیں ہے، معلوم ہوتا ہے مصنف کو قاضی محمود بحری سے بڑی محبت تھی ان کو فن تصوف کا ماہر اور فقیر کامل تصور کرتے ہیں، دکن میں اس زمانہ میں اور چند اشخاص آزاد تخلص موجود تھے، مثلاً قمر اللہ آزاد، وغیرہ بہرحال یہ کسی آزاد تخلص کے شاعر کی تصنیف ہے جن کو تصوف سے خاص دلچسپی تھی، مصنف نے بیان کیا ہے کہ وہ پنجاب کے رہنے والے تھے، یہ چالیس سال تک مختلف ممالک کا سفر کرتے ہوے حیدرآباد آکر یہاں قیام کر لیا تھا۔

آغاز :-

الحمد سے منہ کو کھولنا ہے

تعریف تری تو بولنا ہے

مخفی سے لے لام کی الف خاص

ہے بین کے دو حرف میں دا ے خلاص

بینائی کے جوت سے بولے جوت

دانائی سے خود کو پایا لاموت

تصوف کے بعض مسائل اس میں بیان کئے گئے ہیں تخلص کا شعر:-

آزاد ہے ملتمس تیرے در
یاغوث تو الغیاث ہوکر

عنوانات کے تحت اس میں بیان ہوا ہے۔ چند عنوانات یہ ہیں۔ نصیحت طالبان وسالکان، بیان فقر صاحب فقر، بیان حقیقت انسان، بیان وجود و علم و نور و شہود و عرفان، ملکوت و الہام وغیرہ۔

کتاب ناقص الآخر ہے۔

سبب تالیف میں کہتے ہیں:

بحری وہ جو ہے فقیر یکتا
کوئی اس کے نہ معرفت کا ہمتا
ہر ہر بول میں جس کے معرفت ہے
عرفان کے.. بھی ان گنت ہے
سنتے ہے کلام جس کا پیارا
معراج ہو عشق کا دوبارا
یک روز یہ خاکسار آزاد
پایا سبھی من لگن سے ارشاد
جب اس کے کلام بیچ گھوما
آنکھوں کو لگایا اور چوما

اختتام :-

یہ کہہ مرن او تار اپنی
دہر دہرتی یہ لگ رہی وہ جپنی
یعنی کہ اس کے سر سے گزرے
اس شاہ کی حکم سر نہ دھرے

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

اس کتاب کے ابتدا میں فارسی کی ایک طویل نظم ہے۔ کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا ایک نسخہ ہے۔

(۴۳۷) ترجمہ بحر الحیواۃ (حیات سمندر)

نمبر (تصوف ۱۹۹۷) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۳۰۶) سطر (۹) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ علی متوطن ادونی تاریخ تصنیف قریب ۱۲۵۰ھ۔

مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہوگئے ہیں۔

آغاز :-

"شکر اور تعریف خاص درگاہ پاک ایسے حمد کے تیں سزاوار ہے کہ وحدہ لاشریک خطبہ بزرگی اس کا ہے وہ ایسا معبود ہے جو موجودات عالم صغیر و کبیر کا نشان یہ خاص اوسی کا ہے وہ ایسا قادر ہے کہ یہ آسمان بے ستون کا قدرت سے اوس کے قائم ہے۔"

یہ کتاب حضرت محمد غوث حسینی گوالیری کی فارسی تالیف "بحر الحیواۃ" کا دکھنی ترجمہ ہے، کسی حاجی عبدالکریم صاحب کی فرمایش سے اس کو "ہندی" (دکھنی) میں ترجمہ کرنے کا ذکر ہے۔

یہ تصوف کی کتاب ہے اولاً ماہیت وجود کا ذکر ہے کل نو باب پر کتاب مشتمل ہے، ابواب کی صراحت یہ ہے:-

(۱) معرفت عالم صغیر و کبیر (۲) تاثیرات عالم صغیر (۳) معرفت کیفیت و حقیقت دل وغیرہ (۴) معرفت نفس (۵) معرفت کثیف پیدائش انسان وغیرہ (۶) معرفت ماہیت اور محافظت تمام۔ (۷) معرفت وہم (۸) معرفت فساد (۹)

اختتام :-

"جب میں اس کو پہچانی تب بیت خلایق کے اوپر
لائی ہیں اور مال کسی کا نہیں جانتے ہوں میں کہ حلال
ہے یا حرام کیوں کر میں قبول کروں"

(۴۳۸) مثنوی تصوف؟

نمبر (تصوف ۱۴۸۲) سائز (۹×۶) صفحہ (۱۲۳) سطر
(۹) خط نستعلیق ۔ مصنف قربان ۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ ۔ کتابت ۱۲۹۲ھ ۔
قربان حسین کا تذکرہ ہم نے "دکن میں اردو" میں کیا ہے جنھوں
نے مثنوی جنگ نامہ امیر حمزہ کے نام سے قلمبند کی ہے۔ قیاس
غالب یہ ہے کہ یہ مثنوی بھی ان کی ہی مصنفہ ہے۔

آغاز :-

دل تندر دھر کر در افلاک پر
حمد کر سبحان کی شام و سحر
او بسے ہر شئے منے بن کر ذکر
ہر ذکر کے پر بھترا اس کے نظر
ہر زمیں نو آسماں سو روجندہ
مشتری اختر منے بن کر ہے ذکر

یہ ایک گمنام مثنوی ہے جس کا مصنف قربان معلوم
ہوتا ہے اس میں تصوف کے چند مسائل نظم کئے گئے ہیں،
عنوانات کے تحت بیان ہوا ہے۔ چند عنوان حسب ذیل ہیں:-

بیان بسم اللہ، پیر و مرشد، جوہری راز ۔ محبوب
منعرف، عبد، سر قربان، گناہ، وحدانیت، قلب صفا،
شمع و پروانہ، اسرار، احوال موت، خزاں، عشق، شکوہ،
راز، ہدایت راز، لا ، دیدن شمع و پروانہ،
حقیقت راز، راز پیر و مرید، نے و نیستاں، راز عدم وغیرہ

اختتام :-

جو پہچانے مرغ روح انسان ہے
وہ بشر سیمرغ روح کی شان ہے
کہہ دیا قربان لا کی شان ہے
صورت الحان لا کا جان ہے
تمت تمام شد ۱۲۹۲ھ ۔

(۴۳۹) مثنوی ندا

نمبر (مثنوی ۴۴۰) سائز (۹×۵) صفحہ (۴۸۰) سطر
(۱۲) خط شکستہ ۔ مصنف ندا ۔ تاریخ تصنیف
قریب ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۷۵ھ ۔
اسپرنگر نے تذکرہ ذکا کے حوالے سے ایک دکنی شاعر
ندا کا ذکر کیا ہے، ممکن ہے کہ یہ مثنوی اس کی ہو، افسوس
ہے کسی دکنی تذکرہ میں اس کا حال نہیں ہے۔

آغاز :-

حمد حق بس یہی ہے کھول زباں
بسم اللہ رحیم ہے رحمان
کس کا مقدور حمد بول سکے

آنکھ اس آئینہ پہ کھول سکے
شخص و عکس اور اوسی کے ثنا
وصف جانتک ہے سب اس کے ثنا

مثنوی میں اول حمد ہے پھر نعت اس کے بعد سبب تالیف جس میں بتایا گیا ہے ان کے ایک دوست تھے جن کا نام شاہ محمد علی تھا مصنف اور وہ دونوں ایک جان دو قالب کی حالت رکھتے تھے شاہ محمد علی نے کہا یہ تیرھویں صدی ہے کوئی کتاب اپنی یادگار چھوڑو چونکہ تم کو تصوف کا بخوبی علم ہے اس لیے ایک کتاب لکھو۔ ان کی خواہش پر یہ مثنوی لکھی گئی ہے۔

اس میں تصوف کے کئی مسائل مثلاً عشق حسن ولایت، عشق اللہ، کلمہ بسم اللہ، حیات اور موت، زاہد و عارف، لفظ کن کی تفصیل وغیرہ امور واضح کئے گئے ہیں، عنوانات کے تحت مثنوی لکھی گئی ہے، جابجا حکایتیں اور تمثیل وغیرہ میں بیان کئے گئے ہیں۔

مصنف کے تخلص کی صراحت:-

اے ندا چھوڑ مذہبوں کے کتاب
کر تو نقطہ کا اب سوال و جواب

اپنے سلسلہ طریقت کے چند نام:-

جس صدا سے یہ سب ظہور کیا
عالم آدم کے مونہہ نور کیا
نور علی نور تس پہ بندہ نواز
اپنا بخشے ہیں مجھ کو راز و نیاز
شاہ قطبی حسینی شاہ چندن
سید اصغر ہیں ان کے نور نین

اوس نے اپنا علام بولا ہے
بات منزل مقام کھولا ہے

اختتام:-

ہو مبارک یہ شوق والوں کو
اہل دل صاحب جمالوں کو
کریں طالب جو اس کتاب کا سیر
چاہو اللہ سے خاتمہ بالخیر

ترقیمہ:-

ہذا کتاب مثنوی بخط خام محمد اشرف خطیب عفی عنہ بتاریخ بست و ہفتم جمادی الاول ۱۲۷۵ھ باتمام رسید

کتاب پر دو مہریں محمد قربان علی کی ثبت ہیں۔

(۴۴۰) بحر الحقیقت

نمبر (مثنوی ۵۲۶) سائز (۱۰×۷) صفحہ (۲۴۶)
سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف حسن۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۰ھ۔

دکن اور شمال میں "حسن" تخلص کئی شاعر ہوئے ہیں تیقن کے ساتھ کسی کے حالات نہیں لکھے جاسکے۔

آغاز:-

اے خدا اے قادر بیچوں و چند
تیرے قبضہ میں ہے سب پست و بلند

اے خدا مطلوب جان عاشقاں
کمتریں بخشش تری دونوں جہاں
اے خدا اے خالق ارض و سما
درد سے اپنے مجھے شیدا بنا

اس مثنوی میں تصوف کے کئی ایک مسائل کا تذکرہ ہے۔ وجود، عدم، فنا، بقا، نفس امارہ، وحدت، روح، ترک دنیا، مومن کامل، دل، دغا، جھوٹ سے پرہیز، دوزخ وغیرہ امور کے ذکر ہیں، جابجا نفس کے سلسلہ میں کئی حکایتیں بیان کی گئی ہیں۔

اختتام:-

جس میں تاریخ تصنیف اور کتاب کا نام بھی آگیا ہے۔

جب ہوا یہ نامہ نامی تمام
تب رکھا بحر الحقیقت اس کا نام
ہجرت نبویؐ کے تھے اے خوش خصال
یکہزار و دو صد و پنجاہ سال
مت قلم کو اے حسن کر تیز گام
کر سخن کوتاہ بھائی والسلام
ختم تام حق پہ کر جلدی کتاب
ہو خمس واللہ اعلم بالصواب
تمام شد

کسی سید احمد کی ایک مہر ثبت ہے۔

(۱۴۴) تفصیل المراتب فی اظہار المراقب

نمبر تصوف ۱۸۶۶) سائز (۹ × ۶) صفحہ (۳۲۲)

سطر (۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف سید ابوالحسن قادری

تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۳۰۱ھ۔

یہ مصنف سید ابوالحسن قادری حضرت قربی کے پوتے تھے جن کا تذکرہ صفحات ماقبل میں ہو چکا ہے دادا کے نقش قدم کو اپنا رہنما بنایا تھا، علم و فضل کے ساتھ سلوک اور باطن کے بھی رہنما تھے تصوف سے خاص لگاؤ تھا قربی کے خاندان نے ارکاٹ کے ذرے ذرے کو اپنے علم و فضل سے منور کردیا شاہ ابوالحسن ثانی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اس کتاب میں اونھوں نے تصوف کے متعلق کئی رسالوں کو ایک جگہ کردیا ہے۔ اس میں اپنے دادا کے مثنوی نمک نامہ کو بھی شامل کیا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ بعد حمد وصلواۃ کے کہتا ہے فقیر حقیر سید ابوالحسن قادری اے رسالہ بیچ بیان مراقبے کے لکھتا ہے تا امی لوگ اور عورتاں کوں کام آوے" اور اس سیں ذوق پاکر اس فقیر کو دعا خیر سیں یاد کریں۔"

اس میں تصوف کے مختلف امور کا تذکرہ ہے، مثلاً مراقبہ، خدا کی ذات وصفات، نور محمدی، وجود، وحدت وجود کی قسمیں وغیرہ۔

اختتام:-

"سو بار اوس دورے میں جوش پیدا ہوا سو آگ یعنی شوق جوش سوں منی نکلے سو پانی او منی رحم میں قرار پائی

سو مائی جو حقیقی عناصر سوں تیر اظاہر وجود موجود ہوا والسلام۔"

ترقیمہ :-

تمام شد بتاریخ دویم رمضان المبارک ۱۳۰۱ھ ہجری نبوی۔

(۴۴۲) رسالہ وجودیہ

نمبر (تصوف ۲۷۷) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۴) سطر (۱۰)

خط نستعلیق۔ مصنف شیخ عبدالکریم قادری۔

تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۸۴ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے اس قدر پتہ چلتا ہے کہ ان کو سید شاہ عبداللطیف قادری کے خاندان میں بیعت حاصل تھی اور بہت ممکن ہے کہ خلافت بھی ملی ہو۔

آغاز :-

اول اللہ تعالیٰ ہے قدیم — گنج مخفی میں آپ مقیم
پانچ ذکراں کرنا بھی — جلی خفی قلبی روحی سری
آپ میں آپ تھا خفی — اندیشہ کرتا سو سری

بغیر کسی عنوان کے تصوف کے مسائل بیان کئے گئے ہیں، تزکیہ نفس کے اسرار کا ذکر ہے، روح کو پاک کرنے کا بیان ہوا ہے۔

اختتام :-

پیر حسینی میرے پیر — بندے کوں تو ہے دستگیر
اللہ مجھ پر کرم کر — برکت محمد پیغمبر
درود نبی پر سب ختم — صلی اللہ علیہ وسلم
یہاں لک کہیا تھا مجھ خام — ختم نبی پر ہوا تمام

ترقیمہ :-

"تمت تمام شد رسالہ تلاوت الوجود بتاریخ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۴ھ روز جمعہ در عمل سہ پہر باتمام رسید راقم الحروف سید محب حسین ولد سید تراب علی غلام حضرت سید شاہ عبداللطیف قادری جعفری الحیدری مدظلہ العالی"۔

(۴۴۳) کلام معین

نمبر (ادعیہ ۱۷۲) سائز (۹×۵) صفحہ (۳۳) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف شاہ محمد معین علی تجلی

تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۸۱ھ۔

مصنف شاہ نور الدین قلندر علی تجلی شہودی کے مرید تھے اور وہ سید عشق توحید کے مرید اور خلیفہ تھے ان کا سلسلہ حضرت خواجہ عارف گنج بخش حسینی سے ملتا تھا اور ہوتے ہوئے امین الدین اعلیٰ تک پہنچتا ہے جو بیجاپور کے مشہور صوفی بزرگ اور برہان الدین جانم کے فرزند تھے۔

آغاز :-

اولاً فارسی ڈیڑھ صفحہ کا دیباچہ ہے اس کے بعد اردو میں نفس کتاب کا آغاز ہے" بعد میگوید بندہ حضرت امیر... محمد معین علی تجلی شہودی چشتی — جان اے عزیز دایرہ اول جام جہاں نما کا یہ ہے کہ اسے حقیقت محمدی کا دائرہ

کہتے ہیں، یہ دائرہ اوپر دو قوس کے ہے اول احدیت یعنی منقطع الاشارات"

یہ تصوف کا ایک رسالہ ہے جو شاہ امین الدین اعلیٰ کے ایک فارسی رسالہ سے ترجمہ کیا گیا ہے اس میں سیارگان فلک کے تحت سے انسان کے جسم کی حالت کا بیان ہوا ہے

اختتام:-

"اس کو پرم آتما کہتے ہیں اور نظر طرف وحدانیت کے جو وہ قابل محض ہے اوس کو جیو آتما کہتے ہیں، واحدیت کے اعتبارات کو اچھیا کہتے ہیں اور وحدت کو جیو آتما کہتے ہیں"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد وقت یک پاس روز اتمام یافت شیخ محمد شریف . . . . تحریر فی التاریخ چہارم ربیع الاول ۱۲۸۱ھ۔

(۴۴۴) رسالہ تصوف

نمبر (نیرنجات ۲۱۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۲۳) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔

مصنف کا نام اور حالات معلوم نہیں ہوئے

آغاز:-

"اے عزیز تمام چودہ وجود ہیں ان کو پہچاننا چاہئے کہ یہ زبان پیر و مرشد کامل سے پہنچے ہیں۔ اول ممکن الوجود دوسرے واجب الوجود، تیسرے ممتنع الوجود، چوتھے عارف الوجود اس مجموعہ پانچ عناصر کو ممکن الوجود کہتے ہیں۔"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل کا ذکر ہے۔

اختتام:-

"منع کرنا نفس کو خواہش سے اور سپرد کرنا نفس کو خدائے تعالیٰ عزوجل کو۔"

(۴۴۵) چار پیر چودہ خانوادہ

نمبر (نیرنجات ۲۱۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۱) سطر (۱۴) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی علم نہیں ہوا۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

بعد اس کے معلوم ہو کہ یہ رسالہ چار پیر اور چودہ خانوادہ کا ہے۔ اول خرقہ حضرت تحت رب العالمین سے کہ جبرئیل علیہ السلام کے ہاتھ سے نقطہ دائرہ احدیت حضرت ابو القاسم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا۔"

اس رسالہ میں صوفیوں کے چار طریقوں کا ذکر ہے

اختتام:-

حضرت شاہ موصوف سے سات گروہ نکلے ہیں عاشقاں دیوانگاں، طالباں۔ گازرباں۔ نوروزی اور سلمان فارسی سے

سات گروہ نکلتے ہیں۔"
اس کتاب کے چند نسخوں کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

(۲۴۶) انوار کشف الاسرار

نمبر (نیر نجات ۲/۱۰) سائز (۵×۸) صفحہ (۱۳)
سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف صوفی شریف۔
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ کتابت ۱۲۹۷ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بہم دست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"تمام تعریف اوس خدا تعالیٰ صانع بیچوں کو ہے کہ تمام عالم کو قدرت کاملہ سے عدم سے وجود میں لایا اور قدرت کاملہ سے قرآن شریف اور صحیفے نزول فرمائے۔"
یہ ایک ہندی رسالے کا ترجمہ ہے جس میں پاربتی اور مہادیو کے سوال جواب ہیں، تصوف کے چند مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"اور ان نو دروازوں کو باندھے ورزش کرے تاکہ دروازہ کھلے اور وہ مطلب کو پہنچے اور عافیت ہو وے۔"

ترقیمہ:-

تمت تمام شد تاریخ ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۵۹ھ

(۲۴۷) رسالہ تصوف (وصیت نامہ)

نمبر (نیر نجات ۲/۱۰) سائز (۵×۸) صفحہ (۴۵)
سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

"تمام تعریف لایق ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے اور خوبی عافیت کے سزاوار ہے واسطے پرہیزگاروں کے اور درود اور سلام ہو جیو اوپر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم پر۔"
اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل لکھے گئے ہیں۔ مثلاً واحدیت، خواہش دل وغیرہ

اختتام:-

"سات دانائی حق کے سات طریق عینی کے سات عین حق کے سننا ہے۔ حق دیکھنا ہے اور حق جاننا ہے۔"

(۲۴۸) رسالہ تصوف

نمبر (نیر نجات ۲/۱۰) سائز (۵×۸) صفحہ (۱۱) سطر (۱۵)
خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بہم دست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو فقیر کہ ان چار کلموں اور چودہ مقاموں کو نہ جانے منافق ہے لباس فقیری کا پہننا اور لقمہ فقیری کا کھانا اس کو حرام ہے۔"
اس رسالہ میں فقیری کے متعلق شرائط اور خواص کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"یعنی اللہ تعالیٰ ایک ہے اور قہار ہے یعنی غصہ کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ قوی ہے اوس کی دلیل یہ ہے کہ قوی عزیز یعنی اللہ قوی ہے اور عزیز ۔"

(۴۴۹) رسالہ تصوف

نمبر ذخیرہ نجات (۲۱۰) سائز (۸×۵) صفحہ (۱۲) سطر (۱۴) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"الحمد للہ الذی نور قلوب الخ

پیچھے حمد اور صلوٰۃ کے یہ کتنے ایک کلمہ معرفت حقیقت کے اس رسالہ میں لکھے ہیں تاکہ طالب صادق دل کی آنکھ سے مطالعہ کریں اور شناخت واحد مطلق کی کریں۔"

اس رسالہ میں چند مسائل تصوف کا ذکر کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"لاہوت تجھے ہے اور جبروت تجھے ہے اور خداوند عالم ہیچ تیرے ہے۔"

(۴۵۰) شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل

نمبر (تصوف ۱۰۴۵) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۱۹۲) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف خرم علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۰ھ۔ کتابت ۱۲۷۹ھ

مولوی خرم علی ایک قابل شخص تھے، ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی اصلاح کا بڑا کام کیا تھا "نصیحت المسلمین" بھی ان کی ایک تصنیف ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ۔ اما بعد عاجز بندہ گناہوں سے شرمندہ خرم علی عفا اللہ عنہ خدمات اہل دین میں عرض کرتا ہے کہ بعض احباب نے فرمائش کی کہ کتاب مستطاب قول الجمیل فی بیان سواء السبیل تصنیف عالم ربانی مرتاض حقانی عارف باللہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اردو میں کرے۔"

یہ تصوف کی کتاب ہے یعنی دراصل شاہ ولی اللہ صاحب کے کتاب کا ترجمہ ہے، گیارہ فصل ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(۱) احکام بیعت اور (۲) اس کے احکام اور شرائط (۳) سالکین کی تربیت (۴) مشائخ قادریہ کے اشغال (۵) مشائخ چشتیہ کے اشغال (۶) مشائخ نقشبندیہ کے اشغال (۷) بال کار اشغال یعنی تحصیل سبب (۸) عزائم اور اعمال (۹) عالم ربانی کی شرائط اور چند نصائح (۱۰) وعظ گوئی اور واعظ کے شرائط (۱۱) سلاسل طریقت کے اسناد ہر فصل میں اولاً قرآن شریف اور احادیث درج ہیں اس کے بعد اس کا ترجمہ کرکے مزید صراحت کی گئی ہے۔

اختتام:-

جناب مصنف مغفور و مترجم و صاحب فرمائش اور
بنی آدم کو دعائے خیر سے یاد فرمائیں کہ اجر احسان
کا بڑا آیا ہے اس واسطے کہ حق تعالیٰ نے ان اللہ لا یضیع
اجر المحسنین فرمایا ہے۔

ترقیمہ:-

کاتب الحروف سید حسین بن سید عظیم الدین سکنہ قلعہ
قمر نگر عرف کرنول بتاریخ چہار دہم ماہ ذیقعدہ ۱۲۷۹ھ
اس کتاب کی اشاعت بھی ہو چکی ہے جس کا ذکر اس کتاب میں
ہوا ہے محمد امین صاحب نے اختر نگر لکھنو میں ۱۲۶۷ھ
میں اس کو طبع کیا ہے۔
اس کا ایک قلمی نسخہ ادارۂ ادبیات اردو میں موجود ہے۔

(۴۵۱) رسالہ مراقبات مسکین شاہ (مراقبات سلوک)

نمبر (تصوف ۲۶۴) سائز (۵×۹) صفحہ (۱۲) سطر (۱۲)
خط شکستہ۔ مصنف محمد نعیم مسکین شاہ۔ تاریخ
تصنیف ۱۲۷۶ھ کتابت ۱۲۷۶ھ۔
مصنف کے حالات جلد اول میں درج کئے گئے ہیں۔

آغاز:-

"الحمد للہ وحدہ الصلوٰۃ والسلام الخ
فقیر محمد نعیم معروف ساتے مسکین شاہ کے مراقبات
نقشبندیہ مجددیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تئیں سات زبان ہندی
کے جس طور سے کہ طالبوں کو تعلیم کیا ہے۔ بیچ اس مختصر
کے تحریر کرتا ہے۔"

اس رسالہ میں تصوف کے جن مسائل کا تذکرہ ہوا
ہے ان میں سے بعض یہ ہیں مراقبہ احدیت، نفی و اثبات،
مراقبہ معیت، مراقبہ لطیفہ قلبی، مراقبہ لطیفہ روحی،
مراقبہ سری، مراقبہ لطیفہ خفی، مراقبہ کمالات، مراقبہ
معبودیت وغیرہ۔

اختتام:-

مراقبہ لاتعین وہ ذات جو لاتعین ہے اوس ذات
سے فیض آتا ہے میری ہیئت وحدانی پر۔

ترقیمہ:-

"بیچ تاریخ گیارھویں رجب سن بارہ سو چہتر ہجری
نبوی تھی کہ اتمام کو پہنچی اللہ تعالیٰ تصدق سے نعلین
مبارک حبیب اپنے صلوٰۃ اللہ تعالیٰ مقبول ممنون پیران
کبار اجمعین کی کرے آمین۔
مصنف کے ہاتھ کا قلمی نسخہ کتب خانہ ادارۂ ادبیات
اردو میں موجود ہے (زور ص ۲۰۴)

(۴۵۲) انوار معرفت

نمبر (تصوف ۳۴۷) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۲۰۸) خط
شکستہ۔ مصنف عبدالرحمن عرف جمال اللہ
تاریخ تصنیف ۱۲۸۲ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں صرف اس
قدر پتہ چلتا ہے وہ چشتیہ طریقہ میں مرید تھے اور کسی بزرگ
امام علی فاروقی کے مرید تھے، شاعر بھی تھے، دیباچہ میں

بیان کیا ہے کہ ... حضرت امام علی فاروقی چشتی کے کہنے سے اس کو لکھا گیا ہے۔ دیباچہ میں اول حمد و نعت اور مناجات نظم میں ہے اس کے بعد دیباچہ نثر میں ہے اور نفس کتاب بھی نثر میں ہے۔

آغاز:۔

حمد اوس کی ذات کو شایان ہے
قدرتیں اور صفت بے پایان ہے
باغ وحدت کا تماشی ہے ظہور
گلشن دنیا و دیں ہے بے قصور

دو صفحے نظم ہے اس کے بعد

"بعد حمد اور نعت کے معلوم ہو کہ یہ فقیر حقیر خاکسار ذرۂ بے مقدار سراپا انکسار عبد الرحمٰن اقرار باللسان مغرق فی البحر العصیان اور عرف جمال اللہ شاہ چشتی جو رکھتا ہے خواجگان چشت اہل بہشت کی پشتی بموجب ارشاد جناب پیر و مرشد ... حضرت امام علی فاروقی۔"

یہ کتاب چند باب میں منقسم ہے ان کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

باب اول بیعت کے بیان میں۔ باب دوم خلافت خلفائے راشدین کے بیان میں۔ باب سوم مقامات کا بیان۔ باب (۴) شرائط اور ارکان نماز شریعت و طریقت حقیقت و معرفت کے بیان میں۔ باب (۵) حکایات اور نقلیات بزرگوں کے بیان میں۔ "مقامات" کے ضمن میں جن امور کو بیان کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:۔

توبہ، صبر و شکر، توکل و رضا، خوف اور رجا، فقر و زہد۔ باب (۵) آنحضرت اور خلفائے راشدین ساتھ دیگر ولی اللہ اور خواجگان چشت کے ساتھ (۲۴) اصحاب کا تذکرہ ہے جس طرح کتاب نظم سے شروع ہوئی ہے اسی طرح نظم پر ختم ہوئی ہے۔

دو قطعہ تاریخ بھی درج ہیں "اسرار معرفت ہے" سے تاریخ نکالی گئی ہے۔ یہ تاریخیں عنایت حسین عنایت کی طبع زاد ہیں۔

اختتام:۔

"مطالع کو فائدہ حاصل ہو اور ساتھ کلمہ خیر کے اس عاصی کو یاد کریں مناجات ایک صفحہ نظم ہے آخر شعر

ختم جب یہ ہو چکی سب کتاب
بولا میں واللہ اعلم بالصواب"

(۴۵۳) رسالہ ارشادات

نمبر (تصوف ۹۳۴) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۱۲۳) سطر (۱۰ تا ۲۰) خط شکستہ۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب سنہ ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"ارشاد (۱) وابتغوا الیہ الوسیلہ ع یعنی حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے میری طرف وسیلہ ڈھونڈو پس یہ وسیلہ ذات مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔"

اس کتاب میں کسی بزرگ کے ارشادات جمع کیے گئے

ہیں جو مسائل تصوف وغیرہ سے متعلق ہیں، کل چالیس ارشادات جمع کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

"خدا و رحیم بفضل عمیم و بحرمت رسول کریم تمامی طالبین حق کو یہ معرفت و روایت کرامت فرماوے آمین ثم آمین خدا بس و باقی ہوس۔"

(۴۵۴) شرح عوارف المعارف

نمبر (تصوف ۶۴۰) سائز (۸×۱۴) صفحہ (۱۴۲) سطر (۱۹) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۳ ہجری۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات فراہم نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"جناب شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ عوارف المعارف میں فرماتے ہیں الباب التاسع والعشرون فی اخلاق الصوفیہ و شرح الخلق باب انیسواں صوفیاں کے خصلتوں میں اور اخلاق کے بیان میں۔"

جیسا کہ نام سے واضح ہے یہ کتاب عوارف المعارف کا ترجمہ ہے۔ اولاً عربی میں حدیث بیان کی گئی ہے اور پھر اس کا ترجمہ اردو میں کیا گیا ہے۔ صوفیا اور ان کے اخلاق اور ان کی خصلتوں کا تذکرہ ہوا ہے۔

انیس باب سے زیادہ یہ کتاب منقسم ہے۔

صوفیا کے اخلاق بیان کرنے کے بعد ان کی خصلتوں کا تذکرہ ہے، جملہ امور حدیثوں سے استدلال کر کے بیان کئے گئے ہیں۔ حیا، سخاوت، صبر، شکر، تحمل، مہمان نوازی، قناعت وغیرہ امور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اختتام :-

"روایت کیا حضرت عائشہؓ نے اپنے باپ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اونھوں نے فرمایا حیا کرو اللہ سے کہ میں داخل ہوتا ہوں . . . . . چھپا دیتا ہوں میں پیٹھ اور ڈھانک لیتا ہوں سر اپنا بہ سبب حیا کے اپنے رب سے جو غالب ہے اوپر۔"

(۴۵۵) قاب قوسین المعروف بہ صراط النجات

نمبر (تصوف ۳۴۸) سائز (۶×۱۰) صفحہ (۳۶۹) سطر (۱۳) خط نستعلیق۔ مصنف سید اشرف ابوالحسن تاریخ تصنیف قریب ۱۳ ہجری کتابت ۱۳۱۲ ہجری

مصنف کے والد سید علاء الدین قادری تھے اور دادا سید شاہ یٰسین جن کو غریب نواز کے لقب سے بھی یاد کرتے تھے۔ مصنف نے اپنے باپ اور دادا کا بلند مرتبہ صوفی ہونا بیان کرتا ہے، سید شاہ یٰسین کا تذکرہ عبدالجبار خاں نے اپنے تذکرہ میں کیا ہے آصفجاہ ثانی کے عہد میں موجود رہنے کی صراحت کی ہے، آپ کا لنگرخانہ مشہور تھا ہر روز ہزارہا آدمی لنگر خانے سے کھانا کھاتے تھے (تذکرہ اولیائے دکن جلد دوم ص ۱۲۹)

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ

سب تعریفیں سزاوار ہے اللہ کو جس نے بھیجا رسولوں کو خوشیاں سنانے والے اور ڈرانے والے تاکہ نہ ہووے لوگ کے لیے اللہ پر حجت"۔

یہ کتاب دو باب یا "قوس" پر منقسم ہے پہلے قوس میں احکام شریعت کا بیان ہے اور دوسرے قوس میں احکام طریقت کا بیان ہوا ہے، پھر ہر باب کئی فصل پر تقسیم ہوا ہے بعض فصلوں کی صراحت حسب ذیل ہے۔

(۱) فضیلت انسان (۲) شیخ کامل و ناقص (۳) ارکان اسلام، (۴) اعتقادات اہل سنت (۵) امر و نواہی جزا و سزا، اس فصل کو پھر کئی قوس پر تقسیم کیا ہے مثلاً تارک صلوات، عاق والدین، شارب الخمر، عقوبت زنا، عقوبت لواطت، عقوبت ربا، عقوبت ناچ، عقوبت . . . . . . ، فضیلت صدقہ، حقوق زوجین ثواب صبر، گناہ کبائر، احوال قیامت۔ شفاعت رسول مقبول صلعم وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ آیات قرآنی اور احادیث جابجا پیش کئے ہیں۔

اختتام:-

"نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد بندے اوس کے ہیں اور رسول اوس کے اور اوپر قایم کرنے نماز کے اور دینے زکواۃ کے اور کرنے حج کے اور روزہ رکھنے رمضان کے فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہہ آمنت باللہ پر مستقیم رہ اوپر"۔

اس کے بعد چند دعا اور ایک عربی نظم اور ایک مختصر مضمون ہے جس میں چند فرقوں کا ذکر کیا گیا ہے، یعنی رافضیہ، خارجیہ، جبریہ، قدریہ، جہمیہ، مرجیہ پر ہر ایک کے فرقے بتائے گئے ہیں۔

(۴۵۶) شرح مثنوی من لگن

نمبر (تصوف ۱۶۶۸) سائز (۸×۶) صفحہ (۵۱۲) سطر (۹) خط نستعلیق۔ مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف اوائل ۱۳ھ کتابت ۱۳۲۷ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"اے روپ تیرا رتی ہے
پربت پربت بیتی پتی ہے
روپ واو معروف سے چہرہ و صورت و شکل ہے لغت میں اور یہاں کنایہ ہے ظہور سے یعنی اے وجود مطلق"۔

جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ قاضی محمود بجری کی مثنوی من لگن کی شرح ہے شرح نثر میں لکھی گئی ہے اولاً من لگن کے اشعار درج ہیں اس کے بعد اس کے نیچے شرح نثر میں کی گئی ہے۔

اختتام:-

" اسفل میں (ذاکر اسم) رہتا اعلاے علیین تیرا مقام ہوا اور (جامع طرفین) تیرا نام الحمد للہ علی اتمامہ اولاً و آخر و ظاہر و باطن"۔

ترقیمہ :۔

فراغت تحریر نقل ہذا الکتاب تاریخ ششم رجب ۱۳۲۷ھ روز شنبہ وقت ظہر۔

(۴۵۷) مظہر محبوبین

نمبر (مواعظ ۵۸۲) سائز (۱۴×۸×۹) صفحہ (۲۲) سطر (۱۷) خط نستعلیق۔ مصنف سید نذیر شریف تاریخ تصنیف ۱۳۰۳ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے مشہور شعرا میں یہ شامل نہیں تھے کسی قدیم اور جدید تذکرہ میں ان کا حال نہیں ہے۔

آغاز :۔

بعد حمد حق و نعت مصطفیٰ

ہیں نصائح چند بہر صوفیا

بہر دنیا علم کو مت سیکھ یار

ورنہ پچھتائے گا در روز شمار

ہے اگر شوق سلوک بہرہ ور

خاص اللہ کے لیے یہ کام کر

اس کتاب میں تصوف اور اخلاق کے متعلق چند مسائل منظوم کیے گئے ہیں، مثلاً علم خدا کے لیے حاصل کرنا چاہیئے، اولیا اللہ متقی ہوتے ہیں خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہو، مذمت حرص، حسد کی مذمت، غصہ کی مذمت، تمام مومن بھائی بھائی ہیں، دنیا مومن کا جیل خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔

اولاً قرآن مجید کی آیت یا کوئی حدیث لکھی گئی ہے اس کے معنی اردو میں حاشیہ پر درج کیے ہیں اور اس کے بعد شعر میں اس کی تفسیر کی گئی ہے۔ صوفیا کے چند حکایتیں بھی درج ہیں۔

اختتام :۔

ہے شریف خاص اس کا یک غلام

...... سو جان سے فدا یہ جان ہے

بہر تاریخ ندا ہاتف نے دی

بس حساب آخرت پہچان ہے
۱۳۰۳ھ

(۴۵۸) رسالہ عین الوجود

نمبر (تصوف ۶۶۹) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۵) سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف ظہور الحق قادری تاریخ تصنیف ۱۳۰۶ھ کتابت ۱۳۰۶ھ

مصنف رام پور کے متوطن تھے اور شاہ نظام الدین کے مریدوں میں شامل تھے۔

آغاز :۔

"الحمد لمن کان احدیت ثم وحدۃ الخ

جاننا چاہیئے ذات حق سبحانہ و تعالیٰ وجود مطلق سے مبرا از وہم اور خیال اور عقل سے معرا از حصر و جہت و اشارہ و بیچون و بی جگہ بے شبیہ اور بے نمون ہے۔"

یہ ایک مختصر رسالہ علم تصوف میں ہے، جس میں خدا

کے ذات، صفات مرتبہ روح، عالم اجسام وغیرہ کا تذکرہ
کیا گیا ہے۔

اختتام:-

این رسالہ ایست مختصر عین الوجود مولف ہیچمدان
خاکپائے درویشاں ظہور الحق قادری چشتی رام پوری
نیازی کہ کمترین مریدان حضرت مولانا شاہ نظام الدین
نظام الملت والدین محبوب سید المرسلینؐ ۔ ۔ ۔ ۔
اے بلبل گلزار معانی کہ توئی
وے محرم اسرار نہانی کہ توئی"

ترقیمہ:-

بہ ماہ رمضان المبارک ۱۳۰۶ھ تمام شد۔

(۴۵۹) رسالہ عشرۂ مبشرہ

نمبر (مواعظ ۱۹۰) سائز (۶×۸) صفحہ (۳۲۸)
سطر (۱۲) خط نستعلیق۔ مصنف سید لطف علی
مودودی نے تاریخ تصنیف ۱۳۱۵ھ
مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"اما بعد کہتا ہے احقر العباد سید لطف علی مودودی
ابا القادری والچشتی الہروی وطنا کہ یہ چند سطریں
بطریق وعظ کے لکھی گئی ہیں تاکہ جمیع مسلمین کو نافع ہو خصوصاً
آپ صاحب جو ہمارے ہاتھ پر بیعت کیا ہے۔"

یہ رسالہ تصوف کے بعض مسائل پر مشتمل ہے قرآن
شریف اور حدیث وغیرہ سے روشنی ڈالی گئی ہے مصنف
کا یہ اصلی نسخہ ہے کانٹ چھانٹ وغیرہ سب کچھ ہے۔

اختتام:-

"جو شخص کہ چاہے اوس میں دیکھ کر عمل میں لاویں
اللہ تعالیٰ سب کو ہدایت فرماوے اور توفیق عبادت کی
اور طاعت کی عطا کرے آمین"

(۴۶۰) مظہر انسانی

نمبر (سیر ۳۶۳) سائز (۸×۱۲) صفحہ (۳۷۱) سطر
(۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف محمد عبدالرزاق ولد
حافظ مولوی محمد غوث۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۳۲۰ھ
کتابت ۱۳۲۰ھ۔
مصنف کے مرشد مولوی محمد عبد العزیز تھے، ان کے
زبانی ارشاد کو مصنف نے کتابی صورت دی ہے، مصنف
ایک علم دوست گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، تفصیلی حالات
معلوم نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"کیفیت تصنیف کتاب مستطاب مظہر انسانی وصراحت
روایات متعلقہ آں۔ اس کتاب سعادت انتساب سے اس
ناچیز کو جو سعادت دارین حاصل ہوئی اور جس کے تحریر
کے متعلق اس کمترین کو فضل ربانی عطا ہوا اوس کا مختصر بیان
اس موقع پر عرض کر دینا مناسب سمجھا گیا، جس کے ملاحظہ

بعد ناظرین کو کلماتِ ربانی (موسومہ بہ مظہر انسانی) کی مقبولیت میں کسی قسم کا شک و شبہ پیدا نہ ہوگا۔"

اس کتاب میں اولاً مصنف کا دیباچہ ہے اس کے بعد نفس کتاب کا آغاز ہوا ہے۔ اس میں تصوف کے کئی مسائل مثلاً عشق، عالم منعکس آئینہ علمی شاہد معنی آفتاب عالم مرتبہ وحدیت، منظر تجلی، عالم ارواح، عالم اجسام وغیرہ امور کو بیان کیا ہے۔

نفس مضمون کا آغاز۔

"تمامی تعریف اوس خدائے پاک وحدہ لاشریک کو سزاوار ہے جس نے نوع انسان کو مظہر جامع بنایا۔"

اختتام:-

یارب بہ رسالت رسول الثقلین

یارب بہ غزا کنندہ بدر و حنین

عصیان مرا دو حصہ کن در عرصات

نیمے بحسن بہ بخش و نیمے بہ حسین

ترقیمہ:-

"الحمد للہ کتاب سعادت انتساب مظہر انسانی بدست گنہگار کمترین آفاق محمد عبد الرزاق ولد حافظ محمد غوث نور اللہ مرقدہ بماہ ذیحجہ ۱۳۰۲ھ بمقام گلبرگہ صورت اختتام پذیرفت۔

اس کتاب کی دوسری مجلس میں آنحضرت صلعم کی ولادت کا حال اور تیسری مجلس میں روایات اور خوارق عادات کا ذکر ہے یہ دونوں بیان چند اوراق میں ہیں۔

(۴۶۱) وصیتہ الہادی

نمبر کتاب ۱۹۳۱ جدید سائز (۸×۶ انچ) صفحہ (۹) سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط۔ نام مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قبل ۹۹۰ھ کتابت ۱۲۷۵ھ۔

صفحات گزشتہ میں شاہ صاحب کے حالات اور اس کتاب کا تذکرہ ہو چکا ہے، یہ اور ایک نسخہ ہمدست ہوا ہے۔

آغاز:-

"والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ان اللہ مع المحسنین۔

سکتا قادر قدرت سوں۔ سمجی تجکوں کیا

جس کوں نوری دیوے راہ ہیدی من نشاد

ہو روپ ہر گہٹ اپ چھپایا کوئی نہ پایا آت

مایا موہ میں سب جگ باندیا کوئی نہ پایا نت

(ابتدا میں ایک فارسی رسالہ موسوم بہ زاد الطالبین ہے)

اختتام:-

ادکے تو یو بات بہلی نہیں تا ہت راکھی بھاؤ

دلکی ساتی سون نی ہے چوری کیونکر چلی سے داؤ

ظاہر و باطن کا او داتا سکتا ہے سبحان

سب پر شاہد مطلق سا تجہ پر لے برہانا

ترقیمہ:-

الحمد للہ رسالہ وصیتہ الہادی بتاریخ بستم شہر جمادی الآخر ۱۲۷۵ھ

بندہ قاصر سید عبدالقادر در شہر ایلور زیور اختتام پوشانید۔

(۴۶۲) رسالہ وصیت الہادی

نمبر کتاب (شامل نمبر ۲۷۵ جدید) سائز (۹×۶¾ انچ) تعداد صفحات (۲۶) سطور (۱۳) خط نسخ۔ نام مصنف شاہ برہان الدین جانم۔ تاریخ تصنیف قبل ۹۹۰ھ

اوراق ماقبل میں شاہ صاحب کا حال قلمبند ہو چکا ہے۔

آغاز:-

سکتا قادر قدرت سوں + سمجی تجہ کو کہوں کیا
جس کوں تو ٹری دیوے راہ + یہدی من پیا ہوتوں گت چھپایا

یہ رسالہ ذکر خفی و جلی کے بیان میں ہے۔

اختتام:-

نور در نور حضور در حضور نور عیاں ذات عیاں نہ در علم گنجد۔

ناقص الآخر ہے۔ اس کتاب کا تذکرہ اوراق ماقبل میں ہو چکا ہے۔

(۴۶۳) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۱۸۲۶ جدید) سائز (۷×۶½ انچ) صفحات (۳) سطر (۱۱) خط طبعی۔ نام مصنف معظم۔ تاریخ تصنیف، بعد ۱۱۵۰ھ

حالات مصنف:-

معظم عادل شاہی دور کے صوفی اور شاعر ہیں۔

علی عادل شاہ ثانی اور سکندر عادل شاہ کے عہد میں موجود تھے، امین الدین اعلیٰ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ تصوف میں کئی کتابیں لکھی ہیں جن میں سے بعض کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں۔ وفات کے سنہ کا پتہ نہیں چلا۔

آغاز:-

الف احد میں مخفی تھا سو سو توں باہر آیا
حرف حرف میں روپ بدل کر چمکا کنک ملایا
ب باندیا رشتہ عشق و محبت روز ازل ہے کلیں
انکوں کہتے حق کے پیارے عاشق ہوتے بلیں

اس جلد میں پہلے ایک رسالہ تین صفحہ کا منظوم ہے جس میں معظم تخلص کیا گیا ہے۔ حرف الف سے حرف یا تک ایک ایک شعر میں تصوف کا بیان ہے۔ آخری اشعار یہ ہیں:-

ی یقین جب کیا معظم تو خطاب پایا
جیسا جس کا خیال اچھے گا ویسا اوس کا مایا
و سلام حق نے تجہ پر بھیجا توں بھیج مدام
حق کا پیارا نبی محمد بھیج درود السلام

(۴۶۴) تلقین الہدیٰ فی بیان الخلافت والبیعۃ اولیٰ فی توحید اللہ عز وجل تعالیٰ

نمبر کتاب (۳۲۷۸ جدید) سائز (۸½×۴½ انچ) صفحات (۵۲) سطور (۲۳) خط طبعی نستعلیق و نسخ۔ نام مصنف عاصی تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۴۶ھ

حالات مصنف:-

عاصی تخلص شاعر کا حال جلد اول میں قلمبند کردیا گیا ہے۔

آغاز :-

منزہ ذاتِ اللہ ذو الجلالی
نہیں ثانی تیرا نیں کوئی والی
شریک ہے نیں تیرا کوئی مشورت کوں
بنایا دُر نوری احدیت سوں

یہ مثنوی علم تصوف میں ہے۔ پہلے حمد و نعت و مدح چہار یار با صفا و نعت حضرت محی الدین سیدنا عبد القادرُ جیلانی ہے۔ اس کے بعد چہار پیر و چہاردہ خانوادہ کا ذکر ہے۔ بعد ازاں بیعت کا ذکر اور مسائلِ تصوف ہیں آیاتِ قرآنی و روایات نثر میں لکھ کر اوس کی تشریح نظم میں کی گئی ہے۔ سنہ تالیف اور مؤلف کا تخلص آخر میں اس طرح تحریر ہے :-

صبح سب کے شفیع المذنبیں وے
مجھے عاصی کو بخشاوے یقیں وے
غریب و کمتریں میں بندہ عاصی
شفاعت سوں کرو میری خلاصی
مرتب یو ہوا در ماہ قطری
اہے آخر کا نیچے مصرع ہجری

اختتام :-

سنہ ہجری کے گن آخر ابیات
تواریخ ہے احادیث ہور آیات

اس کے بعد حضرت سید نا عبد القادر جیلانی کا نسب نامہ تحریر ہے۔

(۴۶۵) اکسیر اعظم شرح کبریت احمر

نمبر کتاب (۲۲۷۹ جدید) سائز ۱/۲ ۱۲ × ۸ انچ صفحات (۱۴۱) سطور (۱۲) خط نستعلیق و نسخ خوشخط۔ نام مترجم عشق اللہ قادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۱ھ ربیع الثانی تاریخ کتابت ۱۲۶۸ھ۔

حالاتِ مصنف :-

عشق اللہ قادری کے حالات ہدست نہیں ہوے۔

آغاز :-

"ہو الواحد بلا وحدانیہ ۔ ۔ ۔ یعنے وہی ایک ہے بغیر ایک پنے کے وہی فرد ہے بغیر فرد پنے کے"

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کا تصوف میں ایک رسالہ بزبان عربی موسوم بہ کبریت احمر ہے۔ اوس کا اُردو زبان میں ترجمہ کیا۔ اور اس کا نام اکسیر اعظم رکھا گیا۔

اختتام :-

مسمی کبریت احمر اوس کی شرح جو سرخی سے خلاصہ کر کے لکھتے ہوے آئے ہیں شرح ہے

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نوشتہ بماند سیہ بر سفید
نویسندہ را نیست فردا امید
تمام شد کار من نظام شد
بخط عاصی شمشیر علی بیگ۔

(۴۶۶) جامع الحقایق دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۶۶۵ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۲۰۶) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف سید احمد فاروقی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۱۵۹ھ۔

مصنف کے حالات اوراق گزشتہ میں درج ہو چکے ہیں۔

آغاز:-

ناؤں جس کو نین اوسی کے ناؤں سوں
کرنا اوس بعد بھی کچھ۔ بول توں
ناؤں اوس کو نین دلی ہر ناؤں سات
سرا و ٹھاتے ہیں دیکھو ذات و صفات

اس کا ایک اور نسخہ سلسلہ (۳۴۴) پر درج ہوا ہے یہ دوسرا نسخہ ہے۔

اختتام:-

نام پر جس کے ہوا ہے یو ختم
بھیجنا اس پر درود اں دم بہ دم
نام سو جس کے ہوا ہے یو تمام
اُس اُپر حق سوں ہے صلواۃ و سلام

ترقیمہ:-

"کتاب جامع الحقایق را بتاریخ بست و ہفتم صفر ۱۱۵۹ھ بروز جمعہ در مقام حیدر آباد بوقت ظہر حافظ امام الدین برائے خود از دست خود تحریر نمودہ۔ . . . .

(۴۶۷) تحیّر نامہ

نمبر کتاب (۲۶۶۴ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات (۱۱۶) سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف شاہ امیر الدین۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

تذکرۂ مخطوطات (ڈاکٹر زور صاحب) جلد پنجم میں میراں جی شمس العشاق کا نام شاہ امیر الدین بھی لکھا گیا ہے (ص ۲۸) مگر زیر بحث شاہ امیر الدین دوسرے بزرگ ہیں جن کا زمانہ ۱۲۰۰ھ کے مابعد کا معلوم ہوتا ہے۔

آغاز:-

جہاں میں دیکھ کر قدرت کے آثار
کیا توحید کا تصدیق و اقرار
کہ یہ اشکال اور ابدان و اجسام
ضیائے روز ہا اور ظلمت شام

یہ مثنوی تصوف کے بیان میں عشق و عاشق کے متعلق ہے۔

اختتام:-

تو رحمٰن و رحیم و کارسازے
غریباں پڑ دبندہ نوازے
کنی از کرم خود ایں بندہ آزاد
بماند در دو عالم خوب دلشاد

ترقیمہ:-

تمام شد نسخہ مسمی بہ تحیر نامہ تصنیف مولوی شاہ امیر الدین

بہ حرف ناقص منیر النساء دختر شاہ کمال الدین صاحب عرف سگے صاحب۔ ۔ ۔ باشندہ شہر احمد نگر حال صدر امین ناسک تاریخ دوسری ماہ ذیحجہ روز پنجشنبہ۔

ترقیمہ کی عبارت سے واضح ہے کہ یہ رسالہ منیر النساء بیگم دختر شاہ کمال الدین عرف سگے صاحب قبلہ کے لیے مرتب ہوا ہے۔

(۴۶۸) تلاوت الوجود گنج العرش

نمبر کتاب (۲۷۵۸ جدید) سائز (۸½ × ۵¾ انچ) صفحات (۴۸) سطر (۱۷) خط نستعلیق۔ نام مصنف شاہ محمد حیات اللہ حسینی صاحب۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:-

"قال علیہ السلام الاسلام علی خمسۃ شہادۃ ۔ ۔ ۔ اس کا معنا نبی کہے بنا مسلمانی کے پانچ فرض ہیں خدا کی بات یوں بوجنا سو مسلمان ہووے۔"

اس رسالہ میں قرآن مجید کی آیات اور احادیث سے تصوف کے مسائل کو شریعت کے ساتھ مطابقت کر کے قلمبند کیا گیا ہے۔

اختتام:-

"تفکر وافی الآء اللہ ولا تفکر وافی ذات اللہ اس کا معنی نبی کہے بندہ اپنے صفتاں میں اللہ کی فکر کرنا تا کہ اللہ کی ذات کی فکر کرنا اے بھائی یوں دیکھا سو بسر یگا خدا کہا ہے سو سن ۔ ۔ ۔ ۔"

ناقص الآخر۔

(۴۶۹) چراغ باطن

نمبر کتاب (۲۵۸۸ جدید) سائز (۸½ × ۶ انچ) صفحات (۳۲) سطور (۹) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف وصل تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۶ھ۔

حالات مصنف:-

مصنف جن کا تخلص وصل ہے کسی تذکرہ میں ان کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔ البتہ یہ ظاہر ہوتا ہے وہ آصفجاہ رابع کے عہد میں موجود تھے اور پائگاہ کے امیر رفیع الدین خاں عمدۃ الملک کے متوسل تھے۔

آغاز:-

بعد حمد حضرت رب العلیٰ	اور نعت پاک احمد مصطفیٰ
قصہ میں لکھتا ہوں زاہد کا عجیب	کر قبول اس کو تو اے امیر مجیب

حکایت زاہد

ایک زاہد تھے بڑے مردانہ مرد
متقی پرہیزگار و اہلِ درد

اس مختصر مثنوی میں ایک زاہد و متقی مرد نے بادشاہِ وقت کو راہ حق بتلانے میں تمثیلات کے طور جو حکایات وغیرہ بیان کی ہیں ان کی نسبت حالات منظوم کئے گئے ہیں جس میں مختلف حکایات اور آخر میں اصحاب کہف کا قصہ نظم ہے۔ اور درمیان میں آصفجاہ نواب ناصر الدولہ بہادر اور

نواب عمدۃ الملک رفیع الدین خاں بہادر کی مدح ہے۔ خاتمہ کی نظم میں نام مصنف اور نام کتاب درج ہے۔ مثنوی کے نام یعنی چراغِ باطن میں تاریخ تصنیف ۱۲۶۶ھ برآمد ہوتی ہے۔ اشعار حسبِ ذیل ہیں:-

قصہ اون اصحاب کا آخر ہوا
وصل اب تو مانگ لے حق سے دعا
جبکہ میں نے قصہ یہ سب لکھ چکا
پھر کیا تاریخ کی خواہش ذرا
بے تامل آئی دل سے یہ ندا
یہ چراغِ باطن اب روشن ہوا
ہے چراغِ باطن اوس کا نام بھی
مادۂ تاریخ کا بھی ہے یہی
نام اوس کا یہ رکھا ہوں اس لیے
تاکہ اوس سے جان و دل روشن رہے

اختتام:-

شمع سے جیسا منور ہے مکان
یارب اس سے بھی ہو روشن قصرِ جان
جو کوئی اس کی تہیں یارب پڑے
اوس کے دل پر نور وحدت کا پڑے

(۴۷۰) رسالہ عصائے سالکان

نمبر کتاب (۲۱۳۳ جدید) سائز (۴/۳ ۹×۲/۱ ۶ انچ) صفحات (۱۲۴) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف منشی جعفر شریف۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۵ھ۔

تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ رمضان المبارک۔

حالات مصنف:-

جعفر شریف لالہ میاں سے مشہور تھے۔ ویلور وطن تھا، کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم تھے۔ علمی قابلیت اچھی تھی شاہ شرف الدین شطاری کے مرید تھے۔

آغاز:-

سپاس ستائش کروں مبدم   بنایا جہاں کو جو محض از عدم
وہی جزو و کل کا ہے صاحب یقیں   اُسی کے طرف بازگشت آخریں

اصل رسالہ نثر میں ہے۔ صرف حمد و نعت و مناقب صحابۂ کبار نظم میں ہے۔ اس کے بعد سبب تالیف کتاب نثر سے شروع ہے۔ مؤلف لکھتے ہیں کہ جب میں صراط المتقین تنبیہ المشرکین کی تالیف سے فراغت پایا تو ایک مخلص یعنی صوبہ دار شیخ محی الدین جیل ونہم رجمنٹ کی خواہش پر پیری اور مریدی او رمرشدوں کے ارشاد کے الفاظ وغیرہ کے باب میں یہ تالیف کیا۔ چونکہ مؤلف اپنے مرشد شاہ شرف الدین قادری بن حسن الضاری شطاریؒ سے درس و تدریس کے وقت سامع رہتا تھا۔ اس لیے معتبر کتب تصوف مثل گلشن راز و جواہر الاسرار وغیرہ وغیرہ سے لکھ کر ۱۲۵۵ھ مقام کامٹی میں بماہِ رجب المرجب اختتام کو پہونچایا۔

اختتام:-

"مگر سب سے پہلے مشہور و معروف وہی چار پیر چودہ خانوادہ مذکور ہیں زیادہ کوئی نہیں و السلام علیکم علی من اتبع الہدیٰ"۔

ترقیمہ :-

"بفضلہ تعالیٰ در تصوف رسالہ عصاے سالکان تصنیف منشی جعفر شریف عرف لالہ میاں صاحب بتاریخ ہفتم شہر رمضان المبارک روز شنبہ سنہ ۱۲۶۰ ہجری . . . . . . از دست عاصی پر معاصی نور اللہ شادری عرف ننھے میاں - اتمام یافت -"

(۴۷۱) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۲۶۶۲ جدید) سائز (۹×۴½ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۱۵-۱۶) خط نستعلیق معمولی - نام مصنف ندارد - تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ -

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم - کان اللہ ولم یکن معہ شئی یعنی تھا اللہ تعالیٰ اور نہیں تھی کوئی چیز ساتھ اس کے
جان اے عزیز وہ سلطانِ دوجہاں کہ اول بیچوں تھا"

اس مختصر رسالہ میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور پانچ مقام ہاہوت و لاہوت و جبروت و ملکوت و ناسوت کی تفصیل بیان کی گئی ہے - مصنف کا نام اور کتاب کا نام نہیں ہے -

اختتام :-

"ذکر روحی مشاہدہ ذکر سری معائنہ ذکر خفی معاینہ -"
ناقص الآخر -

(۴۷۲) مجموعہ تصوف کشف الاسرار وغیرہ

نمبر کتاب (۲۱۳۹ جدید) سائز (۷½×۵½ انچ) صفحات (۹۰) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی - جامع ؟
تاریخ جمع مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ

آغاز :-

جو فقر میں پورے ہیں وہ ہر حال میں خوش ہیں
ہر کام میں ہر دام میں ہر حال میں خوش ہیں

رسالہ کشف الاسرار گنج مخفی - کنت کنزاً مخفیاً . . . یعنی حق تعالیٰ کے ذاتی مرتبہ کا بیان -

یہ ایک مجموعہ ہے جس میں مختلف مضامین و رسائل تصوف مثل کشکول کے کسی نے لکھ لیے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے :-

پہلے ایک مسدس ہے اور صوفی سرمد کی فارسی رباعی - بعد ازاں مولانا رومؒ کے فارسی اشعار اور ایک مناجات فارسی خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ اور پھر رسالہ کشف الاسرار گنج مخفی ہے - اس کے ختم پر کچھ فارسی و اردو اشعار - بعد ازاں ایک رسالہ تصوف در بیان وحدت الوجود اردو میں ہے صفحہ ۳۱ پر آغاز مثنوی بیان تنزلات ستہ صرف ایک ورق ہے صفحہ ۳۳ سے مخاطبات الہٰیہ یا انعامات غوثیہ کا اردو ترجمہ ہے - اور متفرق مسائل تصوف - صفحہ ۶۱ سے ۶۴ تک اردو فارسی نظم ہیں - بعد ازاں متفرق مضامین تصوف ہیں - آخر میں حضرت شاہ بو علی قلندرؒ کا رسالہ تصوف فارسی ہے - اور آخر میں سوال جواب سید محمد قادری متخلص بہ خاکی ہیں وغیرہ - بہر کیف یہ کشکول کے طور پر ہے - آخر سے ناقص ہے -

اختتام :-

"حدیث - بین العبد و بین الکفر ترک الصلوٰۃ (ابوداؤد)
فرمایا رسول اللہ صلعم نے بندہ اور کفر کے درمیان ترکِ نماز
کا فرق ہے۔"

(۴۷۳) رسائل تصوف

نمبر کتاب (۲۷۵۳ جدید) سائز (۹×۴½ انچ) صفحات
(۳۶) سطور (۲۲ و مختلف) خط طبی نستعلیق - جامع ؟
تاریخ جمع مابعد سنہ ۱۲ھ۔

آغاز :-

"دو کلمہ اشنائی یعنی بہرم شبہہ اوپر اوس نیکی سمجھا یعنی برزخ
محمدی اور دسرا پیلے تیں کہاں تھا . . ."

اس بیاض میں مختلف رسائل تصوف زبان دکھنی میں
ہیں اور فارسی زبان میں بھی انتخابات کتب تصوف میں
گویا یہ بیاض مثل کشکول کے ہے۔ ابتدا میں ایک رسالہ تصوف
وحدت الوجود کے بیان میں ہے۔ اس کے بارہ ۱۲ صفحات ہیں۔
بعد ازاں تصوف کے بعض کتابوں کا اقتباس فارسی ہے۔
مثل تمہیدات عین القضاۃ و رسالہ روح الارواح وغیرہ
یہ بھی ۱۲ صفحات پر مشتمل ہے اور ان اوراق کے ختم پر حضرت
بندہ نواز گیسو دراز حسینی کا مصنفہ رسالہ "تنکار نامہ" دکھنی زبان
میں ہے۔ جس کے صرف تین صفحات ہیں بعد ازاں فارسی کتب
تصوف کے انتخابات ہیں۔ اوسی سلسلے میں خرقہ ہائے بزرگان کا
ذکر دکھنی میں ہے جو ناقص الآخر ہے۔ اس رسالہ کے بعد فارسی
میں ایک رسالہ شریعت طریقت و حقیقت و معرفت کے بیان
میں ہے جس کے مصنف کا نام شیخ علی صوف چشتی لکھا ہے
بعد ازاں ایک رسالہ "اصطلاحات صوفیہ" فارسی زبان میں ہے۔

اختتام :-

"درحال علو مرتبہ بلکہ حق را خواہد والحمد للہ اولاً و آخراً و
ظاہراً و باطناً تمام شد اصطلاحاتِ صوفیہ۔"

(۴۷۴) رسالہ تصوف

نمبر (۲۷۵۹ جدید) سائز (۷½×۶ انچ) تعداد صفحات (۶)
سطور (۹) خط طبی نستعلیق - نام مصنف قادر و داصل
تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۱۵ھ۔
قادر تخلص شاعر کا حال جلد اول میں قلمبند ہو چکا ہے۔

آغاز :-

(س) سائل ہوں میں عزیزاں سن کوئی جواب بولو
من عرف ہور فقہ کے کیتے ہیں باب بولو . .
(ج) سائل سنو عزیزاں اس کا جواب ہے یو
من عرف ہور فقہ کے سب چار باب ہے یو۔

اس مختصر منظوم رسالے میں من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے
حقایق نظم کئے ہیں۔ یعنی قادر کے سوال کے جواب میں واصل
نے جواب ادا کیا ہے۔ اس سوال و جواب کے بعد اور ایک
رسالہ موسوم بہ "سوال و جواب وجوبہ" نثر دکھنی زبان میں صرف
ایک صفحہ کا ہے۔

بعد ازاں فارسی زبان میں "رسالہ اثبات اسلام" ہے۔

اختتام:-

پانی کا پھل چاکنا اک کا پھل سکنا باری کا پھل لکنا خالی
کا پھل سننا۔

(۴۷۵) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۲۷۵۷ جدید) سائز (۹×۶¾ انچ) صفحات (۵۵)
سطور (۱۲) خط طبعی بدخط۔ نام مصنف × تاریخ تصنیف
مابعد ۱۱۰۵ھ۔

آغاز:-

توں داناتوں بینا تو سب تی ہے توانا
اور یہ سب عالم تیرا توں رازق سبھوں کرا

اس رسالہ میں پہلے حمد اور نعت محمد مصطفےٰ صلعم ہے اوس
کے بعد مسائل تصوف بیان کئے گئے ہیں یہ رسالہ نہایت بدخط
ہے صاف پڑھا نہیں جاتا۔ لیکن زبان قدیم دکھنی ہے مصنف
اور کتاب کے نام کا پتہ نہیں چلا۔ رسالہ ناتمام ہے۔

اختتام:-

کوچہ بوبو کرو بیان روح کا خلعت جیوا خطاب۔
ناقص الآخر۔

(۴۷۶) مشاہدۃ الاکبر

نمبر کتاب (۲۷۵۶ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) صفحات
(۲۱) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف؟
تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۰۵ھ۔

آغاز:-

"نام ایں رسالہ مشاہدۃ الاکبر۔ او سلطان دوجہاں
کا اولی بیخود ہور بیہوش ہو کر تھا سو اوس مقام کو ہاہوت
کر نام رکھا۔"

یہ تصوف کا ایک مختصر رسالہ دکھنی زبان میں ہے مصنف
وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف حضرت بندہ نواز
حسینی کے سلسلہ کے مریدوں سے ہیں۔ آخر میں ملاحظہ ہو۔

اختتام:-

"محبت پر محبت دھرنا سو بندہ نواز حسینی۔ تمت تمام شد
. . . ایں مدعیاں را دور نمایند ایں شیخ گوہر حاصل می شود۔"

(۴۷۷) ترجمہ بے سر نامہ

نمبر کتاب (۲۹۱۸ جدید) سائز (۹×۶ انچ) صفحات
(۴۰) سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف؟
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۷۱ھ۔

آغاز:-

"من بغیر تو نہ بینم در جہاں ؛ قادرا پروردگارا جاودان
(ترجمہ) میں سوائے تیرے نہیں دیکھا میں جہان میں ؛ اے قدرت رکھنے والے اے پالنے والے ہمیشہ کے

حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ کی مشہور مثنوی فارسی منبسیر
کا کسی نے اردو نثر میں ترجمہ کیا ہے۔ ہر مصرع کا ترجمہ بین السطور
کیا گیا ہے۔ مترجم نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اصل شعر سیاہی سے

اور ترجمہ سرخی سے تحریر ہے۔

اختتام:-

ہر کہ خود را در فنائے کل تناخت ۔۔ اندر انجا او بقائے کل بیافت

(ترجمہ) جو شخص اپنے تئیں بیچ فنا کے کل پچھانا ۔۔ اوس جگہ وہ بقائے کل پایا

ترقیمہ:-

بفضلہ تعالیٰ جل جلالہ و اعظم شانہ وعم نوالہ اختتام نسخہ بے سرنامہ بتاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۱ھ ہجری نبوی بمقام حیدر آباد گردید۔

(۴۷۸) ترجمہ مثنوی تصوف

نمبر کتاب (شامل نمبر ۲۹۱۸ جدید) سائز (۹×۶ انچ) صفحات (۶۰) سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۷۱ھ

آغاز:-

"مرحبا اے بلبل باغ کہن ۔۔ از گل رعنا بگو با ما سخن

(ترجمہ) مرحبا اے بلبل باغ پورانیکی ۔۔ پھول سی رعنا کی کہو ساتھ ہماری بات

تصوف کی ایک مثنوی جس کے مصنف کا تخلص "شرف" ہے۔ اوس کا بین السطور نثر میں لفظی ترجمہ کیا گیا ہے۔ اصل متن سیاہی سے اور ترجمہ سرخی سے لکھا گیا ہے۔ مترجم کا نام نہیں ہے۔

اختتام:-

روز محشر دار یا آل رسول ۔۔ از طفیل مقبلاں گردد قبول

(ترجمہ) دن قیامت کے رکھ تسلی آل رسول کی ۔۔ طفیل سے قبول ہویوں کی ہووے قبول

ترقیمہ:-

تمت الکتاب بتاریخ نوزدہم ماہ جمادی الاول ۱۲۷۱ھ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد۔

(۴۷۹) سفر در وطن و باغ مراد دل

نمبر کتاب (۲۰۵۰ جدید) سائز (۸×۵½ انچ) صفحات (۷۰) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف (غریب الوطن؟) تاریخ تصنیف ۱۲۸۲ھ۔

آغاز:-

ثنا حق کی کیوں کر ہو مجھ سے ادا
کہ ہوتی ہے یہاں عقل میری ہوا
جو سب نفی ہیں اور وہ اثبات ہے
کروں میں صفت اوس کی کچھ بات ہے

یہ رسالہ تصوف کے اس مسئلہ کی تشریح میں ہے کہ سالک کو وطن میں سفر کرنے کے کیا معنے ہیں اس میں پہلے حمد و نعت و سبب تصنیف کتاب نظم میں ہے۔ اس کے بعد نثر میں ایک قصہ کے طور پر اس مسئلہ کا حل کیا گیا ہے کہ سرحد دکن میں۔ ۔ ۔ ۔ خود آرا نگر میں ایک بستی ہے جس میں مخفی گنج ہستی ہے۔ الخ۔ بعد ازاں خطاب حضرت خیر البشر ہے جواب سایل نور البصر ہے، کے عنوان سے مخمس نظم ہے اسی طرح آخر تک نثر و نظم میں رسالہ تمام ہوتا ہے۔

اس میں مصنف کا صاف نام نہیں ہے لیکن صفحہ پنجم کے ابتدائی شعر سے "غریب الوطن" مصنف کا لقب معلوم ہوتا ہے۔

زبانی غریب الوطن کی ہے یہ ؛ کہانی غریب الوطن کی ہے یہ

نام کتاب کا شعر

جو دیکھا اسے میں نے جان سخن ؛ رکھا نام اس کا سفر در وطن

اس رسالہ کا تاریخی نام آخر میں "باغ مراد دل" لکھا ہے۔ چنانچہ خاتمہ کتاب کے شعر سے واضح ہوگا۔

اختتام :-

کہا سنا معاف کیجئے۔ دیکھو تو وطن کی سیر ہے۔ سمجھو تو خاتمہ بالخیر ہے۔ شعر :-

ہے اک شگوفہ تازہ یہ گلشن معانی

کھلتا ہے گل کچھ اس میں مطلب کی ہے کہانی

رنگین چمن یہ وہ ہے فردوس جس کا ظل ہے

تاریخ اس کی الحق باغ مراد دل ہے

۱۲۸۲ھ

اللّٰھم خلقنا من اھل التقلید واجعلنا من اھل التحقیق وانت ولی التوفیق۔

(۴۸۰) بوستان مقصود

نمبر کتاب (۲۹۳۹ جدید) سائز (۷½×۵ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۹) خط نستعلیق۔ نام مصنف۔ جلوہ تما چشتی متخلص بہ جلوہ۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۶ھ تاریخ کتابت ۱۳۰۶ھ۔

مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"حمد اور تعریف سزاوار ہے اس پروردگار کو کہ جس نے یک مشت خاک سے صورت انسان بنایا۔"

اس رسالہ تصوف میں مؤلف نے اپنے مرشد خواجہ محمد حسینی شاہ حسین اللہ چشتی از اولاد حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے حکم سے اون کے ارشادات تصوف کو جمع کیا ہے۔ آخر میں چار ورق میں نظم ہے۔

اختتام :-

"یہ رسالہ جو بوستان مقصود بموجب حدیث نبوی و دلیل قرآن مجید و از اقوال بزرگان دین و شاہدا و مشاہدا خلاصہ لکھا گیا۔ . . . . خلیفہ شاہ حسین اللہ جلوہ تما چشتی متخلص جلوہ عرف محمد اکبر ساکن روضۃ اللہ بماہ جمادی الثانی ۱۳۰۶ھ بروز چہارشنبہ بوقت سہ پہر مرتب کیا چونکہ طالبان مطلوب را بکار آید و مستفید ہوں۔"

(۴۸۱) رسالہ کلمات در علم تصوف

نمبر کتاب (۱۹۵۱ جدید) سائز (۱۱×۷½ انچ) صفحات (۱۶) سطور (۱۵) خط نستعلیق شفیعہ آمیز معمولی۔ نام مصنف ؟ . . . تاریخ کتابت ۱۳۰۶ھ

آغاز :-

"الحمد للّٰہ الذی نور مصابیح القلوب . . . . مناجات الٰہی بہ عزت اول خاصان تیری درگاہ کے کہ رخش ہمت کا بیچ میدان قناعت کے دوران میں۔"

یہ رسالہ شغل ذکر اور نماز اور بہترین خصائل یعنی علم کے

بیان میں ہے۔ بطور نصائح و پند کے کلمہ کے عنوان سے نصائح تحریر کئے گئے ہیں۔ مصنف و نام کتاب کا ذکر نہیں ہے۔

اختتام:۔

"کلمہ۔ نادانوں کو بہتر خاموشی سے لباس نہیں ہے اگر یہ بات جانے تو نادان نہ ہوئے تو ختم بالخیر۔"

ترقیمہ:۔

"بتاریخ پنجم ماہ ذیقعدہ الحرام ۱۳۰۶ھ ہجری کتبہ محمد امام الدین عرف دادا میاں عفی عنہ۔"

اس کتاب پر دو مہریں ثبت ہیں مگر صاف پڑھے نہیں جاتے صرف "خاندان اعلا" پڑھا جاتا ہے۔

(۴۸۲) رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۷۶۳ اجدید) سائز (۶×۴ ۱/۲ انچ) صفحات (۱۲۲) سطور (۱۰) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۳۱۳ھ۔

آغاز:۔

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی محمد شفیع المذنبین سید المرسلین و آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد جان تو اے سالک ہدایت دیوے اللہ تبریٰ تیئں راہ مستقیم کی۔"

یہ مختصر رسالہ سلوک و تصوف میں معرفت صفات و اسماء اور نفس کے چاروں قسم وغیرہ کی تشریح پر مشتمل ہے۔ مصنف اور کتاب کا نام وغیرہ نہیں ہے۔ ابتدا میں آٹھ ورق میں ادعیۂ وغیرہ تحریر ہیں۔

اختتام:۔

"طالب و مطلوب شاغل و مشغول اور عاشق و معشوق ایک ہو جائے تو کمال الیقین ہوتا ہے۔ والسلام۔"

ترقیمہ:۔

بخط فقیر قلندر بتاریخ ۲۴ رجب ۱۳۱۳ھ ہجری۔ اس کے بعد ایک فارسی رباعی اور ایک عربی شعر مترجم تحریر ہے۔

(اس کے بعد ایک فارسی رسالہ موسوم بہ وجود العاشقین بہ پنج گل منسلک ہے)

(۴۸۳) ترجمہ رسالہ نکات الف بے

نمبر کتاب (۵۰۸، ۳ جدید) سائز (۴ ۱/۲×۲ ۱/۲ انچ) صفحات (۴۰) سطور (۱۰) خط نستعلیق شفیعہ آمیز معمولی۔
نام مصنف۔ سر یقین مرید حضرت فقیر اللہ صاحب
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۳۱ھ

حالات مصنف:۔

مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا، صرف تخلص سر یقین قیاس کہا جا سکتا ہے۔ شاہ فقیر اللہ کے مرید ہونا ظاہر ہوتا ہے، اس لیے ان کا زمانہ ۱۲۰۰ھ کے مابعد کا ہے۔

آغاز:۔

"نام صفاتی ہیں اے میرے طالب جیسے کہ کہتے ہیں اللہ

وہی ہے ذاتی نام، محیطِ کُل ہے، وہی گنج، پنجتن وہ ہے،
ظہور کلمہ ہے اوسی سے، اوسی پر ہے اتمام۔"

حضرت فقیر اللہ صاحب کا رسالہ "نکات الف بے" کا
جو غالباً فارسی میں تھا، اون کے ایک مرید موسوم بہ "ستر یقین"
نے مرشد کے حکم سے اس کا ترجمہ ہندی زبان میں کیا۔ مترجم
کے نام کا اس عبارت سے پتہ چلتا ہے جو آخر میں ایک ورق
سے پہلے تحریر ہے، نام ان کا عجیب ہے جس سے کچھ شبہ غلط
ہوتا ہے مگر طرزِ تحریر سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ "ستر یقین" مولف
کا کوئی لقب ہے۔ خاتمہ کی تحریر میں بھی یہی الفاظ ہیں۔
"کمترین کمتر، بدترین بدتر، خاکپائے جہاں بدتر از سگاں
ذرۂ بے مقدار ستر یقین، بندہ حضرت فقیر اللہ صاحب کو
زبان مبارک بیان سے ایسا ارشاد فرمائے یہ نکات
الف بے کے ہم کہے ہیں سو اس کا ترجمہ تو کر۔ . . ."

اختتام:-

"ایمان کی بنیاد یہی ہے، ہے اسم کو جو پایا مسمّی کو
وہ پایا معبود فقیر اللہ کا ارشاد یہی ہے۔"

ترقیمہ:-

بتاریخ ہیژدہم ماہ ربیع الاول ۱۲۳۱ھ بروز
جمعہ بوقت سہ پہر بخط نوشت "ستر یقین" باتمام رسید
نقل ثانی حسب الارشاد جناب قبلہ و کعبہ حضرت شاہ اسد اللہ
صاحب قبلہ کے بندہ کمترین محمد علی عرف حاجی صاحب نے کیا
تحریر۔ ۱۲ ماہ شعبان روز سہ شنبہ ۱۲۴۹ھ۔

(۴۸۴) رسالہ دل آئینہ

نمبر کتب (۷۴ ۳۵ جدید) سائز (۶½ × ۴ انچ) صفحات
(۳۵) سطور (۱۰-۱۱-۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام
مصنف ؟ ۔ تاریخ تصنیف ماقبل ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

"اول مقام لاریب و لاعید و بیچوں و بیچگوں و بی شبہ
و بے نمونہ مقام ہاہوت میں ذات تکر تھا۔"

یہ رسالہ تصوف کے بیان میں ہے۔ آخر میں چار پیر اور
چودہ خانوادوں کا ذکر فارسی میں ہے۔ یہ رسالہ ناتمام معلوم
ہوتا ہے۔ مؤلف کا نام اور نام کتاب تحریر نہیں۔ صفحہ اول
کے ایک گوشہ پر "ایں رسالہ دل آئینہ" تحریر ہے۔

اختتام:-

"چہارم ہیریان پنجم چشتیان پنج خانوادہ شد
من جملہ چہاردہ شدہ۔"

(۴۸۵) چہار کرسی

نمبر (۱۸۲۶ جدید) سائز (۷½ × ۶½) صفحہ (۱۱) سطر
(۱۱) خط نستعلیق۔ مصنف فقیر تاریخ تصنیف
مابعد ۱۱ھ۔

آغاز:-

سن چار کرسی کا بیان :- ہے لو طریقت میں خبر کرنا۔

کرنا پچھانت تن منے ⁂ آمیز جوں شیر و شکر

اس رسالہ کے ایک نسخہ کا تذکرہ اوراق ماقبل میں ہو چکا ہے۔

اختتام:-

مثلے طریقت ذات کے ⁂ خوش فہم سوں بولیا فقیر
چمن چمن بچن عرفان کے ⁂ باندھ نظم کا رشتہ کر

(۴۸۶) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر کتاب (۹۰، جدید) سائز (۴ ۳/۴ × ۸ ۱/۲ × ۶) انچ صفحات (۱۳۶) سطور (۱۵) متفرق، خط نستعلیق طبعی۔ نام مصنف۔ فقیر و امین الدین اعلیٰ بیجاپوری و حضرت بندہ نوازؒ۔ و غوثی و غیرہ۔

آغاز:-

الحمد کر بولیا ہوں سن ⁂ کر تو پچھانت کی نظر
چلنا فقیراں منزلاں ⁂ ہینگے فقیراں راہ پر
پس چار کرسی کا بیاں ⁂ ہے یو طریقت میں جبر
کرنا پچھانت تن منے ⁂ آمیز جیوں شیر و شکر

اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل نظم و نثر مجلد ہیں جن میں سے بعض رسائل کی کیفیات قبل ازیں تحریر میں آچکے ہیں۔

(۱) چار کرسی منظوم مصنفہ فقیر ۱۳ صفحہ۔ (۲) رسالہ تصوف بطور سوال و جواب در نثر۔ خدائے تعالیٰ کے صفات کے بیان میں ۶ صفحہ

(۳) رسالہ تصوف در بیان من عرف نفسہ الخ و در نثر از خواجہ امین الدین اعلیٰ حسینیؒ ۶ صفحہ۔ اس کا تذکرہ علحدہ کیا گیا ہے۔

(۴) شکار نامہ در تصوف حضرت بندہ نوازؒ ۶ صفحہ در نثر۔ اس کا تذکرہ علیحدہ کیا گیا ہے۔

(۵) نادِ علی منظوم تصوف در بیان نفی و اثبات۔ مؤلفہ بڑے صاحبؒ۔ تاریخ تصنیف ۱۱۰۹ھ۔ مصنف کے نام اور سنہ تالیف کے چند اشعار درج ذیل ہیں:-

بڑے صاحب طالب سے اثبات کا
رسالہ ہوا نفی اثبات کا
یہ گیارہ سو نو (۱۱۰۹) تھا ہجری کہا
بیاں قال توحید کا سارا کہا
پانصد بست چہل ہے بیت رسالے میں
کل ارشاد ہے اس میں سمجھو تمیں
رسالہ کا ہے نام نادِ علی
حیدرآباد شہر میں ہوا منجلی
الٰہی دے توفیق ہے معترف
انہیں موج ہو جا تو ہو نقد عرف
تھی تاریخ بھی ماہ دسویں ذی الحجہ
تھا پنجشنبہ کا روز کعبہ کا حج
مرتب ہوا ہے رسالہ تمام
بحق محمد علیہ السلام (۳۶ صفحات)

(۶) رسالہ تصوف منظوم مجہول الاسم۔ ابتدائی شعر یہ ہے:- (یہ عشق ذات خود اللہ اکر دنیا یا تو پیغمبر کو خوش تر) (۱۰ صفحات)

(۷) چکی نامہ موسوم بہ غوثی نامہ منظوم در تصوف مصنفہ صاحب

قادری متخلص بہ غوثی مرید سید قدرت اللہ۔ ۴ صفحہ

(۸) شجرہ مریدی کامل علی شاہ منظوم مؤلفہ کامل علی شاہ
ابتدا۔ محمد ایزد اللہ اکبر ∴ بگویم من بیان شجرہ بہتر ۳ صفحہ

(۹) رسالہ فقہ در نثر (۶ صفحہ) ناقص الآخر

(۱۰) اوراق متفرق نظم و نثر و تعویذ

(۱۱) رسالہ تصوف بطور سوال و جواب در نثر ناقص الطرفین۔

اختتام:-

مرید سوال کئے کہ ایمان کتنے ہیں پیر فرمائے ایمان
ناقص الآخر۔

(۴۸۷) ترجمہ تلخیص المفتاح

نمبر کتاب (۹۷۰ جدید) سائز (۱/۲ ۱۳×۱/۲ ۸ انچ) صفحات
(۲۱) سطور (۲۰) خط خوشخط نسخ و نستعلیق۔ نام
مصنف۔ عبدالرحمن خاں۔

آغاز:-

"الحمد للہ علی ما انعم و علّم من البیان ما لم نعلم
والصلوٰۃ علی سیدنا محمد خیر من نطق بالصواب الخ
اون تمام انعامات پر جو خداوند عالم نے ہم پر کئے ہیں اور
اپنے دلوں کے مقاصد ظاہر کرنے کی تعلیم پر جو"

اس سے پہلے ایک نسخہ تلخیص المفتاح کا کامل تحریر میں آیا
ہے۔ جو مسودہ مترجم ہے (ملاحظہ ہو ۹۶۹ جدید) نسخہ مذکور
میں محض ترجمہ ہے۔ اس نسخہ میں اصل عربی کتاب کی عبارت
کے ساتھ بین السطور اردو ترجمہ ہے، معلوم ہوتا ہے کہ
بعد میں کسی صاحب نے اس میں اصل عربی کتاب کی عبارت
اور ترجمہ بغرض سہولت تحریر کروایا تھا، لیکن افسوس کہ
اوس کی تکمیل نہ ہوسکی ناتمام رہ گیا۔ ترجمہ کے الفاظ وہی
ہیں جو نسخہ اول الذکر میں ہیں جس کے مترجم عبدالرحمن خاں ہیں۔

اختتام:-

"علما ان تینوں کے مجموعہ کو علم بیان کہتے ہیں اور بعض
علما اول الذکر علم کو علم معانی اور (ناتمام)

(۴۸۸) لگن نامہ

نمبر کتاب (۱۲۰۴ جدید) سائز (۱/۲ ۸×۱/۲ ۶ انچ) صفحات
(۸) سطور (۸) خط طبعی شکستہ آمیز۔ مصنف حسین چشتی
تاریخ کتابت ۱۲۰۳ھ۔

آغاز:-

تمنا کوں اے سہیلیاں میٹھے سخن سناؤں
ٹک کان دھر سنو تو پیو سوں تمیں ملاؤں
پیو کے اوپر تیں سب تن من اپیں کا وارو
پیو کو سمجھ کو دل میں یکدم نکو بسارو

اس مختصر مثنوی میں دنیا کی بے ثباتی کا ذکر دولہا اور
دلہن اور اوس کی سہیلیاں کے عنوان میں بیان کیا ہے۔
مثنوی کا نام اور مصنف کے نام کے اشعار یہ ہیں:-

پیو کے طرف سے آیا تیرے لگن کا نامہ
نوبت لگن . . کو دن بجتا رہے دمامہ
چشتی حسین فدوی پیران پیر کے ہیں
درویش سیدوں میں میران میر کے ہیں

اختتام :-

چشتی حسین دل سوں پیو کا غلام ہیگا
تیرے لگن کا نامہ تمت تمام ہوگا

ترقیمہ :-

ایں رسالہ درماہ ربیع الاول ۱۲۳۰ھ بروز چہار شنبہ بتاریخ چہارم تحریر یافت۔ برائے یادگاری احمد یار خاں نوشتہ است۔

(۴۸۹) شکار نامہ

نمبر کتاب (شامل بیاض نمبر ۲۷۵۳ جدید) سائز (۹×۴½ انچ)
صفحات (۳) سطور (۲۲) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔
حضرت خواجہ سید محمد حسینی بندہ نواز گیسو دراز۔
خواجہ صاحب کے حالات اوراق گزشتہ میں درج ہو چکے ہیں۔

آغاز :-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ایں مسئلہ حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہٗ یوں فرماتے ہیں نو باپاں کی ہور سات ماواں کی ہیں چہار فرزند تین ننگی کیرلی بہاے یکسکون کپڑی ہیں جسے کپڑے نہیں تھے"

اس مختصر رسالہ تصوف میں مقامات تصوف مثل ناسوت ملکوت، جبروت وغیرہ کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور نفس کے اقسام، اور روح اور محمد و محمود واحمد واحد اور ذات حق وفنا بقا کی مختصر صراحت ہے۔ یہ رسالہ اون کاملین صوفیوں کے لیے تصنیف فرمایا گیا ہے۔ جو مدارج اعلیٰ تک پہونچے ہوں اور علم باطن سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔

اختتام :-

"سو وہ دینی عورت فرزنداں ہوے سو اور دنیا کی گرفتاری میں پڑیا سو پیٹ بھو کیا۔ حضرت بندگی مخدوم گیسو دراز فرماتے کہ ایں انوتی خبر نہ رہوں تمت تمام شد"

اس مثنوی کا ایک نسخہ کتب خانہ سالار جنگ میں ہے۔

(۴۹۰) شکار نامہ دوسرا نسخہ

نمبر (۷۹۰ جدید) سائز (۸½×۶½) صفحہ (۷) سطر (۱۵)

آغاز :-

"حضرت مخدوم حسینی شکار نامہ بیان کیے سو یہاں یو ہے نو باپ کے اور سات ماوں کے ہیں چار فرزند تین ننگے ایک کو کپڑا ایچا نہیں جسے کپڑے نہیں اس کے آستین ہیں پیسکے تھے اور چاروں مل کر بازار کو گئے"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل بطور تمثیل درج کیے گئے ہیں۔

اختتام :-

"سو اس کا پیٹ بھولیا جو کوئی ان میں سے خارج رہا کر اپنے حق سو داخل ہوا ہے اس کا یہ حال ہے۔
مردانِ خدا خدا نباشند ⁂ لیکن ز خدا جدا نباشند"

ترقیمہ :-

تمت تمام شد از دست کامل علی شاہ قادری بتاریخ

سیوم شہر جمادی الثانی ۱۲۶۹ھ۔

(۴۹۱) رسالہ تصوف

نمبر (۹۰۷ جدید) سائز (۸½×۶½) صفحہ (۲) سطر (۱۵)

خط نستعلیق۔ مصنف۔ شاہ امین الدین علی۔

شاہ امین الدین کے حالات صفحات ماقبل میں گزر چکے ہیں

آغاز:۔

"حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ الحسینی قدس اللہ سرہٗ ارشاد فرمائے ہیں کہ اے سالک خوب سن قولہ تعالیٰ الانسان سری وانا سرہٗ۔ یعنی خدا کہا میرے میں بھید انسان کا ہے۔ انسان میں بھید میرا ہے۔"

اس رسالے میں تصوف کے چند امور بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:۔

"خدا اور مصطفیٰ کے بت درس کا بھید پایا جا حقیقی بھید ہے مرشد محمد دل سے لانا جا۔

ترقیمہ:۔

تمت الکتاب بعون الملک الوہاب ماہ جمادی الاول بتاریخ بست ونہم ۱۲۶۹ھ ہجری نبوی از دست فقیر وحقیر کامل علی شاہ انصرام یافت۔

(۴۹۲) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر کتاب (۸۱۵ جدید) سائز (۷½×۶ انچ) صفحات (۹۶)

سطور (۱۲) خط طبعی۔ نام مصنف ×....

اس مجموعہ میں کئی رسائل تصوف شامل ہیں۔

آغاز:۔

"ای طالب یوتن واجب الوجود اللہ تعالیٰ پانچ عناصر پچیس کن سوں پیدا کیا ہے" الخ

اس مجموعہ میں حسب ذیل رسائل تصوف مجلد ہیں:۔

(۱) رسالہ تصوف۔ ابتدا یہ ہے:۔ اے طالب یوتن واجب الوجود... (۵) صفحہ۔

(۲) رسالہ تصوف بطور سوال وجواب۔ ابتدا یہ ہے:۔ اور سوال کرتا ہوں میں جبرئیل اور میکائیل۔ الخ (۵ صفحہ)

(۳) رسالہ تصوف۔ ابتدا یہ ہے:۔ اول تنجر مانی کا واجب تن من جاتے۔ الخ (۶ صفحہ)

(۴) مرات القلوب۔ مصنف نامعلوم۔ ابتدا یہ ہے:۔ الحمد للہ رب العالمین۔ . . . مرشد کے امر سوں رسالہ کا نام مراۃ القلوب رکھا الخ (۴ صفحہ)

(۵) رسالہ تصوف فارسی

(۶) مرات العاشقین دکنی۔ ابتدا یہ ہے:۔ الحمد للہ رب العالمین من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے بیان میں مرات العاشقین نام رکھا گیا۔ . . (۵۸ صفحات) اس کا تذکرہ علیحدہ کیا گیا ہے۔

(۷) رسالہ تصوف۔ ابتدا یہ ہے:۔ اے سالک توں اسکوں پچھانیا ہے۔ الخ۔ (ایک صفحہ)

(۸) رسالہ تصوف دربیان واجب الوجود۔ ابتدا یہ ہے:۔ اول واجب الوجود دراہ شریعت الخ۔ (۲ صفحہ)

اختتام:-

"عالم احدیت محل دار البوراہ لاتبین۔ تمت تمام شد۔

(۴۹۳) مرأت العاشقین

نمبر (۱۸۱۵) جدید۔ سائز (۲/۱ ۷×۶) صفحہ (۵۹) سطر (۱۶)
خط نستعلیق۔ مصنف × تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ
جان طالبان حق نے و سالکان ربانی کے واسطے کیتنک
عمیق تر باتاں بہوت معرفت کے رسالیاں سوں ہور مرشد
کامل کے زباں کہانے تحقیق کر کر من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے
بیان میں۔ مرات العاشقین نام رکھا گیا۔ اس رسالہ میں اللہ
ہور نبی کے راز و رموز کے باتاں کہا ہوں"

اس رسالہ میں تصوف کے چند مسائل کا تذکرہ ہے۔

اختتام:-

"مرشد کے قدم کے پات معرفت کے پاوے گا۔ مقصد
حاصل ہووے گا۔ شفاعت سوں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے واصل ہو کر وصل حاصل ہووے گا۔ درود بر محمد علیہ السلام۔

(۴۹۴) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر کتاب (۲۰۶۰ جدید) سائز (۸×۵ ۱/۲ انچ) صفحات (۱۲)
سطور (۱۶) خط نسخ و نستعلیق طبعی۔ نام مصنف ×۔۔۔
اس مجموعہ میں کئی رسائل تصوف شامل ہیں۔

آغاز:-

"اول کلمہ شریعت لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ
دوم کلمہ طریقت لا الٰہ الا اللہ محمد امر اللہ سیوم کلمہ حقیقت
لا الٰہ الا اللہ محمد نور اللہ ۔۔۔ الخ

اس مجموعہ میں تین مختصر رسالے حسب صراحت ذیل ہیں:-
(۱) رسالہ تصوف:- اس میں بطریق صوفیا گیارہ کلموں کو بیان
کر کے اس کے بعد فقرا کے ہر ایک عمل کو کن کن بزرگوں سے
نکلا ہے بیان کیا گیا ہے۔ اور ہر طریق کی نسبت آیات قرآنی بیان
کئے گئے ہیں۔ مثلاً مقراض کرنے کا طریق حضرت شیث پیغمبر سے
نکلا ہے۔ اور تاج اوپر حضرت محمد رسول اللہ کے اوترا ہے۔۔۔
اور ابراہیم ادہم لجی سے گودڑی کا طریق نکلا ہے علی ہذا القیاس۔
(۲) گفتار حضرت بندہ نواز حسینیؒ بزبان فارسی۔
(۳) ذکر چہار پیر و چودہ خانوادے منظوم بطور مخمس۔

اختتام:-

"تابعین و اربعین بہ ہمہ ولیوں کیتیں
اور جمع کیتیں جمع کے سب بد یوانوں کیتیں
مومناں امت کے سب خیر الورا کو عشق ہے

(۴۹۵) مجموعہ رسائل تصوف

نمبر کتاب (۳۵۳۱ جدید) سائز (۸×۵ ۱/۲ انچ) صفحات
(۲۶) سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف

خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی اور برہان الدین جانم وغیرہ ۔ تاریخ کتابت ۱۲۳۱ھ ۔

آغاز :-

لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ جان اے عزیز اول کچھ نہ تھا نہ آسمان تھی نہ زمین تھی نہ عرش تھا نہ کرسی الخ

اس مجموعہ میں حسب ذیل تین رسالے تصوف کے ہیں:

(۱) رسالہ تصوف بطور سوال و جواب ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور روح سے متعلق ہے ۔ مصنف کا نام نہیں ہے ۔
(۳ صفحے)

(۲) رسالہ تصوف خداوند تعالیٰ کے صفات کے بیان میں ابتدا یہ ہے :- قولہ تعالیٰ سیریھم آیاتنا الخ خدا تعالے فرمایا ہے نشانیاں میری ذات کیاں تمام عالم میں ہے سو تمھارے تنو کے بیچ ہے ۔ . . . الخ ۔ (۸ صفحے)

(۳) ارشاد نامہ مصنفہ حضرت برہان الدین جانمؒ ۔ ابتدا یہ ہے :- ارشاد نامہ شریعت کا + اس میں فیض ہے رحمت کا ابتدا میں چند اشعار ہیں اس کے بعد کامل رسالہ نثر میں ہے ۔ (۶ صفحے)

(۴) تلاوت الوجود مصنفہ حضرت سید محمد حسینی گیسو درازؒ ابتدا یہ ہے :- قولہ تعالیٰ الالہ الحق والامر ۔ اس کا معنی خدا کہا تمنیں مجھے بوجھیں تمنا پیدا کیا میرا امر تمھارے پر ہوا الخ

اختتام :-

"کل شی ء ہالک الا وجہہ اس کا معنی جو کچھ توں دیکھا سو سنا د بج جانے کا تیری ہلاکی بسرے گا ۔

ترقیمہ :-

اے رسالہ تلاوت الوجود ہر آئینہ سالکان و عاشقاں کا ہے تمت تمام شد ۔ بتاریخ بست و ہفتم محرم الحرام ۱۲۳۱ھ بہ اتمام رسید ہر کس خواند و مطالعہ نماید از فاتحہ خیر دریغ نہ سازد ۔

(۴۹۶) رسالہ در بیان چہار پیر و چودہ خانوادہ

نمبر کتاب (۱۸۱۶ جدید) سائز (۳/۴-۷×۶ انچ) صفحات (۳۰) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق ۔ نام مصنف ۔ مرید حضرت صبغۃ اللہ . . . . .

آغاز :-

خدا کا ہر یک حمد و ہر یک ثنا
کرنہار ہے سب بڑا اور ننھا
ہر یک شئی بھی تسبیح سوں مشغول ہے
کوئی چیز رب سوں کدھی بھول ہے

اس رسالہ میں چار پیر اور چودہ خانوادوں کے سلسلے کے بزرگان کے اسما اور حالات نظم کئے گئے ہیں ۔ مصنف اور کتاب کا نام نہیں ہے ۔ صرف اپنے پیر کا نام صبغۃ اللہ بتلایا ہے جن کی منقبت میں اشعار لکھے ہیں ۔ (آخر میں اسناد دعائے گلو بند بزبان فارسی معہ دعائے گلو بند ۴ صفحات پر تحریر ہے

اختتام :-

اول تو لیا چار پیراں کا نام
یو چودہ کیا خانوادے تمام
کتے خانوادے انو کے سوائے
ہوے ہیں سو بولیا جو کچھ یاد آئے

(۴۹۷) ترجمہ رسالہ تصوف

نمبر کتاب (۱۱۴۸ جدید) سائز (۶×۴ پانچ صفحات (۱۸) سطور (۱۱) خط طبعی بدخط۔ نام مصنف ×

آغاز:۔

اُتّادت اتارمن ددی اُو دو فلگتی

ترجمہ:۔ اول نفس امارہ ماٹیکا گھر تلے

یہ مختصر رسالہ تصوف بزبان سندھی نفس و روح کے بیان میں ہے اور بین السطور دکھنی زبان میں ترجمہ ہے۔ آخر میں دو ورق بلا ترجمہ ہیں۔

اختتام:۔

لے اِڑکدُ جُلَ رَودُ ازیا دم ئا واجب الوجود۔۔۔
سجدے کا آیت یو ہے سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود۔ تمت تمام۔

تکملۂ فنون جلدِ اوّل وغیرہ

ادبیات[1] ، تاریخ[2] ، سائنس[3] ،

عمرانیات[4] ، فلسفہ[5] ، لسانیات[6]

(۱) ادبیات

دواوین، کلیات، قصائد، بیاضیں، کشکول منظوم داستانیں، مذہبی قصے، شہادت نامے

(۴۹۸) منتخب غزلیات از دیوان ممتاز

نمبر کتاب (۲۱۳۷ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۱۰۸) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ جامع × تاریخ تصنیف قبل سنہ ۱۲۰۰ھ۔

حالات مصنف:-

جامع کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ممتاز عمدۃ الامرا والاجاہ محمد علی خاں کے فرزند تھے، سنہ ۱۲۱۰ھ میں اپنے باپ کے انتقال پر حکومت ارکاٹ کے والی بنے اور صرف چھ سال کی حکومت کے بعد سنہ ۱۲۱۶ ہجری میں انتقال کیا، شاعری سے شغف تھا ممتاز تخلص تھا۔

آغاز:-

منظہر ہے تیری ذات تیری خاص و عام کا
شکل نگیں ہے نقش دلوں کی یہ نام کا
ٹک دل سے تو حجاب کا پردہ اٹھا کے دیکھ
ہر ذرہ آفتاب ہے اپنے مقام کا

نواب عمدۃ الامرا بہادر رئیس کرناٹک متخلص بہ ممتاز کے دیوان سے کسی صاحب نے غزلیات وغیرہ کا انتخاب ردیف وار کیا ہے اور آخر میں رباعیات فردات وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن انتخاب کنندہ نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔

اختتام:-

سیر چمن ہے ابر ہے ساقی بہار ہے
اے بے خبر درنگ نہ کرنا بہار ہے
سجدہ کرتے ہیں آدمی کو ملک
بندگی میں نہیں خدائی ہے

تمت تمام شد

ممتاز کے دیوان کا مختصر قلمی نسخہ کتب خانہ خواتین دکن میں موجود ہے۔

(۴۹۹) دیوان رعد

نمبر کتاب (۳۰۹ جدید) سائز (۸×۱۲ انچ) صفحات (۳۶۶) سطور غیر معین۔ خط مختلف نستعلیق۔ نام مصنف حکیم میر نادر علی متخلص بہ رعد۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۳۵ھ۔

حالات مصنف:-

میر نادر علی نام رعد تخلص میر کاظم علی شعلہ کے فرزند تھے، ان کے دادا کو حکومت آصفیہ سے امیر الشعرا کا خطاب ملا تھا۔ رعد ۱۲۹۱ھ میں تولد ہوئے اور ۱۳۶۳ھ میں وفات پائی کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ برق موسوی ان کے فرزند بقید حیات ہیں اور خوش فکر شاعر ہیں۔

آغاز:-

"تاریخ ولادت باسعادت باعث ایجاد عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلعم۔

سال میلاد رسول افضل: ہفدہم جمعہ ربیع الاول"

یہ دیوان مسودہ مولف ہے اس میں نثر کا ابتدا آنحضرت صلعم کی تاریخ ولادت۔ اور جناب سیدۃ النساءؑ کی شادی کے قطعات ہیں۔ اس کے بعد اکثر قطعات تاریخی سالگرہ مبارک جشن جوبلی نواب میر عثمان علی خاں بہادر و عقد مبارک شہزادگان و نیز غزلیات وغیرہ ہیں۔ کچھ حصہ خوشخط صاف کیا ہوا مولف کے فرزند برق موسوی کا بھی مکرر اس جلد میں لگا دیا گیا ہے دیگر امراء وغیرہ سے متعلق بھی تاریخی قطعات ہیں۔ یہ کلیات چار اجزا پر مشتمل ہے۔ پہلے علوم تاریخ (ہمنام تاریخی ۱۳۵۵ھ) یعنی مجموعہ تواریخ سالگرہ مبارک و غزلیات و مبارکبادی۔ دوسرا مدح سالگرہ نظام ۱۳۵۹ھ۔ تیسرا احسن مشاعرہ چیتا پور ۱۳۵۶ھ۔ چوتھا منظومہ سالگرہ ۱۳۵۷ھ۔

اختتام:-

سنہ وفات پدر برق موسوی کہہ دے
حکیم نیک نفس رعد سوئے خلد گیا
۱۳۶۳ھ

(۵۰۰) دیوان عقیل

نمبر کتاب (۵۲ جدید) سائز (۷½×۸ انچ) صفحات (۳۲) سطور (۱۲ علاوہ حاشیہ) خط نستعلیق نام مصنف۔ عقیل تخلص۔

حالات مصنف:-

عقیل حیدرآباد کے شاعر تھے، عاقل سے تلمذ تھا۔ عاقل حضرت آغا داؤد صاحب کے مرید تھے۔

آغاز:-

قدرداں جب وہ بے وفا نہ رہا
ہم میں بھی اب وہ حوصلہ نہ رہا
ہاں زمانے کو . . . . . تو
اتفاقاً رہا رہا نہ رہا

یہ دیوان مسودہ مولف معلوم ہوتا ہے۔ اور غالباً اس کا مبیضہ کرایا گیا ہے۔ اور جو غزل صاف ہوئی اوس کو قلمزد کر دیا گیا ہے۔

اختتام:-

ساری بیتی عقیل بپتا کی
جیبا بھر کے میں . . . سنا کی

(۵۰۱) کلیات موجد

نمبر کتاب (۲۱۳۲ جدید) سائز (۹½×۱۶ انچ) صفحات (۳۱۹)

سطور (۱۸) خط نستعلیق خوشخط - نام مصنف - متخلص
بہ موجد حیدرآبادی - تاریخ تصنیف ۱۳۶۴ھ -

حالات مصنف :-

موجد تخلص حیدرآباد کے غیر معروف شاعر ہیں - سررشتہ فینانس میں ملازم تھے -

آغاز :-

الٰہی مجھ کو دکھلادے رخِ زیبا محمدؐ کا
کہ ہے روزِ ازل سے دل میرا شیدا محمدؐ کا

یہ دیوان ردیف وار مرتب ہوا ہے - اس کے بعد قصائد مدحیہ ہیں - ۵ قصیدے درتہنیت جوبلی و مدح آصف سابع شہریار دکن ہیں صفحہ (۲۶۶) سے ۲۷۱ تک - اس کے بعد مہاراجہ سرکشن پرشاد و دیگر اعلیٰ عہدہ داران دکن کی مدح میں قصائد ہیں - صفحہ (۲۷۹) سے قطعات تاریخ ہیں آخر تک - آخری قطعہ بہ تہنیت سرفرازی خطاب مولوی لیاقت اللہ خاں صاحب بہ عہدہ صدرالمہامی فینانس سے متعلق ہے جس کی تاریخ ۱۳۶۴ھ ہے - تمام کلیات صاحب دیوان کا نظرثانی شدہ معلوم ہوتا ہے - جابجا ترمیمات - اور حطزدہ صفحات ہیں -

اختتام :-

یوں لبِ بہجت سے موجد نے سن ہجری لکھا
کہہ لیاقت جنگ ہوے فینانس کے صدرالمہام

(۵۰۲) فہرست ہائے غزلیات دواوین اردو

نمبر کتاب (۲۱۲۹ جدید) سائز (۴/۳ ۱۱×۸ انچ) صفحات (۲۶۰) سطور (۱۹) خط نستعلیق خوشخط - جامع ×
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۷۵ھ .

آغاز :-

مدِ بسم اللہ جادہ ہے رہِ معبود کا
قاری قرآں مسافر منزل مقصود کا
خلیل ادنیٰ ہے گلچیں گلشن قالین احمدؐ کا
چراغ چشم روح اللہ بوما اُن کی مسند کا

کسی شوقین نے چند مشہور شعرائے اردو کے دواوین کے ہر غزل کے مطلع کی فہرست مرتب کی ہے اور ہر فہرست ردیف وار مرتب ہے - جن دواوین کی یہ فہرست ہے اُن کی تفصیل درج ذیل ہے :-

(۱) دیوان اسیر (۲) دیوان تسلیم (۳) دیوان جلال چہارم (۴) دیوان جلال (۵) دیوان جلیل (۶) جان سخن دیوان خلیل (۷) یادگار داغ (۸) دیوان سالک (۹) دیوان شرف اول و دوم (۱۰) دیوان غافل (۱۱) دیوان مومن - (۱۲) دیوان ماہر (۱۳) دیوان نسیم (۱۴) دیوان ہزبر -

اختتام :-

۱۲۳ - تیری اس بیوفائی پر بھی یہ عالم ہمارا ہے
کہ مرتے مرتے تیرا نام لے لے کر پکارا ہے

۱۲۵۔ دل میں سما رہی ہے شکل اپنے مہ جبیں کی
جچتی ہے کب نظر میں صورت کسی حسین کی

(۵۰۳) شہر آشوب

نمبر کتاب (۶۰۳۰۱ جدید) سائز (۴½×۶½ انچ) صفحات (۱۳) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ×
تاریخ تصنیف × . . . . . .

آغاز:-

گلہ میں کیا لکھوں یارو فلک کی نارسائی کا
زمانہ دوں پرور پر جفائی بے وفائی کا
ہوا ہے حرف یکسر حک سبھوں کی آشنائی کا
لگے اجلاف دم بھرنے خودی میں کبریائی کا
رذالی قوم دنیا کی کرے دعویٰ خدائی کا

اس میں پہلے مخمس کے طور پر بعض پیشہ وروں مثل قصاب و حجام و جولاہے وغیرہ کی ہجو کی گئی ہے جس کے ۱۳ بند ہیں۔ اوس کے بعد احوال پیران نخیخن کے ہجو میں مخمس ہے جس کا ابتدائی شعر یہ ہے۔ (یہ ۷ بند پر مشتمل ہے)

یہ سنو احوال مجھ سے نخیخنی کے پیر کا
ہے دیوانہ مسخرا وہ حلوہ روغنی کھیر کا

مؤلف کا نام نہیں ہے۔ آخری مصرعہ میں تخلص تھا لیکن قلمزد کر دیا گیا ہے

اختتام:-

فقیروں نے کری ہر چند اوس کے ساتھ منت اضحی
ولیکن پیر جھینا اور فقیران سب ہوئے ماضی
مخمس کیا لکھا مصنف نے ان کی اس لڑائی کا

ترقیمہ:-

بقلم محمد یامین پیرزادہ نارنول۔

(۵۰۴) کشکول

نمبر کتاب (۴۲۰۸۴ جدید) سائز (۱۰×۱۴½ انچ) صفحات (۱۵۶) سطور (مختلف) خط شفیعہ۔ نام مصنف ×
تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

سو پاڈے یا جگت میں لرس . . . کے بہانے
جو تن من تیں تلمن یوں مالن ہاتھ لگائے

اس بیاض میں مختلف ہندی نظمیں، انتخاب شعرائے فارسی و اردو و ہندی گیت اور متفرق نثری مضامین اور ہفت بند بحر مطول تصنیف میر محمد ماہ بزبان اردو و بحر طویل ماہر و دیگر متفرق انتخاب اشعار فارسی و ہندی و اردو ہیں۔ آخر میں کچھ نسخہ جات طب بھی ہیں۔ کسی صاحب نے بطور کشکول اس کو جمع کیا ہے۔ درمیان میں ایک مقام پر جہاں بحر طویل کا خاتمہ ہے، یہ لکھا ہے:-

"بحر طویل بتاریخ بست و دوم ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۲ ہجری باتمام رسید تمت تمام شد۔

نوشتیم من بحر الطول تمام :. بالفاظ نیکو و حسن کلام
ہر کہ خواند بیاض مرا :. کند یاد وقت شباب مرا

کاتب الحروف حیدر علی الحسینی برائے تفنن طبع خود نوشتہ شد۔

اختتام:-

اند اختہ خوب . . . . دہد . . . طوسی میشود۔

(۵۰۵) فرحت بزم

نمبر کتاب (۵) ۳۶۴۵ جدید) سائز (۹ × ۶½ انچ) صفحات (۵۰) سطور (۹) خط طبعی بدخط۔ جامع نامعلوم تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:-

کیا مرتبہ ہے خلق میں یارو درود کا
آتا نہیں ہے کہنے میں درجہ درود کا
جاوے گا خلد میں جو پڑے گا اسے جہاں
ہے مرتبہ تو ایسا ہی بالا درود کا

مختلف شعرا کے قصاید نعت نبی صلعم کو اس میں جمع کیا گیا ہے۔

اختتام:-

اپنے تن کے بیچ جو کہ جنت الفردوس ہے
اوس کو گلشن ہستی میں پاکر دیکھنا

(۵۰۶) منتخب کلام

نمبر تصوف شاہان ۹ ۵۷/ سائز (۱۲ × ۶۶) صفحہ (۲۶) سطر غیر معین۔ خط شکستہ۔ جامع جعفر وغیرہ تاریخ تصنیف اوائل ۱۱۰۰ھ۔ کتابت ۱۱۴۷ھ۔

آغاز:-

جولاں گری میں گرم ہے وہ شہسوار آج
سینے کا عاشقاں کی اسے ہے غبار آج
تجہ اسپ ترکناز کے جولانگری کو دیکھ
مانند بنجلی کے ہوا بے قرار آج

اس میں ولی کا کچھ کلام غزلیات مخمس فرد وغیرہ ہیں اور جعفر کا فارسی کلام ہے۔ آخر پر چند تاریخی روزنامچہ بلا صراحت سنہ درج ہیں۔ اور ایک تاریخ حسب ذیل ہے۔

تاریخ رسیدن امیر الامرا
آواز غیب شد خجالت باقی ۱۱۵۴

آخری نظم
مدح حضرت علیؓ کے عنوان سے درج ہے جو ہندی زبان میں فارسی رسم الخط میں ہے۔

اختتام:-

پانی ترت سہس تلی بہیتر تا گھیں کوت ہجا ریو
کومن ذاکس را ور دیوت کیتک بنمایو

آخری نفظ مدح حضرت علی کے عنوان سے درج ہے جو ہندی میں ہے بہ خط فارسی۔

(۵۰۷) کشکول

نمبر کتاب (۳۵۵۷ جدید) سائز (۷¾ × ۶½ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۱۷) متفرق خط طبعی معمولی جامع ؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ۔

آغاز:-

کریما بہ بخشائے برحال ما بہانہ سے چندہ کے لا دیا

ندارم غیر از تو فریاد رس
مجھے ہے فقط ایک زر کی ہوس
نگہدار مارا ز راہ خطا
بڑا کوئی زر دار مجھ کو بتا

ایک کاپی میں کسی صاحب نے اپنے مذاق کے مطابق نظم و نثر متفرق تحریرات جمع کئے ہیں جس میں اکثر مزاحیہ ہیں آخر میں کچھ خطوط کی نقلیں ہیں۔

اختتام:-

"سب بزرگوں اور خوردوں کی خدمت میں دعا سلام عرض کر دیجئے" المرقوم ۱۷ شعبان ۳۴ھ"

(۵۰۸) کشکول

نمبر کتاب (۳۸۱۲ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۱۷۰) سطور (مختلف) خط طبعی۔ نام جامع ؟

آغاز:-

"مردے پر ہوا جھٹ ل بازاری شمشیر بدست اعظم خاں" الخ۔

اس بیاض میں کسی کی یادداشتیں ہیں اور متفرق مضامین اور اشعار کا مجموعہ ہے۔

اختتام:- ٹھمری

تو آرے پیارے میرے دلدار
اتنا مت تو ستائے۔ تو آرے

(۵۰۹) بیاض کشکول

نمبر (۳۷۵۳ جدید) سائز (۹×۶) صفحات (۱۸۴) سطور (۱۱ و مختلف) خط طبعی نستعلیق۔ جامع ؟
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

آغاز:-

یہ فقیری ہے گی مشکل مثل بحر جنوں عمیق
کس طرح غواص ہو تم اس بحر کے ہو کے غریق

اس بیاض میں مختلف شعراء کے دکھنی و اردو و ریختہ کلام کا انتخاب ہے۔ اور مختلف ادعیہ و مضامین و قصاید وغیرہ ہیں۔

اختتام:-

حاجت روا نہ ہو گی اگر یا محمدا
میں بھی کھڑا پکاروں گا اے واحمدا

(۵۱۰) کشکول

نمبر کتاب (۳۵۷۰ جدید) سائز (۸ × ۶½ انچ) صفحات (۱۴۴) سطور (۹ و ۱۰ و مختلف) خط طبعی۔ جامع ؟
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

آغاز:-

لکھ قلم پہلے حمد رب زمن
دور ہوں جس سے دل کے محن
شاہ کون و مکاں ہے نام ترا

اور ہے لاتقنطوا کلام ترا

اس میں مختلف قسم کے نظم و نثر کو مثل کشکول جمع کیا گیا ہے جامع کا نام وغیرہ نہیں ہے، درمیان میں معراج شریف کا بیان بھی ہے۔ اور کامل بیاض نعت محمدی صلعم کے بیان میں ہے۔

اختتام:۔

در کو تکتے تکتے ہو جاؤں ہلاک
واں کی خاک پاک سے مل جائے خاک

بھیج اے ..... درود سلام
برگزیدہ نبیؐ پہ اپنے مدام

(۵۱۱) بیاض انتخاب کلام شعرا

نمبر کتاب (۳۶۲۲ جدید) سائز (۹×۴ انچ) صفحات (۳۹۴) سطور (مختلف) محرف (راست) خط نستعلیق معمولی

جامع ؟ ۔ تاریخ کتابت ۱۲۵۹ھ ۔

آغاز:۔

ای کہ در جلوہ گری بسم اللہ
گر تو از لطف کنی یک نظری بسم اللہ

یہ بیاض مثل کشکول کے ہے جس میں نوحہ جات و غزلیات و رباعیات مختلف شعرا کے کلام فارسی و اردو اور مختلف مضامین و نسخہ جات طب و کیمیا وغیرہ تحریر ہیں، زیادہ حصہ نظم کا ہے ابتدا میں ایک مخمس اور کچھ اشعار فارسی ہیں اس کے بعد تمام اردو فارسی غزلیات وغیرہ مخلوط ہیں۔ اور اس بیاض کے اوراق غیر مرتب ہیں۔

اختتام:۔

ہر لحظہ مجھ کو یاد شہِ نامدار ہو
یارب درِ حسینؑ پہ میرا مزار ہو

ترقیمہ:۔

تمت تمام شد بتاریخ بستم ماہ محرم الحرام ۱۲۵۹ھ

(۵۱۲) کشکول

نمبر کتاب (۱۳۶۶ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) صفحات (۴۳) سطور (مختلف) محرف (مختلف) خط نستعلیق معمولی شکستہ آمیز

نام مصنف × تاریخ کتابت ۳۲ سنہ جلوس

آغاز:۔

ای ز درد ت بید الازابوی درماں آمدہ
یاد تو ام عاشقاں را مونس جاں آمدہ

اس کشکول میں مختلف تحریرات ہیں۔ ابتدا میں مناجات حضرت خواجہ عبد اللہ انصاریؒ ہے فارسی زبان میں۔ بعد ازاں ایک دو شعر فارسی صائب و جلال و اسیر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہندی زبان میں دوہرے ہیں۔ ابتدائی دوہرہ از زبانی برہہ پوچھ نہ منکہہ دری۔ ہے اس کے بعد مختلف نظم ہندی دوہرے ہیں۔ ابتدا دوہرہ کا آغاز یہ ہے:۔

کولے رجو پے بنکھو بن بکیتر چیت جیٹھ
دیکھو بھگت پہ بھاوتی کو پے سو پے کینہ

اس کے بعد کچھ متفرق فارسی اشعار ہیں۔ اوس کے بعد

ہندی زبان میں ایک نظم ہے۔ پھر مختلف فارسی اشعار و نثر ہیں۔ فارسی زبان کے دو واقعات بہلول دانا وغیرہ تحریر ہیں۔ بعد ازاں ایک صفحہ پر زبان ہندی الم کتھا تصنیف شیخ عبداللہ ہے۔ اسی کے آخر میں سنہ کتابت و نام کاتب تحریر ہے۔

نوشتہ احقر العباد سید محمد شریف بتاریخ بست و ہفتم ذی الحجہ سنہ ۳۲ جلوس، آخر میں متفرق فارسی و ہندی اشعار ہیں۔

اختتام:-

یک لحظہ جدا مباش بے یاد خدا
عمرت گذران ست خواب کرنہ بیل

(۵۱۳) شرح قصیدہ عربی

نمبر کتاب (۹۷۱ جدید) سائز (۱۳×۸ انچ) صفحات (۶۸) سطور (۷، ۱۷، ۲۵) مختلف خط نستعلیق معمولی
نام مصنف × تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ

آغاز:-

الحمد للہ الذی ابنت فی ریاض الحدود
ورده المجل وزین اغصان القدود
بنرحسر حسن بالمقل

(لغات) ابنت ماضی از انبات۔ اوگنا۔ دوگنا (لازم و متعدی) ریاض و نیز روض الخ

کسی عربی قصیدے کی اردو زبان میں کسی نے شرح کی ہے۔ شارح کا نام وغیرہ نہیں ہے۔ اور نا تمام معلوم ہوتی ہے۔

اختتام:-

قاضی صاحب کی خدمت میں بجز ذات کبریائی حضرت موصوف اور کوئی نہیں۔

(۵۱۴) شرح بعض اشعار منتخبہ از دیوان حسان ابن ثابت

نمبر کتاب۔ (۹۷۳ جدید) سائز ($\frac{1}{2}$۱۲×۸ = ۱۰×۵)
تعداد صفحات (۳۱) سطور (۲۱) خوشخط نستعلیق و نسخ۔
نام مترجم۔ نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دیوان سے منتخبہ شعر عربی لکھ کر اردو میں اوس کی شرح کی گئی ہے۔ ابتدا میں حضرت موصوف کے مختصر حالات درج ہیں۔

آغاز:-

"مختصر حالات حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ عنہ۔ آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے" الخ

اختتام:-

یعنی عاجز رذیل شخص شریف شاعر کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکتا ہے۔

(۵۱۵) لعل و گوہر

نمبر کتاب (۱۲۰۵ جدید) سائز ($\frac{3}{4}$۸×$\frac{1}{2}$۵ انچ)
تعداد صفحات (۴۰) تعداد سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق
نام مصنف۔ عارف الدین خاں عاجز۔

ناقص الاول ہے۔

عاجز کے حالات اور اس مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔

آغاز:-

مجھے ملک سخن کا بخش دیہیم
میرے فرماں میں رکھ معنی کا اقلیم
مجھے باغ سخن کا باغباں کر
نہال اوس باغ میں میری زباں کر

اس مثنوی کے نسخے اس سے پہلے بیان کئے جا چکے ہیں

اختتام:-

ارے عاجز سخن کب لگ کہے گا
سخن کے فکر میں کب تک رہے گا
الٰہی عاشقوں کی آبرو رکھ
اونھو کو دو جہاں میں سرخرو رکھ

اس مثنوی کے آخر میں وفات نامہ حضرت خاتونِ جنت بھی منسلک ہے اس کا تذکرہ بھی جلد اول میں ہو چکا ہے۔

اس مثنوی کا آغاز یہ ہے:-

کیا ابتدا میں بہ نام خدا
کہ مارے جلاوے و پالے سدا

(۵۱۶) لعل و گوہر

نمبر کتاب (۲۲۰۵ جدید) سائز (۸×۵ انچ) تعداد صفحات (۵۲) تعداد سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی تاریخ کتابت ۱۲۶۴ھ

حالات مصنف:-

عاجز اور ان کی مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں تفصیل سے کیا گیا ہے۔

آغاز:-

الٰہی دے مجھے رنگیں بیانی
عطا کر مجھ کوں یاقوتِ معانی

اختتام:-

الٰہی عاشقوں کی آبرو رکھ
اونھیں کو دو جہاں میں سرخرو رکھ

ترقیمہ:-

تمت تمام شد در ۱۲۶۴ سنہ ہجری۔

(۵۱۷) سحر البیان

نمبر کتاب (۱۳۱۷ جدید) سائز (۷½×۵½ انچ) صفحات (۶۴) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق

میر حسن اور ان کی اس مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں ہو چکا ہے، ایک اور نسخہ اس کتب خانہ میں ہے۔

آغاز:-

کروں پہلے توحید یزداں رقم
جھکا جس کے سجدے میں اول قلم

اور یہ تقریباً ایک ربع حصہ مثنوی کا ہے۔ آخری صفحہ پر ایک دعا نماز حاجت کے بعد پڑھنے کی لکھی ہے۔

اختتام :-

نہ آتش کا قطرہ نہ بارش کا ڈر

نہ سرزدی سے گرمی سے اوس کو خطر

ناقص الآخر ہے (ناتمام)

(۵۱۸) لیلیٰ مجنوں

نمبر کتاب (۱۳۱۸ جدید) سائز ۳/۴ ۶×۶ انچ تعداد صفحات (۹۶) تعداد سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف غلام اعزاز الدین متخلص بہ نامی۔

حالات مصنف :-

نامی کے حالات اور اس مثنوی کی صراحت جلد اول میں کردی گئی ہے۔

آغاز :-

کون کر سکتا ہے حمد کردگار

عقل ہے مجنوں جہاں لیلیٰ و بہار

ہوش و فہم و وہم اور ذہن و ذکا

اس محل میں سربسر ہیں نارسا

اختتام :-

اس ذضامت رہ میرے پر سرد مہر

مہرباں ہو لطف کر اے مہ چہر

ناقص الآخر ہے۔

(۵۱۹) باغ و بہار یعنی منظوم قصہ گل بکاولی

نمبر کتاب (۳۶۷۰ جدید) سائز (۱۲×۱/۲ ۷ انچ) تعداد صفحات (۳۶۰) تعداد سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ منشی ریحان الدین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۲ھ تاریخ کتابت ۱۲۵۰ھ۔

قصہ گل بکاولی کا نثر میں ترجمہ فورٹ ولیم کالج میں ہوا ہے اس کی تفصیل مؤلف ارباب نثر اردو نے بصراحت کردی ہے، زیر بحث قصہ مثنوی کی صورت میں ہے اور اس کے مصنف ریحان الدین ہیں۔ ان کے متعلق کسی تذکرہ میں صراحت نہیں۔ البتہ منشی ریحان الدین کا تذکرہ اسپنگر نے کیا ہے :-

آغاز :-

ساقی میں تیرے ادا کے قرباں

صدقے میں و جان کے میری جاں

لے جام صبح شتاب آجا

لبریز پیالہ کوئی پلا جا

آگر ذ ملال دل سے دھو دے

کوثر میں میرے تئیں ڈبو دے

مشہور قصہ بکاولی کو اردو نظم کا جامہ پہنایا گیا ہے تاریخ تصنیف "نام کتاب" باغ و بہار "سے برآمد ہوتی ہے ۱۲۱۲ لیکن مؤلف نے تالیف کی تاریخ کا جو شعر لکھا ہے اوس میں ۱۲۱۲ھ تحریر کیا ہے۔ اور نام باغ و بہار تاریخی بتلایا گیا۔

جس میں سے ۱۲۱۲ اعداد برآمد ہوتے ہیں۔ اشعار نام و تاریخ درج ذیل ہیں:۔

انجام جو یہ ہوی خیاباں
تاریخ طلب ہوا میں ریحاں
ہاتف نے دی مجھ کو یہی آواز
کہو باغ و بہار ای سخن ساز
سنہ ۱۲۱۲ بارہ سو بارہ ہجری میں یار
انجام ہوا یہ باغ بے خار

اس مثنوی میں پہلے حمد، پھر نعت پھر سبب تالیف اور اس کے بعد دوستوں سے خطاب اور اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوا ہے۔

اختتام:۔

جس رنج ہیں لوں پناہ تیری
کر لیجیو دستگیری میری
کیجیو میری مستجاب دعوات
از بہر نبیؐ علیہ الصلوات

ترقیمہ:۔

سنہ ۱۲۵۰ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۴ عیسوی
(آخر میں چار ورق پر غزلیات سودا تحریر ہیں)

کتاب کے پہلے ورق پر انگریزی میں محمد جہانگیر کی دستخط ہے اور یکم جون ۱۸۳۴ء لکھا ہوا ہے۔

کتاب کے ابواب کو گلگشت سے موسوم کیا ہے اور ان کو (۳۹) باب میں تقسیم کیا گیا ہے۔

چونکہ منظوم گل بکاولی نایاب ہے اس لیے چند مزید شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

اب مجھ سے سنو اے اہلِ محفل
یہ قصہ کہ ہے مفرح دل
یوں کہتے ہیں راویان آگاہ
تھا مشرق کی سرزمین کوئی شاہ
تھا زین الملوک، نام جس کا
دوران فلک غلام جس کا
تھی تازہ اس کی بادشاہی
موروثی وہ اس کی مملکت تھی
تھا نسل ملوک سے وہ جم جاہ
جد شاہ پدر شہ دلیر شاہ
لی حضرت بو البشر سے آلاش
ہوتے چلے آے سب جہاں باش
موروثی تھی اس کے تاج اور تخت
ہمزاد تھی اس کے دولت و بخت
تخت اس کا اگرچہ تھا زمیں پر
تھا چرخ ہم سفر اس کا افسر
اس عصر میں جتنے تھے جہاں دار
محکوم تھے اس کے بندہ کردار
سب بادشہاں ربع مسکون
اس شاہ کے تھے مطیع و میمون
تھا بحر و بر اس کے زیر فرماں
تھا وقت کا اپنے وہ سلیماں
دیجاں ہے صبر گرچہ مشکل

پر حل ہو اُسے عقدۂ دل
ہے پہلے گرچہ یہ جگر خوار
پر دافع غم ہے آخر کار
ہر چند کہ ذایقہ میں سَم ہے
تریاق سے پر نہیں یہ کم ہے
جب بندہ پر مہرباں ہو مولا
ہو عین غضب سے مہر پیدا
گئی اس کی وہ روز بد کی شامت
پیدا ہوئی شہ کے جی میں الفت
الفت ہوئی وصل کی طلب گار
ہجراں ہوا وصل کا خریدار
یاد آیا وہ عارض دلارا
پیدا ہوئی دید کی تمنا
یاد آگئی جب وہ چشم بیمار
دل کو ہوئی آرزوئے دیدار
تقدیر نے جو ہلا دی زنجیر
زلف اس کی شہ کے ہوئی گلوگیر
جذبہ نے جو کھینچا اُن کے ہات
لے ہی تو گیا گھسیٹ کر سات
وہاں جاتے بے تحاشہ جھٹ پٹ
شہ ہوگیا اسی پہ ہی غٹ پٹ
اس باغ حیا پہ قطرہ افشاں
جس وقت ہوا وہ ابر باراں
تازہ ہوئی شاخ جستجو کی
کلیاں کھلیں اس کی آرزو کی

(۵۲۰) مجموعہ مثنویات و قصاید وغیرہ

نمبر کتاب (۲۵۹۰ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) صفحات (۶۴) سطور (۱۲-۱۰) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ عارف الدین خاں عاجزؔ و عاشقؔ۔

حالات مصنف:-

عارف الدین خاں عاجزؔ اور ان کی مثنوی لعل و گوہر کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔

آغاز:-

دُرِ دریائے وحدت ہے محمدؐ
چراغِ بزمِ کثرت ہے محمدؐ

(ناقص الاول)

اس مجموعہ میں پہلے انتخاب مثنوی لعل و گوہر عاجزؔ کی ناقص الاول ہے۔ اس کے متعدد نسخوں کا تذکرہ جلد اول میں کیا گیا ہے۔

اس کے بعد ایک ترجیع بند اور ایک قصیدہ عاشقؔ کا مدح رسولؐ میں ہے۔ جس کا ابتدائی شعر یہ ہے:-

میرے دل میں اس یار کا درد ہے
جو کوئی گلرخاں میں جوانمرد ہے

بعد ازاں اسی شاعر کی ایک مثنوی بطور ریختہ ہے۔ جس کا پہلا شعر یہ ہے:-

ارے جا صبا بول اوس گل کے سات
جو کچھ بولتا ہوں تجھے جی کی بات

اس کے بعد ایک مجہول الاسم مثنوی ناقص الآخر ۳۰ صفحات پر مشتمل، عشق و عاشق کے بیان میں ہے۔

اختتام :-

ہوا یولا دسم آہستہ جب رام
چلا جس جا ہر آتا نقرہ خام

(۵۲۱) گلستانِ مقال

نمبر کتاب (۲۹۷۱ جدید) سائز ۹ × ۶ ۱/۲ انچ) صفحات (۶۹۴) سطور (۱۸) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف حیدر مرزا۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۸۷۷ء۔

حالات مصنف :-

مصنف حیدر مرزا کا وطن لکھنؤ تھا میر نواب داستانگو کے فرزند تھے۔

آغاز :-

بنام جہاندار جاں آفریں
حکیم سخن بر زباں آفریں

"محرران سحر تقریر و منشیان جادو تحریر اس داستان بے نظیر کو بہ کاغذِ حریر اس طرح تحریر کرتے ہیں۔"

یہ ایک طولانی قصہ شہزادہ بدیع الملک اور ماہِ منیر کی شادی کے بعد اسی شہزادہ کی گم شدگی اور اسی سلسلہ میں عشق کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ اس مجلد میں جلد اول و سوم موجود ہے۔ جلد دوم نہیں ہے۔

اختتام :-

"بادشاہِ اسلام اور سب سرداروں سے ملے بادشاہ نے ان کے واسطے مجلس جشن چہل روزہ ترتیب دیئے سب عیش و سرور میں بیٹھے۔"

ترقیمہ :-

تمام شد جلد سوم کتاب گلستان مقال بتاریخ بیجم ماہ جون ۱۸۷۷ء روز دوشنبہ . . . . برائے مطالعہ صاحبزادہ محمد نیاز حسین خاں بہادر بہ عہد نواب کلب علی خاں بہادر دام اقبالہٗ بدستخط خام احقر العباد درگا پرشاد ولد رام پرشاد قوم کھتری ساکن رام پور۔

(۵۲۲) مثنوی بحر العشق

نمبر کتاب (۲۲۵۴ جدید) سائز (۹×۶ انچ) تعداد صفحات (۲۹) تعداد سطور (۱۷) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف شیخ غلام حسین متخلص بہ آفریں۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

حالات مصنف :-

شیخ غلام حسین آفریں کا حال کسی تذکرہ میں نہیں ہے لالہ سری رام کے تذکرہ خم خانۂ جاوید میں ایک آفریں تخلص شاعر کا حال موجود ہے مگر ان کا نام قلندر بخش تھا۔ اور وہ سہارنپور کے باشندے تھے۔

آغاز :-

بعد حمد خدائے پاک و نعت صاحب لولاک بندہ خاکسار گوشہ نشین

شیخ غلام حسین متخلص بہ آفریں ساکن قصبہ تیوجہ پرگنہ بھوج پور ضلع فرخ آباد بخدمت ارباب استعداد عرض میدہم "

دیباچہ کے چند سطور کے بعد نفس مضمون کا آغاز ان اشعار سے ہوتا ہے:-

بنارس ہے عجب یک شہر رنگین
کہ چین ملنے ہے جسے کشور چین
بنارس خطۂ جنت نشاں ہے
بے گلگشت سعدی بوستاں ہے
غبار اوس کا ہے سرمہ چشم عشاق
بتوں کا اوس کے یک عالم ہے مشتاق

اس مثنوی میں ایک قصۂ عشق کو نظم کیا گیا ہے۔ نتیجتاً مثل لیلی مجنوں و شیریں فرہاد، یہ عاشق و معشوق بھی آخر محروم وصال ہو کر دنیا سے فنا ہو گئے۔ اصل قصہ یہ ہے کہ شہر بنارس میں ایک مہاجن کی دختر نہایت حسین تھی اور نام اوس کا سندر تھا۔ ایک روز وہ بام پر کھڑی تھی کہ ایک نوجوان عاشق مزاج کی اوس پر نظر پڑی اور اوس کی محبت میں گرفتار ہو گیا اور آخر کار بڑی بڑی صعوبتیں اٹھا کر راہی عالم بقا ہوا۔

اختتام:-

کیا برباد آخر عشق نے آہ
گئے دُنیا سے دونوں یار دلخواہ
سمجھنا عشق کو بی آفریں خوب
نہ طالب اپنی پہنچا ہے نہ مطلوب

ترقیمہ:-
تمام شد مثنوی بحر العشق من تصنیف شیخ غلام حسین متخلص بہ آفریں ساکن قصبہ تیوجہ ضلع فرخ آباد۔

اللّٰھم احفظ قاریھا و ناظرھا و کاتبھا و سامعھا بحق احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلعم و بحق حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان بن عفان و حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہم

(۵۲۳) قصہ شاہ یمن

نمبر کتاب (۳۳۳) جدید، سائز (۱/۲ ۸ × ۱/۲ ۱۲) انچ، تعداد صفحات (۶۳۴) تعداد سطور (۱۹) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف (خام تخلص) تاریخ تصنیف ۱۱۸۰ھ۔

حالات مصنف:-

خام تخلص دکن کے شاعر تھے۔ تصوف سے ذوق تھا۔ سید محمد حسینی کے (جو حضرت گیسو دراز خواجہ بندہ نواز کی اولاد میں تھے) مرید تھے۔ سید محمد حسینی بھی شاعر تھے۔ سرور تخلص تھا۔

آغاز:-

الٰہی تو صاحب ہے سچا بڑا
یہ دونوں جہاں تجھ کرم سے کھڑا
یہ قدرت کو تیری نہیں کچھ شمار
کیا دو جگت کو او نھیں آشکار
تو صاحب دھنی ہے تو صاحب غنی
جگت ہے بھکاری تو ہی ہے غنی

اس مثنوی میں شاہ یمن موسوم بہ جہانی کا قصہ اس طرح نظم کیا گیا ہے کہ وہ لاولد تھا ایک فقیر صحرائی کی مدد و دعا سے اوس کو اور اوس کے وزیر کو اولاد نرینہ پیدا ہوئی۔

شاہزادہ کا نام ممنون اور وزیرزادہ کا نام ماہ رنگ رکھا گیا۔ اور ہندوستان کے بادشاہ کو دختر پیدا ہوئی جس کا نام عالم پناہ رکھا گیا۔ اور انہی کے عشق و محبت کی داستان ہے۔ یعنی آخر میں ممنون شاہزادے کی شادی لعل پری شاہزادی شام سے۔ اور عالم پناہ کی شادی شاہزادہ روم خورشید سے ہوگئی۔

اس مثنوی میں مصنف کا نام نہیں ہے البتہ متعدد مقام پر خاتم تخلص آیا ہے اور مرشد کا نام سید محمد حسینی سرور لکھا ہے۔ چنانچہ یہ ابیات درج ذیل ہیں:۔

(ص۴۹) ارے خاتم تو یہاں سمجھ کام کر
سفر کے جو اس کا سرانجام کر

(ص۱۰۶) ارے خاتم بس کر اب اون کا بیاں
تو کر باپ کا راز یہاں سے عیاں

(ص۶۳۲) ارے خاتم جو اس نگر سے چلا
کہ ٹک اب مناجات کو ہاتھ اوٹھا

کہ سید محمد حسینی سرور
ہو محشر میں ہمراہ میرے ضرور

اختتام:۔

ہے ابیات گیارہ ہزار آٹھ سو ۱۱۸۰۰
کہ دریا طبیعت کی ہے تیز رو

سنہ ہجری بھی اس میں آیا نکل
خدا کا ہوا ہے یہ کیسا فضل

کیا ختم آلِ نبی پر کلام
پڑھو پڑھنے والے درود اور سلام

(نوٹ:۔ تاریخ تصنیف کس مصرعہ سے برآمد ہوتی ہے معلوم نہ ہوسکا۔ کیونکہ تعداد ابیات کے مصرع کے اعداد ۱۳۵۰۔ اور مصرعہ ثانی کے اعداد ۱۳۷۸۔ دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ کے اعداد ۱۹۳۴ برآمد ہوتے ہیں۔ لہذا اس سے اندازہ لگانا مشکل ہے۔)

مثنوی کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں جو تخت نشینی ممنون شاہزادہ یمن کے عنوان سے درج ہیں۔

کہ جب شاہزادہ ہوا آشکار
محل ایک نادر کیا تھا تیار

نہیں وہ محل کہیں پرستان میں
نہ جنت کے تھا کہیں وہ بستان میں

نہیں اوس کے خوبی منے کچھ قصور
بنائے محل تھے وہ جنت کے حور

بزاں اوس محل کو کئے ہیں تیار
مرصع کے صدر آنسو سب ایک بار

رکھے شاہزادے کو جا اوس مند ھیز
کئی تھے امیراں کئی تھے وزیر

انو سنگ کہہ کے ممنون اتھا
جوانی کی میکار تھا رسما

ولی ماہ رنگ کو بُرا مان کر
سمجھتا تھا اپنا اوسے جان کر

اتھے بخت و تکرار میں صبح و شام
وزیراں امیراں وہ سب ہم کلام

(۵۲۴) علین مقصود

نمبر کتاب (۲۱۲۸ جدید) سائز (۱۲¾×۸ انچ) صفحات (۵۶) سطور (۱۱) خط نستعلیق خوشخط۔ نام مصنف واعظ۔ تاریخ تصنیف ابعد ۱۲۰۵ھ۔

حالاتِ مصنف :-

واعظ کا حال دستیاب نہیں ہوا چنانچہ ڈاکٹر زور صاحب نے بھی تذکرہ مخطوطات جلد دوم میں مصنف کے متعلق کوئی صراحت نہیں فرمائی ہے۔

آغاز :-

کروں پہلے بیاں حمدِ الٰہی
وو عالم کی جسے ہے بادشاہی
یہ عالم ہے اوس عالم کا نمونہ
الگ ہے ذات پاک بیچگونہ

اس مثنوی میں ذونواس حمیری بادشاہ یمن کے اہل اسلام پر سخت مظالم اور اصحاب اُحد کا قصہ نظم کیا ہے۔ اور آخر میں ان ظالموں کا خدا کی طرف سے برا انجام و انتقام کا ذکر ہے۔

اختتام :-

فوائد دین کے اس میں ہیں موجود
رکھا ہوں نام اس کا عین مقصود
ہیں جتنے موے ایمان پر رکھ
ترے اسلام اور ایقان پر رکھ
بس اے واعظ رسالہ ختم کرنے
درود یں بے نہایت دل سے پڑکے

اللّٰھُمّ صل علیٰ سیدنا و مولینا و نبینا و شفیعنا محمّد و علیٰ آلِ . . . . . و اہل بیتہ وسلّم۔

اس مثنوی کا ایک نسخہ ادارہ ادبیات اُردو میں موجود ہے، نمبر (۳۳۵)

(۵۲۵) قصّہ ملکۂ مصر

نمبر کتاب (شامل ۳۴۹۰ جدید) سائز (۱۲×¾۸ انچ) تعداد صفحات (۳۳) تعداد سطور (۱۳) خط نسخ خوشخط نام مصنف۔ سید محمود متخلص بہ محمود۔ تاریخ تصنیف ابعد ۱۲۰۰ھ
مصنف کے حالات اور مثنوی کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔

آغاز :-

کہوں میں ثنا صفت حق کا اول
بنایا ہے یو سب جگت بے بدل

جلد اول میں اس مثنوی کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

اختتام :-

جو کوئی اس قصے کوں پڑے یا سنے
دیوے فاتحہ اون کو او سب جنے
جو کوئی چہارشنبہ جمعہ کوں سنے
مراداں سو بے شک او پائے اونے

(۵۲۶) قصّہ شہزادہ چندر

نمبر (۵۰۶ جدید) سائز (۱۵×۸) صفحہ (۴۷) سطر (۱۹)
خط نستعلیق۔ مصنف اسحاق۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۳۰۰ھ
ناقص الآخر۔

مصنف کا نام معلوم ہوتا ہے کہ اسحاق ہے۔
منظوم داستان ہے کسی نے پہلے صفحہ پر مصنف اسحاق لکھ دیا ہے۔

آغاز:-

الٰہی توں صاحب سچا ہے بڑا
یہ دو نو جہاں تجہ کرم سوں کھڑا
یہ قدرت سوں تیری نہیں کچھ شمار
کیا دو جگ کوں تہیں آشکار
توں صاحب جھنی ہے توصاحب غنی
جگت ہے بھکاری توہی ہے غنی

اس میں ایک داستان منظوم کی گئی ہے ایک ملک کا شہزادہ خواب میں ایک شہزادی کو دیکھتا ہے، اس کی تلاش میں نکلتا ہے۔ راستہ میں ہرن کا شکار کرتا ہے، ہرن زخمی ہوکر غائب ہو جاتا ہے، پھر بڑے مصائب کے بعد کامیابی ہوتی ہے۔

مثنوی ناقص الآخر ہے، مثنوی میں اولاً حمد و نعت اور خواجہ بندہ نوازؒ کی مدح ہے اس کے بعد نفس مضمون شروع ہوتا ہے۔

اختتام:-

سنیا شاہزادی کا روشن گلا
کہا میرے شاہ پر سو ٹل گئی بلا
دونو بھی وصل کے طلب گار ہو
کھڑے شوق سو آکو یکبار ہو

اس کے بعد کے اشعار نہیں ہیں۔

(۵۲۷) قصہ شاہزادی نظر بند و عاقل

نمبر کتاب (۱۴۲۲ جدید) سائز (۱۲½×۸ انچ) صفحات (۳۱۴) سطر (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف؟
تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔
ناقص الآخر۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات وصول نہیں ہوئے

آغاز:-

شروع میں کیا ہوں بنامِ کریم
کہ وہ ہیگا بے شک علی العظیم
وہ واحد ہے یکتا وہ خلاق ہے
وہ معبود برحق وہ رزاق ہے

اس مثنوی میں یہ قصہ بیان کیا گیا ہے کہ فیروز شاہ نامی روم کا ایک جلیل القدر بادشاہ تھا۔ اور اولاد نہ ہونے سے بہت مغموم تھا۔ خدا نے اوسے ایک لڑکی عطا فرمائی۔ لیکن بادشاہ نے لڑکا ظاہر کر کے اوس کا نام نظر بند رکھا۔ بادشاہ اور اوس کی بی بی کے انتقال کے بعد نظر بند کو تخت شاہی پر بٹھایا گیا۔ اس کے بعد نظر بند اور عاقل کے عشق کی کہانی ہے۔ اسی ضمن میں ایک پری سے عاقل کی شادی کا بھی ذکر ہے۔ یعنی نظر بند شاہزادی اور پری دونوں سے عاقل کی شادی ہوئی۔ اور عاقل روم کا بادشاہ ہوا۔ چونکہ یہ مثنوی آخر سے ناقص ہے۔ اس لیے مصنف اور

مثنوی کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

اختتام:-

نظر بند کے پاس یک شب رہے
پری پھول کے پاس یک شب رہے
اسی طور سے روز تھوڑے گئے
پری اور نظر بند سے عاقل کہے

مثنوی کے چند اشعار بطور نمونہ کلام پیش ہیں:-

توکل خدا پر وہ کر ایک بار
محل میں چلا شاہ کے ہو کر تیار
وہاں جا کے دیکھا تو سوتے ہیں سب
وہ یکبارگی ہوش کھوئے ہیں سب
جو پھر آگے دیکھا تو عاقل ہے کیا
نظر بند پلنگ پر ہے سوتا پڑا
چھپر کھٹ جواہر کا تھا وہ تمام
سب اسباب پر تھا جواہر کا کام
سرہانے قلمدان تھا شاہ کا
سب ہتیار اور پاندان تھا دھرا
وہ سوتا تھا اس طور سے نوجواں
جسے دیکھ بیتاب ہوئے سب جہاں
جوانی کا اوس پر شروع بہار
سبھی چیز کا تھا وہ توع بہار
پڑے تھے پلنگ پر بکھیر اوس کے بال
جو وہ دیکھیں سو اوس پہ ہوئے نڈھال
یہ عاقل کتیں دیکھ نہیں آئی تاب
وہ چاہا لپٹ جاؤں اوس کو شتاب

(۵۲۸) بُستانِ حکمت

(نمبر کتاب (۹۹۳ جدید) سائز (۹×۶ انچ) صفحات (۹۷۶) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ فقیر محمد خاں متخلص بہ گویاؔ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۴ھ۔ تاریخ کتابت ۲۷ر رمضان ۱۲۶۶ھ۔

حالات مصنف:-

فقیر محمد خاں نام گویاؔ تخلص اُردو کے مشہور شاعر تھے ان کے قصائد بھی مشہور ہیں غازی الدین حیدر اور نصیر الدین حیدر کے مصاحبوں میں شامل اور ناسخ کے شاگرد رشید تھے امرا اور شعرا کی سرپرستی کے باعث شہرت رکھتے تھے۔

آغاز:-

در فیض است منشیں از کشایش نا امید اینجا
برنگ دانہ از ہر قفل می روید کلید اینجا

"حمد و ثنا پروردگار عالم کو ابتدائے ازل سے انتہا تک سزاوار ہے کہ اپنے وجوب وجود قدیم سے تعین اول کو منصہ ظہور پر جلوہ گر فرمایا۔"

یہ کتاب انوار سہیلی مؤلفہ ملا حسین واعظ کاشفی کا اُردو ترجمہ ہے۔ مترجم نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ اس کتاب کا ایک مطبوعہ نسخہ بھی کتب خانہ ہذا میں موجود ہے جس کے ٹیٹل پر مؤلف کا نام فقیر محمد خاں تحریر ہے۔ اس قلمی نسخہ کے دیباچہ میں ایک مقام پر لکھا ہے کہ:-

چنانچہ مضمون شعر گویا اس کے مناسب حال ہے ؂

کام پوشاک سے نہیں ہم کو ؛ عیب پوشی ہمارا شیوہ ہے

اس سے پتہ چلتا ہے کہ "فقیر محمد خاں گویا" ہی اس کے مولف و مترجم ہیں۔ اس ترجمہ کے دیباچہ میں انوار سہیلی کے فارسی ترجمہ سے پہلے یہ کتاب کس زبان میں تھی اور بعد ازاں کن کن زبانوں میں ترجمہ ہوئی اوس کی مفصل تاریخ بیان کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ میں نے انوار سہیلی کا محض ترجمہ ہی نہیں کیا ہے بلکہ اوس میں دیگر اضافہ جات کر کے ایک جدید تالیف کی اس کو شکل دی ہے۔ کتاب کے ملاحظہ سے واضح ہو سکتا ہے۔

اختتام :-

شکر ہے خدائے عزّ و جل کا کہ ترجمہ انوار سہیلی کا . . . مقام دارالسلطنت لکھنؤ میں ختم ہوا . . . جو کوئی اس کا مطالعہ کرے حسبتاً للہ واسطے اس عاصی کے خدائے کریم سے دعائے مغفرت چاہے . . . آخر کتاب میں ناسخ کا ایک قطعہ تاریخ اتمام کتاب تحریر ہے جس کا آخری شعر یہ ہے :-

پے سال تاریخ اتمام ناسخ
خرد گفت بستان پیراب حکمت
۱۲۵۵ھ

جدول سرخ و سیاہ ہے چند مہریں ہیں جن کو مٹا دیا گیا ہے۔

ترقیمہ :-

تمت الکتاب . . . العبد کمترین ؟ الدین بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک ۱۲۶۶ھ انصرام یافت

(۵۲۹) شعلۂ محبت و عشق

نمبر کتاب (۳۸۸ جدید) سائز (۸×۶ ۳/۴ انچ) صفحات (۱۴۵) سطور (۱۹) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف میر منور علی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۰۰ھ۔

حالات مصنف :-

میر منور علی نام سید و میاں عرف، پائگاہ خورشید جاہی (حکومت آصفیہ) میں ملازم تھے۔

آغاز :-

"وجہ تالیف۔ مجھے یہ یاد ہے کہ اپنے زمانہ نوعمری میں مجھے عشقیہ مضامین سے خاص دلچسپی اور بے حد شغف تھا اور تمام مضامین میں عاشقانہ مضامین کو ترجیح دیتا"

اس رسالہ میں محبت و عشق کے تاثرات بیان کئے ہیں اور آپ بیتی عشق و محبت کے حالات بیان کرتے ہوئے۔ عشق مجازی سے عشق حقیقی کے مدارج تک پہنچنے کی کیفیت لکھی ہے۔

اختتام :-

"اب بے انتہا حیرت چھا گئی۔ اور بے خبری انتہا کو پہنچ گئی۔ اب اس کا وہ عالم بے خبری تھا کہ اس بے خبری کی بھی خبر نہیں"

(۵۳۰) حکایات الشعرا

نمبر (تاریخ خیالات ۵۶۶) سائز (۱۰×۶) صفحہ (۱۵)

سطر (۱۳) خط شکستہ۔ مصنف مرزا ابو الفضل عباسی
تاریخ تصنیف ۱۳۱۰ھ۔ کتابت ۱۳۱۰ھ
مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہو چکے ہیں۔

آغاز:۔

"بعد ازیں مخفی مبادکہ حسب فرمائش قدر دان ارباب کمال ناظم و ناثر و منشیان امیر کبیر صاحب قلم و شمشیر میر عبدالحی خاں ممتاز الدولہ صولت جنگ۔ ۔ ۔ ۔ امیر الملک والاجاہ نواب صدیق حسن خاں صاحب بہادر نیرہ انور جنگ خاکسار ابو الفضل عباسی شروانی متخلص بہ رفعت کے جب رسالہ انیس الولایت مشتمل بر بست و چار حکایات عجیب پیش کش کیا۔ جناب ممدوح نے از راہ سخن فہمی و نکتہ دانی اس کو پسند فرما کر کہا کہ یہ مختصر ہے کچھ اور بھی لکھ دیجئے سر دست یہ رسالہ دوسرا بندہ نے لکھ دیا نام اس کا حکایات الشعرا ہے۔ اور اس میں ۲۴ حکایت ہیں۔"

اس میں اخلاقی سبق آموز حکایتیں درج ہیں۔

اختتام:۔

"جامی نے فوراً مصرع دے کر پڑھا سانس کو خوش حال کر دیا وہ یہ ہے چوں اسپاں لک لک اندر سبزہ زار"

ترقیمہ:۔

الحمد للہ یہ رسالہ بتاریخ ہفتم ماہ صفر ۱۳۱۰ھ وقت صبح شروع اور وقت ظہر تمام ہوا۔ کتبہ محمد عباسی مصنف کا قلمی نسخہ ہے شائع نہیں ہوا۔

(۵۳۱) مجلس اول روضۃ الاطہار

نمبر کتاب (۳۴۰۲ جدید) سائز (۹×۱۶ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ نوازش علی متخلص بہ شیدا۔

مصنف کے حالات اور روضۃ الاطہار کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔

آغاز:۔

محمدؐ سرور و سردار عالم ❊ محمدؐ افتخار نسل آدمؑ

اختتام:۔

بتا دے معرفت کی راہ مجھکوں
حقیقت کی جتا دے ماہیت کوں

ناقص الآخر ہے۔

(۵۳۲) زاد الآخرت

نمبر کتاب (۱۱۹۵ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) صفحات (۲۲۰) سطور (۱۰) خط نسخ خوشخط۔ نام مصنف۔ ذو الفقار علی متخلص بہ صفا۔ تاریخ تصنیف ۱۲۱۸ھ

مصنف کے حالات جلد اول میں درج ہو چکے ہیں اور اس شہادت نامہ کا تذکرہ بھی جلد اول میں سلسلہ نمبر (۳۴۹) کر دیا گیا ہے۔

آغاز:۔

وہی عالم ہے میرے شرح غم کا
جو طرح انگیز ہے لوح و قلم کا
ظہور اوس کا بہ مشت آب و گل ہے
مکاں اوس لامکاں کا کنج دل ہے

یہ دکھنی منظوم کتاب حالات و واقعات شہدائے کربلا کے بیان میں ہے۔ نواب ثابت جنگ غفار خاں فرزند والا جاہ (والی کرناٹک) کے ایما پر تصنیف کی گئی۔ مؤلف کا نام اور تخلص کے اشعار آخر میں جو تحریر ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

غم آل نبیؐ ہے کام میرا
علی و ذوالفقار ہے نام میرا
تخلص مشتہر میرا صفا ہے
مرا دل حب حیدر سے بھرا ہے

اختتام:-

نہیں غم روز رست و خیز مجھ کو
کفایت ہے یہ دست آویز مجھ کو
ہوا مرقوم جب یہ غم کا احوال
تھے بارہ سو کے اوپر سترہ سال

(۵۳۳) زاد الآخرت دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۱۶۶۶ جدید) سائز (۷×۵¾ انچ) صفحات (۳۵۲) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۳ھ

آغاز:-

بنایا اس قدر ہمراز اس کو
ملائک پر کیا ممتاز اس کو
مگر جو شخص ہیں دمساز اوس کے
اوٹھاتے ہیں وے ہر دم ناز اوس کے

اختتام:-

نہیں غم روز رست و خیز مجھ کو
کفایت ہے یہ دست آویز مجھ کو
ہوا مرقوم جب یہ غم کا احوال
تھے بارہ سے کے اوپر سترہ سال ۱۲۱۷

ترقیمہ:-

ایں کتاب کنیز کمترین خاتون دو جہاں یعنی رضا بیگم بنت دلہن بیگم۔ تحریر فی التاریخ نوزدہم شہر شعبان المعظم بروز دوشنبہ ۱۲۶۳ھ ہجری۔

(۵۳۴) ترجمہ تذکرۃ الثقلین

نمبر کتاب (۲۶۵ جدید) سائز (۱۲½×۸ انچ) صفحات (۴۵۳) سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف؟ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۹۶ھ۔ مصنف کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"باب پہلا بیان میں مسلم بن عقیل کے بھیج کوفہ کے اور خبردار ہونا یزید کا اور روانہ کرنا عبداللہ بن زیاد کا واسطے سرداری کوفہ کی اور ذکر شہادت حضرت مسلم بن عقیل کا۔"

اس کتاب میں نہ کسی مترجم کا نام ہے اور نہ نام کتاب۔

البتہ ابتدائی صفحہ پر کسی نے (ترجمۂ تذکرۃ الشفقین) لکھ دیا ہے۔
یہ کتاب بیس ابواب پر منقسم ہے۔ حضرت مسلم کی شہادت کے احوال سے ابتدا ہوتی ہے اور شہیدانِ کربلا کے حالات کے بعد جنگ حضرت مختار جنگ سید محمد حنیفہ وغیرہ کے واقعات درج ہیں۔
یہ کتاب کسی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔

اختتام :-

"بعد اوس کے ولید سردار ہوا بعد نو سال کے وہ بھی مرض موت میں گرفتار ہو کر دوزخ میں گیا۔
اوپر تمام خورد و کلاں کے مخفی نہ رہے کہ خوانندہ و نویسندہ و گوئندہ کو اس کا نزدیک حق تعالیٰ ثوابِ عظیم میں داخل ہونے کے واسطے ذکرِ امام حسین ہے۔"

ترقیمہ :-

تمام شد بتاریخ ۱۲ ذیقعدہ ۱۲۹۶ھ روز جمعہ۔

(۵۳۵) بیاض مہتاب الدولہ المتخلص بہ درخشاں

نمبر کتاب (۲۵۷۶ جدید) سائز (۶½×۴½ انچ) صفحات (۱۹۶) سطور (متفرق، ...) خط طبعی معمولی۔ نام مصنف مہتاب الدولہ جن کا تخلص درخشاں تھا واجد علی شاہ اودھ کے مصاحب تھے۔

آغاز :-

عزیزو حشر ہے برپا مہینا ہے محرم کا
لحد سے نکلی ہے زہرا مہینا ہے محرم کا
ہمہ بر خاک بر سر ہیں گریباں چاک حیدر ہیں
حسنؑ کہتے ہیں واویلا مہینا ہے محرم کا

اس بیاض میں اکثر نوحہ جات ہیں۔ اس کے بعد قطعات تاریخی وفات مخدرات ہیں جس میں تاریخ سن ۱۳ ھ تحریر ہے۔ اس کے علاوہ متفرق تحریرات ہیں۔ گویا یہ بیاض مثل کشکول ہے پندرھویں صفحہ پر ۱۲۶۸ھ تحریر ہے۔ اس میں مصنف کا پتہ نہیں چلا کسی صاحب نے پہلے صفحہ پر بیاض مہتاب الدولہ لکھا ہے لہذا یہی نام رکھا گیا۔

اختتام :-

زجور گردوں خموش ہستم زبان زیاد داہ بستم
بہ درد و رنج و الم دو چارم بیا محمدؐ بیا محمدؐ

(۵۳۶) پیش خوانی

نمبر کتاب (۳۶۴۱ جدید) سائز (۶½×۴ انچ) صفحات (۲۰) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف میرزا مہدی متخلص بہ اقبال۔ تاریخ تصنیف مابعد سن ۱۲ھ مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"اے عزیزانِ مصطفےٰ حاضر دریں مجلس بود.....
ایہا الناس یقین جانو کہ جو کوئی اس دارِ دنیا میں جام بلا اور زہر جفائیں پئے گا خلعت قربِ حق کو بیشتر پہنے گا"
اس بیاض میں حالات شہادت امام حسینؑ بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام :-

"وجسمہٗ علی الارض وراسہ علی السنان جسم اقدس تو ادس جناب کا ریگِ گرم پر پڑا رہا ...... —— من نور وجہہا الجنان (ناتمام)

(۵۳۷) ترجمہ مقامات حریری

نمبر کتاب (۹۶۸ جدید) سائز (۱۳×۸ انچ) صفحات (۳۵۰) سطور (۱۹) خط نستعلیق خوشخط۔ نام مترجم محمد عبدالرحمن خاں۔ تاریخ ترجمہ ۱۳۵۶ھ تاریخ کتابت ۱۳۵۶ھ۔

حالات مصنف :-

محمد عبدالرحمن خاں نام ٹونک کے رہنے والے تھے باپ کا نام محمد عنایت اللہ خاں تھا۔ عربی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔

آغاز :-

"اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا اور نہایت مہربان ہے میں شروع کرتا ہوں اے اللہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس پر کہ تو نے ہم کو قوت بیانیہ سکھلائی۔ ابو محمد القاسم بن علی بن عثمان الحریری متوفی ۵۱۶ھ کی مشہور ادبی کتاب مقامات حریری کا محمد عبدالرحمن خاں نے اردو میں بغرض رفاہ عام ترجمہ کیا ہے تاکہ طالبعلموں کو سہولت ہو۔"

اختتام :-

"وہی ذات خوف کے قابل اور لائق بخشش اور دنیا اور آخرت میں بھلائیوں والی ہے"

تمام شد بحسن توفیقہ محمد عبدالرحمن خاں خلف محمد عنایت اللہ خاں صاحب ٹونکی۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ ہجری۔

(۵۳۸) ترجمہ مجانی الادب

نمبر کتاب (۹۷۲ جدید) سائز (۱۳½×۱۰ انچ) صفحات (۱۳۴) سطور (۴۲) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف (عبدالرحمن خاں) تاریخ ترجمہ مابعد ۱۳۰۰ھ۔

آغاز :-

تمام تعریفوں کے شایان وہی خدا ہے جس نے علم ادب کی کتابوں کو مطالعہ کرنے والوں کے لیے پھول"

بیروت کے ایک عالم مسمی یوسف مدرس البیان کلیۃ القدس نے علم ادب میں ایک مبسوط کتاب کئی جلدوں میں صدی نوزدہم عیسوی میں تالیف کی۔ یہ اوس کتاب کے ابتدائی حصہ کا ناتمام ترجمہ ہے۔ اور مترجم غالباً عبدالرحمن خاں کا ہی معلوم ہوتے ہیں جنھوں نے تلمیض المفتاح وغیرہ کا ترجمہ کیا ہے۔

اختتام :-

"اور ہم کو ایک جزیرہ میں ڈال کر خود چلا آئے کہ نہ ہمیں پتہ کہ کس ملک میں ہیں نہ یہ خبر کہ کس مقام پر ہیں۔" (ناتمام)

(۵۳۹) افضل الآداب آصفیہ

نمبر کتاب (۳۸۱۸ جدید) سائز (۳/۴ ۷ × ۱/۲ ۵ انچ) صفحات (۱۳۷) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف شاہ علی متوطن قلعہ ادونی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۶ھ

تاریخ کتابت ۱۲۷۶ھ

مصنف کا حال جلد اول میں قلمبند ہو چکا ہے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . اما بعد جاننا چاہیے کہ اس ذرہ بے مقدار شاہ علی متوطن قلعہ ادونی نے اس مختصر رسالہ میں چند مسائل علم آداب و اخلاق جمع کر کے موسوم بہ افضل الآداب آصفیہ کیا۔"

یہ کتاب علم آداب و اخلاق کے بیان میں ہے۔ مصنف نے اس کو بعد تکمیل نواب میر تہنیت علی خاں بہادر افضل الدولہ نظام الملک کی خدمت میں گزرانا۔ اس میں نصیحت آمیز حکایات ہر عنوان کے تحت بیان کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"بادشاہ حقیقت حال کو سن کر چور کو سرفراز کیا اور باندر کو صحرا میں آزاد۔"
(بندر)

ترقیمہ:-

ہفتم ماہ صفر ۱۲۷۶ہجری۔

(۵۴۰) مثنوی در بیان مناجات بی بی فاطمہؓ برائے مغفرت اُمّت

نمبر کتاب (۱۰۰۸۱ جدید) سائز (۳/۴ ۷ × ۱/۲ ۵ انچ) صفحات (۳۵) سطور (۱۰) خط طبعی نستعلیق بدخط۔

مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

آغاز:-

حکایت عجب یک سنو دردمند
سنے تو کھلیں دل کے قفلاں کے بند
سنو اس کے تئیں کان دے دل سوں سب
کہے ہیں محمّد رسول عرب

اس مختصر مثنوی میں آنحضرت کے نصف شب میں اٹھ کر باعجز و خضوع عبادت خدا کرنے کا ذکر ہے۔ اور ایک قصہ کے طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم ایک شب کو حضرت عائشہؓ کے محل مبارک میں آرام فرما تھے۔ اور زائد وقت تک میٹھی نیند میں سو گئے تھے کہ اتنے میں حضرت جبرئیلؑ نے خدائے تعالیٰ کے عتاب کا پیغام پہنچایا۔ آپ نہایت اضطراب کی حالت میں دشت و کوہ کی طرف چلے گئے۔ تمام صحابہؓ اور اہل بیتؑ پریشان حال آپ کی تلاش میں روانہ ہوئے . . . . (اس کے بعد مثنوی کا کچھ حصہ ناقص ہے) پھر یہ ذکر ہے کہ آنحضرتؐ اپنی امت کی مغفرت کے لیے خدائے برتر کی خدمت میں دعا فرما رہے تھے۔ اس اثنا میں حضرت خاتونِ جنت بی بی فاطمہؓ نے نہایت ہی عاجزی و خشوع و خضوع سے بارگاہ عزت میں بخشش اُمت کے لیے التجا فرمائی۔

(نوٹ) یہاں تک حالات ہیں اس کے بعد مثنوی نا تمام ہے مولف اور نام کتاب کہیں نہیں ہے۔

اختتام:-

کرے سپانی دعا بانیاز
دعا فاطمہؓ نورِ قوسین کی
اے مشکل کشا صاحبِ کارساز
ہو اس کے یو دو قرۃ العین کی

(۲) تاریخ

سیرۃ النبی صلعم، سوانح، مناقب، تاریخ، سفرنامہ

(۵۴۱) معراج نامہ

نمبر کتاب (۲۹۳۸ جدید) سائز (۹×۵ انچ) صفحات (۳۲) سطور (۲۰) خط نستعلیق۔ نام مصنف: سید بلاقی۔ تاریخ تصنیف ۱۰۶۵ھ۔

سید بلاقی کے معراج ناموں کی صراحت جلد اول میں کردی گئی ہے، یہ ایک اور نسخہ اس کتب خانہ میں موجود ہے۔

آغاز:-

اول نام اللہ بولوں ابد
ثنا او رصفت اُس کی کرے عدد
ثنا اوس اوپر نت سزاوار ہے
کر تہار قدرت میں کرتار ہے

اس کے حاشیہ پر دوسری مثنوی "نجات نامہ" مصنفہ محمد امین تحریر ہے۔

اختتام:-

نہ ظالم کرے کچھ کسی پر ستم
زبرکت محمدؐ نبی الختم
سو سید بلاقی نبیؐ کا غلام
قصا یوں کہا تجہ لطف سوں تمام

(۵۴۲) نور نامہ

نمبر کتاب (۴۶۶ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۳۰) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف شریف تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۷۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

اول حمد للہ ربّ نیر
وہُوَ علیٰ کُلّ شَیٍٔ قدیر
بس ذات او نور کر آشکار
کیا پھر او سی نور سو جگ بہار
کریما شریفا اوپر کرکرم
کرم سوں بخش تجہ حرم تجہ دھرم

یہ مختصر مثنوی نور محمدی صلعم کی خلقت وغیرہ کے متعلق ہے۔ تاریخ تصنیف آخر اشعار میں یوں لکھی ہے۔ اس میں

(۴۴۰) ابیات ہیں :-

پڑھو اور کرو دل کتیں شاد سوں
شریفا کو کرنا دعا یاد سوں
ز ہجرت نبیؐ کے ہزار ایک سال
بھی یک صد اوپر دس اتھے بے مثال
د شعبان معظم کے خوش ساعت میں
مراتب ہوا رات شب برات میں
محاسب دیکھو کر یو بیتاں سلیم
ہے یک قاف یک شین اور یک میم
۴۴۰

اختتام :-

الٰہی بخش توں لکھن ہار کوں
پڑھنہار کوں اور سنن ہار کوں
ہزاراں درود اں ہزاراں سلام
بحق محمد علیہ السلام

الحمد للہ قبل کل احد . . . . برحمتک یا ارحم الراحمین
اتمام یافت ۔

ترقیمہ :-

بدست کامل علی شاہ قادری تحریر فی التاریخ ششدہم
شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۷۰ھ ہجری نبوی ۔

(۵۴۳) نورنامہ تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۱۹۹۰ جدید) سائز (۸ × ۵½ انچ) صفحات
(۲۸) سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق ۔ نام مصنف

عنایت شاہ ۔ تاریخ تصنیف ۱۱۱۲ھ ۔

عنایت شاہ اور ان کے نورنامہ کا تذکرہ جلد اول
میں کر دیا گیا ہے ۔ اب اور دو نسخے ہمدست ہوے ہیں ۔

آغاز :-

الٰہی کرنہار کرتار توں
سنوارا ہے قدرت کے سنسار توں

اختتام :-

مرتب ہوا نورنامہ تمام
بحق محمد علیہ السلام

(۵۴۴) نورنامہ چوتھا نسخہ

نمبر کتاب (۱۲۴۱ جدید) سائز (۹ × ۶½ انچ) صفحات
(۲۴) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق ۔

آغاز :-

الٰہی کرنہار کرتار توں
سنوارا ہے قدرت سوں سنسار توں

اختتام :-

مراد تیری حاصل بہر حال سوں
خداوند تعالیٰ کرے شاد سوں

---

(۵۴۵) شمائل نامہ آنحضرت صلعم

نمبر کتاب (شمائل نمبر ۲۶۶ جدید) سائز (۵½×۸×۴½ انچ) تعداد صفحات (۸) تعداد سطور (۱۵) نام مصنف عبدالمجد متخلص بہ تزین۔ کتابت ۱۲۷۰ھ۔

عبدالمجد تزین کے شمائل ناموں کا تذکرہ جلد اول میں ہو چکا ہے اس کا ایک اور نسخہ یہاں موجود ہے۔

آغاز:-

الہٰی سچا توں ہے پروردگار
دونو جگ میں قدرت تری آشکار

(اس رسالہ کے بعد ایک رسالہ خرقہ وغیرہ سے متعلق فارسی زبان میں ہے)

اختتام:-

بحقِ محمدؐ ہے صاحب رسول
مناجات کر منجہ بندے کا قبول
ہزاراں درود اں ہزاراں سلام
بحقِ محمدؐ علیہ السلام

ترقیمہ:-

"تمام یافت بدست کامل علی شاہ قادری بوقت اشراق بروزِ سہ شنبہ شہر رجب المرجب بتاریخ ہشتم ۱۲۷۰ھ ہجری"

(۵۴۶) کتاب در بیان سیرت آنحضرت صلعم

نمبر کتاب (۱۷۶۰ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۲۰۸) سطور (۱۲) خط نسخ و نستعلیق خوشخط معمولی۔ نام مصنف؟ ... تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ مصنف کا نام اور خود کتاب کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

آغاز:-

"الحمد للہ الذی ھدینا لھذا وما کنا لنھتدی .... بہترین حیات اور خوب ترین طاعات کہ پسندیدۂ خالق کائنات اور وسیلہ حصولِ بہشت ونعمات ہووے"۔

اس کتاب میں پہلے ولادت باسعادت آنحضرت صلعم کے حالات ہیں اس کے بعد سے آپؐ کی زندگی کے واقعات اور معراج شریف کے حالات ہیں۔ یہ کتاب مثل مولود نامہ کے ہے۔ درمیان میں جابجا آنحضرت صلعم کی مدح میں نظم بھی ہیں۔ چونکہ یہ کتاب آخر سے ناقص ہے۔ اس لیے نام کتاب و مصنف وغیرہ کا پتہ نہیں چلا۔

اختتام:-

"فرمایا اے جبرئیلؑ حال موت کا معلوم نہیں شاید ایک برس پہلے تو یہ میسر نہ ہو پھر حکم آیا اگر ایک مہینہ پہلے توبہ کرے۔ فرمایا۔ ... "

(۵۴۷) معراج نامہ موسوم بہ زبدۃ الاخبار

نمبر کتاب (۷۵۹ جدید) سائز (۶½×۸×۶ انچ) صفحات (۲۴۲)

سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف حکیم قدرت اللہ خاں قادری۔ تاریخ تصنیف ۱۲۰۴ھ تاریخ کتابت ۱۲۵۸ھ۔

حالاتِ مصنف:-

حکیم قدرت اللہ خاں حکیم بھی تھے اور شاعر بھی۔

آغاز:-

کتاب اور سنّت کا کر ابتدا
لکھی پہلے میں نے یہ حمدِ خدا
حمد ہے سب موجدِ افلاک کو
اوج بخشی صاحبِ لولاک کو

معراج شریف کے تفصیلی حالات نظم کئے گئے ہیں۔
تاریخ تصنیف اور تعداد ابیات و اسمِ تاریخی کتاب اشعارِ ذیل میں مذکور ہیں:-

میں نے بیتوں کا کیا اوس کے شمار
پائیاں بتیس سو اور ساٹھ یار
پھر طبیعت نے کہا اے نیک خو
نام اس کا زبدۃ الاخبار ہو
سال ہجری تھی بصد عزّ و تمیز
یک ہزار و دو صد و چار اے عزیز

آخر میں دیگر حضرات کے چار نظم تاریخی ہیں:- یک ہمبر صاحب[1]۔ دوسرے فدا تخلص[2]۔ تیسرے و چوتھے[3,4] فیض علی۔ اس کے بعد نثر میں کسی صاحب کی ایک تقریظ ہے۔

اختتام:-

"آشنائے بحرِ سخندانی دقیقہ شناس علم معانی . . .
حکیم قدرت اللہ خاں قادری نور اللہ مضجعہ و جعل اللہ طاب ثراہ"

ترقیمہ:-

تمام شد کتاب معراج نامہ بخط خام شیخ حفیظ اللہ امام جامع مسجد قصبہ فرید آباد ۱۲۵۸ھ مطابق متی اکھہن سدی اکادشی سمت ۱۸ صورت اختتام یافت . . . .

(۵۴۸) دردنامہ

نمبر کتاب (۵۰۸ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۲۱۰) سطور (۱۳) خط نستعلیق خوشخط۔ نام مصنف محبوبِ عالم۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

حالاتِ مصنف:-

مصنف قصبہ جھجر ضلع سورت کے متوطن تھے شاعری کا اچھا مذاق تھا۔ ایک مذہبی عالم کی حیثیت سے ان کا تعارف کرایا جا سکتا ہے۔

آغاز:-

جیوں میں پہل نام رحمان کا
تیوں گیان مان دھیان سبحان کا
سبھی ایک کرتار وہ پاک ہے
کھڑا جس کی قدرت سے افلاک ہے

اس مثنوی میں آنحضرت صلعم کی سوانح حیات ابتدائے بعثت سے وفات تک کے حالات نظم کئے گئے ہیں۔ اور خاتمۂ کتاب میں اس مثنوی کا نام لکھا ہے:-

محمدؐ کا درد نامہ کہا

اسی درد مان جیو جاماں دہا
ہوی دکھ نبی پر قریشوں کے ہاتھ
وہی دکھ لکھے ہاں نہیں اور بات

اختتام:-

کہاں نانو محبوبِ عالم مجھے
اسی نانو کی اب شرم ہے مجھے
رکھ اب دین اپنی مان ثابت قدم
کروں یاد تیری پڑا دم بہ دم
تیرے نام اوپر کروں میں تمام
علیک الصلواۃ علیک السّلام

ترقیمہ:-

تمام شد نسخۂ دردنامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم من تصنیف مولوی محبوب عالم ساکن قصبہ جھجھر۔

(۵۴۹) رسالہ در مناقب اہلبیتؑ

نمبر کتاب (شامل نمبر ۲۹۳۹ جدید) سائز ۷¾×۵ انچ) صفحات (۳۳) سطور (۸-۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ حسین اللہ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ
مصنف کے حالات نہیں ملے۔

آغاز:-

"نحمدہ و نصلی حمد وافر خداوند عز و جل کو سزاوار ہے جو بندۂ ضعیف کو ایک مشتِ خاک سے پیدا کر کر لباس اشرف المخلوقات سے مزین فرمایا۔"

اس رسالہ میں قرآنِ مجید کے آیات سے محبتِ اہلِ بیتؑ کو ثابت کیا گیا ہے۔ لیکن یہ رسالہ ناتمام ہے

اختتام:-

"جو قلم اوس کے تحریر و تفصیل سے شرمندہ ہے مگر وہ بے حیا۔"
ناقص الآخر ہے۔

(۵۵۰) براہین مبیّنہ

نمبر کتاب (۲۲۵۰ جدید) سائز ۷½×۴¾ انچ صفحات (۴۵) سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف؟ تاریخ تصنیف ۱۲۹۱ھ۔ تاریخ کتابت ۱۳۰۷ھ۔
مصنف کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . اما بعد واضح ہو کہ یہ ایک مختصر رسالہ براہین مبینہ زبانِ ہندی میں واسطے نفع عام مومنین کے" الخ

یہ کتاب امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضہ

اہل بیتؑ کے فضائل و مناقب کے بیان میں ہے۔ مؤلف نے فریقین کے مستند و معتبر کتب سے مناقب جمع کئے ہیں۔ مؤلف نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ یہ کتاب دو مقصد اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب سنہ ۱۳۰۲ھ میں مطبع اثنا عشری لکھنؤ میں طبع ہو چکی ہے۔

اختتام:۔

"الحمد للہ کہ یہ رسالہ مجالہ . . . تیرھویں رجب سنہ ۱۲۹۱ھ کو ختم ہوا . . . . . اور دوسروں کے واسطے موجب استبصار اور . . . کا ہو والسلام علیٰ من تبع الہدیٰ"

ترقیمہ:۔

بتاریخ غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۲ھ کو میں نے تمام کیا بوقت روز پنجشنبہ۔

(۵۵۱) ثمرۃ النبوۃ المعروف بہ الزہراؑ

نمبر کتاب (۲۸۰۸ جدید) سائز (۸ × ۶½ انچ) صفحات (۳۷۰) سطور (۲۲) خط نستعلیق و نسخ خوشخط معمولی

نام مصنف۔ سید نیاز حسین عابدی بی۔ اے۔

تاریخ تصنیف سنہ ۱۳۳۱ھ۔ تاریخ کتابت سنہ ۱۳۳۱ھ

حالات مصنف:۔

مصنف قصبہ ہیرا ضلع فتحپور کے سادات میں شامل تھے

آغاز:۔

"حمد زیبا ہے خدائے برتر کی ذات پاک کے لیے جس نے آسمان و زمین و ماسوا کو اپنی قدرت کاملہ سے خلق اور اپنی جملہ مخلوقات میں سے انسان کو منتخب کر کے خلعت عقل سے مشرف و ممتاز فرمایا"

اس کتاب میں حضرت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی مفصل سوانح عمری ہے۔ کتاب کے ختم کے بعد مقدمہ کتاب (۳۹) صفحات پر مشتمل تحریر ہے۔ بعد ازاں "عقد جناب رسالتمآب صلعم با خدیجۃ الکبریٰؓ" کا بیان ناتمام ہے، صرف چار صفحے ہیں۔ اصل کتاب کے آخر میں بعض مشاہیر علماء کے قطعات تاریخی و تقاریظ ہیں۔

اختتام:۔

"یہ چاروں بیبیاں حضرت خدیجہؓ کے گرد بیٹھیں اوس وقت بستم جمادی الثانی سنہ پنجم . . . صاحب ناسخ التواریخ نے سال ولادت سنہ ۶۲۰۸ شمسی بعد از ہبوط آدم لکھا ہے"

(۵۵۲) وفات نامہ خاتون جنتؓ

نمبر (۳۶۴۴ جدید) سائز (۸¾ × ۵½ انچ) صفحات (۸) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف عاصی

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۰۰ھ۔

آغاز:۔

کیا ابتدا میں بنام خدا
وہ مارے جلاوے وہ پالے سدا

محمدؐ ہیں سید المرسلین

حبیبِ خدا رحمت العالمین

اس میں ابتداءؔ وفات حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہراؓ کے حالات منظوم ہیں۔

اس نظم میں مصنف کا پتہ نہیں چلا ایک مقام پر عاصی لکھا ہے مگر مضمون میں بھی یہ لفظ آسکتا ہے اس لیے یقینی نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰ سطر آخر

اپیں تو دور کر ہور روشنی بخش

ترا عاصی گدا ہوں الغنی بخش

ترقیمہ :-

تمام شد وفات نامہ خاتونِ جنتؓ دختر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم وقصہ فاختہ۔

(۵۵۳) فضیلت نامہ

نمبر (مجامع ۱۷۳) سائز (۹×۵) صفحہ (۱۵) سطر (۱۳)

خط شکستہ۔ مصنف محی الدین۔ تاریخ تصنیف اوائل ۱۱۰۰ھ کتابت ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے شعرا کے کسی تذکرہ میں ان کا ذکر نہیں ہے، اور ان کی اس تصنیف سے بھی کوئی رہبری نہیں ہوتی۔

آغاز :-

اول میں سراوں تجے ذوالجلال

توں دھرتا ہے قدرت جو صاحب کمال

کیا دو حرف سوں یو دونو جگت

توں صانع ہے قدرت کا صاحب سکت

کہ دار البقا کا کیا جگ لطیف

دھریا قدرتاں اس میں نادر شریف

اس میں حمد ونعت کے بعد درود کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

اختتام :-

بنایا محی الدین ہے یوں اشعار

کہ دنیا میں میرا رہے یادگار

کہ میں اس سبب سوں بنایا نظم

قیامت تلک رہے میرا یو رقم

فضیلت یو نامہ کیا مختصر

کیا میں بیاں صوم کا سر بسر

فضیلت یو نامہ ہوا ہے تمام

بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ :-

کاتب سید یٰسین حسینی القادری ابن حضرت فخر الدین حسینی القادری سہروردی الشطاری ۱۲۰۰ھ در ماہِ رمضان اتمام ہوئی۔

(۵۵۴) اسرارِ غوثیہ

نمبر کتاب (۲۹۴۰ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ) صفحات (۱۸۰) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔

نام مصنف ۔ حافظ سید محمد طاہر۔ تاریخ تصنیف ۱۲۸۲ھ

حالات مصنف :-

سید غلام نبی صاحب مرحوم خطیب مکہ مسجد کا تذکرہ جلد اول میں کر دیا گیا ہے۔ سید محمد طاہر ان کے فرزند تھے، علوم اسلامیہ کے ماہر اور عربی فارسی کے عالم متبحر تھے۔ باپ کی جگہ مکہ مسجد کے خطیب مقرر ہوے تھے۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین۔۔۔۔۔ بعد حمد و صلوٰۃ این احوال حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا یعنی فقیر حقیر حافظ سید محمد طاہر فرزند حضرت سید غلام نبی صاحب خطیب مکہ مسجد"

یہ کتاب حضرت سیدنا عبد القادر جیلانی محبوب سبحانیؒ کے مناقب میں ہے۔ مؤلف نے اس کتاب کو معتبر کتب یعنی تذکرۃ الاولیاء، کرامات الاولیا، محبوب القلوب، اخبار الاخیار، نفحات الانس، تکملہ، سفینۃ الاولیا اور بہجت الاسرار سے منتخب کر کے حضرت محبوب سبحانیؒ کے مناقب، کرامات بیان کئے ہیں اور کتاب کا نام اسرار غوثیہ رکھا۔ اس میں (۸۹) مناقب ہیں۔ آخر میں بعض بزرگوں کے کرامات یعنی حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ و ابراہیم غواص و والد حضرت شیخ ابا بکر حمامی کا ذکر ہے۔ بعد ازاں مناقب وفات حضرت محبوب سبحانیؒ مذکور ہیں۔

اختتام :-

"اور اہل دل پاس اوسے مقبول کر دادے اور حامی فقیر حقیر حافظ محمد طاہر نے یہ کتاب تالیف کیا ہے۔ خاتمہ بخیر ہوے اوس کا آمین ہذا کتاب بتاریخ ششم شعبان المعظم سنہ ۱۲۸۲ھ بوقت صبح بروز دوشنبہ با تمام رسید"

ترقیمہ :-

ہذا رسالہ حسب الحکم نواب صاحب قبلہ دو جہاں امن گاہ غریباں نواب میر محمد حسین خاں بہادر مدظلہ، تعلقدار بہ تحریر در آمد در حیدرآباد۔

محی الدین انوار جیالش
زسرّ عاشقی عارف کمالش

(۵۵۵) مسدس برہان در مدح مرشد حسن

نمبر کتاب (۳۶، جدید) سائز (۸½×۶ انچ) صفحات (۲۱۰) سطور (۱۰) حروف و مختلف۔ خط نستعلیق معمولی

نام مصنف۔ برہان۔

حالات مصنف :-

برہان تخلص غالباً برہان الدین نام تھا حیدرآباد کے ایک غیر معروف شاعر تھے، کسی تذکرہ میں ان کا ذکر نہیں ہے۔

آغاز :-

نبی کو معجزہ ہے غوث الاعظمؒ کو کرامت ہے
محمدؐ کو نبوت اور حضرت کو ولایت ہے
تصدق اُن پہ جان و دل کروں عین سعادت ہے
مجھے دونو جہاں میں آسرا ہے اور حمایت ہے

بہت مردہہ حسن پہ غوث الاعظم کی عنایت ہے
تب اوس میں یہ شجاعت یہ سخاوت اور یہ ہمت ہے

اس میں حضرت محبوب سبحانی غوث الاعظم سید نا عبد القادر جیلانیؒ کے مناقب میں مسدسات ہیں ان میں تمام تر مردہہ حسن کے لیے دعائیں اور مناجات ہیں۔ آخر میں ایک فارسی اور ایک عربی مسدس بھی ہے۔

اختتام:-

برہان کو در جناب الٰہی ہے یہ سوال
ایمان کی سلامتی خیر عافیت کمال
عشق حقیقی حاصل از عشق مجاز ہو
دو نو جہان میں مردہہ حسن سرفراز ہو
لقد مردھہ حسن ماذا سخی
مُدارات مُدارات مُدارات

(۵۵۶) تذکرالشاہد

نمبر کتاب (۵۷۷ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۱۴۶) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف منو لعل متخلص بہ خاکپا۔ تاریخ تصنیف ۱۲۶۹ھ منو لعل کا تذکرہ جلد اول میں ہو چکا ہے۔

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ . . . وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔
حمد و نعت ہے ذات شاہد ذوالجلال: نقطۂ بیچوں دیکھا جو چون جمال
بیچگونہ بے شبیہ قایم ہے اوس: لیکہ ہر عرفان میں ایم ہے وہ

یہ مثنوی قوم کایستھ کے ایک فرد باصفا مسمی منو لعل متخلص بہ خاکپا کی تالیف ہے جو حضرت شاہد اللہؒ کے ایک خلیفہ کے مرید تھے اس مختصر مثنوی میں حضرت شاہ محمد معروف مشہور بہ شاہد اللہ قادری حیدر آبادی (متوفی ۱۲۴۹ھ مدفون در قصبہ ٹیکمال ضلع میدک) کی سوانح عمری و حالات کرامات وغیرہ نظم کئے ہیں۔ مؤلف کا نام اکثر مقامات پر بطور تخلص خاکپا ظاہر کیا گیا ہے۔

یا شاہد اللہ در مناجات سوال خاکپا یعنے منو لعل
"یعنی آں معروف شیخ رہنما: یا اللہ کر میری حاجت روا"
معروضہ ۱۲۶۹ھ۔ جواب شب بست و پنجم چہار شنبہ ماہ ربیع الثانی ۱۲۷۳ھ ہجری۔
از کرم آں پیر شاہد مقتدا
آرزو دل خاکپا گشتہ روا

اس میں ابتداءً مختصر حمد و نعت کے بعد خدا کی توحید میں بزرگان دین کے اقوال سے شرح کی گئی ہے اور مناجات بزرگان کی بھی شرح کی ہے۔ سبب تالیف مثنوی کے چند شعر درج ذیل ہیں:-

آرزو تھی دل میں میرے سرمدی
جو لکھوں حال جناب شاہدی
وقت فرصت میں لکھوں گا کل حال
آج کل کہتے گزر گئے بست سال
اب کہا دل نے دیوانہ کیوں ہوا
اس چرخ نے کس کے تئیں فرصت دیا
جلد لکھ اوس یار کا حال اے عزیز

طالبانِ حق کو ہے جس کی تمیز
از لسان الغیب ایں اخبار ہے
نام سے شاہد کے بیڑا پار ہے

بعد ازاں حضرت شاہد موصوف کی ولادت سے وفات تک کے حالات و کرامات بطور سوانح عمری بیان کئے ہیں اور درمیان میں حضرت موصوف کی تصانیف "نکات اسرار و نکات دیدار" کی بھی صراحت کی ہے اور اسی ضمن میں راجہ شام لعل متخلص بہ عطا برادر راے من سُکھ رام کی تصنیف اعجاز شاہدی کا بھی ذکر ہے۔ بہر حال یہ دونوں مثنویاں حیدر آباد دکن کی یادگار ہیں جو بزرگانِ دین اسلام کے کرامات کا ایک خاص نمونہ ہے۔

آخر میں ختم کتاب کی تاریخ کے اشعار اس طرح تحریر ہیں:-

جب کیا تاریخ کی دل نے فکر
ہاتفِ غیبی کہا یا حق نظر
فضل سے حق کے ہوئی یہ مثنوی ۱۲۶۹ھ
بے شبہ منظورِ ایزد کے ہوئی ۱۲۶۹ھ
بھیج شاہد پر درود اں دمبدم
از فضلِ شد تذکرات شاہد ختم

اس قسم کی ایک مثنوی موسوم بہ اعجاز شاہدی جس کا ذکر اوپر گزرا حضرت غوث الاعظم سیدنا عبد القادر جیلانی رح کے مناقب میں ہے وہ بھی نایاب ہے اور کتب خانہ آصفیہ میں ع ۴۵۷ جدید پر مخزون ہے۔ جس کے مصنف شام لعل متخلص بہ عطا برادر راجہ منسکھ رام ہیں۔ یہ حضرات حضرت شاہ محمد معروف المشہور بہ شاہد اللہ کے معتقد اور مرید تھے۔

اختتام:-

نور سے پُر نور ہے یہ مثنوی
بے شبہ منظورِ ایزد کی ہوئی ۱۲۶۹ھ

ترقیمہ:-

تمت تمام شد تذکرات شاہد از افضال حضرت شاہد اللہ قدس اللہ سرہ العزیز بتاریخ چہار دہم شہر رمضان المبارک ۱۲۷۱ھ روز پنجشنبہ بوقت سہ پہر بخط بے ربط کمترین گناہ گار چھوٹم لعل بانصرام رسید۔

کر نکو میرے گناہوں پر نظر
کر نظر شاہد اپس کی فضل پہ
از تصدق شاہد اللہ شاہدا
خاتمہ کر خیر میرا ربنا

اس کتاب میں اکثر صفحات کے حاشیہ پر ۱۳ مواہیر "بالا پرشاد ۱۲۹۴" کے ہیں۔

(۵۵۷) ابواب ہدایت

نمبر کتاب (۲۵۸۱ جدید) سائز (۱/۲-۱۰×۷) انچ صفحات (۱۲۰-۲۱ / جلد ۱۶۱) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف۔ قادر حسین کربلائی (مدراسی) تاریخ تصنیف ۱۲۹۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ... اما بعد بندہ ضعیف

قادر حسین کربلائی فرستادہ جناب . . . حجۃ الاسلام شیخ زین العابدین اعلی اللہ مقامہٗ المشتہر بہ شہر مدرس شہر اوستاد"

یہ رسالہ مؤلف یعنی قادر حسین کربلائی کی سوانح عمری سے متعلق ہے جو مذہب شیعہ اثنا عشری رکھتے تھے ۔ اس ضمن میں خوجوں کے مذہب کے عقائد وغیرہ کا بیان ہے آخر میں نقل استشہاد تحریر ہے ۔

اختتام :-

" کہ یہ وہی کلو ہے بعد اوس کے اوس مرحوم کو زیر خاک دفن کر دیا۔ تمام شد ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون "

ترقیمہ :-

یہ واقعہ ۱۲۹۵ھ ماہ رجب میں واقع ہوا حررہ رمضان علی حکم ساکن ضلع فیض آباد ڈاکخانہ جالپور قصبہ نگپور محلہ کریم پور عفی عنہ ۔ . . . . . .

بکمال دقت مقابلہ نمودم نقل مطابق اصل صحیح است تمام شد ۔

(۵۵۸) گلزار دکن

نمبر کتاب (۲۷۸۹ جدید) سائز (۸ × ۵½ انچ) صفحات (۳۶) سطور (۱۳) خط نستعلیق ۔ نام مصنف ندارد تاریخ تصنیف ابعد سنہ ۱۳ھ ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہدست نہیں ہوے

آغاز :-

"سب سے اول ملک دکن میں سلطنت بہمنی مشہور تھی جس کا بانی ایک افغان تھا جس کا نام ظفر خاں ہے" ۔

یہ دکن کی مختصر تاریخ ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ سلطنت بہمنی کے زوال کے بعد قطب شاہی سلطنت قائم ہوئی اور ابوالحسن تانا شاہ تک رہنے کے بعد عالمگیر بادشاہ کا دکن پر قبضہ ہوا ۔ بعد ازاں آصف جاہی سلطنت کا بیان ہے اور نواب میر محبوب علی خاں بہادر کی تخت نشینی تک کے مختصر حالات ہیں ۔ اور آخر میں نواب مختار الملک بہادر وزیر دکن کے حالات اور وفات کا ذکر ہے ۔ (مؤلف کا نام نہیں ہے)

اختتام :-

" چنانچہ فی الحال ہمقام عیش و عشرت اور امن ہفت اقلیم ہوگیا ۔ اے احکم الحاکمین تا ابد اس ریاست کو قایم رکھ اور اس بادشاہ کو خوش و خرم ہمیشہ رکھ آمین ثم آمین " ۔

(۵۵۹) سوال وجواب مختصر تاریخ ہند (حصہ دوم)

نمبر کتاب (۲۸۰۱ جدید) سائز (۶ × ۸½ انچ) صفحات (۱۲۸) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف ندارد ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہدست نہیں ہوے ۔

آغاز :-

۱ ۔ مسلمانوں کے حملوں سے ہندو مذہب پر کیا اثر ہوا ۔

یہ مختصر تاریخ بطور سوال وجواب، تاریخ کے طالب علموں
کے لیے تالیف کی گئی۔ مؤلف کا نام نہیں ہے۔ اصل کتاب
کا یہ دوسرا حصہ ہے جو باب نہم "مسلمانوں کے حملے ۱۰۰۰ء تا
۱۵۲۶ء" سے شروع ہوتا ہے۔

اختتام:

۲۲ لارڈ ڈفرن ۱۸۸۲ء تیسری جنگ برہما۔

(۵۶۰) سیر محمودی

نمبر کتاب (۷۰۹ جدید) سائز (۱۱×۷ انچ) صفحات
(۲۹۲) سطور (۱۵) خط نسخ و نستعلیق معمولی۔
نام مصنف۔ شیخ برہان الدین۔ تاریخ تصنیف۔
مابعد ۹۴۰ھ۔

حالات مصنف:

مصنف کے والد کا نام شیخ حسام الدین تھا اور وہ
بخوب میاں چشتی کے نام سے مشہور تھے احمد آباد وطن تھا
مودودی چشتی طریقہ میں بیعت حاصل تھی۔

آغاز:

"الحمد للہ ربّ العالمین والعاقبۃ للمتقین۔
جمیع حمد اور ثنا ثابت ہے واسطے اوس خدا کے جس نے وجود
انسان کو مشت خاک سے پیدا کیا۔"

اس میں ایک بزرگ احمد آبادی یعنی شیخ حسام الدین
محمد فرخ المعروف بہ خوب میاں چشتی کے سفر دکن کے حالات
اور اون کی ریاضت و خرق عادات و علوم صوری معنوی
کے واقعات درج ہیں۔ اور اس سفر میں جہاں جہاں
اور جس گاؤں یا قصبہ میں آپ کا قیام رہا وہاں کے حالات
بھی درج ہیں۔ مؤلف کتاب، شیخ موصوف کے فرزند
ہیں وہ لکھتے ہیں جب دکن میں حضرت وارد ہوئے تو لوگوں
نے مؤلف سے خواہش کی کہ آپ کے سفر دکن کا احوال وغیرہ
قلمبند کیا جائے اس لیے یہ حالات قلمبند کئے گئے اور
سیر محمودی نام رکھا گیا۔ آخر میں اس سلسلے کے بزرگوں
کے اعراس کی تاریخیں ہیں۔ اس کے بعد چھ تصویریں ہیں
ایک (۱) نام محمد مثل صورت انسانی (۲) لفظ اللہ طلائی۔ (۳)
تا (۶) نفس امارہ و نفس لوامہ و نفس ملہمہ و نفس مطمئنہ
کے تصاویر ہیں۔

اختتام:

"وفات وی ور سنہ ۹۴۰ نہصد و چہل عرس حضرت
قطب العاشقین قدوۃ المشائخ الشیخ حسام الدین۔
تمت تمام شد۔

(۵۶۱) امید شفاعت

نمبر کتاب (۶۹۵ جدید) سائز (۱/۲ ۶ × ۱/۲ ۹ انچ)
صفحات (۱۱۴) سطور (۱۴) خط نستعلیق معمولی
نام مصنف نامعلوم۔

آغاز:

"محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء
علی الکفار ۔ ۔ ۔ محمد صلی اللہ علیہ و علی آلہٖ

وسلم رسول اللہ کے ہیں یعنی پھیلاوا حقیقت محمدی کا
کہ منشا اوس کا حضرت وجود بہ محبت سے قائم ہے۔"
یہ رسالہ حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام
کے فضائل اور نیز واقعاتِ شہادت کے بیان میں ہے۔
مؤلف کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-
"آخر میں گوشہ نشینی اختیار کی اور کثرتِ عبادت میں بسر
کی چنانچہ آپ کا لقب زین العابدین ہو گیا۔
ذالک تقدیر العزیز العلیم۔"

---

(۳) تکملہ سائنس

طبیعات، طب، موسیقی

(۵۶۲) رسالہ در ماہیت ہوا

نمبر کتاب (۱۲۷۰ جدید) سائز (۸½×۶½ انچ) صفحات
(۵۲) سطور (۱۳) خط نستعلیق۔ نام مترجم منشی
کمال الدین۔ تاریخ ترجمہ مابعد ۱۲ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز :-
"بیان ماہیت اور تاثیر ایٹمسفرک ایر کا یعنی ہوا
کا۔ ایٹمسفرک ایر یعنی جو ہوا کہ کرۂ زمین کو گھیری ہوئی
ہے وہ ہر ایک چیز میں سمائی ہے، اور اگرچہ خیال میں سبک
یعنی ہلکی معلوم ہوتی ہے۔"
ایک انگریزی رسالہ مصنفہ پی برٹن کا یہ اردو ترجمہ
ہے۔ جس میں ہوا کی ماہیت بیان کی گئی ہے۔ آخر میں
دو ورق پر آلاتِ سائنس کے نقشے دیئے گئے ہیں۔

اختتام :-
"مثلاً دس پندرہ ٹکڑی کہ ہر ٹکڑا ڈیڑھ ڈیڑھ
چھٹانک کا ہو تیار کر سکتے ہیں۔
صفحہ اول پر انگریزی میں حسب ذیل عبارت
درج ہے۔

Air
By . P . Breton 1829

(۵۶۳) مجمع الفوائد

نمبر کتاب (۲۶۱۷ جدید) سائز (۸½×۵½ انچ)
صفحات (۵۱) سطور (۱۲) خط طبعی نستعلیق۔
نام مصنف حکیم سید عبداللہ۔ تاریخ تصنیف
مابعد ۱۲۰۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۸۴ھ
حکیم سید عبداللہ عرف عبدالعلی، ایک خاندانی حکیم تھے

ان کے والد حکیم میر حیدر علی بھی اپنے وقت کے ایک مشہور
طبیب تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کے بعد حکیم میر حیدر علی
کا فرزند حکیم سید عبد اللہ عرف عبد العلی طبابت کے فائدوں
کا احوال معلوم کرنے کے لیے علم کو بولتے ہیں" الخ

اس مختصر رسالہ طب میں حفاظت بدن انسانی کے
طریقے اور نسخہ جات وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ عنوانات
کے تحت بیان ہوا ہے۔

اختتام:-

"دوا دینا یہ تمام حکیم کے عقل پر موقوف ہے۔"

ترقیمہ:-

"ایں کتاب نوشتہ اند غریب عاجز فقیر میرزا محمد بیگ
خاں منصب دار نام ولد مرحوم مرزا حسین علی بیگ خاں بہادر
است ۔ ۔ ۔ ۔ ودعا برائے رئیس افضل الدولہ
بہادر ہمہ صاحبان بخوانند بتاریخ ۱۱ شعبان ۱۲۸۵ھ ہجری
روز شنبہ بوقت دوپہر چار گھڑی روز گزشتہ اتمام رسید"

(۵۶۴) مجمع السماع (موسیقی)

نمبر کتاب (۵۷ جدید) سائز (۸×۵) انچ صفحات
(۱۱۰) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی شکستہ آمیز
نام مصنف۔ الفت علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۸۹ھ
تاریخ کتابت ۱۲۸۹ھ۔

حالات مصنف:-

مصنف کے والد گل علی عرف محمد گلن نام تھا دولو بابا شاہ الملک
کے ملازم تھے جو حیدرآباد کے ایک جاگیردار تھے۔

آغاز:-

بعد ترانہ سنجی حمد نائی بیچوں و چگوں و نغمہ سرائی سپاس
ارغنون نواز ۔ ۔ ۔ الخ

اس رسالہ کے دیباچہ میں سماع کی نسبت یہ حدیث
نقل کی ہے کہ السماع معراج الاولیا اور السماع حلال
لاهله وحرام لغیرہ بیان کرکے بائیس فصلیں قائم کی
ہیں۔ پہلی فصل میں راگ کے حلیت وحرمت کے اقوال
ہیں۔ دوسری فصل میں راگ کی ایجاد کا ذکر اس کے بعد
کے فصول تمام علم موسیقی کے اقسام اور راگ راگنیوں کے
تفصیلات میں ہیں۔ گویا یہ رسالہ علم موسیقی کا ہے۔ صرف
راگ سننے کے حلیت کا بیان کرکے راگنیوں کے حالات
بیان کئے ہیں۔

اختتام:-

"اور چند روز مزاولت اور کثرت کرنے سے گوش دل
کو قوت واستعداد اور یقین کلی حاصل ہوتا ہے تمام ہوئی
بحث علم موسیقی کی سولھویں تاریخ ماہ جمادی الثانی ۱۲۸۹ھ
میں۔"

(۵۶۵) رسالہ درعلم مہوسی

نمبر کتاب (۸۸۵ا جدید) سائز (۴×۶½ انچ) صفحات (۱۶۲) سطور (۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف صفی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳ھ۔

مصنف کے حالات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ والصَّلوٰۃ والسَّلام علیٰ رسولہ . . . امابعد یہ مسکین عاصی صفی پر معاصی . . . . .

جس قدر کہ اعمال فن مہوسی میں بہ نظر شوق لاحقہ" الخ

یہ رسالہ علم مہوسی میں ہے مؤلف نے اپنے مجربہ نسخہ جات وغیرہ جمع کر کے کتاب کی شکل میں لکھا ہے اور اپنی اولاد کو اس کے عمل کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس کے علاوہ ابتدا، اور آخر مختلف نسخہ جات طبی وکیمیائی وغیرہ تحریر ہیں۔

اختتام:-

"پانچ چھ سیر پاجک میں آتش دنیا بہتر سفید خاک ہو گی اور کام دے گی۔"

---

(۴) تکملہ عمرانیات

(۵۶۶) تحقیق حق (جلد اول)

نمبر کتاب (۱۴۰۱ جدید) سائز (۹½×۶ انچ) تعداد صفحات (۵۰۰) سطور (۱۷) خط نستعلیق نہایت خوشخط۔ نام مصنف۔ بشیر اکبر آبادی تاریخ تصنیف مابعد ۱۳ھ۔

مصنف بشیر الدین کا وطن اکبر آباد آگرہ تھا اپنے زمانے کے ایک اچھے عالم تھے کئی کتابوں کے مصنف تھے حیدرآباد آکر ایک اخبار المحبوب شائع کرتے رہے۔

آغاز:-

"حق وباطل۔

آں محقق ہرچہ می گوید حق است
آں مقلد ہرچہ می گوید دق است

حضرت انسان نے جب سے اس کہنہ رباط عالم میں قدم رکھا ہے دنیا حق وباطل کے تصادم وتقابل کی ایک رزمگاہ بن گئی ہے جس میں بنی آدم کی انفرادی واجتماعی قوتیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہی ہیں . . . " الخ

یہ کتاب تین جلدوں میں منقسم ہے۔ یہ جلد اول ہے، جس میں حضرت آدم اور ان کی ذریت کی پیدائش ان کے اصناف اور خصائص جسمانی وروحانی کا ذکر دین فطرت کا بیان انسانی اعتقادات کا حال ابتدائے تخلیق عالم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک۔ ہادیان دین کے نقص

اور ان کے ساتھ امم سابقہ کی حق و باطل کی معرکہ آرائیوں کے واقعات وغیرہ کا ذکر ترتیب سے بیان کر کے حق کی تحقیق اور صداقت کا سراغ لگایا ہے۔ یہ چھ ابواب پر مشتمل ہے۔

اختتام:-

"اسی لیے عہد تحقیق کے انبیا میں سے ہر ایک نبی اپنے اپنے زمانے میں یہ صدا بلند کرتا رہتا تھا ؎

ختم کا ہے گو ہوا کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

جلد اول تمام ہوئی"

ترقیمہ:-

کتبہ المتمسک بوثیق الاسباب محمد علی الاری الشہیر بنخبۃ الکتاب ابن آقا محمد کاظم لاری طاب ثراہٗ۔

(۵۶۷) تحقیق حق (جلد دوم)

نمبر کتاب (۱۴۰۲ جدید) سائز (۹½×۶½ انچ) صفحات (۳۰۹) سطور (۱۷) خط نسخ و نستعلیق نہایت خوشخط

آغاز:-

"تذکرہ ختم المرسلینؐ۔ عصر جدید۔ دنیا کی اس عالمگیر ظلمت اور ہمہ گیر تاریکی میں جس کا ذکر ہم اس سے قبل کر چکے ہیں جب بنی آدم کا اساسی خلق بدل گیا۔ اقوام عالم کے خصائص . . . . متبدل ہونے لگے الخ"

اس کتاب کی پہلی جلد ۱۴۰۱ جدید پر گزری۔ اور اسی سلسلہ کی یہ دوسری جلد ہے۔ جس میں مؤلف نے دنیا کے مصلح اعظم اور پیغمبر اولوالعزم حضرت ختم المرسلینؐ کے مبعوث ہونے کے متعلق انبیاء سابقین کی پیش گوئیاں اور آنحضرتؐ کے زندگی مبارک کے حالات ولادت سے وفات تک کے واقعات اور آنجنابؐ کی پاک تعلیم اور غزوات۔ اور مخالفین اسلام کی آنحضرت صلعم کی صداقت کی نسبت گواہیاں درج ہیں اور حق کو غالب اور باطل کو مغلوب بیان کیا ہے۔

اختتام:-

یا صاحب الجمال ویا سید البشر
من وجھک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ترقیمہ:-

کتبہ المتمسک بوثیق الاسباب محمد علی اللاری الشہیر بنخبۃ الکتاب ابن آقا محمد کاظم لاری طاب ثراہٗ۔

(۵۶۸) تحقیق حق (جلد سوم)

نمبر کتاب (۱۴۰۳ جدید) سائز (۹½×۶½ انچ) صفحات (۱۸۵) سطور (۱۷) خط خوشخط نستعلیق نسخ

آغاز:-

حق و باطل کا فیصلہ۔ ۱۔ خلقت آدم کے وقت دنیا کا

طبعی نقشہ۔ محققین فلسفہ کا مقولہ ہے کہ دنیا کے تمام کاموں کی بنا محض خیال پر ہے غور کرو تو در اصل بات بھی یہی ہے"۔ اس کتاب کے مقدمہ کتاب سے نتایج کا استنباط کرنے کے لیے ابتدائے خلقت آدمؑ سے تا حضرت ختمی مرتبت نسل آدم کے اعتقادی خیالات کے نشو و نما پانے کا حال نیز مذاہب مروجہ کی تنقید یا حق و باطل کی پیچ در پیچ راہوں سے حق کے رستہ کی تحقیق کا سراغ لگا کر یہ بتایا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ بنی نوع انسان کا فطرتی اور سچا آسمانی مذہب دین اسلام ہے۔ ہر جلد میں پہلے فہرست مضامین ہے اوس کے اصل کتاب آغاز ہوتی ہے۔

اختتام:-

"اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسے ہم انسان کا فطرتی مذہب کہہ سکتے ہیں یہی ہماری کتاب تحقیق حق کا اصلی مقصود بھی تھا اور اسی کو ہم نے بخوبی ثابت بھی کر دیا۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تحقیق حق ختم ہوئی"۔

(۵۶۹) فریاد (یعنے دیہاتی مسلمانوں کا اسلام اور ان کا اصلاحی اسکیم)

نمبر کتاب (۸ ۴۳ جدید) سائز (۱۲½×۸) انچ صفحات (۱۱۳) سطور (۱۵) خط نستعلیق نہایت خوشخط۔

نام مصنف ؟۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۳۰ھ

مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے غالباً عبد الرحیم صاحب اس کے مصنف ہیں جن کو اصلاحی کاموں سے دلچسپی تھی۔

آغاز:-

"حالات مسلمانان پر ایک نظر اور ان کی اصلاحی تجاویز کا اسکیم الحمد لولیہ والصلوٰۃ علیٰ رسولہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ تمہید۔ فی زماننا مسلمانوں کی حالت جیسی کچھ افسوسناک ہے اس سے ہر ہمدرد مسلمان متاثر نظر آتا ہے"۔

یہ کتاب مدرسہ ہاشمیہ رائچور کے قیام کی تجویز و اسکیم و نصاب مدرسہ سے متعلق ایک مقالہ ہے جس میں دیہات کے مسلمانوں کے حالات درست کرنے کے لیے مولف نے اپنی آزادنیک تعلیم و تربیت و پرورش بے استطاعت وغیرہ کا اظہار کیا ہے۔ غالباً مولف بانی مدرسہ ہوں گے کہیں اپنا نام تحریر نہیں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

اختتام:-

"اصلاح حالات مسلمانان کا کام بھی اس مبارک زمانے میں انجام پائے اور اس کا سہرا ہمارے ہی ظل سبحانی فیض رحمانی کے سر رہے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الدُّعاءِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ"۔

(۵۷۰) رسالۂ کسب النبیؐ

نمبر کتاب (شامل ۲۴۲۹ جدید) سائز (۶½×۸) انچ صفحات (۱۲) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔

نام مصنف۔ ظہور الحق عظیم آبادی۔ تاریخ کتابت ۱۲۹۳ھ

آغاز:-

الحمد للہ الذی قال فی القرآن . . . . .

حمد اُس کو جو ہے پاک و مستطاب
اس نے فرمایا ہے یہ اندر کتاب
تم نے ناتے اور کوتے کر دیئے
معرفت کے واسطے نہ فخر کے۔

یہ مختصر رسالہ اہل حرفت کے فضائل کے بیان میں ہے۔ اس میں اس سوال پر کہ عوام لوگ جو کھیتی کرنے والے اور کپڑے سینے والے اور بُننے والے اور حرفت کرنے والے پر طعن کرتے ہیں" اوس کے متعلق قرآنِ مجید اور حدیث اور فقہ سے ثابت کیا گیا ہے کہ جو ان پیشوں کو بُرا سمجھتا ہے وہ مردود ہے۔ اہل سنت والجماعت کبھی اس کو بُرا نہ سمجھیں گے۔

اختتام:-

ہے نام اس رسالے کا کسب النبیؐ
موافق کتاب اور سنت جلی

ترقیمہ:-

مالک ایں کتاب یونس خاں ولد احمد خاں . . . .
ماہ ذالحجہ تاریخ بست و ششم ۱۲۶۳ھ ہجری مقدسہ۔

---

(۵) تکملہ فلسفہ

فلسفہ، منطق، نجوم، رمل وغیرہ

(۵۷۱) ترجمہ رسالہ عقل و معقول

نمبر کتاب (۵۰۳ جدید) سائز (۱۱×۷ ۱/۲ انچ)
تعداد صفحات (۲۳۲) تعداد سطور (۱۱) خط نستعلیق
شفیعہ آمیز۔ نام مصنف۔ مولوی محمد محی الدین خاں صاحب۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ

مصنف محمد محی الدین خاں عربی کے ایک عالم اور حکومت آصفیہ کے سررشتہ عدالت میں اعلیٰ عہدوں پر مامور رہے۔ کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم ہیں جن میں سے بعض طبع ہو گئی ہیں۔

آغاز:-

"حامداً و مصلیاً۔ عقل ایک مشترک اسم ہے جو دو معنوں پر بولا جاتا ہے اون دونوں سے ایک وہ معنے ہے جو فلاسفہ نے بتلایا یہ ہے کہ اول موجود جس کو خدائے بزرگ نے پیدا کیا . . ."

فلسفہ کی کسی کتاب عربی یا فارسی کا یہ ترجمہ ہے۔ مترجم نے کچھ نام نہیں لکھا ہے۔ صرف ٹائیٹل پر کتاب کا نام اور مترجم کا نام تحریر ہے۔

اختتام:-

"مگر اس چھوٹے سے رسالہ میں اسی قدر کافی خیال کیا گیا فتدبر ولا تکن من المتحکمین والحمد للہ ربّ العالمین والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین واتباعہ الکاملین فقط"

(۵۷۲) تقریرات سلّم (منطق)

نمبر کتاب (۳۴۴۹ جدید) سائز (۸½×۶½ انچ) صفحات (۴۱) سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ؟

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

آغاز:-

"علم تصور ہے۔ علم کو تصور اس لیے کہا کہ تصور دو قسم کا ہے"

علم تصور و تصدیق جو علم منطق کا ایک شعبہ ہے اوس کی تفصیل اُردو میں بیان کی گئی ہے۔ کسی طالب علم کی یادداشت بالکل معلوم ہوتا ہے۔ اس میں مؤلف کا نام وغیرہ نہیں ہے۔ ابتدائی صفحہ پر بسم اللہ کے بعد "تقریرات سلّم" تحریر ہے۔

اختتام:-

"پس اگر مجردہ کو عقل تصور کرے تو کوئی مانع نہیں ہوگا۔"

(۵۷۳) گنج الاسرار

نمبر کتاب (۲۳۳۷ جدید) سائز (۸×۵ انچ) صفحات (۱۳۶) سطور (۱۷) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف (ترابی) یا تراب تخلص۔ تاریخ تصنیف ۱۱۷۹ھ۔

تاریخ کتابت ۲۲ ذوالحجہ سنہ ۱۱۹۳ھ۔

تراب کا تذکرہ جلد اول میں کردیا گیا ہے۔

ناقص الاول

آغاز:-

سمند خامہ اب کر جلد جولاں
کہ ہے لحیاں کا پاک و صاف میداں
اگر لحیاں کا ہووے گا علمدار
بروقت جا . . . .
درازی ہے جس قدر لحیان زاہد
سنو تم اوس قدر اوس کے شواہد

علم رمل میں یہ ایک مبسوط کتاب دکھنی نظم میں ہے آخر میں سنہ تصنیف کتاب و نام مصنف کے ابیات ہیں جو درج ذیل کئے جاتے ہیں:- گنج الاسرار ترابی میں سنہ تالیف ۱۱۷۹ھ برآمد ہوتا ہے۔

چو شد اتمام ایں منظوم دل شاد
بہ امداد تفضل ہائے استاد
خرد تاریخ نظم انتخابی
بگفتا گنج الاسرار ترابی ۱۱۷۹ھ

اختتام:-

مرتب شد کتاب گنج الاسرار
ز تصنیف تراب گنج الاسرار

ترقیمہ:-

بتاریخ بست و دوم شہر ذیحجہ بروز جمعہ سنہ ۱۱۹۳ ہجری

بوقت سہ پہار رسالہ گنج الاسرار تمام شد۔ . . .

کاتب الکتاب سید حسن علی۔

الٰہی بیامرز ایں ہر سہ را مصنف وقاری نویسندہ را

(۵۷۴) منتخب نازاں

نمبر کتاب (۲۳۳۱ جدید) سائز (۹ × ½۶ ۱ انچ) صفحات (۹۱) سطور (۱۷) خط نستعلیق طبعی۔ نام مصنف میر پرورش علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز:۔

حمد خالق کسی مخلوق سے ادا نہ ہوا

وصف صانع کسی مصنوع سے بجا نہ ہوا

نعت میں بھی ہے اسی وضع سے خلقت قاصر

جس کا مداح سوا حق کے کوئی سدا نہ ہوا

مصنف کا نام اور تن کی صراحت:۔

بندہ عاصی ہے میر پرورش علی

چاہتا ہے لکھے یہ طرز نئی

اب نجوم و رمل میں نسخہ ایک

جو ضروری ہو خواہ بد یا نیک

نام اس کا ہے منتخب نازاں

یادگار زمانہ ہووے عیاں

یہ منظوم کتاب علم نجوم و رمل کے بیان میں ہے جس کو دو مقالوں میں منقسم کیا گیا ہے ایک علم نجوم میں اور دوسرا علم رمل میں۔ نواب ناصر الدولہ بہادر بادشاہ دکھن کے عہد میں تصنیف ہوئی ہے۔ چنانچہ اشعار ذیل بغرض ملاحظہ درج ہیں:۔

انتظام ریاست عالی رکن

ناصر الدولہ بادشاہ دکھن

شروع اس نسخہ کا اے اہل نکات

یکہزار و دو صد پنجاہ او رسات

اختتام:۔

جتنے وہاں رکھتے ہوں گے اتنے عدد

او تنے ہی روز کا حکم ہے عد

ترقیمہ:۔

"کاتب الحروف فقیر حقیر الفت علی المخاطب محمد عزیز اللہ عرف شاہ صاحب ولد محمد کلن مرثیہ خوان بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۶۶ھ بروز یکشنبہ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد مرقوم شدہ برائے عمل خود نوشتہ . . ."

(۵۷۵) قاعدہ دریافتن قمر در عقرب

نمبر کتاب (۱۲۰۷ جدید) سائز (۳ ۳/۴ × ۸ × ½ ۵ انچ) صفحات (۲) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف سید آل حسن متخلص بہ صفا۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

مصنف کا نام سید آل حسن اور صفا تخلص تھا ان کے والد کا نام سید دربان علی تھا وہ واسطی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، ہندوستان میں بلگرام اس خاندان کا وطن تھا۔

آغاز:-

"قاعدۂ منظومہ زبان ہندی درباب دریافتن ایام قمر درعقرب از سید آل حسن . . . . . .

تجھ پہ ہووے نہ غم کسی وہب کا
قاعدہ سن قمر درعقرب کا
جو مسافر کرے نہ اس سے حذر
ہو دغا اور نہ پاوے جو بہر زر

یہ مختصر منظوم رسالہ نجوم صرف دو صفحہ کا ہے جس میں قمر درعقرب کے ایام دریافت کرنے کا قاعدہ نظم کیا گیا ہے اس کے بعد دوسرے رسائل فارسی زبان میں "دانستن روز نامہ بیماری" و تعویذات و صدقات وغیرہ تحریر ہیں۔

اختتام:-

پندرہ چودہ تیرہ ہے وہ پاس
جیٹھ پہ ہیں تمام بارہ ماس
سہو اس میں جو ہیں ہو معاف
لکھا تحقیق کر صفا نے صاف

(قاعدہ)
شرق در شنبہ دو شنبہ جمعہ یکشنبہ غروب
سہ چہارم در شمال و پنجشنبہ در جنوب

(۵۷۶) رسالہ فالنامہ تعویذات و عملیات وغیرہ

نمبر کتاب (۲۷۸ جدید) سائز (۸½×۶ انچ) صفحات (۹۴) سطور (۱۳) خط طبعی معمولی۔ نام مصنف ندارد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات بدست نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"ایں فال نام حضرت محبوب غوث الصمدانی قطب ربانی فرمائے ہیں" اس میں فالنامہ اور متفرق تعویذات و طلسمات وغیرہ اور نسخہ جات ہیں۔ اکثر الفاظ غلط لکھے ہیں۔"

اختتام:-

"سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین سلام ھی حتیٰ مطلع الفجر"۔

(۵۷۷) رسالہ تعبیر خواب

نمبر کتاب (۱۰۵۷ جدید) سائز (۷¾×۶½ انچ) صفحات (۱۵) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف واصف۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۳ھ۔

واصف دکن کے شاعر تھے حیدر آباد سے تعلق تھا مدراس سے آکر یہاں بس گئے تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . ناظرین پر روشن ہووے کہ صحیح بخاری کی کتاب التعبیر سے چند فصلیں تعبیر خواب کے بیان اس مختصر رسالے میں لکھا تاکہ اس فن کے شائقین کے کام آوے" الخ

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے اس میں تعبیر خواب

بوقت سہ پہار رسالہ گنج الاسرار تمام شد۔ . . .

کاتب الکتاب سید حسن علی۔

الٰہی بیامرز ایں ہر سہ را   مصنف وقاری نویسندہ را

(۵۷۴) منتخب نازاں

نمبر کتاب (۲۳۳۱ جدید) سائز (۹×۶ ۱/۲ انچ) صفحات (۹۱) سطور (۱۷) خط نستعلیق طبعی۔ نام مصنف میر پرورش علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۵۶ھ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہمدست نہیں ہوئے۔

آغاز :-

حمد خالق کسی مخلوق سے ادا نہ ہوا
وصف صانع کسی مصنوع سے بجا نہ ہوا
نعت میں بھی ہے اسی وضع سے خفت قاصر
جس کا مداح سوا حق کے کوئی سدا نہ ہوا

مصنف کا نام اور فن کی صراحت :-

بندہ عاصی ہے میر پرورش علی
چاہتا ہے لکھے یہ طرز نئی
اب نجوم و رمل میں نسخہ ایک
جو ضروری ہو خواہ بد یا نیک
نام اس کا ہے منتخب نازاں
یادگار زمانہ ہووے عیاں

یہ منظوم کتاب علم نجوم و رمل کے بیان میں ہے جس کو دو مقالوں میں منقسم کیا گیا ہے ایک علم نجوم میں اور دوسرا علم رمل میں۔ نواب ناصر الدولہ بہادر بادشاہ دکھن کے عہد میں تصنیف ہوئی ہے۔ چنانچہ اشعار ذیل بغرض ملاحظہ درج ہیں :-

انتظام ریاست عالی رکن
ناصر الدولہ بادشاہ دکھن
شروع اس نسخہ کا اے اہل نکات
یکہزار و دو صد پنجاہ او رسات

اختتام :-

جتنے وہاں رکھتے ہوں گے اتنے عدد
او تنے ہی روز کا حکم ہے عد

ترقیمہ :-

"کاتب الحروف فقیر حقیر الفت علی المخاطب محمد عزیز اللہ عرف شاہ صاحب ولد محمد کلن مرثیہ خوان بتاریخ نوزدہم ماہ رمضان المبارک ۱۲۶۶ھ بروز یکشنبہ در بلدہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد مرقوم شدہ برائے عمل خود نوشتہ . . ."

(۵۷۵) قاعدہ دریافتن قمر در عقرب

نمبر کتاب (۱۲۲۷ جدید) سائز (۳ ۱/۲×۵ ۱/۲ انچ) صفحات (۲) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف سید آل حسن متخلص بہ صفا۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ

مصنف کا نام سید آل حسن اور صفا تخلص تھا ان کے والد کا نام سید دربان علی تھا وہ واسطی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، ہندوستان میں بلگرام اس خاندان کا وطن تھا۔

آغاز:-

"قاعدۂ منظومہ زبان ہندی درباب دریافتن ایام قمر در عقرب از سید آل حسن . . . .

تجھ پہ ہووے نہ غم کسی وہب کا
قاعدہ سن قمر در عقرب کا
جو مسافر کرے نہ اس سے حذر
ہو دغا اور نہ پاوے جو ہر زر

یہ مختصر منظوم رسالہ نجوم صرف دو صفحہ کا ہے جس میں قمر در عقرب کے ایام دریافت کرنے کا قاعدہ نظم کیا گیا ہے اس کے بعد دوسرے رسائل فارسی زبان میں "دانستن روز نامہ بیماری" و تعویذات و صدقات وغیرہ تحریر ہیں۔

اختتام:-

پندرہ[15] چودہ[14] تیرہ[13] ہے وہ پاس
جیٹھ پر ہیں تمام بارہ ماس
سہو اس میں جو ہیں ہو معاف
لکھا تحقیق کر صفا نے صاف

(قاعدہ)

شرق در شنبہ دوشنبہ جمعہ یکشنبہ غروب
سہ چہارم در شمال و پنجشنبہ در جنوب

(۵۷۶) رسالہ فالنامہ تعویذات و عملیات وغیرہ

نمبر کتاب (۲۷۸ جدید) سائز (۸½×۶ انچ) صفحات (۶۴) سطور (۱۳) خط طبعی معمولی - نام مصنف ندارد

تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔

مصنف کے متعلق کوئی معلومات ہم دست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"ایں فال نام حضرت محبوب غوث الصمدانی قطب ربانی فرمائے ہیں" اس میں فالنامہ اور متفرق تعویذات و طلسمات وغیرہ اور نسخہ جات ہیں۔ اکثر الفاظ غلط لکھے ہیں۔"

اختتام:-

"سلام علیکم طبتم فادخلوها خالدین سلامٌ حتیٰ مطلع الفجر۔"

(۵۷۷) رسالہ تعبیر خواب

نمبر کتاب (۱۰۵۷ جدید) سائز (۷¾×۶½ انچ) صفحات (۱۵) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف واصف۔ تاریخ تصنیف ۱۲۷۳ھ۔

واصف دکن کے شاعر تھے حیدر آباد سے تعلق تھا مدراس سے آکر یہاں بس گئے تھے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . ناظرین پر روشن ہوے کہ صحیح بخاری کی کتاب التعبیر سے چند فصلیں تعبیر خواب کے بیان اس مختصر رسالے میں لکھا تاکہ اس فن کے شایقین کے کام آوے" الخ

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے واضح ہے اس میں تعبیر خواب

کے متعلق صحیح بخاری سے مدد لے کر مرتب کیا ہے۔

اختتام :-

"چنانچہ دوسری فصل میں اس کا بیان بالتفصیل ہوا واللہ الموفق وھو الھادی الی سبیل۔"

(۵۷۸) رسالہ رمل

نمبر کتاب (۳۶۴۹ جدید) سائز (۸½ × ۶ انچ) صفحات (۴۸) سطور (۱۳) خط طبی معمولی۔ نام مصنف نامعلوم۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ

آغاز :-

"احکام کلیہ کے طریقوں کا بیان۔ طریق عام۔ اس کو مشترک میانی کہتے ہیں۔"

یہ رمل کا رسالہ مجہول الاسم رسالہ ہے۔

اختتام :-

"اعداد عطیہ صغریٰ و کبریٰ بھی استخراج مدت میں کار آمد ہیں۔"

ناقص الآخر۔

(۵۷۹) ترجمہ قرعۂ شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی

نمبر کتاب (۲۲۸۶ جدید) سائز (۱۰ × ۶½ انچ) تعداد صفحات (۲) تعداد سطور (۱۷) خط نسخ و نستعلیق خوشخط۔ مترجم۔ نامعلوم۔

تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳ھ۔

مترجم کا حال معلوم نہیں ہوا۔

آغاز :-

"الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین امابعد۔ یہ جدول نہایت عظیم النفع شیخ اکبر سیدنا محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قرعہ ہے اور اس سے فال نکالنے کا یہ طریقہ ہے۔" الخ

یہ ایک فالنامہ ہے ایک صفحہ پر جدول میں حروف ہجا لکھے ہیں اوس سے فال دیکھنے پر جو مطلب برآمد ہوتا ہے اوس کو قرآنی آیات میں لکھا گیا ہے۔ آخر میں دو صفحات پر ترکیب استخارہ معہ دعا تحریر ہے۔ در اصل یہ رسالہ عربی میں شیخ اکبر ابن عربی کا مصنفہ تھا اس کو کسی صاحب نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ مترجم کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

"(حرف جیم) لا تاکلوا الربوا اضعافاً مضاعفۃً واتقوا اللہ

. . . .

ف نہ کھاؤ تم سود دگنے پر دگنا اور ڈرو خدا سے ۱۲ (وصول نہ ہوگا)

. . . .

(استخارہ)

جس کام کی قلب گواہی دے اسی کام کو اختیار کرے۔"

(۶) لِسانیات

لغت، بلاغت، عراض، صرف ونحو

(۵۸۰) خالق باری

نمبر کتاب (۳۶۴۳ جدید) سائز (۹×۵½ انچ) صفحات (۱۴) سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف حضرت امیر خسروؒ۔ تاریخ تصنیف قبل ۷۲۵ھ

حالات مصنف:-

امیر خسروؒ کے حالات جلد اول میں درج ہو چکے ہیں اور خالق باری کے ایک نسخہ کا تذکرہ بھی جلد اول میں کر دیا گیا ہے یہ دوسرا نسخہ ہے۔

آغاز:-

خالق باری سرجن ہار ۔ واحد ایک بداں کرتار
اسم اللہ خدا کا ناؤں ۔ گرما دھوپ سایہ چھاؤں

آخر میں دو ورق غیر متعلقہ فارسی رسالہ ہے۔
(خالق باری، نصاب امیر خسروؒ کے نام سے مشہور ہے)

اختتام:-

خواہم اما سید کہ سو جونگا میں
خواہی آما سید کہ سو جیگا تیں

ناقص الآخر ہے۔

(۵۸۱) تجنیس اللغات

نمبر کتاب (۱۳۳۵ جدید) سائز (۱۱½×۷½ انچ) صفحات (۷۰) سطور (۲۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف ۱۳۱۹ھ تاریخ کتابت ۱۳۱۹ھ بخط مؤلف۔

مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

ناقص الآخر۔

آغاز:-

"جیسے مشتری۔ اس لفظ کے دو معنے ہیں۔ پہلا۔ نام ایک ستارہ کا جس کو برجیس کہتے ہیں، اور دوسرا معنے خریدار"

یہ ایک لغت کی کتاب ہے جو حیدر آباد دکن میں بعہد نواب میر محبوب علی خاں بہادر والئی دکن تالیف ہوئی اس کا پہلا ورق نہیں ہے جس کی وجہ سے مؤلف کا نام نہیں ملا۔ اور کتاب چھ ابواب اور چند فصول پر مشتمل ہے۔ باب اول در تجنیس تام۔ باب دوم در صنعت تجنیس ناقص۔ باب سوم۔ در صنعت تجنیس زاید۔ باب چہارم در تجنیس خط۔ باب پنجم در تجنیس مرکب۔ باب ششم در تجنیس مقلوب۔

اختتام :-

غرض ایسے بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں بخوف طوالت ترک کیا۔ الحمد للہ والمنۃ ؛

ترقیمہ :-

کتاب تجنیس اللغات شہر دکن حیدر آباد۔ شب سوم شہر رمضان المبارک ۱۳۱۹ھ ہجری از دست مصنف کتاب بعمر ایک صدو سہ سالگی بحالت بیماری حسن الضرام یافت دفتر تمام گشت ؛ بہ پایاں رسید عمر

ما ہمچناں باول وصف تو ماندہ ایم

(۵۸۲) ترجمہ حدایق البلاغت

نمبر کتاب (۲۲۲۹ جدید) سائز (۸½×۶ انچ) صفحات (۲۲۸) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ نام مترجم امام بخش صہبائی ترجمہ تاریخ ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۳ھ / ۱۸۴۷ء۔

امام بخش صہبائی فارسی اور اُردو کے مسلم الثبوت اُستاد اور غالب کے ہمعصر تھے شاعری میں اعلیٰ مہارت رکھتے تھے۔ فن بلاغت اور عروض کے ماہر تسلیم کئے جاتے تھے۔

آغاز :-

مقدور ہمیں کب تیری وصفوں کے رقم کا
حقا کہ خداوند ہے تو لوح و قلم کا

حمد کے مضمونوں کا فکر جب دل میں گزرتا ہے اور نعت کے معانی کا خیال جس وقت آتا ہے . . . . . .

شمس الدین فقیر کی علم بدایع و عروض کے بیان میں فارسی زبان کی کتاب حدایق البلاغت کا اُردو زبان میں (حسب فرمایش مسٹر بوٹرس صاحب) ترجمہ کیا گیا ہے۔

اختتام :-

"صدق اللہ عزوجل اذا مروا باللغو مروا کراما تمت تمام شد۔

سچ کہا اللہ تعالیٰ بزرگ جس وقت گزرو تم سات مست کے گزرو تم از روے بخشش کے"

(۵۸۳) قافیہ نما

نمبر کتاب (۲۷۳۸ جدید) سائز (۸½×۱۳ انچ) صفحات (۱۱۱) سطور (۱۸) خط نستعلیق خوشخط نام مصنف × تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ مصنف کا نام معلوم نہیں ہوا۔

آغاز :-

آبا۔ بابا۔ بے محابا۔ محابا۔ احبا۔ اطبا۔ "الخ

اس میں الفاظ قافیہ کو حروف تہجی پر مرتب کر کے جداول میں تحریر کیا گیا ہے لیکن مؤلف و نام کتاب کہیں تحریر نہیں ہے۔ البتہ ابتدائی سادہ صفحہ پر قافیہ نما لکھا ہے۔

اختتام :-

"نسترن۔ نشیمن۔ وادی ایمن۔ وطن۔ ہاون۔ یاسمن۔ یمن۔

(۵۸۴) ترجمہ تلخیص المفتاح

نمبر کتاب (۹۶۹ جدید) سائز (۱۳½×۱۰ انچ) صفحات (۱۷۷) سطور (۳۷) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف۔ محمد عبد الرحمن خاں۔

محمد عبد الرحمن خاں کے والد محمد عنایت اللہ خاں تھے، ٹونک ان کا اصلی وطن تھا عربی فارسی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے تھے۔

آغاز:-

"بسم اللہ الرحمن الرحیم اون تمام انعامات پر جو خداوند عالم نے ہم پر کئے اور اپنے دلوں کے مقاصد ظاہر کر کے تعلیم انسان کو دی ہے۔"

علم بلاغت میں کتاب مفتاح العلوم اسکاکی عربی میں مشہور تصنیف ہے اوس کا اختصار ایک عالم جلال الدین محمد بن عبد الرحمن قزوینی خطیب دمشق نے کر کے اسکا نام تلخیص المفتاح رکھا۔ چونکہ یہ عربی زبان میں ہے۔ اس لیے بلحاظ سہولت طلبا اس کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ اور یہ نسخہ مترجم کا دستخطی مسودہ معلوم ہوتا ہے۔

اختتام:-

"آخر پر غور کرے تو اوس کو حسن ابتدا اور انتہا کا کمال بآسانی معلوم ہوسکے گا۔

اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے۔ ہر شخص جو اس سے مستفید ہو اس سے دعائے خیر کا طالب ہوں محمد عبد الرحمن خاں خلف محمد عنایت اللہ خاں صاحب ٹونکی۔"

(۵۸۵) افادہ تاریخ گوئی ۱۳۴۸ھ یا فائدہ تاریخ گوئی ۱۳۵۷ھ

نمبر کتاب (۵۶ جدید) سائز (۹½×۶ انچ) صفحات (۲۹) سطور (۱۰) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف سید شعار احمد شعار ہاشمی۔ تاریخ تصنیف ۱۳۵۷ھ۔

حالات مصنف:-

سید شعار احمد صاحب مختار احمد صاحب کے فرزند تھے، حیدر آباد کے دفتر دیوانی مال میں ملازم ہو گئے تھے، ایک دکنی لغت میں مرتب فرمائی تھی جوانی میں انتقال ہوا۔

آغاز:-

مدح صدر اعظم ۱۳۵۷ھ قدوم سر آکبر ۱۹۳۸ء قطعہ بہجت فزا ۱۳۵۸ھ
یہ مبارکباد عید الفطر۔ ۳۔ اب بابا آپ آب الخ

اختتام:-

۱۲۱۰ فرش عین زیبا منظر طغرا خطرات رخت غیر داغدار دروغ۔

(۵۸۶) اتالیق فارسی

نمبر کتاب (۱۳۱۰ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات (۱۳۴) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی

نام مصنف نور علی۔ تاریخ تصنیف ۱۲۳۵ھ آغاز ۱۲۴۷ اختتام
تاریخ کتابت ۲ ذیقعدہ ۱۲۶۱ھ۔

نور علی کے والد سید مرتضی شاہ تھے۔ حکمت ان کا پیشہ تھا۔ تفصیلی حالات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز :-

"کلید گنج اسرار لفظ و معانی قانون شگرف لب کشائی و سخندانی حمد خداوند جہاں آفرین زہے شان و برتری کہ اسم ذات اُس کا اللہ ہے۔ . . . . الخ

یہ قواعد زبان فارسی کی مبسوط و جامع کتاب ہے۔ نو آموزان فارسی کے لیے نہایت کار آمد ہے۔ اس میں نحو و صرف و معانی و بیان و حساب و انشا پردازی وغیرہ کی تفصیل و قواعد بیان کئے گئے ہیں۔ مؤلف نے اس کے سوا اور ایک کتاب دبستان فارسی بھی تالیف کی ہے۔

اختتام :-

"جملہ نتیجہ یہ ایسا ہے کہ کلام ما سبق کا فائدہ بتاتا ہے جیسا ہر نفسی کہ فرو میرود ممد حیات است و چوں بر می آید مفرح ذات . . . . . . دونو فقرے آخر کے نتیجہ"

ترقیمہ :-

مناجات مع الخاتمہ۔ کتاب ہذا اتالیق فارسی روز دوشنبہ دوم ماہ ذیقعدہ السعدہ ۱۲۶۱ھ ہجری۔

(۵۸۷) کبت ہائے متفرق (بزبان ہندی)

نمبر کتاب (۲۴۲ جدید) سائز (۹½×۱۶ انچ) صفحات (۲۶) سطور (۱۷-۲۰) خط طبعی نستعلیق۔ نام سید غلام نبی۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

سید غلام نبی کا تذکرہ جلد اول میں ہو چکا ہے۔

آغاز :-

"شانت رس کبت :-
تیری منودہ کو برت ہی بہن لوکتو نہیں جی اکاس کرنی کہت اُدوت ہی
تو نہیں پاپچ تو یل زبیس تجھی ہوت تو نہیں موئی سنکھ پوچھی گت ادکوت ہی

اس رسالہ میں متفرق کبت بزبان ہندی قدیم تحریر ہیں۔ مولف کا نام یا تخلص اشعار میں نہیں ملا البتہ ابتدائی صفحہ پر "سید غلام نبی" نام تحریر ہے۔ پہلی کبت حمد خدائے تعالیٰ میں ہے اور بعد ازاں نعت رسول اللہ صلعم اور منقبت حضرت امیر المومنین ؑ اور پنجتن پاک اور مدح چہارده معصوم و مدح حضرت غوث الاعظم سیدنا عبد القادر جیلانی ؒ و خواجہ معین الدین چشتی ؒ کے متعلق کبت ہیں۔ اور اس کے بعد مشاہیر بزرگان بلگرام کی توصیف میں کبت ہیں۔ مثلاً شاہ لدا۔ و شاہ یٰسین و میر طفیل بلگرامی وغیرہ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف میر طفیل محمد بلگرامی کے شاگرد تھے۔ درمیان میں ایک قطعہ اُن کی تعریف میں ہے۔ اور عنوان میں "در تعریف میر طفیل محمد استاد خود گفتہ" لکھا ہے۔ اس کے بعد متفرق کبت تحریر ہیں۔

اختتام :-

"خادمان ملین کی موہ اندر حیت پیو پیاری داہنی درک موند تو ہی پی نہار ہوں"

تکملہ تجوید

(۵۸۸) شرح زینت القاری

نمبر کتاب (۳۵۴۰ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۳۴) سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف ندارد تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۵۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۶۶ھ۔

مترجم کے متعلق کوئی معلومات دستیاب نہیں ہوئے۔

آغاز:۔

"سب تعریف اللہ کو جو صاحب سارے جہان کا اور آخر بھلا ہے پرہیزگاروں کا الخ"

فارسی زبان میں زینت القاری علم تجوید میں ایک رسالہ ہے۔ کسی صاحب نے اوس کی اردو زبان میں شرح کی ہے مترجم کا نام وغیرہ نہیں ہے۔ ابتدا میں علم تجوید کا ایک رسالہ (۶ صفحات میں) عربی زبان کا ہے۔

اختتام:۔

"اور حرف شفویہ جو ہونٹھ سے نکلتا ہے ب م ف و وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین"

ترقیمہ:۔

تمام ہوئی شرح زینت القاری کی بتاریخ بست و سیوم شہر جمادی الثانی ۱۲۶۶ھ روز شنبہ اتمام یافت این رسالہ در ملک حافظ محمود ولد حافظ محی الدین مرحوم عفی اللہ عنہ

کتب خانہ سالار جنگ میں ایک نسخہ ہے۔

تکملہ حدیث

(۵۸۹) ترجمہ چہل حدیث

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۳۰ جدید) سائز (۱۰×۶½، انچ) صفحات (۳۰) سطور (۱۳) خط نسخ معمولی نام مصنف × تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ

مترجم کا کوئی پتہ نہیں چلا۔

آغاز:۔

الحمد للہ رب العالمین . . . . . اور شکر و تعریف اللہ کا وہ رب ہے عالموں کا اور خوبیاں عاقبت کے واسطے پرہیزگاروں کے و درود اور سلام اللہ تعالی کا اوپر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

مشہور اربعین یعنی چہل حدیث کا کسی صاحب نے دکھنی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ مترجم کا نام نہیں ہے یہ رسالہ آخر سے ناتمام ہے۔ (آخر میں دو ورق پر رویت ہلال کے متعلق ہر ماہ میں کونسی آیت پڑھیں اور کونسی اشیاء کا مشاہدہ کرنا چاہئے اوس کی تفصیل لکھی ہے)

اختتام:۔

"تیسرا کھانے ہارا بیاض کا جو تھا پینے ہارا تراب کا اور پانچواں لکھنے ہارا تصویر کا . . . . ."

(ناتمام)

تکملہ ادعیہ

(۵۹۰) رسالہ ادعیہ

نمبر (۳۴۹۰ جدید) سائز (۱۲ × ۱/۲ ۷ انچ) صفحات (۱۰) سطور (۱۳) خوشخط نسخ۔ نام مصنف ندارد

سنہ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے حالات معلوم نہ ہو سکے۔

آغاز :-

"محرم کی دسویں تاریخ پہر دن چڑھے بعد چار رکعت نماز یک سلام سوں پڑنا ہر ایک رکعت میں قل ہو اللہ پندرہ بار پڑنا عبادت ایک سو ساٹ برس کے تیوں ہووے گا۔"

اس مختصر رسالہ میں سال کے بارہ مہینوں کے ایام میں قرآن مجید کے سورے اور آیات نماز کے ساتھ پڑھنے کی فضیلتیں بیان کئے گئے ہیں۔

نام رسالہ اور مصنف کا ذکر نہیں ہے۔

اختتام :-

"قل ہو اللہ پچیس بار پڑنا اس کا ثواب بہشت میں جاگا تیار ہوے گا ہور حیاتی میں جاگا اپنا دیکھے گا تمت تمام شد۔"

تکملہ فقہ عقائد

(۵۹۱) تنبیہ النساء

نمبر کتاب (۳۷۳۵ جدید) سائز (۳/۴ ۷ × ۳/۴ ۵ انچ) صفحات (۵۶) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی نام مصنف خواجہ رحمت اللہ۔ تاریخ تصنیف قبل ۱۱۹۵ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۵۶ھ۔

حالات مصنف :-

خواجہ رحمت اللہ کا تعلق بیجاپور سے تھا اس کے بعد او دیگر علاقہ مدراس آگئے، صوفی بھی تھے اور عالم بھی۔ خواجہ عبد القادر خاں قلعہ دار او دیگر نے آپ کے نام سے ایک گاؤں آباد کیا جو رحمت آباد سے موسوم کیا گیا۔

آغاز :-

سُن سہاگن بات میری خوب سُن
میں کہوں قرآن کا مطلوب چُن
نام تنبیہ النسا اس کا دھروں
منتہر کال کے رسم سب ظاہر کروں

اس مثنوی میں عورتوں کے بدعتی رسم و رواج کے متعلق قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ بدعتی رسوم جو عورتوں میں رائج ہیں اوس سے کفر کا اطلاق ہوتا ہے اور نہایت مذموم ہیں۔ اور ہر عنوان کے ابتدا میں "سن سہاگن" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

اختتام :-

ہم دکھانا راہ نبی درکار ہے
کوئی چلو یا نا چلو مختار ہے
گر چلیں گے تو خدا دیوے جزا

نا چلیں گے تو یقیں پاوے سزا

ترقیمہ :-

تحریر فی التاریخ نوزدہم جمادی الاول ۱۲۵۶ھ سنہ ہجری۔
اس کتاب کے نسخے ادارہ ادبیات اردو اور کتب خانہ سالار جنگ میں موجود ہیں۔

(۵۹۲) چار کرسی

نمبر کتاب (۳۵۲۱ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۸۲) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف۔ احمد شیرانی۔ تاریخ تصنیف ۱۱۹۶ھ۔

حالاتِ مصنف :-

احمد خاں شیرانی ایک افغانی بزرگ تھے۔ اپنے وطن کو خیرباد کر کے دکن میں آئے اور کولار (میسور) میں اقامت کی۔ حیدر علی کے زمانہ میں موجود تھے۔

آغاز :-

او حق تعالیٰ ایک ہے
اوس کوں ہے لایق پاکیاں
او باپ ماں سوں نیں ہوا
فرزند نیں اوس عورتاں

اس رسالہ میں فقہ اور عقاید کے مسائل کو دکھنی زبان میں نظم کیا گیا ہے۔ مصنف کا نام اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے جو جواب خواب میں بیان کیا گیا ہے۔ یعنی خواب میں آنحضرت صلعم کے ارشاد مبارک سے یہ چار کرسی تصنیف کی گئی ہے :-

"تیرے طرف آیا حکم :: احمد شیرانی بیٹھ کر
توں چار کرسی یک بنا :: مسلے ملاے فقہ دان"

اختتام :-

حاجی مکی حیدر ولی :: وہاں دو ولیاں کے تربتاں
تاریخ تھی چوتھی صفر :: یو چار کرسی ہوئی تمام
سنہ یکہزار ایک سو چھیانوا :: تو دیو چھے آغاز جاں
پڑنیت سورۂ خیر فاتحہ :: سورہ اذا جاء یاد پر
حق سوں دعا توں خیر منگ :: فرزند برادر دوستاں

تمام شد

کتب خانہ سالار جنگ میں اس کا نسخہ موجود ہے۔

(۵۹۳) مثنوی در بیان مہدی معہود

نمبر کتاب (۱۲۲۴ جدید) سائز (۸½×۵ انچ) صفحات (۲۴) سطور (۱۳) خط نسخ طبعی۔ نام مصنف۔ عبد المجید اولاد میاں شیخ مصطفےٰ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۱۵۰ھ۔ تاریخ کتابت ۱۲۸۰ھ۔

آغاز :-

اگر پو چھے کوئی اکر بوجو ملا
کہ مجکوں تم بتاؤ بات اصلا
یو تاویلات میں کیا کیا ذکر ہے
سو کیتی ظہور مہدی کی خبر ہے

اس مختصر نظم میں حضرت مہدی موعودؑ کی پیدائش وظہور کا ذکر ہے قرآنِ مجید کی آیات اور مستند کتابوں سے ظہور حضرت مہدی موعود کو دسویں صدی ہجری میں ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔ غالباً یہ مثنوی حضرت سید محمد جونپوریؒ کے ظہور کے متعلق ہے۔ مصنف کا نام آخر میں لکھا ہے۔

اختتام:۔

جو اوس میں کچھ خطا اور چوک پاؤ
تو پردہ پوش کر اس کوں پتا آؤ
درود اں اور سلاماں بے شماراں
نبی مہدی پو بھیجو ملکہ یاراں

ترقیمہ:۔

تمت تمام شد بہ دستخط خام فقیر سید یاسین ولد سید طاہر و خوب صاحب میاں تحریر فی التاریخ بست و ہشتم ماہ ربیع الثانی سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد ہفت من الہجری نبوی پیغمبر علیہ السلام۔ التصنیف عبدالمجید اولیاء میاں شیخ مصطفیٰ۔

(۵۹۴) قیامت نامہ

نمبر کتاب (۵۹۵ ۱ جدید) سائز (۱۱×۷ انچ) صفحات (۴۳) سطور (۱۹) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف محمد عبداللہ۔ تاریخ تصنیف ۱۲۴۷ھ۔
مصنف کے حالات دستیاب نہیں ہوے۔

آغاز:۔

حد سے باہر ہیں گے انعام خدا
کس سے ہو سکتا ہے شکر اس کا ادا
کی عطا جس نے ہے اپنے لطف سے
کل شئی خلقہ ثم ھدیٰ

لطف اور احسان اس رب الناس کا بے حد و قیاس ہے کہ جس نے ہماری ہدایت کے لیے اپنے حبیب خاص" شاہ رفیع الدین صاحب مبرور دہلوی نے فارسی زبان میں قیامت نامہ تصنیف کیا تھا۔ اوس کا محاورہ ہندی میں محمد عبداللہ صاحب نے ترجمہ کر کے شائع کرایا چنانچہ یہ نسخہ مطبوعہ ۱۲۶۵ھ کی نقل ہے۔ جس میں قیامتِ صغریٰ و کبریٰ کی نسبت تفصیلی حالات درج ہیں۔ آخر میں ترجمہ کی طباعت وغیرہ سے متعلق طویل تحریر ہے۔ یہ قلمی نسخہ اوس مطبوعہ نسخہ کی نقل ہے جو دوبارہ ۱۲۶۵ھ میں طبع ہوا تھا۔

اختتام:۔

عقل نے دیکھا اس میں آئینِ قیامت آشکار
رکھ دیا نام اس کا باتاریخ بابُ الآخرت
۱۲۴۷ھ

ترقیمہ:۔

اس لیے خاکسار ازلی سید تدر علی ۔ ۔ ۔ ۔ باہتمام منشی عبدالحکیم ۔ ۔ ۔ پھر اوس در یکتا ل دریا مجرا ئیں دریکتائے دریائے حُسن و خوبی کو شہر رجب المرجب ۱۲۶۵ھ میں ۔ ۔ ۔ ۔ لباس طبع کا پہنایا تھا کہ ناظرین ۔ ۔ ۔ بہرہ یاب و کامیاب ہوں۔

(۵۹۵) سراج العقائد

نمبر کتاب (۱۴۱۲ جدید) سائز ۶½×۸ انچ صفحات (۱۲) سطور (۱۳) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف مولوی سید محمد حیات متخلص بہ حیات۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے حالات اوراق ماقبل میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

آغاز:-

کروں ابتدا میں بہ حمد خدا
عدم تھے ہمیں ہم کو پیدا کیا
ہے برحق محمد خدا کا رسول
کرے حکم اوس کا دل و جاں قبول

اختتام:-

حیات یہ عقاید لکھا مختصر
کبھو دل سے اپنے دعا خیر کر
سراج العقاید ہوئی ہے تمام
بحق محمد علیہ السلام

ترقیمہ:-

یہ سراج العقاید بر مذہب یعنی سنت جماعت۔

(۵۹٦) مجموعہ تصانیف حیات

نمبر کتاب (۲۰۰۲ جدید) سائز ۹½×۶½ انچ صفحات (۷۰۶)
سطور (۱۵) خط طبعی نستعلیق۔

مصنف کے حالات اور ان کے مجموعہ مثنویات کے متعلق اوراق گزشتہ میں صراحت کردی گئی ہے۔ اس میں نسخہ جات ثانی ہیں جو ایک جگہ مجلد ہیں۔

آغاز:-

کروں ابتدا میں بحمد خدا
عدم تھے ہمیں ہم کو پیدا کیا
ہے برحق محمد خدا کا رسول
کرے حکم اس کا دل و جاں قبول

یہ مجموعہ (۲۲) رسائل نظم و نثر پر مشتمل ہے۔ اس میں فقہ و عقاید و تصوف پند و نصائح کے مثنویات اور نثر میں رسائل ہیں۔ جس قدر رسائل اس جلد میں مجلد ہیں اون کی تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔ مصنف کے تصانیف کا یہ جامع نسخہ مثل کلیات کے ہے آخر میں اس کا نام مصباح الحیات لکھا ہے جو غالباً طبع ہو چکا ہے۔ رسائل مندرجہ کی تفصیل یہ ہے:-

(۱) سراج العقاید (۲) سراج الفقہ (۳) مراۃ الاحکام (۴) تاج الفرائض (۵) تاج النصائح (٦) آداب سیادت (۷) احوال نبیؐ (۸) نور الہدایہ (۹) شفاعت نامہ (۱۰) دیدار نامہ (۱۱) تاج العقیدہ (۱۲) شرف الایمان نثر (۱۳) نجات نامہ نثر (۱۴) نور الاسلام نثر (۱۵) ہدایت نامہ مناظرہ عیسائی و محمدی نثر (۱٦) مفتاح الایمان منظوم (۱۷) آب حیات (۱۸) کلید حیات در اصطلاحات صوفیہ نثر (۱۹) عقاید صوفیہ موسوم بالمغفرت نثر (۲۰) دستور الایمان نثر (۲۱) زاد الایمان نثر۔

(۲۲) نور ایمان در نثر۔

اختتام :-

یہ رسالہ یہاں تمام ہوا ✻ نور ایمان اس کا نام ہوا
بہ ضرورت لکھا ہے اس کو حیات ✻ ہو نبیؐ پر درود اور صلوٰت

ترقیمہ :-

الحمد للہ کہ وسیلہ حسنات کتاب مصباح الحیات تصنیف سے۔۔۔ مولوی میر حیات۔۔۔ تحریر فی التاریخ رمضان المبارک روز دوشنبہ سنہ ہجری۔

(۵۹۷) کتاب فقہ نمات

نمبر کتاب (شامل نمبر ۱۳۰ جدید) سائز (۷ × ۱۰ ، انچ)
صفحات (۳۰)، سطور (۱۳) خط نسخ معمولی۔ نام مصنف ندارد۔ تاریخ تصنیف ۱۲۳۸ھ۔

آغاز :-

" گوہر حمد وثنا بارگاہ خالق کہ یخرج الحی من المیت اور قطرا ایک دریائے صفات سے اس کے " الخ

علامہ ابوبکر محی الدین صدیقی بن حبیب اللہ زبیری برہان پوری کی " کتاب فقہ نمات " بزبان فارسی ان کے ایک دوست مسمی عبدالرحمان کی خواہش پر کسی صاحب نے ہندی زبان میں ترجمہ کیا۔ مترجم نے اپنا نام نہیں لکھا۔ اس میں میت کے کفن دفن اور غسل اور نماز اور جنازہ او رتوریث وغیرہ کے مسائل قرآن و حدیث وفقہ سے تحریر کئے ہیں۔ اور آخر میں عذاب قبر و زیارت قبور وغیرہ کے مسائل ہیں۔

اختتام :-

" اور اگر قبور مسلمین۔۔۔۔ تو یہ فرماتے تھے کہ السلام علی من اتبع الھدیٰ "

(۵۹۸) مجمع المسائل

نمبر کتاب (۱۳۰ جدید) سائز (۷ × ۱۰ ، انچ)
صفحات (۲۳۳) سطور (۱۳) خط نسخ معمولی
نام مصنف نعمان الدین۔ تاریخ تصنیف ۱۲۳۸ھ
تاریخ کتابت ۱۲۶۰ھ۔

اس کتاب کے دو نسخوں کا تذکرہ جلد ہذا میں سلسلہ نمبر (۱۳۳) و (۱۳۴) پر ہو چکا ہے۔ یہ تیسرا نسخہ ہے۔

آغاز :-

لکھوں میں حمد رب العالمیں کا
کہ وہ سر حرف ہے اسلام دیں کا
محمدؐ کے اوپر صلوٰت بولوں
دل و جاں سے مرے دن رات بولوں

(اس کے ساتھ ایک دوسری کتاب موسوم بہ " کتاب فقہ نمات " منسلک ہے جس کی کیفیت علحدہ لکھی گئی ہے)

اختتام :-

" حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ کے اور شفاعت کے برکت سو اور ماں باپ و پیر استاد کے دعا سو سب

مومنوں کو عطا کرے آمین یا رب العالمین "

ترقیمہ :-

یہ کتاب بفضلِ الٰہی ماہ رمضان پندرہویں تاریخ کو ظہر کے وقت تمام ہوئی سنہ ۱۲۶۰ ہجری نبوی ۔ راقم کتاب رحمت علی خاں جمعدار پنشن در شہر شولاپور تمام ۔

(۵۹۹) احکام الاسلام

نمبر کتاب (۲۳۹۳ جدید) سائز (۱۱½ × ۷½ انچ) صفحات (۲۶۰) سطور (۱۵) خط جلی نسخ ۔ نام مصنف ندارد ۔ سنہ تصنیف مابعد ۱۱۰۰ھ تاریخ کتابت ۱۲۲۶ھ ۔

ناقص الاول ۔

آغاز :-

" عبدہٗ و رسولہ اللّٰھم اجعلنی من التوابین ۔ ۔ ۔ ولے احکام وضو کا یو ہے نیت وضو کا دل سیں کرنا فرض ہے زباں سیں کرنا سنت ہے ۔ "

اس کتاب میں فقہ کے مسائل دکھنی زبان میں جمع کئے گئے ہیں ۔ ابتدا سے کچھ حصہ ناقص ہے اس لیے مؤلف کا نام نہیں ہے ۔

اختتام :-

" حرام ہے ۔ ۔ ۔ جیسا کہ مینڈک و کھیکڑا و کچوا جو اس مانند ہے مار کژدم جو اس مانند ہے وچوا و گھونس جو اس مانند ہے ۔

ترقیمہ :-

قدتم ایں کتاب احکام الاسلام وقت ظہر یوم الاثنین خوش فام بتاریخ ربیع الآخر بست و نہم ۱۲۲۶ھ یک الف دو صد بست ہفتم ۔

کہ ہجری قدسیہ سوں یاد رکھ توں

ہوے صاحب پہ اس صلوات جو سولا

ایں کتاب غلام علی خاں ولد حمید خاں ادیکار ساکن بمبئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

(۶۰۰) تحفہ ضیائیہ

نمبر کتاب (۱۷۵۴ جدید) سائز (۱۰ × ۷ انچ) صفحات (۸۰) سطور (۱۸) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف سید ضیاء الدین مدراسی ۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ

مصنف کے متعلق صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے وہ مدراس سے تعلق رکھتے تھے ۔ صاحب علم و فضل گھرانے کے فرد ہیں ۔

آغاز :-

" الحمد للّٰہ الذی ہدانا للایمان والاسلام ۔ ۔ ۔ ۔ حمد بے حد اور شکر لاتحصی ولا تعد سزاوار اوس خالق صمد کو ہے کہ ایمان و اسلام کی ہمیں ہدایت دیا ۔ "

اس رسالہ میں کتاب النکاح کے تمام مسائل فقیہہ تحریر ہیں ۔ نکاح و طلاق و رضاعت وغیرہ سے متعلق

مسائل ہیں۔ آخر میں ایک منظوم "رسالۂ محرمات زنان" تصنیف میرزا محمد بیگ ۳ صفحہ پر تحریر ہے۔

اختتام:-

"جیسا دو بچے ایک جانور کا دودھ پیٔے تو با یکدیگران کے علاقہ رضاعت کا کچھ نہیں رہتا ہے۔ . . . . یہ رسالہ تحفۂ ضیائیہ جس میں باب النکاح کے جمیع فوائد ہیں کتب معتبرہ سے تالیف کئے گئے۔ . . . . . ."

جو کوئی اوس کو پڑھ کے ہو دلشاد
کرے مجکو دعائے خیر سے یاد

(۶۰۱) ترجمہ رسالہ فقہ

نمبر کتاب (۳۰۴۱ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۱۶) سطور (۱۲) خط نستعلیق معمولی۔ مترجم حاجی غلام محی الدین قادری۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۳۰۰ھ۔

مصنف کے حالات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"جمیع حمد وثنا سزاوار اوس خالق کو ہے کہ جسے نطفۂ بے حس وحرکت سے حضرت انسان کو پیدا کیا۔" الخ

حضرت سید عبد اللطیف المعروف بہ محی الدین بادشاہ قادری متخلص بہ ذوقی نے فارسی زبان میں ایک مختصر رسالہ فقہ میں عوام کے فائدہ کے واسطے تصنیف کیا تھا جس میں نماز کے قواعد فرائض وواجبات وسنن ومستحبات ومکروہات ومفسدات نماز وغیرہ بیان کئے گئے ہیں۔ اس رسالہ کا اردو میں ایک صاحب قادر شاہ جو مترجم کے پیر بھائی تھے، اون کے اصرار پر، ترجمہ کیا گیا۔

اختتام:-

"تت تعمد بحدث یعنی قصداً جانتے بوجھتے حدث نا نماز میں۔"

ترقیمہ:-

تمام شد ۲۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۸ھ کاتب الحروف محمد علی خطیب . . . . قصبہ پرگنات سرکار بھونگیر صوبہ فرخندہ بنیاد حیدر آباد۔

(۶۰۲) ہدایت المومنین

نمبر کتاب (۲۱۴۲ جدید) سائز (۸×۶½ انچ) صفحات (۱۸۶) سطور (۱۳) خوشخط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف۔ ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۵۰ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۰۰ھ۔

مصنف کے حالات ہمدست نہیں ہوے۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین . . . . . بوجہ کہ علم شریعت کا سیکھنا اور حکمان دین کے اور شرطان مسلمانی کے سیکھنا فرض عین ہیں۔"

اس کتاب میں مسلمان مرد وعورتوں کو احکام شریعت کے مسائل ضروری یعنی مسلمانی کے احکام اور ایمان کے

شروط اور طہارت وحیض ونفاس کے احکام سیکھنے کے ہدایات ہیں اور بطور سوال وجواب احکام شریعت بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں کہیں مصنف کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

"دنیا میں بھی خواب میں دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا ہوں اور مسلمان ہوا ہوں۔ تمت الکتاب ہذا ہدایت المومنین۔ ۔ ۔ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۔ ۔ ۔

ترقیمہ :-

ایں کتاب رب العزت در موضع جبل پور از دست عاصی پر معاصی برائے مطالعہ شیخ حیدر صاحب اجٹین جمعدار متعلق سی و دوم رجمنٹ صورت اختتام پذیرفت مورخہ نہم ماہ رجب المرجب ۱۳۰۷ھ ہجری نبوی صلعم۔

(تکمیلہ پند ونصائح)

(۶۰۳) نجات نامہ تیسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۲۷۸ جدید) سائز (۸ × ۵¼ انچ) صفحات (۲۰) سطور (۱۳) خط طبعی نستعلیق۔ نام مصنف محمد امین متخلص بہ ایاغی۔ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۰۵۰ھ مصنف کے حالات اور اس کتاب کے دو نسخوں کا تذکرہ جلد ہذا میں سلسلہ (۲۲۹ و ۲۳۰) ہوا ہے۔

آغاز :-

اول کچھ نہ تھا دو نرنکار تھا

دو تو جگ پیدا کرنہار تھا

توں قدرت سوں پیدا کیا یک تن

کہ جس تیں لیا روپ تو ۔ ۔ ۔ ۔

اختتام :-

محمد کے امت ایاغی اپر

الہی کرم کی نظر کر نظر

الہی طفیل رسول انام

علیہ الصلواۃ علیہ السلام

بہ صدیق فاروق ذی احتشام

بہ عثمان حیدر دوازدہ امام

دراں دم کہ باشم بسرم برزمیں

رفیقم تو باشی جہاں آفریں

تمت تمام شد

نجابت خاں کی مہر ثبت

(۶۰۴) نجات نامہ چوتھا نسخہ

نمبر کتاب (برحاشیہ ۲۹۳۸ جدید) سائز (۹¾ × ۵½ انچ) صفحات (۲۸ برحاشیہ) خط نستعلیق معمولی

آغاز :-

اول کچھ نہ تھا دو نرنکار تھا

دو تو جگ کوں پیدا کرنہار تھا

یہ نسخہ، معراج نامہ ۲۹۳۸ جدید کے حاشیہ پر تحریر ہے۔

اختتام :-

محمد امین تنیں آیا غنی اوپر
الٰہی کرم کی نظر کر نظر
میرا سر ہے اس چار اوپر فدا
کہ عمرؓ و عثمانؓ و شیرِ خدا
دراں دم کہ باشم بہ زیرِ زمیں
رفیقم تو باقی جہاں آفریں

ترقیمہ :-

کہا ہے محمد امیں نیک نے
لکھا ہے غریب ازدہا بیگ نے
تمت تمام شد

(۶۰۵) اخلاق ہندی

نمبر (اخلاق ۱۹۵) سائز (۱۲×۸) صفحہ (۳۱۱)
سطر (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔ سرخ جدول۔
مصنف میر بہادر علی حسینی۔ تاریخ تصنیف ~~۱۲۱۷ھ~~
میر بہادر علی حسینی فورٹ ولیم کالج کے ایک مشہور مترجم تھے، ان کے والد کا نام سید عبداللہ کاظم تھا جن کی حسن سعی سے شاہ عبدالقادر دہلوی کا ترجمہ قرآن مجید شائع ہوا تھا۔ میر بہادر علی حسینی کی تالیفات کا سلسلہ ~~۱۲۱۷ھ~~ ۱۸۰۲ء سے شروع ہوتا ہے، یہ شاعر بھی تھے حسینی تخلص کرتے تھے، نثر میں ان کی چار کتابیں دستیاب ہوئی ہیں۔ (۱) نثر بے نظیر یہ مثنوی سحر البیان کا نثر میں خلاصہ ہے۔ (۲) اخلاق ہندی (۳) تاریخ آسام (۴) رسالہ گل کرسٹ ان چار کتابوں کے علاوہ حکایات لقمان کے ترجمہ میں اونھوں نے ڈاکٹر گل کرسٹ کو مدد دی تھی افسوس ہے ان کے مرنے کا سنہ کسی نے نہیں لکھا ہے۔

آغاز :-

"بسم اللہ الخ اخلاق ہندی ترجمہ مفتی تاج الدین کے مفرح القلوب مدرسہ جدید کے لیے عہد میں زبدہ عظیم الشان مشیر خاص کیوان بارگاہ انگلستان مارکوس ولزلی گورنر جنرل بہادر کے لکھا ہوا میر بہادر علی حسینی کا ہے۔"

نفس مضمون کی ابتدا۔

"بسم اللہ الخ ہزار شکر اس خدا کی جس نے اپنے تمام خلقت میں انسان کو فضیلت عطا فرمائی اور عقل کے تاج مرصع سے دین دنیا میں اس کے سر کو زیب و زینت بخشی۔"

جیسا کہ تذکرہ کیا گیا ہے یہ مفتی تاج الدین کتاب مفرح القلوب کا اردو ترجمہ ہے پہلے صفحہ میں دیباچہ ہے اور دوسرے صفحہ سے نفسِ مضمون کا آغاز ہے۔

اختتام :-

"خدا کے فضل سے یہ کتاب بیچ شہر فرنگیہ . . . ۹ شعبان کی اونتیسویں تاریخ کو یکشنبہ کے روز پہلے پہار میں اخلاق ہندی تمام ہوا کاتب . . . بیگ ولد عبداللہ بیگ۔

یہ کتاب شائع ہو گئی ہے قلمی نسخے نایاب ہیں حیدرآباد کے کسی دوسرے کتب خانہ میں قلمی نسخہ نہیں ہے۔

(۶۰۶) اخلاقِ ہندی دوسرا نسخہ

نمبر کتاب (۲۲۸۵ جدید) سائز (۸×۶ انچ) صفحات (۱۶) سطور (۱۱) خط نستعلیق معمولی۔
ناقص الاول والآخر۔

آغاز:-

"ایک میں ذکر دوستی کا دوسرے میں دوستوں کی جدائی کا تیسرے میں لڑاکے باتوں کا جو اپنی فتح ہو اور مخالف کی شکست۔"

یہ کتاب طبع ہو چکی ہے اس کے قلمی و مطبوعہ نسخے یہاں موجود ہیں۔

اختتام:-

"تمام ندیاں رتھ سے ایسی رہی تھیں کہ ایک قطرہ پانی کا چھلکتا نظر نہیں آتا تھا۔"

(۶۰۷) علم آموز عقل افروز

نمبر (اخلاق ۱۳۴) سائز (۱۲×۶) صفحہ (۶۴) خط نستعلیق۔ مصنف حکیم سراج الدین شاہجہاں پوری۔ تاریخ تصنیف قریب ۱۲۳۰ھ۔
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوئے۔

آغاز:-

"واضح ہو کہ جاہل نادان اور بے عقل سارے جہان میں خوار اور ذلیل رہتا ہے۔"

یہ کسی فارسی کتاب کا ترجمہ ہے اخلاقی کتاب جس میں قرآن کی تفسیروں، پیغمبروں کے قصوں مثنوی مولانا روم وغیرہ سے اخلاقی قصے ثبوت میں پیش کئے گئے ہیں۔

اختتام:-

"سات..... اپنے کہ امیدوار اور محفوظ رہنے کے مغرور رہو بے خبر گردش روزگار سے۔"

(۶۰۸) دستور التہذیب

نمبر (اخلاق ۳۷۳) سائز (۱۵×۸) صفحہ (۳۲۴) سطر (۱۷) خط نستعلیق خوشخط۔ مصنف کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۳۰۰ھ
تاریخ کتابت ۱۳۴۳ھ۔

آغاز:-

"الحمد للہ رب العالمین الخ۔

اس کتاب میں دلچسپ مضامین پر نصائح اور نیز اشعار و مصرعہ برمحل موزوں مرقوم ....۔ ہیں اس کے مصنف کے نام کی بہت کچھ تلاش کی گئی لیکن پتہ نہ چلا، اور اس کا نام دستور التہذیب رکھا گیا۔ اس کتاب لاجواب کے صرف چند اوراق غلام محمد صاحب مہتمم علاقہ پائیگاہ نواب سر وقار الامراء کو دستیاب ہونے سے حسب فرمائش صاحب موصوف بغرض مطالعہ عامہ تحریر کر کے پیش کی گئی۔"

جیسا کہ آغاز کی عبارت سے ظاہر ہے اس میں
چند نصائح اور دلچسپ اخلاقی حکایتیں درج ہیں۔

اختتام :-

"بحمد للہ و کرم نسخہ ہذا المسمیٰ دستور التہذیب
آج بقلم عجز رقم عصیاں محمد مراد اختتام کو پہونچا
ہر کہ خواند دعا طمع دارم زانکہ من بندہ گنہگارم مرقوم ۶ ماہ
محرم ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء۔

(۶۰۹) حکایت ہائے عجیب و غریب

نمبر کتاب (۲۰۸ ۳جدید) سائز (۹×۶ انچ) صفحات
(۴۵) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف
ندارد۔ تاریخ تصنیف مابعد ۱۲۰۰ھ۔ کتابت ۱۲۶۱ھ
مصنف کے متعلق کوئی معلومات حاصل نہیں ہوے۔

آغاز :-

حکایت ہائے عجیب و غریب نظم و نثر بزبان ہندی
اردوے معلی ترقیم یافتہ بتاریخ یازدہم ماہ ربیع الثانی
۱۲۶۷ھ۔ حکایت بادشاہ معلی جاہ کہتے ہیں "
اس رسالہ میں چند حکایات متفرق جمع کئے گئے ہیں
مولف کا نام نہیں ہے۔

اختتام :-

" بادشاہ نے سننے سے اس لطیفہ کے خوش ہو کر اون
کی تقصیر معاف کیا اور اوس ہاتی کے عیوض میں ایک جاگیر
بخشش فرمایا۔"

(۶۱۰) باغ عرفان یعنی نصیحت نامۂ مینا بہ تینا

نمبر کتاب (۲۳۰۷ جدید) سائز (۸ ۳/۴ × ۵ ۱/۲ انچ) صفحات
(۸۸) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی۔ نام مصنف ندارد

آغاز :-

مناجات بہ قاضی الحاجات۔

الٰہی کر تو ایسا فضل دل خواہ
کہے طوطی جان اللہ ہو اللہ
دکھا اپنے کرم سے باغ فرحاں
رہے طوطی ہمیشہ شاد و فرحاں

اس مثنوی میں قصّہ کے طور پر مسائل تصوف و
اذکار و عقاید وغیرہ کو نظم کیا گیا ہے۔ یعنے مینا، تینا کو
بطور نصیحت راہ سلوک سے متعلق نصائح کئے ہیں۔
درمیان میں بعض مقام پر نثر بھی ہے۔ مؤلف کے
نام کا پتہ نہیں چلا۔

اختتام :-

کریں گے قید تجھ کو ایسے گھر میں
کہ پھر نکلے گی تو روز حشر میں
کہ جس گھر میں نہیں ہے کھانا پانی
کئے افسوس کیوں کر زندگانی

(۶۱۱) ترجمہ مثنوی محمود نامہ فارسی

نمبر کتاب (۲۶ ۳۴۴ جدید) سائز (۹×۵¾) انچ صفحات (۴۲) سطور (۱۱) خط طبعی نستعلیق ۔ نام مصنف ؟ تاریخ تصنیف مابعد سنہ ۱۲۵ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۵۶ھ

مصنف کا نام معلوم نہ ہو سکا ۔

آغاز :-

اے داغ بر دل از غم خال تو لالہ را[1]

شرمندہ ساخت آہوے چشمت غزالہ را[2]

ترجمہ :- اے داغ اوپر دل کے غم تیرے سے لالہ کے تئیں[1]

شرمندہ کیا آہو چشم تیرے نے غزالہ کے تئیں[2]

فارسی مثنوی محمود نامہ کا بین السطور دکھنی زبان میں ترجمہ کیا ہے ۔ مترجم کا نام وغیرہ نہیں ہے، آخر میں مترجم کریما بھی منسلک ہے ۔

اختتام :-

یافتہ محمود ہر کس بر در آں شاہ بار

ایں گدا را ہم بداں دربار بودے کاشکے

ترجمہ :- پایا محمود ہر کسی نے اوپر دروازہ اوس شاہ کے دخل

یہ فقیر کے تئیں بھی اوپر اوس دروازہ کے دخل ہوتا شاید

ترقیمہ :-

تمت تمام شد کار من نظام شد نسخہ محمود نامہ برائے خاطر داشت میاں امام بخش ساکن سورت بدستخط بے نمط سید امیر علی شاہ ۔ بتاریخ بست و پنجم شہر جمادی الثانی روز شنبہ سنہ ۱۲۵۶ھ صورت تحریر یافت ۔

(مناظرہ و کلام)

(۶۱۲) مثنوی در بیان رجعت امام مہدی

نمبر کتاب (۲۳۹۶ جدید) سائز (۱۰×۶) انچ صفحات (۵۶) سطور (۱۵) خط نستعلیق معمولی ۔ نام مصنف رشک تخلص ۔ تاریخ تصنیف سنہ ۱۲۴۸ھ تاریخ کتابت سنہ ۱۲۴۸ھ

آغاز :-

اگر ہوں بسملہ سے فارغ افواہ

کریں تحمید یوں الحمد للہ

کسی شئے سے نہیں ہر گز مشبہ

جہات و امکنہ سے ہے منزہ

اس مثنوی میں بموجب عقیدۂ فرقۂ امامیہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی رجعت سے متعلق جو حدیث مفضل ابن عمرؓ سے ہے اوس کا ترجمہ ہندی زبان میں منظوم کیا ہے ۔ خاتمہ کے اشعار یہ ہیں :-

بس اے رشک اب قلم رکھ لے یہاں سے

ملے گا اجر امام انس و جاں سے

ہوی منظوم ہندی میں بخوبی

حدیث رجعت مہدی ہادی

اختتام :-

ہوی تاریخ نظم نظم کی فکر

پتے سے یاد رہتا ہے ہر اک ذکر

کہی تاریخ بھی ہاتف نے کیا ہے
ہو نظم پاک مقبول الٰہی ۱۲۴۸ھ

نمود فی ۱۲۴۸ھ ماہ رجب المرجب اللّٰھمّ

الکاتب والمؤلف . . . .

ترقیمہ :-
سید امانت علی قنوجی ظلہم العالی تحریر

اختتام

خدا کا شکر ہے کہ کتب خانہ آصفیہ (اسٹیٹ سنٹرل لائبریری حیدرآباد) کے اردو قلمی کتابوں کی دوسری جلد بھی ختم ہو گئی حضرت غالب کا یہ مصرعہ میرے حسبِ حال ہے :-

نہ ستائش کی تمنّا نہ صلہ کی پروا

نصیر الدین ہاشمی

کشن منڈی حیدرآباد
۲۴؍اگسٹ ۱۹۶۱ء
۱۱؍ربیع الاول ۱۳۸۱ھ

تکملۂ موسیقی

(۶۱۳) راگ مالا

نمبر مثنوی (۹۱) سائز (۱۰×۵) صفحہ (۱۲۶) خط شکستہ
مصنف عبد الولی عزلت تاریخ تصنیف قبل ۱۱۹۶ھ

عبد الولی نام عزلت تخلص شاہ سعد اللہ کے فرزند تھے ۱۱۰۲ھ میں تولد ہوئے اولاً باپ سے تعلیم پائی اپنے وطن سورت سے نکل کر اورنگ آباد۔ دہلی۔ مرشد آباد ہوتے ہوئے دکن میں آکر بس گئے۔ اولاً اورنگ آباد میں قیام کیا پھر حیدر آباد میں آگئے آصفجاہ ثانی کے دربار میں رسائی ہوئی۔ عزلت کو شاعری، موسیقی، خطاطی، مصوری وغیرہ فنون میں کمال حاصل تھا۔ اپنے مکان میں ان تمام امور کی تعلیم شائقین کو دیا کرتے تھے۔ صوفی منش تھے۔ اور فقیر بے ریا بھی۔ ۱۱۷۵ھ میں انتقال ہوا دیوان بھی مرتب ہوا ہے۔

آغاز:-

مثنوی راگ مالا بزبان ریختہ روزمرہ اردوئے معلا شاہ جہاں آباد۔ از حضرت سید عبد الولی عزلت مد ظلہ العالی

خدا کے حمد میں کہتا ہوں ہر دم
کیا ایک حرف سیں جن نے دو عالم
درود مصطفیٰ و آلِ اطہر
کہوں یوں موبمو اپنا زباں کر

راگ مالا میں راگ اور راگنیوں کی صراحت ہے یعنی چھ راگ ہیں اور ہر ایک راگ میں پانچ راگنیاں اور ہر راگنی کے آٹھ حصے ہیں اس طرح کل (۲۴۳) راگنیاں ہیں۔

اختتام:-

سما یا دیکھ اور پاس اپنے دلبر :: نکالا مرد نے سامان بہتر
ہوا عزلت کو یاد حق تعالیٰ :: کیا اتمام نظم راگ مالا

(۶۱۴) مفرح القلوب

نمبر دواوین (۱۵۳۶) سائز (۸×۷) صفحہ (۹۰) سطر (۱۱) خط شکستہ۔ مصنف حسن علی عزت۔ تاریخ تصنیف ۱۱۹۹ھ

حسن علی نام عزت تخلص۔ ٹیپو سلطان کے دربار کا شاعر اور ماہر موسیقی تھا۔ ان کی ایک کتاب اضراب سلطانی بھی ہے، کریم الدین نے ان کا ذکر اپنے تذکرہ میں کیا ہے، مفرح القلوب ٹیپو سلطان کے حکم سے لکھی گئی ہے۔
کتاب کے آغاز میں اولاً ایک فارسی طویل نظم ہے۔

آغاز:-

حمد صانعی کہ چوں آفتاب جہاں تاب صبح منقش از افق مشرق اذا اراد اللہ شیئ فیقول لہ کن فیکون

طلوع نمود ۔

گلرخاں کرتا ہوں سلطانی کا اب تم سوں بیاں
ہے عجب کچھ طرز اس کا طرفہ تر ہے داستاں

یہ علم موسیقی کی کتاب ہے۔ اولاً فارسی دیباچہ ہے عنوانات قائم کئے گئے ہیں ہر عنوان میں اولاً فارسی غزل ہے اس کے بعد اردو غزل ہے جس کو ریختہ لکھا گیا ہے۔ اولاً پانچ راگ لکھے گئے ہیں یعنی سلطانی، سرد سہی سردارنی، سبزداری، ان کے تحت غزلیات ہیں۔ کتاب کو چھ باب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ باب اول نغمۂ ابیض اور اس کے اصول ہیں، دوسرے باب میں نغمۂ اصغر تیسرے باب میں نغمۂ احمر۔ چوتھے باب میں نغمۂ زبرجد پانچویں باب میں نغمۂ داؤد، چھٹے باب میں نغمۂ عباسی۔ یعنی ٹیپو سلطان نے راگ اور راگنیوں کے نام ہی بدل دیئے ہیں۔

اختتام :-

رباعی نغمۂ عباسی

عباسی گھر میں ساجن جب ہوویں جلوہ فرما
نواب آدر کو نش بدست بجا دل آرا
. . . سے بھر کے طبقاں کرتی نثاراں پر
سو خوں سوں ہوتے قرباں بھر لہو ساں ہر یک جا

خاتمہ کتاب پر دو مہریں ثبت ہیں مگر صاف نام نہیں پڑھا جاتا۔

اس کتاب کے قلمی نسخے انڈیا آفس کے کتب خانے میں موجود ہیں۔ ان کا تذکرہ میں نے اپنی کتاب یورپ میں دکنی مخطوطات میں کر دیا ہے کتاب میں کاٹ چھانٹ ہے حاشیہ پر بعض شعر اضافہ کئے گئے ہیں۔ کئی رباعیاں اور فردیں درج ہیں، مصنف حسن علی کی ایک فارسی غزل بھی شامل ہے۔ نفس کتاب کے خاتمہ پر چند صفحے سادہ ہیں اس کے بعد پھر مزید اضافہ کیا گیا ہے۔

اشاریہ اردو مخطوطات جلد دوم

مرتبہ وقار خلیل (مدیر سب رس)

(آ)

(ا)

(ب)

پ

ت

(ٹ)

(ث)

(ج)

—(چ)—

—(ح)—

(خ)

(ذ)

(ر)

(ز)

(س)

(ش)

(ص)

(ض)

(ط)

(ظ)

—(ع)—

(ق)

(گ)

(ل)

(م)

(ن)

(و)

(ھ)

(ی)

(ھ)

(ی)

مصنف کی چند دوسری کتابیں

(۱) کتب خانہ نواب سالار جنگ کی اُردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست، رائل سائز کے (۸۴۲) صفحات پر مشتمل ہے اس میں ایک ہزار سے زیادہ اُردو قلمی کتابوں کی تفصیل دی گئی ہے مجلد قیمت بارہ روپیہ

(۲) دکھنی ہندو اور اُردو۔ اس کتاب میں جنوبی ہند یعنی دکن کے ہندو شعرا، نثر نگار اور ایڈیٹروں کی تفصیلی صراحت درج ہے، نمونہ کلام نظم و نثر بھی دیا گیا ہے، گورنر اتر پردیش فضیلت مآب بی رام کشن راؤ نے اس کتاب کا پیش لفظ لکھا ہے اور کتاب کے خوبیوں کی داد دی ہے۔ اس کتاب سے دکن میں ہندوؤں کی اُردو خدمات کا حال بخوبی واضح ہوتا ہے۔ ... قیمت ... تین روپے پچاس نئے پیسے۔

(۳) دکن میں اُردو:۔ مؤلف کی وہ قابلِ قدر اور مشہور کتاب جو ہند و پاک کے کئی یونیورسٹیوں کے کورس میں شامل ہے، اب تک پانچ مرتبہ شائع ہو چکی ہے۔ اب چھٹی مرتبہ اضافہ کے ساتھ شائع ہو رہی ہے۔

(۴) حیدر آباد کی تمدنی و سماجی تاریخ:۔ آندھرا میں دکنی کلچر کا آغاز اور اس کی ترقی، زبان، لباس، کھانے پینے، رہنے سہنے، ملنے جلنے کے رسوم و رواج کا حال تفصیل سے قلمبند کیا گیا ہے۔

زیرِ اشاعت

(۵) دکھنی (قدیم اردو) کے چند تحقیقی مضامین:۔

اس کتاب میں دکنی ادب کے کئی تحقیقی اور تنقیدی مضامین شامل ہیں جس سے دکنی ادب کے کئی گوشے اُجاگر ہوتے ہیں۔ چھوٹی سائز کے دو سو سے زیادہ صفحات پر مشتمل ہے۔ ... زیرِ اشاعت

(۶) مولوی عبد القادر:۔

حیدر آباد کے ایک محب وطن بہی خواہ کے علمی، سیاسی، سماجی اور تمدنی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے، حیدر آباد میں یونیورسٹی کے قیام کی جدوجہد اور سیاسی بیداری کا حال درج ہے۔

زیرِ اشاعت

قواعد و ضوابط کتب خانۂ خواتین دکن و ادارۂ تحقیقات

۱- اس کتب خانہ کا نام کتب خانۂ خواتین دکن و ادارہ تحقیقات ہوگا۔

۲- اس کتب خانہ میں السنہ مشرقی اور انگریزی کی کتابیں ہوں گی۔

۳- کتب خانہ زیادہ تر علمی، ادبی، تحقیقی کتب پر مشتمل ہوگا۔ بہ مقابلہ ناول و افسانے جو قلیل تعداد میں ہوں گے۔

۴- اس کتب خانہ سے حسب ذیل افراد استفادہ کریں گے۔

(الف) طالبات مدارس فوقانیہ (ب) طالبات کلیہ

(ج) خواتین جو جامعاتی امتحانات میں خانگی طور پر شریک ہونا چاہتی ہوں۔ (د) خواتین فارغ التحصیل جو اپنے معلومات میں اضافہ کی خواہاں ہوں۔

علاوہ ازیں وہ طلبائے ذکور جو ایم۔ اے یا ایم۔ ایڈ کے امتحانات کی تیاری کر رہے ہوں، مخصوص شرائط کے تحت اس کتب خانہ سے استفادہ کر سکیں گے۔

۵- کتب خانہ سے استفادہ یا رکنیت کی کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

۶- مطالعہ کنندگان مصرحہ بالا قواعد ذیل کے پابند رہیں گے۔

(الف) طالبات مدارس فوقانیہ بتوسط صدر مدرسہ کتب خانہ سے استفادہ کریں گی اور قیمت کتب امانت جمع کر کے کتب حاصل کریں گی۔

(ب) بہ دوران تعطیلات گرما، اگر ان کا صدر سے ربط دشوار ہو تو کسی معزز شخص کا صداقت نامہ کافی متصور ہوگا لیکن قیمت کتب امانتاً جمع کرنی ہوگی۔

(ج) خواتین جو کتب سے بیرون کتب خانہ استفادہ کرنا چاہتی ہوں انھیں خاص انتظام کے تحت اس کی اجازت دی جائے گی۔

(د) خواتین جن سے معتمد کتب خانہ واقف ہو وہ کتب خانہ سے بلا اجتماع رقم امانت کتب حاصل کر سکیں گی۔

۷- اگر کتب خستہ حالت میں واپس کی جائیں تو ان کی جلد بندی کی اجرت یا زیادہ خراب ہونے کی صورت میں ان کی قیمت کی پابجائی رقم امانت سے کی جائے گی۔

۸- مطالعہ کنندگان کتب اجرا شدہ کے حاشیوں پر کوئی تحریر یا جزو عبارت پر خط کشید کر کے کتابوں کو خراب نہ کریں، خلاف ورزی کی صورت میں انھیں قیمت کتاب ادا کرنی ہوگی۔

۹- مطالعہ کنندگان کو ایک ہفتہ کتب اپنے پاس رکھنے کی اجازت ہوگی اگر اس میں توسیع مقصود ہو تو معتمد کتب خانہ کی اجازت حاصل کی جا سکتی ہے لیکن کسی صورت میں اس کی مدت ایک ماہ سے متجاوز نہ ہو۔ اگر کتب اندرون ایک ماہ واپس نہ کی جائیں تو ہر کتاب پر ایک آنہ فی یوم تاوان عائد ہوگا۔

۱۰- طالبات مدارس فوقانیہ کو بوقت واحد صرف ایک کتاب اور طالبات جامعہ کو تین کتابیں اجرا کی جائیں گی۔

ف ۱۱ جب تک حاصل کی ہوئی کتابیں واپس نہ کی جائیں دوسری کتابیں اجرا نہ ہوں گی۔

ف ۱۲ مطالعہ کنندگان حصول و واپسی کتب کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

ف ۱۳ طلبائے ذکور کو اجرائی کتب کے لیے مجلس انتظامی کی اجازت ضروری ہوگی۔ بوقتِ واحد انھیں تین کتابیں دی جاسکتی ہیں۔

ف ۱۴ خاص صورتوں میں مطالعہ کنندگان ذکور و اناث سے رعایات ملحوظ رہیں گی۔

ف ۱۵ کتب خانہ کے اوقات حسبِ ذیل ہوں گے:۔

(الف) بہ دوران موسم سرما و باراں ...... صبح ۸ تا ۱۰ ساعت
شام ۴ تا ۶ ساعت

(ب) بہ دوران موسم گرما ...... صبح ۶ تا ۹ ساعت شام ۴ تا ۸ ساعت

ف ۱۶ کتب خانہ حسبِ ذیل تعطیلات عام میں بند رہے گا:۔

(۱) عید الفطر۔ ایک یوم (۲) عید الضحیٰ۔ دو یوم
(۳) عاشورہ محرم۔ ایک یوم (۴) ہولی۔ ایک یوم
(۵) دیوالی۔ ایک یوم (۶) دسہرہ۔ دو یوم
(۷) ۱۵ اگست۔ ایک یوم (۸) ۲۶ جنوری۔ ایک یوم

ف ۱۷۔ انتظام کتب خانہ مجلسِ اراکین و مجلسِ انتظامی پر مشتمل ہوگا۔

(الف) رکنیت کتب خانہ کے لیے مجلس انتظامی کی منظوری ضروری ہوگی۔

(ب) مجلس انتظامی کے اراکین کا ہر سالہ انتخاب ہوگا۔

ف ۱۸ مجلس انتظامی۔ صدر، معتمد اور پانچ اراکین پر مشتمل ہوگی۔ بہ استثنائے معتمد دیگر اراکین خواتین ہوں گی۔

(الف) مونس کتب خانہ تاحیات اس کا معتمد ہوگا۔ معتمد کے غیاب میں ان کی دختر معتمدی کے فرائض انجام دیں گی۔

ف ۱۹ فرائض اراکین مجلسِ انتظامی۔

(الف) مجلس انتظامی میں صدر کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

(ب) صدر مجلس انتظامی اور مجلسِ اراکین کے جلسوں کی صدارت کریں گے۔

فرائضِ معتمد:۔ (الف) کتب خانہ کے انتظامی امور کی تکمیل کریں گے۔

(ب) اختیاری رپورٹ نظم و نسق برائے ملاحظہ اراکین مجلس انتظامی۔

(ج) تکمیل دیگر امور متعلق کتب خانہ۔

ف ۲۰ کتب خانہ کی آمدنی کتب خانہ کے فلاح و بہبود ترقی اور اس کے مقاصد کی تکمیل کے لیے صرف ہوگی اور اس آمدنی کے کسی جزو سے راست یا بالواسطہ کوئی رکن مستفید نہ ہوسکے گا۔

ف ۲۱ فرائض اراکین مجلسِ انتظامی حسبِ ذیل ہوں گے:۔

(الف) منظوری موازنہ سالانہ۔ (ب) انتخاب خریدی کتب

(ج) مطالعہ کنندگان ذکور کو کتب کے اجرائی کی منظوری اور فقرہ (۱۴) کے مطابق ضروری تحقیقات۔

(د) دیگر امور متعلقہ کتب خانہ جن کو صدر یا معتمد بغرض مناسب خیال کریں غور و تصفیہ مجلس انتظامی میں پیش کریں گے۔

ف ۲۲ مجلس انتظامی کا کورم بشمول معتمد تین ہوگا اور مجلس اراکین کا کورم تعداد جملہ اراکین کا ربع ہوگا۔

ف ۲۳ کتب خانہ ہذا کے مقاصد میں اس وقت تک کوئی ترمیم و تبدیلی نہ ہوسکے گی جب تک کہ کسی جلسہ خاص کے ۲/۳ اراکین کے آرا اس کی تائید میں نہ ہوں اور ۲/۳ اراکین دوسری مجلس خاص میں اس کی توثیق نہ کریں۔

قواعد و ضوابط رجسٹر شدہ دفتر انسپکٹر جنرل اسٹامپ نشان (۳۰) بابتہ ۱۹۶۰ء۔

نصیر الدین ہاشمی
معتمد اعزازی
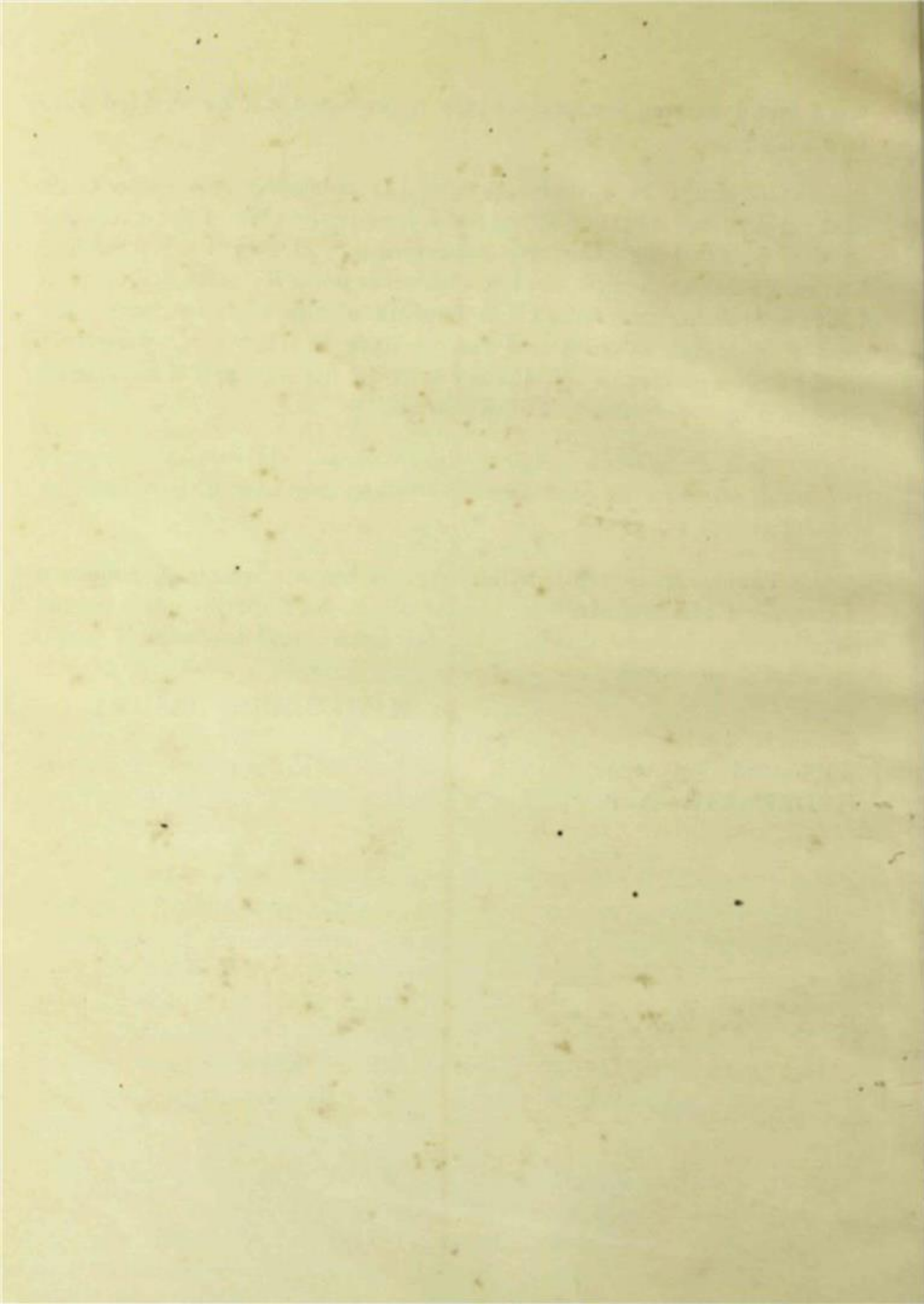
were found making the total (1342) necessitated it to be divided into two Volumes.

Criticim is very useful provided it is healthy but some critic make it a personal matter as has been done in the case of the catalogue of the Salar Jung Library manuscripts. I own I am neither a literary genius nor a critic, neither a historian nor a Research Scholar, but I love my mother tongue and it is because of this that I have been rendering service, as much as I can do, from the last forty years. It would not be proper to adjudge my work by the standard of catalogues prepared by other more qualified persons.

Most of Research Scholars who previously had no knowledge of the manuscripts in the State Central Library will now be benefited by these catalogues.

Thanks are due to Mr. Habibur Rahman, Secretary, Anjuman Taraqqi-e-Urdu and Mr. Syed Jaffar Ali, B. A., Superintendent of the State Central Library, due to whose kindness and interest I could accomplish this work.

NASIRUDDIN HASHMI

October, 1961,
Rabiussani 1381 A. H.
HYDERABAD—A. P.

in the Idara-e-Adabiyat-e-Urdu. Upto now five such Catalogues have been published.

Professor Syed Najeeb Ashraf Nadvi published the catalogue of the Urdu manuscripts of the library of Jame-Musjid, Bombay. All of these catalogues have proved to be very useful.

The period just after the Police Action had been rather a precarious one for Urdu in Hyderabad. Even in those unfavourable circumstances the Anjuman-e-Tarraqi-e-Urdu planned to publish the catalogue of Urdu manuscripts preserved in the famous libraries of Hyderabad. But the Anjuman had hardly any funds to pay to those who will do the work. However, they asked me to take up the work and agreed to pay only the conveyance allowance.

I, first took up the Asafia library manuscripts then State Centra Record Office, Hyderabad Museum and the Salar Jung Library and prepared the catalogues of all the manuscripts found in those libraries. Due to the interests shown by Nawab Mehdi Nawaz Jung Bahadur who was the President of the Salar Jung State Committee, the catalogue of the Salar Jung Library manuscripts was published. The lists of the Central Record Office and Hyderabad museum, as they were brief and short, were published in the magazine " Nava-e-Adab ", Bombay. The numbers of the manuscripts in these three catalogues are 1045, 743 and 714 respectively.

The list of 882 manuscripts of the State Central Library (Asafia Library which was prepared by me in 1950 could not be published as the Anjuman-e- Tarraqqi Urdu had no funds. When in 1953 Maulana Abul Kalam Azad had visited Hyderabad he had seen the draft and apperciated it. Then the Secretary to Government of Andhra Pradesh was requested to take up the matter and it was decided that the Govt. would advance the price for 200 copies of the catalogue, so that the catalogue might be printed. But as no action was taken it could not be printed.

Due to the interest shown by Professor Humayun Kabir, Minister for Scientific Research and Cultural Affairs, the Central Government have now decided to help provided an equal amount is raised by the Khawateen-e-Deccan Library and Research Institute. With this arrangement two Volumes have been published. In the first instance only 882 manuscripts were found but at the time of revision a few more

INTRODUCTORY NOTE

This is the Second Volume of the catalogue of the manuscripts of the State Centeral Library, Hyderabad, Andhra Pradesh, (formerly known as the Asafia Library). In this Volume we have dealt with the remaining quota of books of the last volume and the " Islamics " numbering 621. This section has been sub-divided into the following seven divisions and the topics are:—

1. Tajveed (Correct pronunciation of Quranic Text) and Quranic subjects,
2. Tafseer (Interpretations) and translations of the Quran.
3. Hadees (The saying of the Prophet),
4. Fiqa and Aqaid (Principles and Beliefs).
5. The Assertions (Adya)
6. Ethics and Preaching
7. Manazira and Kalam (Logic and Epistamology)
8. Mysticism and Morality (Tasawuf and Akhlaq.)

The total manuscripts dealt within these two volumes is (1342)

It was the Nineteenth Century that the work of publishing) catalogues of Urdu manuscripts was started and for this we are indebted to the Englishmen, Major Stewart and Dr. Springer who catalogued the lists of the libraries of Tipu Sultan and the kings of Oudh. In the 20th Century Prof. Blumhardt prepared the catalogue of the Urdu manuscripts of the India Office. All these catalogues were in English.

In 1829 Professor Abdul Qader Sarwari published a catalogue of 67 manuscripts of the Osmania University Library. It was the first catalogue in Urdu. The second catalogue was published by me under the title " Europe main Dakhni Maqtootat " (Dakhni Manuscripts in Europe). In this Catalogue of 714 pages I have dealt with 159 manuscripts.

Later Dr. Syed Mohiuddin Qadri Zore started publishing the etailed catalogues of Arabic, Persian and Urdu manuscripts preserved

The other publication consists of two volumes and is concerned with exhaustive list of the Urdu Manuscripts in the State Central Library prepared by Shri Nasiruddin Hashmi. This list is very beneficial for those research scholars who wish to get aquainted and take full advantage of the valuable literary treasures that are to be found in this library.

For purposes of studying the history of any language according to principles laid down, it is essential that an exhaustive list of all the material available is present. The State of Urdu literature is such that it is scattered over the whole length and breadth of India, consequently an approach to it is not easy. As such a bibliography of books become a necessity as a special science in the Western countries.

In Hydcrabad, a brief list of Urdu manuscripts of the Osmania University has been published and a list of manuscripts of India office was published by Shri Nasiruddiu Hashmi under the name of "Europe men Deccani Mukhtutaat", i. e. Manucripts of the Deccan in Europe, also an exhaustive list of manuscripts of Idara-e-Adabiat-e Urdu in five volumes have been published by Dr. Zore, a list of Urdu manuscripts of Salar Jung Library has also been prepared and published by Shri Nasiruddin Hashmi. Besides these, the Urdu manuscripts of 'Jame Musjid of Bombay' has also been published under the able guidance and supervision of Prof. Najeeb Ashraf Nadvi. To this treasure, has been added the newly published list of the Urdu manuscripts of State Central Library prepared by Shri Nasiruddin Hashmi with great care and hard work.

On behalf of the Research Institute it is my proud privilege to thank Shri Humayun Kabir, the Hon'ble Minister for Research and Cultural affairs for his generous help to the above Institute. In conclusion I appeal to the Government of Andhra Pradesh to grant a generous annuity to this Institute in the cause of the furtherance of knowledge and the conservation of the old treasures of art and literature.

(Smt.) RODA MISTRY,
president,
Khawateen-e-Deccan Library,
& Research Institute.

FOREWORD

The Kutab Khana Khawateen-e-Deccan and Idara-e-Tahqeeqat Research Institute) was founded in the year 1943, The Library is not only meant for the ladies of Hyderabad, but also ladies outside Hyderabad take' advantage of it. The Research Scholars and lovers of literature and learning too, derive benefit from it.

Formerly this library was the private library of Shri Nasiruddin Hashmi. Later he got it registered and declared it open exclusively for the ladies of Hyderabad. A Research Institute also is attached to this library which has a twofold aim; that of study and review of the works and the elegant style of the old writers on one hand, and bringing into limelight the works on research of the women writers of the present day on the other hand by publishing their work and thereby adding more books to the already existiog literary treasure.

The thesis submitted by the women Research Scholars for Doctrate are accepted by the University but inspite of being an important piece of work are not published and those fond of art and literature are there thereby deprived of the pleasure and benefit they could derive from them. The Research Institute publishes such Theses by which the women writers having received Doctrate in their subjects, are also financially benefitted by the sale of their works.

To start this work a monitary aid was granted to the Research Institute for the publications of two books by the Ministry of Scientific Research and Cultural Affairs of the Gevernment of india, subject to the condition that a matching amount be spent by the Institute as well. Consequently two books have been published, abiding by this condition. I deem it my duty to thank those ladies and gentlemen who purchased and paid the cost of these books in advance and enabled us to publish these books.

Out of the books published one is the Thesis in Persian for Doctorate submitted by Smt. Shareefunnisa Begam. The subject of this Thesis is the life and works of Abu Talib Kaleem, a renowned Persian poet of the Durbar of Adilshah and later of the Court of Emperor Shah Jehan where the title of Poet Laureate was conferred upon him.

URDU MANUSCRIPTS

VOLUME II

A Descriptive Catalogue Of

STATE CENTRAL LIBRARY

(Kutub Khan -e- Asafia)

Compiled by

NASIRUDDIN HASHMI.

(1961)